أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ

کتاب مستطاب مخزن جواہر علوم فقہیہ و اصول و فروع دین محمدیہ مسمّٰی بہ

جامع الفتاویٰ

۱۳۰۴

جلد دوئم علم فقہ عبادات و مخصوص مسایل و رسایل دینیہ و منتخبات احکام شرعیہ مع مضامین سوال و جواب و روایات کتب معتبرہ بتفصیل

از تالیفات مفتی سید عبد الفتاح الحسینی القادری گلشن آبادی

باہتمام قاضی عبد الکریم بن قاضی نور محمد و قاضی رحمۃ اللہ بن قاضی فتح محمد مرحوم پلبندری

بتصحیح مولف مطبع فتح الکریم واقع بمبئی مطبوع گردید

فہرست کتاب جامع الفتاوی جلد دویم بہ تفصیل ذیل

فہرست کتاب جامع الفتاوی جلد دوم بہ تفصیل ذیل

تمام

شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی رسولہ وحبیبہ محمد وعلی الہ واصحابہ واتباعہ اجمعین اما بعد خاکسار اقل العباد مفتی سید عبد الفتاح عرف سید اشرف علی الحسینی القادری ابن سید عبد اللہ حسینی پیرزادہ گلشن آبادی سایر مسلمین اہل سنت وجماعت کی خدمت فیضدرجت مین بحکم اَلدِّیْنُ کُلُّہٗ نَصِیْحَۃٌ براہ خیرخواہی عرض کرتا ہی کہ اس زمانے مین بہت سے غیر مقلدین لا مذہب ہندوستان مین پیدا ہوئے ہین اور تقلید ائمہ اربعہ کی چھوڑ دئے ہین بلکہ مجتہدین کی شان مین خصوصًا امام اعظم ابوحنیفہ رضوان اللہ تعالی علیہم کی نسبت بے ادبی کے کلمات اپنی تالیفات مین شایع کرتے ہین اور مقلدین مجتہدین کو بدعت وشرک کی تہمت لگاتے ہین خصوصًا مولف ظفر المبین محی الدین نومسلم لاہوری نے کئی خلل شریعت محمدیہ مین نکالا اور اہل سنت وجماعت مین تفرقہ عظیم ڈالا اور اُسکے دوسرے ہم مشرب نذیر حسین دہلوی وغیرہ نے بالکل اعتقادات وعبادات مین لا مذہبی اختیار کی ہی اور بہت سے مقلدین ائمہ دین کو غیر مقلد بنا دیا ہی لہذا اہل سنت وجماعت کو اونکی بداعتقادی پر آگاہ کرنا ہر ایک ملک مین ہر ایک عالم شخص پر واجب ہوا اِسلئے علمائے دین سید المرسلین ؐ نے اُنکے ردّ پہ لکھنے پر قلم اوٹھایا اور ہر زمان ومکان مین جو اختلافیہ مسائل لا مذہبون نے ظاہر کئے اُسکا ردّ مرقوم کیا مدراس مین مولوی جمال الدین ومولوی صبغۃ اللہ ومولوی الہی مرحوم نے اور بنگلور مین مولوی عبد القدوس صاحب نے حرمین شریفین مین شیخ عبد اللہ وشیخ عابد سندھی نے اور دہلی مین مولوی فضل حق خیرآبادی ومولوی قطب الدین دہلوی نے ر

لودھیانی

لودھیانے میں مولوی محمد ارشاد حسین نے ٹونک میں مولانا خلیل الرحمن الیوسفی نے پنجاب میں مولوی محمد حبیب اللہ پشاوری نے بانون مین مولانا فضل رسولؒ نے کلکتہ مین مولانا محمدؒ وجیہ نے ہوگلی مین مولانا عبد القادر نے جزاہم اللہ تعالی خیر الجزا انھون کے سب اعتراض جدیدہ کا جواب لکھا اور مطبوع کردیا چنانچہ طرفین کے رسائل قدیمہ وجدیدہ راقم کی نظر سے گذرے اُن کتابون کے نام مع اسامی مصنفان ومطبع بطور سند وگواہ کے ارقام کئے اور ایک قول فیصل نامہ انصاف شمامہ تبیین المقال لدفع الجدال طرفین کی قیل و قال سے مالا مال لکھکر بافضال ایزد متعال ضمیمہ اس جلد دویم جامع الفتاوی کا بنادیا اور علمائے حرمین شریفین کے چودہ فتوے یکے بعد دیگرے رد اقوال اہل ضلال کی بابت بطور انتخاب اسمین شامل و داخل کردئے ہین اور اہل سنت وجماعت کے علما کی ہر کتاب ورسالہ پر دس بیس پچاس علمائے ہم عصر کی تقریظات موجود اور اب جواب مسکت لامذہبون کو مل گیا یقین ہے کہ اب از روے ہدایت توبہ وانابت کرکے مقلد ایک مذہب کے ہوجاوینگے خدا ہدایت دیوے آمین یارب العالمین اور جو مقلدین اہل سنت وجماعت ہین اونھون کے شر سے واقف ہوکر اپنے ایمان کو ایسے نائبان دجال کے ہاتھ سے بچاوینگے اور اُن کی باتون پر دام فریب مین گرفتار نہ ہووین گے

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ

باب اوّل اذان کے بیان مین

رسالہ تائید الالہ ہندی ترجمہ نعم الانتباہ لرفع الاشتباہ کا جو جناب رئیس الفقہاء فخر العلماء زینۃ المدرسین والخطبا جامع فروع واصول حاوی معقول ومنقول ذوالشان الفخیم معلم ابراہیم صاحب بانکلطہ مدرس وخطیب مسجد جامع جزیرۂ معمورۂ بمبئی مد اللہ تعالی ظلالہ سے علے

روس العالمین وشید بانفاسہ النفیسہ ارکان الدین کا تالیف کیا ہوا ہی اذان مین اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ سنتے ہوئے اپنے ہاتھونکے دونون انگوٹھے اور کلمے کی انگلیان چومکر باادب کامل اعتقاد سے اپنے دونون آنکھون پر رکھنے کے جائز بلکہ سنت ہونیکے بیان مین جناب جبر النحریر صاحب التقریر والتحریر حضرت مولوی محمد یونس الحافظ ادام اللہ تعالی برکاتہ نے اسکو فائدۂ عام کے لئے عربی زبان سے ہندی مین ترجمہ کیا فقط

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ه

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اما بعد پس مخفی نرہے کہ اس زمانۂ فاسد مین علم دین عنقا کے مانند کم ہوگیا ہی اور فقط اسکا نام باقی رہا ہی اسواسطے تقبیل ابہامین یعنے انگوٹھون کو چومنے کے مسئلے مین ہندوستانکے مسلمانون مین بہت سا اختلاف پڑا ہی بعضے تو اُسکے مستحب ہونیکے قائل ہین اور بعضے اُسکے جائز ہونیکے اور کئی لوگون نے اُسکو بدعت ٹھہرانے پر کمر باندھی ہی آخر اس بابت رسالۂ نعم الانتباہ لرفع الاشتباہ جامع نظر آیا لیکن وہ رسالہ عربی زبان مین ہی اسواسطے اکثر مسلمان اسکے سمجھنے سے بے بہرہ رہتے ہین اس سبب سے وہ عربی رسالہ اسکی سلیس ہندی ترجمہ سمیت لکھنا ضرور ہوا اب معلوم ہووے کہ اس ترجمہ مین کئی لفظ اہل حدیث کی اصطلاح کے آئینگے کہ جنکے لئے ہندوستانی زبان مین کوئی لفظ خاص نہین اور انکی شرح ہندوستانی زبان مین سوا انکے معنے حل نہین ہوسکتے اور اگر وہ شرح ترجمہ مین جابجا لکھی جاوے تو اس ترجمے کے پڑھنے والونکے ذہن کو تشویش ہوجائیگی اسواسطے ان لفظون کی شرح لکھنی ضرور پڑی تب جو لفظ ترجمہ مین پہلے آیا اُس پر ایک کا ہندسہ اس صورت سے ۱ لکھا گیا اور وہی ہندسہ شرح مین بھی لکھکر اوسکے بعد وہ لفظ لکھ کر اُسکی ہندی شرح لکھی گئی دوسرے پر دو کا اور تیسرے پر تین کا وعلی ہذا القیاس واللہ الموفق للاتمام باحسن النظام والحمد للہ الملک العلام وصلی اللہ وسلم علی محمد سید الانام وآلہ واصحابہ البررۃ الکرام امین ثم امین

بسم اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ المتعالی عن الاحیاز والقیاس المنزہ عن الاعراض والاجناس والصلوٰۃ
والسلام علیٰ من بہ کنا خیر امۃ اخرجت للناس وعلی الہ واصحابہ الذینہم للدین
اساس امّا بعد فلما الفت نبذۃ المسائل الفقہیہ من ربع العبادات الدینیہ و
البستہا لباس الہندیۃ لینتفع بہا من لم یلبس العربیۃ وذکرت فی المسئلۃ ذاتیۃ الجیب
ان یضع الابہامین والسبابتین بعد تقبیلہما علی العینین عند قول الموذن اشہد
ان محمدًا رسول اللہ حصل النکیر من بعض المتوسمین بعلم الاحادیث النبویہ الذی ما
احاط بہا احاطۃ کلیۃ وزعم معرفۃ طرقہا ولم یلمس بہا لمسائل یخبط بہا کخبط العشواء
طلب منی فی جواز ذلک السند وقال ما رایت ذلک فی الکتب ولا سمعت من احد
مع انہ ما احتفل محافل الفحول ولا عز علی ما فی الدنیا من النقول ومعلوم کل من لہ
البصران احصاء نقول ما فیہا خارج عن حوزۃ البشر فجمعت لہ ما وقفت علیہا من
المرویات مما روتہا افواہ الثقات لتکون نافعۃ لمن القی السمع وہو شہید دافعۃ
لاشتباہ من ہو عن الحق بعید وسمیتہا نعم الانتباہ لرفع الاشتباہ واللہ الموفق من
اراد من العباد الی سبیل الرشاد لانہ لطیف بالعباد کریم جواد قال السخاوی رحمہ
اللہ فی کتابہ المقاصد الحسنۃ فی کثیر من الاحادیث المشتہرۃ علی الالسنۃ مسح العینین
بباطن انملتی السبابتین بعد تقبیلہما عند سماع قول المؤذن اشہد ان محمدًا رسول
اللہ مع قولہ اشہد ان محمدًا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینًا و
بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیا ذکرہ الدیلمی فی الفردوس من حدیث ابی بکر الصدیق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ لما سمع قول المؤذن اشہد ان محمدًا رسول اللہ قال ہذا
وقبل باطن الانملتین السبابتین ومسح عینیہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم

من فعل مثل ما فعل خلیلی فقد حلّت له شفاعتی ولا یصح وکذا اما اورده ابو العباس
احمد بن ابی بکر الرداد الیمانی فی کتابہ موجبات الرحمۃ وعزا یم المغفرۃ لسند فیہ
مجاهیل مع انقطاعه عن الخضر علیہ السّلام انه قال من قال حین یسمع المؤذن اشهد
ان محمّدا رسول الله مرحبا بحبیبی وقرۃ عینی محمّد بن عبد الله صلی الله علیه وسلم ثم
یقبل بابهامیه ویجعلهما علی عینیه لم یعم ولم یرمد ثم روی بسند فیه من اعرفہ عن
اخی الفقیه محمد بن البابا فیما حکی عن نفسه انه هبت ریح فوقعت منه حصاۃ فی
عینیه واعیاه خروجها والمته اشد الالم وانه لما سمع المؤذن یقول اشهد ان محمّدا
رسول الله قال ذلك فخرجت الحصاۃ من فوره قال الرداد هذا یسیر فی جنب فضائل
رسول الله صلی الله علیه وسلم وحکی الشمس محمد بن صالح المدنی امامها وخطیبها
عن المجد احد القدماء من المصریین انه سمعه یقول من قال صلّی الله علیه وسلم اذا
سمع ذکره فی الاذان وجمع اصبعیه المسبحة والابهام وقبلهما ومسح بهما عینیه لم
یرمد قال ابن صالح وسمعت ذلك من الفقیه محمد الزندی عن بعض شیوخ
العراق والعجم وانه یقول عند ما یمسح عینیه صلّی الله علیك یا سیدی یا رسول
الله یا حبیب قلبی ونور بصری ویا قرۃ عینی وقال کل منهما منذ فعلته لم
ترمد عینی قال ابن صالح وانا والله الحمد والشکر منذ سمعت منهما استعملته فلم ترمد
عینی وارجوان عافیتهما تدوم وان اسلم من العمی انشآء الله تعالیٰ قال وروی عن
الفقیه محمد بن سعید الخولانی قال اخبرنی الفقیه الزاهد البلالی عن الحسن رضی الله
تعالیٰ عنه انه من قال حین یسمع المؤذن یقول اشهد ان محمّدا رسول الله مرحبا
بحبیبی وقرۃ عینی محمّد ابن عبد الله صلی الله علیه وسلم ویقبل ابهامیه ویجعلهما علی
عینیه لم یعم ولم یرمد وقال الطاوسی انه سمع الشمس محمد بن نصر البخاری خواجہ
حدیث من قبل عند سماعه من المؤذن کلمۃ الشهادۃ ظفری ابهامیه ومسحهما علی عینیه

وقال

وقال عند اللبس اللھم احفظ حدقتی ونورھما ببرکۃ حدقتی محمد صلی اللہ علیہ وسلم و
نورھما الربیع ولایصح فی المرفوع من کل ھذا شیئ انتھی فاذا لم یصح فی المرفوع من ھذا
لایخلوا عن الضعف والضعیف یستعمل فی فضائل الاعمال کما ھو مبین فی اصول الحدیث
قال الشیخ محمد طاھر الفتنی فی موضوعاتہ والضعیف ما لم یجتمع فیہ شرط الصحۃ
والحسن ویجوز عند العلماء التساھل فی اسانید الضعیف بلا شرط بیان ضعفہ فی الوعظ
والقصص والفضائل لا فی صفات اللہ تعالی والحلال والحرام قیل مذھب النسائی
ان یخرج عن کل من لم یجمع علی ترکہ وکذا ابوداؤد کان یخرج الضعیف اذا لم یجد
فی الباب غیرہ ویرجحہ علی الرای انتھی فان قلت کیف یجوز العمل بالحدیث الضعیف
مع انھم لا یتساھلون فیہ الا فی فضائل الاعمال لا فی نفس العمل قلت ویجوز العمل
بالحدیث الضعیف ان لم یشتد ضعفہ وحدیث الدیلمی لیست فیہ شدۃ الضعف
کما سیاتی اعتضادہ قریبا بل صحیح رفعہ الی الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ العلامۃ
الملا علی القاری فی کلامہ الاتی قال شیخ المتاخرین العلامہ شھاب الدین احمد بن
الحجر المکی فی تحفتہ ومن شرط العمل بالحدیث الضعیف ان یشتد ضعفہ انتھی وکذا
فی تحفۃ المبین شرح الاربعین لہ وفی النھایۃ للعلامۃ الرملی وایضا کثیرا ما یذکرون
لفظۃ فضائل الاعمال ویعنون بھا نفس العمل کما ذکرہ العلامۃ المحدث المتقن سراج
الدین بن ابی جعفر عمر الانصاری الشھیر بابن الملقن فی عجالتہ تحت قول المنھاج
وحذفت دعاء الاعضاء اذ لا اصل لہ قلت لا بل لہ طرق وفضائل الاعمال یتسامح
فیھا وھی موضحۃ فی تخریجی لاحادیث الرافعی والوسیط انتھی وکذا فی النھایۃ
للعلامۃ الرملی والمحلی للعلامۃ جلال الدین المحلی وغیرھم فاذکروا رحمھم اللہ تعالی
لفظ فضائل الاعمال وعنوا بھا نفس العمل لان الدعاء نفس العمل کما ھو ظاھر ولما
رای السخاوی رحمہ اللہ تعالی فیما رواہ الدیلمی ضعفا ایدہ بتائیدات لیتقوی

منها حديث ابى العباس احمد بن ابى بكر الرداد اليمانى وهو من اجل العلماء الشافعية
عن الخضر عليه السّلام منقطعا ومنها حديث الفقيه محمد بن سعيد الخولانى عن الحسن
رضى الله تعالىٰ عنه ومنها حديث الطاؤسى ومنها بتجربات فحول العلماء كالفقيه محمد بن
البابا والشمس محمد بن صالح المدنى امامها وخطيبها والمنقطع من اقسام الضعيف كما هو
مذكور فى بابه قال الشيخ محمد طاهر المذكور فى موضوعاته والمنكر اذا تعدد طرقه
ارتقى الى درجة الضعيف القريب بل ربما ارتقى الى الحسن انتهى فاذا كان المنكر
بتعدد طرقه يرتقى الى درجة الحسن فالضعيف والمنقطع اولى وقول السخاوى رحمه
الله تعالىٰ لا يصح فى المرفوع من كل هذا شئ وقوله لسند فيه مجاهيل لا يلزم منها وضع
الحديث كما قال الشيخ محمد طاهر فى كتابه المذكور ناقلا عن اللآلى قال الزركشى بين
قولنا لم يصح وقولنا موضوع بون كثير فان الوضع اثبات الكذب والاختلاف وقولنا
لم يصح لا يلزم منه اثبات العدم وانما هو اخبار من عدم الثبوت وقال ايضا لا يلزم
من جهل احد فى السند وضع حديثه انتهى ويويد ذلك ما ذكر العلامة المُلّا
على القارى فى موضوعاته مسح العينين بباطن انملتى السبابتين بعد تقبيلهما
عند سماع قول الموذن اشهد انّ محمّداً رسول الله مع قوله اشهد ان محمّداً عبده
ورسوله رضيت بالله ربا وبالاسلام دينًا وبمحمّد صلى الله عليه وسلم نبيًا ذكره
الدّيلمى فى الفردوس من حديث ابى بكر الصّديق رضى الله تعالىٰ عنه ان النبى
صلى الله عليه وسلم قال من فعل ذالك فقد حلّت له شفاعتى قال السخاوى لا يصح
واورده الشيخ احمد الرداد فى كتابه موجبات الرحمة لسند فيه مجاهيل انقطاعه
انقطاعه عن الخضر عليه السّلام وكلما يروى فى هذا فلا يصح رفعه البتة قلت
واذا ثبت رفعه الى الصّديق فيكفى للعمل به لقوله صلى الله عليه وسلم عليكم بسنتى
وسنة الخلفاء الرّاشدين انتهى فاذا ثبت رفعه الى الصّديق رضى الله

عنہ کان ذالك منہ و با فضلا عن ان یکون بدعۃ لحدیث علیکم بسنتی وسنۃ
الخلفاء الراشدین وفی المحیط البرہانی قیل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل
المسجد فی عشر المحرم فجلس عند الاسطوانہ وجلس ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلفہ
فقام بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوذن فلما بلغ اشہد ان محمدًا رسول اللہ قبل ابوبکر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابہامیۃ ووضعہما علیٰ عینیہ وقال قرۃ عینی بك یا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فلما فرغ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ من الاذان قال صلی اللہ علیہ
وسلم یا ابابکر من فعل مثل ما فعلت غفر اللہ لہ عشر الف ذنبا من الکبائر وفی روایۃ
غفر اللہ لہ ذنوبہ جدیدۃ کانت او قدیمۃ عمدًا او خطاءً انتہیٰ وفی جامع الرموز
اعلم انہ یستحب ان یقال عند سماع الاولیٰ من الشہادۃ صلی اللہ علیك یا رسول اللہ
وعند سماع الثانیۃ منہا قرۃ عینی بك یا رسول اللہ ثم یقال اللہم متعنی بالسمع والبصر
بعد وضع ظفر الابہامین علیٰ عینین فانہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون قایدًا لہ الی
الجنۃ انتہیٰ وفی فتاوی الغرایب اذا قال الموذن اشہد ان محمدا رسول اللہ اولا
یقول السامع صلی اللہ علیك یا رسول اللہ واذا قال ثانیا یقول السامع قرۃ عینی بك
یا رسول اللہ ویضع ابہامیہ علیٰ عینیہ ویقول اللہم متعنی بالسمع والبصر وفی الحدیث
من سمع اسمی فی الاذان ووضع ابہامیہ علیٰ عینیہ فانا طالبہ فی صفوف القیمۃ و
قائدہ الی الجنۃ انتہیٰ ہذہ ما اطلعت علیہ من النقول المرویۃ عن افواہ الفحول
فمن لم یرض بہا فعلیہ ان یاتی بمنع ذالك من الشارع ولو ضعیفا واللہ اعلم بالصواب والیہ
المرجع والماٰب وارجوا منہ العفو والغفران والتجاوز عن عثرۃ الجنان واللسان وزلۃ
الاقدام والبیان والاختتام علیٰ حسن الشان یوم لا ینفع مال ولا بنون ولا والدان
لانہ کریم حلیم رءوف رحیم ذو الامتنان وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد وعلیٰ اٰلہ
وصحبہ وسلم والحمد للہ رب العالمین اب یہاں سے نعم الانتباہ کا ترجمہ شروع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمیع حمد و ثنا لایق اور سزا وار ہی اللہ و تعالی کو جسکی ذات پاک خیال و قیاس سے برتر ہی اور سب کیفیتون اور احساس سے نرالی اور باہر اور درود و سلام نازل ہو جیو جناب رسالتماب پر کہ جنکے طفیل ہم سب امتون سے بہتر ہوئے کہ سب آدمیون کے باب مین گواہی دینے کیواسطے پیدا ہوئے اور اُنکی سب آل و اصحاب پر جو اس دین متین کے ارکان ہین بعد حمد و صلوٰۃ کے معلوم ہووے کہ جو مسلمان عربی زبان سے واقف نہین اونکے فائدے کے لئے جب مین نے عبادات دینی کے کئی ایک فقہی مسئلے جمع کر کے اون کو ہندوستانی زبان کا لباس پہنا دیا اور ان مسئلون مین یہہ بھی لکھا کہ جب موذن اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے تب اذان کے جواب دینے والیکو جائز اور درست ہی کہ اپنے دونون ہاتھونکے اور کلمے کی انگلیون کو چومکر اپنے دونون انگوٹھونپر رکھ لے تب کئی شخص جو اپنے تئین محدثون مین گنتے ہین اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم کی حدیثونکی پوری معرفت اور وقفیت حاصل نہونے بھی اونکو یہہ دعوی ہی کہ ہم تو حدیثونکے طریقے صحیح اور حسن لذاتہ یا لغیرہ ہونیکے اور انکے ضعیف ہونے کے سب طریقے جانتے ہین اور سچ پوچھو تو اُنکو اصول علم حدیث مین سے تھوڑے سے مسائل بھی معلوم نہین بلکہ جیسے اونٹنی برسات دیکھتے ہی سیدھے بائین بیڈھب حد سے قدم بڑھاتی ہی اسی طرح یہہ بھی حد سے پانون باہر رکھکر ادھر اُدھر بھٹکتے ہین سو ایسے شخص اِس مسئلے کا یعنے انگوٹھے اور کلمے کی انگلیان چومکر دونون آنکھون پر رکھنے کے جایز ہونے کا انکار کر کرا اور مجھہ سے اسبات کی سند اور دلیل مانگ کر کہنے لگے کہ ہم نے تو یہہ مسئلہ نہ کسی کتاب مین دیکھا ہی نہ کسی کے منہہ سے سنا ہی اور ان شخصون کا حال تو یہہ ہی کہ وہ معتبر علماؤن کی مجلسون مین کبھی نہین بیٹھے اور دنیا مین جتنی روایتین اور علما کے اقوال ہین ان سب پر بھی حاوی نہین ہوئے اور سب اہل دانش وبینش پر یہہ بات

ظاہر ہے کہ جتنی روایتین اور اقوال دنیا مین ہین ان سب سے واقف ہونا امر محال ہے اور طاقت بشری سے باہر اسلئے مین نے اُن شخصون کے کہے پر جو روایتین معتبر راویونکی زبانون سے نقل ہوئی اور مجھے معلوم ہین سو سب کی سب جمع کرلئین تاکہ جو لوگ حضور دل سے کان دیکر سنا کرتے ہین اُن کو فائدہ حاصل ہووے اور جو شخص حق بات سے دور بیٹھے رہتے ہین اُنکے دلون کے آئینون پر سے شک اور شبہے کا زنگار محو ہووے اور مٹ جاوے آور نعم الانتباہ لرفع الاشتباہ کرکے مین نے اس رسالہ کا نام رکھا یعنے شبہہ دور کرنے کے لئے اچھی تنبیہ ہے اور اللہ جل شانہ کے بندون مین سے جو کوئی سیدھی راہ ڈھونڈھے اُسکو اُسی کی طرف سے توفیق ہوتی ہے کیونکہ بندون پر اُسکا لطف اور مہربانی بے نہایت ہے سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مقاصد الحسنہ فی کثیر من الاحادیث المشتہرۃ علی الالسنہ مین فرمایا ہے کہ جب موذن کو اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہتے سنے تب اپنی دُونون کلمے کی انگلیان چومکر انھین انگلیون کے باطن یعنے ان دُونون انگلیون کی پیٹ اپنی دُونون آنکھون پر پھرلیوے اور اُسوقت ایسا کہے کہ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا ترجمہ مین گواہی دیتا ہون کہ محمد مصطفےٰ درود اور سلام ہو جیو اللہ تعالیٰ کی اُنپر اللہ کے کامل ترین اور بہترین بندے اور اُسکے سچے پیغمبر ہین مین راضی ہون کہ اللہ تعالیٰ میرا پروردگار ہے اور مسلمانی میرا دین ہے اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پیغمبر ہین اس بات کو دیلمی نے کتاب فردوس مین جناب ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث پر سے بیان کیا ہے سو حدیث یہہ ہے کہ جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے موذن کو کہتے سنا کہ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ تب یہہ یعنے اشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ آخر تک موذن کے جواب مین کہکر اور دونون کلمے کی انگلیونکی پیٹ کو چومکر اپنی دونون آنکھونپر پھرلیا اُسوقت جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب میرے

یا رعزیز نے جو کچھہ کام کیا ہی ویسا ہی جو کوئی کریگا اسکو البتہ میری شفاعت ہو گی اور
سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہہ حدیث صحیح کے درجے کو نہین پہنچتی اور اسیطرح
صحیح کے درجے کو نہین پہنچتی وہ حدیث کہ جس کو ابو العباس احمد بن ابی بکر رداد یمانی
اپنی کتاب بنام موجبات الرحمہ وعزائم المغفرہ مین ایسی اسناد سے لائے ہین کہ جسمین
کئی راوی مجہول الحال ہین اور اسکو خضر علیہ السلام سے اسناد منقطع سے روایت
کیا ہی کہ خضر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جو کوئی موذن کی زبان سے کلمہ اَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ سنتے ہوئے یون کہے کہ مرحبا بحبیبی وقرۃ عینی محمد بن عبد اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ بھلے آئے میرے پیارے میری آنکھون کی ٹھنڈک محمد بن
عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بس پیچھے اپنے ہاتھون کے دُونون انگوٹھے چومکر اُن کو اپنی دُونون
آنکھون پر رکھے تو وہ شخص کبھی اندھا نہین ہونیکا اور اسکی آنکھون کو رمد کی بیماری بھی
نہین ہونیکی یعنے اسکی آنکھین بھی کبھی نہین آئیگی اس پیچھے ابو العباس رداد رحمۃ اللہ علیہ
نے ایک روایت بیان کی ہی اسکی اسناد مین ایک شخص ایسا ہی کہ سخاوی علیہ الرحمہ
فرماتے ہین کہ مین اُسکے احوال سے کبھی واقف نہین ہوا ہون اور روایت فقیہ محمد بن بابا
رحمۃ اللہ علیہ سے ہی کہ اُنھون نے اپنے خود کے احوال مین کہا ہی کہ ایک دن یون جو
چلی ہی تو ایک کنکرا میری آنکھہ مین اُڑکے آیا جسکے نکالنے سے مین عاجز ہو گیا تھا اور
مجھے اُس سے بے نہایت درد ہوتا تھا پر جب مین نے موذن کی زبان سے کلمہ اَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ سنا تب اوسکے جواب مین وہی کلمہ کہا جو خضر علیہ السلام سے روایت
ہوا ہی تو فی الفور وہ کنکرا میری آنکھہ سے نکل گیا رداد علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ جناب
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کے نسبت یہہ کچھہ بڑی بات نہین ہی اور
شمس الدین محمد بن صالح مدنی رحمۃ اللہ تعالی جو مدینہ منورہ زادہا اللہ تعالی شرفا
و تعظیما کے امام اور خطیب تھے اُنھون نے مصر کے قدیم بزرگو نمین ایک بزرگ

مد دالدّین نام کے تھے ان سے نقل کیا ہے کہ مین نے اُن کی زبان سے یون سنا ہے کہ
کوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک اذان مین سنکر صلی اللہ علیہ وسلم بولے
ور اپنی کلمہ کی انگلیون اور انگوٹھونکو اکٹھے ملا کر چومے اور اپنی آنکھون پر پھیر لیوے تو
سکی آنکھونکو رمد کی بیماری نہین ہوئیگی شمس الدّین بن محمد صالح مدنی نے فرمایا ہے کہ مین نے
یہی بات محمد زندی کی زبان سے سنی کہ وُہ عراق کے یا عجم کے مشایخون سے کوئی شخص
تھے اُن سے نقل کرتے تھے اور یہہ بھی کہتے تھے کہ آنکھون پر انگلیان پھراتے ہوئے بولے
کہ صلّی اللہ علیك یا سیّدی یا رسول اللہ یا حبیب قلبی و نور بصری و یا قرة عینی
ترجمہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ تمپر اے میرے سردار اے خدا کے بھیجے ہوئے اے میرے
دل کے پیارے اور میری بینائی کے نور اور اے میری آنکھون کی ٹھنڈک اور مجد دالدین
مصری اور فقیہ محمد زندی ان دونون مین سے ہر ایک نے کہا ہے کہ جب سے مین یہہ
کام کرنے لگا ہون تب سے میری آنکھون کو رمد کی بیماری کبھی نہین ہوئی شمس الدین محمد
ابن صالح رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حمد و شکر خدا کا کرتا ہُون کہ جب سے مین نے یہہ بات ان
دونون بزرگون سے سنی ہے تب سے اسپر عمل کر رہا ہُون اسواسطے میری آنکھونکو رمد کی بیماری
نہین ہوئی اور خدائے جل شانہ سے مجھے امید ہے کہ آخر تک میری آنکھین ایسی ہی رہینگی اور
خدا چاہے تو اندھا ہو جانیسے بھی بچ جاؤنگا اور فقیہ محمد بن سعید خولانی رحمۃ اللہ سے
روایت آئی ہے کہ انھون نے فرمایا کہ مین نے فقیہ زاہد بلالی رحمۃ اللہ علیہ سے
سنا ہے اور اُنھون نے روایت کی امام حسن رضی اللہ عنہ سے کہ انھون نے فرمایا کہ
جو کوئی موذن سے کلمہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ سنتے ہوئے کہے کہ مرحبًا بحبیبی
و قرة عینی محمد ابن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے ہاتھونکے دونون انگوٹھونکو
بوسہ لیکر اپنی دُونون آنکھونپر رکھے تو کبھی اندھا نہوگا اور کبھی اوسکو رمد کی بیماری بھی نہوگی
اور طاؤسی رحمہ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ مین نے شمس الدّین بن نصر بخاری خواجہ سے ایک

حدیث سنی کہ جسکا حاصل یہہ ہے کہ جو کوئی موذن سے کلمۂ شہادت سنتے ہوئے اپنے ہاتھونکے دونو
انگوٹھونکے ناخونکو بوسہ لیکر انکو اپنی دونون آنکھونپر پھیرا لیوے اور پھیراتے ہوئے کہے
کہ اَللّٰهُمَّ احْفَظْ حَدَقَتَيَّ وَنَوِّرْهُمَا بِبَرَكَةِ حَدَقَتَيْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَنُوْرِهِمَا ترجمہ الٰہی بچا رکھہ میری دونون آنکھونکی پتلیون کو اور روشنکر اون کو
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھونکی پتلیونکے اور اونکی روشنائی کے طفیلی تو کبھی اندھا
نہین ہونیکا لیکن جو حدیثین اوپر مذکور ہوئی ہین انمین سے کسیکا مرفوع ہونا صحت کو نہین پہنچا
یہان تمام ہوا سخاوی علیہ الرحمہ کا کلام پس جب ان حدیثونمین سے کسیکا مرفوع ہونا صحت کو
نہین پہنچا تو وہ ضعیف ہوئیسے خالی نہین اور فضائل اعمال مین حدیث ضعیف پر عمل کرنا جائز
ہے چنانچہ علم اصول حدیث مین اسبات کو علما رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے اور شیخ محمد طاہر
پٹنی رحمہ اللہ نے اپنی تذکرۃ الموضوعات مین کہا ہے کہ حدیث ضعیف وہ ہے کہ جس مین
حدیث صحیح اور حدیث حسن ہونے کی سب شرطین پائی نجاوین اور علما رحمہم اللہ تعالےٰ
کے نزدیک حدیث ضعیف کی اسناد بیان کرنے کے درپے ہونا اور اوسکے ضعیف ہونیکا
ذکر نہ کرنا جائز ہے بشرطیکہ وہ حدیث ضعیف وعظ و نصایح مین قصے حکایتون مین یا
عمل کی فضیلتون مین ہو نہ خدائے جل شانہ کی صفتون مین یا کسی چیز کے حلال اور حرام
ہونے کے بیان مین بلکہ بعضے علماؤن سے یون بھی آیا ہے کہ نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا
مذہب یہی تھا کہ جس راوی کی حدیث ترک اور بالکل چھوڑ دینے پر محدثونکا اجماع
اور اتفاق نہوتا اس راوی سے حدیث لیا کرتے تھے اور اسی موجب ابوداؤد رحمہ
اللہ تعالیٰ بھی جب انکو کسی باب مین حدیث ضعیف کے سوا کوئی نقلی دلیل نہ ملتی تو اسی
حدیث ضعیف کو دلیل پکڑا کرتے اور اسکو دلیل عقلی پر ترجیح دیا کرتے تھے یہان شیخ محمد طاہر
پٹنی رحمہ اللہ علیہ مصنف مجمع البحار کہ جسکی بابت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی رحمہ
اللہ نے رسالہ عجالہ مین یون فرما گئے ہین کہ وبڑی شرح غریب احادیث وجیہات عبارات

آن کتاب مجمع البحار شیخ محمد طاہر بوہرہ گجراتی مغنی ست از جمیع مواد ۱۲ مترجم عفی عنہ اس کا
کلام تمام ہوا اب اگر تو پوچھے کہ حدیث ضعیف پر عمل کرنا کیونکر جائز ہوتا ہے باوجود اسکے
کہ علما رحمہم اللہ درگذر نہین کرتے حدیث ضعیف کی شان مین مگر فضائل اعمال مین نہ خود
عمل مین تو اسکا جواب یون ہے کہ حدیث ضعیف پر عمل کرنا جایز ہے اس شرط سے کہ
وہ نہایت ضعیف نہو اور دیلمی رحمۃ اللہ کی حدیث تو نہایت ضعیف نہین ہے چنانچہ
عنقریب اسکی تائید کی روایتین بیان ہونگی بلکہ اس حدیث کی اسناد حضرت صدیق اکبر
رضی اللہ تعالی عنہ تک پہنچنے کو ملا علی قاری رحمہ اللہ نے صحت کو پہنچایا ہے چنانچہ
اسکے کلام مین آئیگا اور شیخ المتاخرین علامہ شہاب الدین بن حجر مکی رحمہ اللہ تعالی نے
اپنی کتاب تحفہ شرح منہاج نووی مین لکھا ہے کہ حدیث ضعیف پر عمل کرنیکا ایک شرط
ہے کہ وہ حدیث ضعیف نہ ہو یہان شیخ ابن حجر مکی رحمہ اللہ کا کلام پورا ہوا اور شیخ ابن
حجر مکی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب فتح المبین شرح الاربعین مین اور علامہ رملی رحمہ اللہ نے
اپنی کتاب نہایہ شرح منہاج نووی رحمہ اللہ مین بھی ایسا لکھا ہے اس پر بھی بہت جاگے
پر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ علما رحمہم اللہ فضائل کا لفظ کہکر اس سے خود عمل مراد رکھتے ہین
جیساکہ منہاج کے قول کے بیچ کہ وحذفت دعاء الاعضاء اذ لا اصل لہ یعنے اور
مین نے اعضا کی دعائین نکال ڈالین اس لئے کہ اسکو کچھ اصل نہین علامہ محدث ملقن
سراج الدین بن ابی جعفر عمر انصاری مشہور ابن الملقن نے عجالہ مین یون لکھا ہے کہ
مین کہتا ہون کہ یہہ بات یون نہین ہے یعنے ایسا نہین کہ اعضا کی دعاؤن کے لئے
کچھ اصل نہین ہے بلکہ اسکے واسطے بہت طریق ہین اور فضائل اعمال مین چنداں
چوکسی نہین کی جاتی جیساکہ رافعی کی اور وسیط کی حدیثون کی تخریج جو مین نے لکھی ہے
اس مین اسکا بیان صاف صاف لکھا گیا ہے انتہی اور ایسا علامہ رملی نے نہایہ
مین اور علامہ جلال الدین محلی نے اپنی شرح منہاج مین اور دوسرے کئی بزرگون نے

اپنی تصانیف مین اسی موجب کیا ہی کہ فضائل اعمال کا لفظ ذکر کیا ہی کہ اس سے نفس
عمل مراد رکھا ہی کیونکہ یہہ بات ظاہر ہی کہ دعا ہر نفس عمل ہی نہ فضیلت کسی دوسرے
عمل کی اور جب سخاوی رحمہ اللہ علیہ نے دیکھا کہ دیلمی کی روایت کچھ ضعیف ہی
تب کئی باتون سے اس کی تائید کی تا کہ اسکو قوت حاصل ہووے سو ان مین
سے پہلی بابت ابو العباس احمد بن ابی بکر رداد یمانی جو شافعی مذہب کے بہت
بڑے امامون مین کے ہین انکی حدیث ہی کہ انھون نے خضر علیہ السلام سے
روایت منقطع کئی ہی دوسری بابت فقیہ محمد بن سعید خولانی رحمۃ اللہ تعالی کی حدیث
ہی جسکو انھون نے امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہی تیسری
بابت طاؤسی رحمہ اللہ کی حدیث ہی چوتھی بابت بڑے بڑے علماؤن کے تجربے
جیسے فقیہ محمد بن البابا اور شمس الدین محمد بن صالح مدنی جو مدینہ منورہ زادہا اللہ تعالی
شرفاً و تعظیماً کے امام اور خطیب تھے اب معلوم کیا چاہیئے کہ حدیث منقطع بھی حدیث
ضعیف کے اقسام مین سے ایک قسم ہی چنانچہ حدیث منقطع کے بیان مین اس کا
ذکر موجود ہی شیخ محمد طاہر پٹنی مذکور نے اپنے تذکرۃ الموضوعات مین فرمایا ہی کہ
جب حدیث منکر کی روایت بہت سے جدے جدے طریقون سے آوے تو وہ
نزدیک کی یعنے اعلی رتبے کی ضعیف کو پہنچتی ہی بلکہ بہت وقت حدیث حسن
کے درجے کو بھی پہنچتی ہی یہان شیخ محمد طاہر پٹنی رحمہ اللہ علیہ کا کلام
تمام ہوا تو جب حدیث منکر بہت سے طریقون کی روایت کے سبب سے حدیث
حسن کے درجے کو پہنچ سکے تو حدیث ضعیف اور حدیث منقطع تو بطریق اولی پہنچیگی
اور سخاوی رحمہ اللہ نے جو فرمایا ہی کہ ان حدیثون مین سے کسیکا مرفوع ہونا
صحت کو نہین پہنچا اور یہہ بھی فرمایا ہی کہ یہہ روایت ایسی سند سے آئی ہی کہ جسمین
کئی راوی مجہول الحال ہین یعنے ان کا احوال معلوم نہین کہ وہ معتبر راوی ہین کہ

نہین تو سخاوی رحمہ اللہ تعالی کے اس کہنے سے یہہ ثابت نہین ہوتا کہ بیہ یہہ حدیثین
موضوع یعنے جھوٹھی لوگونکی بنائی ہوئی ہین چنانچہ شیخ محمد طاہر پٹنی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب مذکور
تذکرہ الموضوعات ہین علامہ شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کی کتاب لآلی سے نقل کر کر کہا
ہی کہ زرکشی رحمہ اللہ نے فرمایا ہی کہ ہمارا کہنا کہ لم یصح اور ہمارا کہنا کہ موضوع سو ان دونو
باتون ہین بہت فرق ہی کیونکہ موضوع کہنے سے یون ثابت ہوتا ہی کہ وہ حدیث نہین ہی
بلکہ لوگون کی جھوٹھی بات بنائی ہوئی ہی اور لم یصح کہنے سے یہہ نہین ثابت ہوتا کہ وہ
حدیث نہین ہی بلکہ اتنا ہی معلوم ہوتا ہی کہ وہ حدیث ثبوت کو نہین پہنچی حقیقت ہین حدیث
ہو تو ہو اور شیخ محمد طاہر پٹنی رحمہ اللہ تعالی نے یہہ بھی فرمایا ہی کہ اگر اسناد حدیث کے
راویونہین سے کسیکا احوال مجہول ہو تو اس سے یہہ ثابت نہین ہوتا کہ اسکی روایت کی
ہوئی موضوع یعنے جھوٹھی بنائی ہوئی ہی کیونکہ ایسا ہو سکتا ہی کہ وہ راوی اچھا
معتبر ہو اور اسواسطے اسکی روایت ہوئی حدیث سچی ہو یہان شیخ محمد طاہر پٹنی رحمہ اللہ تعالی
کا کلام پورا ہوا اور علامہ ملا علی قاری نے اپنی موضوعات ہین جو کچھ لکھا ہی سو بھی اسی کو
ثابت کرتا ہی سو علامہ ملا علی قاری رحمہ اللہ کا کلام یہہ ہی کہ موذن سے کلمۂ اَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ سنتے ہی اپنی کلمے کی دونون انگلیونکو چومکر انکو پیٹ کیطرف سے دونو
آنکھون پر پھیرلینا اور اُسکے ساتھہ یہہ کہنا کہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ
بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا سو اسکی دیلمی نے کتاب
فردوس ہین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی ایسا کریگا اُسکو میری شفاعت ضرور ہوگی سو
سخاوی رحمہ اللہ نے کہا ہی کہ یہہ حدیث صحت کو نہین پہنچی اور شیخ احمد رداد بھی اپنی
کتاب موجبات الرحمہ ہین اس حدیث کو ایسی سند سے لائے ہین کہ جس ہین کئی راوی
مجہول الحال ہین اسکو حدیث منقطع کے طور پر خضر علیہ السلام سے روایت کیا ہی اور کہا

ہے کہ جتنی حدیثیں اس باب میں روایت کی جاتی ہیں سو البتہ اونکا مرفوع ہونا صحت
کو نہیں پہنچا تو ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ جب اس فعل کا مرفوع
ہونا جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک ثابت ہوا تو عمل کرنے کے لئے اتنا بس
ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لازم پکڑو تم اپنے پر میرا طریقہ اور
میرے خلیفے جو سیدھی راہ پر ہیں اُنکا طریقہ یہاں ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا کلام پورا
ہوا تو جب اس حدیث کا مرفوع ہونا جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک ثبوت
کو پہنچا تب اس فعل کا مندوب یعنے سنت ہونا ثابت ہو چکا پھر یہہ بدعت تو کہاں سے ہوگا
کیونکہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کہ لازم پکڑو تم اپنے پر میرا طریقہ اور میرے خلیفے
جو سیدھی راہ پر ہیں اُنکا طریقہ اور محیط برہانی جو حنفی مذہب کی بڑی معتبر کتاب ہے اسمیں
لکھا ہے کہ بعضے علماؤں نے کہا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ماہ محرم کے دس دنوں میں مسجد
اکر کھنبے کے پاس بیٹھے اور جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُنکے پیچھے بیٹھے تب حضرت
بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے رہکے اذان دینے لگے جب اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰہِ تک
تک پہنچے تب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ کے دونوں انگوٹھونکو اپنی آنکھوں پر پھر لیا
اور کہا قُرَّةُ عَيْنِي بِكَ يَا رَسُولَ اللّٰہِ ترجمہ ٹھنڈک ہو جیو میری آنکھونکی آپکے جمال مبارک
سے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم پھر جب حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اذان سے فارغ ہو چکے تب پیغمبر صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو بکر تمنے
جیسا کیا ہے ویسا جو کوئی کریگا تو اُسکے دس ہزار کبیرہ گناہ بخشے اور معاف کئے جائینگے اور
ایک روایت میں یوں بھی آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسکے سب گناہ بخشیگا خواہ نئے ہوں خواہ
پرانے خواہ جان بوجھکر کئے ہوں خواہ چوک بھول سے یہاں محیط برہانی کی عبارت پوری
ہوئی اور جامع الرموز جو حنفی مذہب کی فقہ کی معتبر کتاب ہے اسمیں لکھا ہے کہ معلوم ہو جیو
کہ مستحب ہے کہ جب کوئی اذان میں پہلے کلمۂ شہادت یعنے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰہِ

سنے تو کہے کہ صلی اللہ علیک یا رسول اللہ ترجمہ درود نازل کرے اللہ تعالیٰ تمپر اے پیغمبر خدا کے اور جب دوسرے دفعہ بھی کلمہ شہادت سنے تو کہے قرۃ عینی بک یا رسول اللہ اور اس پیچھے اپنے دونون انگوٹھون کے ناخن دونون آنکھون پر رکھکر ایسا کہے اللّٰہم متعنی بالسمع والبصر ترجمہ اے خدا برخورداری دے اور نفع پہنچا مجھے کانون اور آنکھون سے تو بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم اُسکا ہاتھ پکڑکر جنت مین لیجا ئینگے یہان جامع الرموز کی عبارت تمام ہوئی اور حنفی مذہب کے فتاوی غرایب مین لکھا ہے کہ جب موذن پہلے دفعے کہے کہ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ تب سنّے والا کہے صلی اللہ عَلَیْکَ یا رسول اللہ اور جب دوسرے دفعے موذن یہی کلمہ کہے تب سنّے والا کہے قرۃ بک یا رسول اللہ اور اپنے ہاتھ کے دونون انگوٹھون کو اپنی دونون آنکھون پر رکھکر کہے کہ اللّٰہم متعنی بالسمع والبصر اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی اذان مین میرا نام سنے اور اپنے ہاتھونکے دونون انگوٹھے اپنی دونون آنکھون پر رکھے تو مین اُسکو قیامت کے دن صفون سے ڈھونڈھ نکالونگا اور اُسکو ہاتھ پکڑکے جنت مین لیجاؤنگا یہان فتاوائے غرایب کی عبارت تمام ہوئی ہے وہ روایتین بڑے بڑے علماؤن کی زبان سے نقل کئی ہوئی ہین کہ جن پر مجھے اطلاع حاصل ہوئی ہے تب جس کسی کو کوئی روایتین پسند نہ آوین اس پر لازم ہے کہ شارع یعنے خدائے تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بابت مین کیا منع وارد ہوا ہے اگرچہ ضعیف طریق سے ہووے سو بتا دیوے اور اللہ تعالیٰ نیک اور بہتر جانتا ہے اور ہمارا رجوع اور بازگشت اوسی کی طرف ہونیوالا ہے اور مجھے اس سے یہہ امید ہے کہ مجھے بخشے اور میرے گناہ معاف کرے اور جو میرے دل یا زبان سے یا قدم یا انگلیون سے لغزش صادر ہوئی ہووے اس سبب کو بھی معاف کرے اور بخشے اور میرا خاتمہ اچھے حال پر کرے اُس دن پر کہ جب نہ مال کام آئیگا

نہ بیٹے اور نہ ماں باپ کیونکہ اسکا کرم حلم مہربانی اور رحم سب سے بڑا ہے اور وہ بڑا احسان کرنیوالا ہے اور اللہ تعالیٰ درود و سلام نازل کرے اپنے بہترین مخلوقات محمد مصطفےٰ پر اور آنکی آل و اصحاب پر اور تمام اقسام و انواع کی حمد و ثنا کے لایق اور سزاوار فقط اللہ تعالیٰ ہے جو تمام عالم جن اور بشر اور ملک کا پالنے والا ہے

شرح الفاظ اصطلاحیہ

صحیح حدیث صحیح دو قسم کی ہے ایک صحیح لذاتہ اور دوسری صحیح لغیرہ تب صحیح لذاتہ اس حدیث کو کہتے ہین کہ جسمین یہہ تین شرطین پوری پائی جاوین ایک تو راویون کی عدالت یعنے روایت کرنیوالونکی پرہیزگاری دوسری اونکا ضبط اور یاد اور ہشیاری تیسری اس حدیث کے راویونکے نام سلسلے بند ایک کے پیچھے ایک آخر تک مذکور ہونا تو جس حدیث مین یہے تینون شرطین پوری پائی جاوین اُسکو حدیث صحیح لذاتہ کہتے ہین اور یہہ حدیث سب سے اعلیٰ درجے کی ہے اور صحیح لغیرہ اس حدیث کو کہتے ہین کہ جسمین یہہ سب شرطین ہون لیکن راوی کے فقط ضبط مین کچھ نقصان ہووے پر دوسرے کئی طریقون سے وہی حدیث آنیکے سبب اس نقصان کا عوض ہوا ہووے اور اس کا درجہ صحیح لذاتہ سے اترتا ہے اسناد اور سند حدیث کی روایت جن بزرگون سے آئی ہے انکے نام لے درجے سلسلے سے بیان کئے جاتے ہین تو اس سلسلے کو سند کہتے ہین اور اسناد کبھی تو اس سلسلے کو کہتے ہین اور کبھی اس سلسلے کے بیان کرنے کو منقطع اور مقطوع وہ حدیث ہے کہ جسمین صحابیونکے نیچے کے درجے مین کسی ایک راوی کا نام اسناد مین چھوڑ دیا ہووے یا دو تین نام جدی جدی جگہہ سے چھوڑ دئے ہووین اور اُس چھوڑ دینے کو انقطاع کہتے ہین اور صحابیونکے نیچے کے درجے مین ایک ہی جگہہ سے دو تین نام چھوڑ دئے ہووین تو حدیث معضل کہتے ہین اور اگر راویون مین سے ایک یا زیادہ صحابی کا نام چھوڑ دیا

ہووے تو اس حدیث کو مرسل کہتے ہین اور اسکے چھوڑ دینے کو ارسال کہتے ہین مرفوع
حدیث ہے کہ جسکی اسناد پیغمبر صلی اللہ علیہ و علی آلہ و صحبہ وسلم تک پہنچی ہووے اور اگر فقط کسی صحابی
تک پہنچی ہووے تو اسکو حدیث موقوف کہتے ہین جیسے کہین کہ جناب صدیق رضی اللہ عنہ
نے ایسا کہا یا کیا یا انکے سامنے کسی نے کہا یا کیا اور اُنھون نے اُسپر کچھ انکار اور اعتراض
نہین فرمایا حسن حدیث بھی دو قسم کی ہے ایک تو حسن لذاتہ اور دوسری حسن لغیرہ حدیث
حسن لذاتہ وہ حدیث ہے کہ جسکے کسی ایک یا زیادہ راوی کے فقط ضبط مین نقصان ہو
اور دوسرے کئی طریقون سے وہی حدیث نہ آنیکے سبب اس نقصان کا عوض بھی نہ ہوا
ہووے تو یہہ قسم صحیح لغیرہ سے بھی اُتری ہے اور حسن لغیرہ وہ حدیث ہے کہ جسکے کسی ایک
یا زیادہ راوی کی عدالت مین یا جسکی اسناد متصل یعنے لگے درلگے آنیمین کچھ نقصان ہووے
یعنے بعضے راوی مذکور ہون اور بعضے مذکور نہ ہون لیکن دوسرے کئی طریقون سے وہی
حدیث آنے کے سبب اس نقصان کا عوض ہوا ہووے تو یہہ قسم حسن لذاتہ سے بھی اُتری
ہے ضعیف وہ حدیث ہے کہ جسکے کسی ایک یا زیادہ راوی کی عدالت مین یا جس حدیث
کی سند آخر تک لگے درلگے آنیمین کچھ نقصان ہووے کہ سند مین بعضے راوی مذکور نہووین اور
وہی حدیث دوسرے کئی طریقون سے بھی نہ آئی ہووے کہ جس سے وہ نقصان مٹ گیا
ہوتا اور وہ حدیث حسن لغیرہ کے درجے کو پہنچی ہوئی منکر جب وہ حدیثین ایک دوسری کے
مخالف آتی ہین اور دونونکے راوی عدالت یا ضبط مین ضعیف ہوتے ہین تب ان دونون
حدیثون مین سے جسکا راوی کم ضعیف ہوتا ہے اُسکو حدیث معروف کہتے ہین اور جس کا
راوی زیادہ ضعیف ہوتا ہے اسکو حدیث منکر کہتے ہین موضوع وہ حدیث ہے کہ جسکے کسی
ایک یا زیادہ راوی پر کسی حدیث کی روایت کرنیمین ساری عمر مین ایک دفعے بھی جھوٹھ
بولنا ثابت ہو چکا ہووے خواہ اس پیچھے اُس نے توبہ کئی ہو خواہ نہ کئی ہو یہہ سب بیان شیخ
عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی فارسی شرح مشکات کے مقدمے مین لکھا ہوا ہے فقط تنبیہ

حسن لغیرہ اور ضعیف کی جو شرح اوپر گذری ہی اس سے صاف صاف ظاہر ہوتا ہی کہ اذان
مین اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا کلمہ سنتے ہوئے ہاتھونکے انگوٹھونکو چومکر آنکھون پر
پھرانیکے باب مین جو حدیث آئی ہی اوسکی اسناد مین اگرچہ کئی راوی مجھول الحال ہین اس
سبب سے ہم پورے عادل نہین کہہ سکتے اور اسکا ایک طریقہ خضر علیہ السلام سے آیا ہی سو
بھی اگرچہ حدیث منقطع کے طور پر آیا ہی اور اسلئے وہ طریقہ اگرچہ تنہا تنہا اعتبار کئے پر
ضعیف نظر آتے ہین لیکن وے سب کے سب طریقے اگر اکٹھے اعتبار کئے جاوین تو البتہ یہہ حدیث
انگوٹھے چومکر آنکھونپر پھرانیکی حسن لغیرہ ٹھہرتی ہی کیونکہ اُسپر حسن لغیرہ کی شرح درست اور
ٹھیک بیٹھتی ہی کہ اسلئے کئی راویونکی عدالت ثابت ہونہین نقصان ہی اور اسکی سند مین
بعضے راویونکے نام بھی مذکور نہین ہوئے ہین لیکن یہی حدیث جدے جدے طریقون سے
آنیکے سبب اس نقصان کا عوض ہوگیا ہی اور وہ نقصان بالکل مٹ گیا ہی تو
جب یہہ حدیث حسن ٹھہرچکی تب فضائل اعمال تو کیا بلکہ سب احکام شرعی مین حجت
اور دلیل ہونے کے قابل ہوئی چنانچہ شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مشکات
شریف کی فارسی شرح کے مقدمے مین فرمایا ہی کہ حدیث ضعیف جب بہت طریقون
سے آنیکے سبب حسن کے رتبے کو پہنچتی ہی تو حجت اور دلیل ہونیکے قابل ہو جاتی
ہی اور یہہ بات جو لوگون مین مشہور رہوئی ہی کہ حدیث ضعیف فقط فضائل
اعمال مین معتبر ہی اور اُسکے سوا دوسرے احکامونمین معتبر نہین تو اسکے معنے یے ہین
کہ حدیث ضعیف آپہی اکیلی فضائل اعمال کے سوا دوسرے احکامون مین معتبر نہین
لیکن جب وہی حدیث بہت طریقون سے آئی ہووے تب ان سب طریقونکا مجموع
اسی حدیث ضعیف کو حدیث حسن کے رتبے کو پہنچا دیتا ہی اور اُسکو حسن کے حکم مین داخل
کرتا ہی یہانتک کہ اس حدیث کو ضعیف کا حکم بالکل نہین رہتا چنانچہ ائمہ کرام رحمہم
اللہ اس بابت کو صراحتہ لکھ گئے ہین یہان شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام

پورا ہوا اور اوسکی مثال یہہ ہے کہ شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ وغیرہ علمائے متاخرین
رحمہم اللہ نے فرمایا ہے کہ جس حدیث مین آیا ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے
والدین شریفین اپنی وفات کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جینے ہوکر ایمان
لائے سو حدیث اگرچہ خود اپنی ذات سے ضعیف ہے لیکن علمائے متاخرین رحمہم اللہ نے
جب دیکھا کہ وہ حدیث بہت طریقون سے وارد ہوئی ہے تب اسکو صحیح اور حسن کے حکم
مین گنا چنانچہ یہہ بات بھی شیخ عبدالحق دہلوی رحمہ اللہ نے فارسی شرح مشکات کے باب
زیارۃ القبور مین لکھی ہے تب جو بات اس کتاب قسم ۲ کے نیچے شیخ محمد طاہر پٹنی رحمہ اللہ
سے نقل کرکے لکھی ہے اسمین کوئی شک اور شبہہ باقی نہین رہا اور جو باتین قسم کے نیچے گذری
ہین کہ فضائل اعمال مین حدیث ضعیف پر بھی عمل کرنا درست ہے اور فضائل اعمال سے
خود عمل مراد ہین نہ انکی فضیلتین تو یہہ کہنا بر تقدیر تسلیم و تنزل ہے یعنے اگر ہم فرض کرین کہ یہہ
حدیث ضعیف ہے اور جدے جدے طریقون سے نہین آئی تو بھی فضائل اعمال مین حجت اور دلیل
پکڑنیکے لئے کافی ہے جناب مولف دامت برکاتہ کی یہہ مراد نہین کہ فی الحقیقت یہہ حدیث
ضعیف ہے اور کئی طریقون سے اگر حسن کے درجے کو نہین پہنچی ہے کیونکہ اگر یہی معنے مراد ہوتے
تو قسم ۳۴ کے نیچے کی عبارت نہ لکھتے بلکہ مولف دام برکاتہ کی رغبت تو ملا علی قاری کی رائے
کیطرف نظر آتی ہے کہ جب صدیق رضی اللہ عنہ تک اس حدیث کا مرفوع ہونا ثابت ہوا
تو اسکے مستحب ہونےمین کوئی شک باقی نہین رہا پھر باوجود اس ہدایت کے اگر کوئی گمراہ ہوکر
اسبات کے مشروع ہونیکا انکار اور اسکے بدعت ہونے پر اصرار کرے تو جدل مین جا پڑیگا
چنانچہ مشکات شریف کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی دوسری فصل مین آیا ہے کہ
وعن ابی امامۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت ہے ابی امامہ
رضی اللہ عنہ سے کہ انھون نے کہا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ما ضل قوم بعد ھدی
کانوا علیہ نہین گمراہ ہوئی اور رستا بھولی کوئی قوم ہدایت اور راہ پانے بعد کہ جسپر وہ تھی

اِلَّا اُوْتُوا الْجَدَلَ مگر اُس قوم کا انجام یہی ہے کہ اسکو دیا گیا اور اسکو حاصل ہوا جدل اور جدل کے معنے یہ ہیں کہ بڑا جھگڑا سرکشی لڑائی اور صرف نفسانیت محض اس ارادے سے کہ اپنے باطل مذہب کو لوگوں میں پھیلا وے اور حق بات کو برباد دیوے ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ اس پیچھے پڑھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ آیت کریمہ جو کافرون کے جدل اور نفسانیت کی بابت وارد ہی مَا ضَرَبُوْہُ لَکَ اِلَّا جَدَلًا بَلْ ھُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ اُسکے معنے نیچے آتے ہین رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ اوسکو روایت کیا ہے امام احمد حنبل اور ترمذی اور ابن ماجہ رحمہم اللہ نے اب معلوم ہووے کہ اس آیت کریمہ کے نازل ہونے کا سبب یہہ ہی کہ جب یہہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ حَصَبُ جَھَنَّمَ یعنے بیشک تم اور وہ چیز کہ جسکی تم پرستش کرتے ہو اللہ کو چھوڑکر دوزخ کی لکڑیاں ہو تب کفار خوش ہوئے اور بڑی دھوم مچاکر کہنے لگے کہ ہمارے بُت تو عیسیٰ علیہ السلام سے بہتر نہین ہین اور نصاریٰ تو عیسیٰ علیہ السلام کی پرستش کرتے ہین تب اس آیت کے مضمون کے موافق عیسیٰ علیہ السلام بھی دوزخ مین جائینگے تب اگر ہمارے بت بھی اُنکے ساتھہ دوزخ مین جاوین تو ہمکو کچھہ پروا نہین بلکہ ہم راضی ہین اسلئے خدائتعالیٰ فرماتا ہے کہ مَا ضَرَبُوْہُ لَکَ اِلَّا جَدَلًا بَلْ ھُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ یعنے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفارون نے جو یہہ بحث تم سے کئی ہے سو نہین کئی ہے مگر بطور جدل اور خصومت کے کیونکہ وے لوگ کج بحث ہین اسواسطے کہ اُن کو اچھی طرح معلوم ہے کہ عقل والون کیواسطے عرب کے محاورے مین لفظ مَن آتا ہے کہ جسکے معنے ہوتے ہین جو شخص یا جو لوگ اور یہان وَمَا تَعْبُدُوْنَ مین تو لفظ مَا آیا ہے سو یہہ بے عقلون کیلئے استعمال مین آتا ہے اور اُسکے معنے ایسے ہوتے ہین اور وہ چیز کہ جسکی تم پرستش کرتے ہو تب

اس آیت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تو دوزخ مین جانا بالکل نہین سمجھا جاتا علماء نے فرمایا تو عقل والون مین سے ہین عقل والے جیسے فرشتے آدمی اور جن اور بے عقل جیسے جھاڑ پانی پتھر قطعہ سب تقریر شیخ عبدالحق دہلوی رحمہ اللہ کی فارسی شرح مشکات مین حدیث مذکور کی شرح مین موجود ہی اللہ تعالیٰ اس فقیر کو اور سب مسلمانون کو ہدایت نصیب کرے اور جدل تعصب اور نفسانیت سے بچاوے آمین ثم آمین وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

خاتمہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُصَلِّيًا وَّمُسَلِّمًا رسالہ تائید الالہ کا تمام ہوا اور یہان ہم تائید الحق کی جلد اول بھی تمام کرتے ہین اور اُسکی تصحیح فہرست وغیرہ آخر دو ورق مین چھاپکر ناظرین کی خدمت فیضدرجت مین بھیجینگے باللہ التوفیق تاریخ بیسوین ذیقعدہ سنہ ۱۲۶۶ ہجریہ مقدسہ مطابق سنہ ۱۸۹۰ء در مطبع فضل الدین کھمکر مطبوع شد

باب دوم صلوٰۃ کے بیان مین

رسالہ نظام الاسلام کا منتخب اس زمانے کے بعضے لوگ فقہ کے مسئلون کو خلاف حدیث تصور کرکے عوام کو بہکاتے ہین اور فقہا کی بہ نسبت حقارت کے کلمات زبان پر لاتے ہین اور ائمہ کی تقلید سے بداعتقاد عمداً بناتے ہین خصوصاً امام ابو حنیفہ کی فقہ سے روگردان کراتے ہین اسلئے علمائے دینداروفقہا نیک کردار نے اس رسالہ مین کہ نماز رکن اعظم ہی دینکا اوسکے مسائل کو قرآن اور حدیث سے مدلل کیا اور حنفی مذہب کی حقیقت ظاہر کیا اور مقلدوں کے تئین اپنی سمجھ کے موافق قرآن وحدیث سے آپ مسئلہ نکالکر اسپر عمل نکرنے کی وجہونکو بیان کرکے بمہرودستخط اپنے درست کردیا کہ لوگ اُسکو پڑھکر دین کے امور مین مضبوط ہوجاوین اور اپنے مذہب پر قایم رہین پھر کسی کے بہکانیسے نہ بہکین

چھاپے خانے کا نام مطبع احمدی ۱۲۵۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الَا اُوۡتُوا

کیا جواب دیتے ہو تم اے علمائے دینداران سوالون کا اللہ تعالیٰ تم پر رحمت کرے

سوال ١ حنفی جو شروع نماز کی تکبیر مین کانون تک ہاتھ اٹھاتے ہین اسپر کیا دلیل ہے

جواب حدیث ہے پہلی جلد مشکوٰۃ شریف کے ٧٤٢ صفحے مین عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا اُذُنَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوْعَ اُذُنَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے مالک ابن حویرث رض سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تکبیر کہتے اٹھاتے اپنے دونون ہاتھونکو یہان تک کہ برابر کرتے اونکو اپنے دونون کانون کے۔ اور ایک روایت مین ہے یہان تک کہ مقابل کرتے دونون ہاتھون سے اپنے دونون کانونکی لہرونکو بخاری اور مسلم نے روایت کی وفی المشکوٰۃ وفتح القدیر وجامع الاصول عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّهٗ اَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى كَانَتَا بِحِيَالِ مَنْكِبَيْهِ وَحَاذٰى اِبْهَامَيْهِ اُذُنَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَرْفَعُ اِبْهَامَيْهِ اِلٰى شَحْمَتَيْ اُذُنَيْهِ اسی مشکوٰۃ کے ٢٥١ صفحے مین اور فتح القدیر اور جامع الاصول مین ہے وائل بن حجر سے مقرر دیکھا انھون نے نبی صلعم کو جب کھڑے ہوتے حضرت نماز کو اٹھاتے آپ اپنے ہاتھ یہانتک کہ ہوتے وے برابر اُن کے مونڈھونکے اور برابر کئے اپنے انگوٹھونکو اپنے کانونکے پھر تکبیر کہی۔ اور ایک روایت مین ہے کہ اٹھاتے تھے اپنے انگوٹھے اپنے کانونکی لوتک اور اسی مضمون کی حدیث ہدایہ اور کافی اور تبیین الحقایق اور لمعاۃ التنقیح اور بحر الرائق مین ہے لیکن مضمون مین کچھ اختلاف طوالت کے خوف سے ہرایک کتاب کی عبارت بالتفصیل نہین لکھی گئی

سوال ٢ حنفی جو ناف سے نیچے ہاتھ باندھتے ہین اسپر کیا دلیل ہے **جواب** تیسیر الوصول کے ٢١٦ صفحہ مین حدیث ہے عن ابی جحیفۃ رض اَنَّ عَلِيًّا رض قَالَ السُّنَّةُ وَضْعُ الْكَفِّ فِيْ

الصَّلوٰۃِ وَیَضَعُهُمَا تَحْتَ السُّرَّۃَ اخرجہ رزین روایت ہی ابی جحیفہ رض سے مقرر علی رض نے فرمایا
سنت ہی ہاتھ رکھنا نماز مین اور رکھنا اونکا نیچے ناف کے اور احمد اور ابوداؤد اور دارقطنی
اور بیہقی کی روایت مین ہی حضرت علیؓ سے کہ فرمایا اَلسُّنَّۃُ وَضْعُ الْکَفِّ عَلَی الْکَفِّ تَحْتَ
السُّرَّۃِ یعنے سنت ہی رکھنا ہاتھ کا دوسرے ہاتھ پر نیچے ناف کے۔ اور ہدایہ اور بحرالرائق
اور کفایہ اور عنایہ اور نہایہ اور کافی مین بھی اسی مضمونکی حدیث ہی صرف لفظ مین اختلاف
ہی اور معنی مین اتفاق اور بحرالرائق مین ہی مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ ثَلٰثٌ
مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ ذَکَرَ مِنْ جُمْلَتِهَا وَضْعُ الْیُمْنٰی عَلَی الشِّمَالِ تَحْتَ السُّرَّۃِ یعنے تین چیزین
پیغمبرونکی سنت سے اور بیان کیا انمین سے رکھنا داہنے ہاتھ کا بائین ہاتھ پر نیچے ناف کے

سوال ۳ حنفی جو پکار کے نماز مین بسم اللہ نہین پڑھتے بلکہ آہستہ اسکی کیا دلیل ہی

جواب مشکوٰۃ شریف کے ۷۰ صفحے مین حدیث ہی عَنْ اَنَسٍ رض اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ
وسلم وَاَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ رض کَانُوْا یَفْتَتِحُوْنَ الصَّلوٰۃَ بِالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَخْرَجَہٗ
مُسْلِمٌ انس رض نے کہا مقرر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر اور عمر رض شروع کرتے تھے نماز الحمد
للہ رب العالمین سے نکالا اسکو مسلم نے۔ اور تیسیرالوصول کے ۲۱۹ صفحے مین انس رض سے
روایت ہی عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ
وَعُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِنْهُمْ یَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ روایت
ہی انس رض سے کہا نماز پڑھی مین نے نبی صلعم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رض کے ساتھ سو نہین سنا
مین نے انمین سے کسی کو کہ پڑھتے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نکالا اسکو بخاری اور مسلم اور ترمذی اور
ابوداؤد اور مالک اور نسائی نے۔ اور کافی مین ہی قولہ علیہ السلام ثَلٰثٌ یُخْفِیْهِنَّ
الْاِمَامُ اَلتَّعَوُّذُ وَالتَّسْمِیَۃُ وَاٰمِیْنَ فرمایا علیہ السلام نے تین چیزین ہین کہ آہستہ کہتا ہی
انھین امام تعوذ اور تسمیہ اور امین و روی ابن مسعود رض مَا جَهَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالتَّسْمِیَۃِ فِی الصَّلوٰۃِ مَکْتُوْبَۃٍ اور روایت کیا ابن مسعود رض نے نہین پکار کر کہا

رسول اللہ صلعم نے بسم اللہ کو فرض کی نماز میں اور شرح مختصر الوقایہ میں ملا علی قاری سے ہے
وَفِي لَفْظِ مُسْلِمٍ فَكَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا يَذْكُرُوْنَ بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وفی روایۃ فلم اسمع احد منهم یجهر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ورواه النسائی
والدارقطنی واحمد وابن حبان فکانوا لا یجهرون بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وفی اثار الطحاوی
ومعجم الطبرانی وحلیۃ ابن نعیم ومختصر ابن حزیمہ فکانوا یسرون بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
او مسلم کی عبارت میں ہے شروع کرتے تھے - اصحاب نبی کے - نماز کو الحمد للہ رب العالمین کے ساتھ
نہ کہتے تھے بسم اللہ الرحمن الرحیم اور ایک روایت میں ہے نہیں سنا میں نے اُنمیں سے کسیکو کہ پکار
کر پڑھتے بسم اللہ الرحمن الرحیم اور روایت کیا اسکو نسائی اور دارقطنی اور احمد اور ابن حبان نے سو
تھے وے کہ پکار کر نہیں پڑھتے بسم اللہ الرحمن الرحیم اور آثار طحاوی اور معجم طبرانی اور حلیہ ابن نعیم
اور مختصر ابن حزیمہ میں ہے کہ آہستہ کہتے تھے اصحاب نبی بسم اللہ الرحمن الرحیم اور لمعات التنقیح اور
فتح القدیر میں ہے قَدْ رَوَى الطَّحَاوِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض لَمْ يَجْهَرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْبَسْمَلَةِ حَتّٰى مَاتَ روایت کی طحاوی نے ابن عباس رض سے پکار کر نہیں کہا نبی صلعم نے بسم
اللہ الرحمن الرحیم کو یہاں تک کہ وفات پائی **سوال** ہم حنفی جو نماز میں امام کے پیچھے سورۂ
فاتحہ نہیں پڑھتے اوسکی کیا دلیل ہے **جواب** تیسیر الوصول کے ۲۱۷ صفحے میں حدیث ہے
عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً يَقْرَءُ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ يُصَلِّ اِلَّا وَرَاءَ الْاِمَامِ اخرجہ مالک
والترمذی جابر سے روایت ہے جسنے نماز پڑھی ایک رکعت اور نہ پڑھی سورۂ فاتحہ تو نہ پڑھی اُسنے
نماز مگر امام کے پیچھے یعنے امام کے پیچھے یہہ حکم نہیں ہے - اور پہلی جلد مشکوۃ شریف کے ۲۷۰
صفحے میں ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ
لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا رواه ابوداؤد والنسائی وابن ماجہ روایت
ہے ابوہریرہ رض سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر ٹھہرایا گیا ہے امام اسلئے کہ
پیروی کی جاوے اسکی سو جب وہ تکبیر کہے تم تکبیر کہو اور جب وہ قرآن پڑھے تو تم چپ ہو رہو روایت

کیا اسکو ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ۔ اور جامع الاصول اور امام مالک کی موطا
اور امام محمد کی موطا مین بھی اس مضمون کی حدیثین ہین ۔ اور مسند امام ابوحنیفہ مین اور لمعات
التنقیح شرح مشکوٰۃ المصابیح اور شرح مختصر الوقایہ اور فتح القدیر مین ہے عَنْ جَابِرٍ رض اَنَّ
رَجُلًا قَرَءَ خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الظُّہْرِ وَالْعَصْرِ وَاَوْمَی اِلَیْہِ رَجُلٌ فَنَہَاہُ
فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اَتَنْہَانِیْ اَنْ اَقْرَءَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَذَاکَرَا ذٰلِکَ
حَتّٰی سَمِعَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ رسول اللہ علیہ واٰلہ وسلم مَنْ کَانَ لَہٗ اِمَامٌ
فَقِرَاءَۃُ الْاِمَامِ لَہٗ قِرَاءَۃٌ جابر سے روایت ہے کہ قرات کیا یعنے کوئی سورہ پڑھا ایک شخص نے
پیچھے نبی صلعم کے ظہر نماز یا عصر کی نماز مین اور اشارہ کیا اسکی طرف ایک آدمی نے سو منع کیا
اسکو پھر جب پڑھ چکا کہا اُسنے کیا منع کیا تو نے مجھکو رسول اللہ صلعم کے پیچھے قرآن پڑھنے سے
سو بحث ہوئی اور وہ ساعت مین پہنچی حضرت صلعم کی سو فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس کیکا امام
ہو تو قرأت اسکے امام کی اُسکے لئے قرأت ہے یعنے قرات امام کی مقتدی کے واسطے کافی ہے
اور شیخ عبد الحق دہلوی رح نے مشکوٰۃ کے ترجمے مین لکھا ہے کہ یہہ حدیث صحیح ہے اور بخاری او
مسلم کے سوا سب نے اسکو روایت کیا ہے اور شرح مختصر الوقایہ مین اور جامع الاصول اور
فتح القدیر مین ہے عن ابن عمر رض اَنَّہٗ کَانَ اِذَا سُئِلَ ہَلْ یَقْرَءُ اَحَدٌ مَعَ الْاِمَامِ قَالَ یُحْسِبُہٗ قِرَاءَۃُ
الْاِمَامِ وَاِذَا صَلّٰی وَحْدَہٗ فَلْیَقْرَءْ ابن عمر رض سے روایت ہے جب سوال کیا اُنسے کیا قرآن
پڑھے کوئی امام کے ساتھ فرمایا جب پڑھے کوئی تم مین سے نماز امام کے ساتھ تو کفایت کرتا
ہے اسکو امام کا قرآن پڑھنا اور جب اکیلا نماز پڑھے تو چاہئے کہ قرآن پڑھے ۔ اور فتح القدیر
اور لمعات التنقیح مین ہے رَوٰی مُحَمَّدٌ فِی مُوَطَّاءِ سُئِلَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رض عَنِ الْقِرَءَۃِ
خَلْفَ الْاِمَامِ قَالَ اَنْصِتْ وَیَکْفِیْکَ الْاِمَامُ روایت کیا امام محمد نے اپنی موطا مین سوال کیا
عبد اللہ ابن مسعود کو قرآن پڑھنے کے مقدمے مین امام کے پیچھے فرمایا چپ ہو رہ اور
بس ہے تجھکو امام کا قرآن پڑھنا اور کفایہ اور کافی اور عنایہ اور نہایہ مین ہے

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَءَ خَلْفَ الْاِمَامِ یَمْلَاءُ فِیْ فِیْہِ جَمْرَۃً وفی الکفایۃ والکافی قَالَ عَلِیٌّ رض مَنْ قَرَءَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَقَدْ اَخْطَأَ الْفِطْرَۃَ فرمایا نبی صلعم نے جو قرآن پڑھے پیچھے امام کے بھرتا ہے وہ منہ مین اپنے چنگاری آگ کی۔ اور کفایہ اور کافی مین ہے فرمایا علی رض نے جسنے قرآن پڑھا پیچھے امام کے مقرر اسنے چھوڑ دی قدیم چال وعن سعید بن ابی وقاص و زید بن ثابت مَنْ قَرَءَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَلَا صَلٰوۃَ لَہٗ سعید ابن ابی وقاص اور زید ابن ثابت رض سے روایت ہے کہ جسنے قرآن پڑھا پیچھے امام کے اسکی نماز درست نہین اور کفایہ اور کافی اور شرح مختصر الوقایہ اور غنایہ مین ہے وَمَنْعُ الْمُقْتَدِیْ عَنِ الْقِرَاءَۃِ مَاثُوْرٌ مِنْ ثَمَانِیْنَ نَفَرًا مِنْ کِبَارِ الصَّحَابَۃِ ممنوع ہونا مقتدی کا قرآن پڑھنے سے روایت ہے اسکی اسی آدمیون بڑے اصحابو نمین سے۔ اور فتح القدیر اور لمعاۃ التنقیح اور شرح مختصر الوقایہ مین ہے عن عبد اللہ بن عمر و زید بن ثابت وجابر بن عبد اللہ قَالُوْا لَا تَقْرَءُ خَلْفَ الْاِمَامِ فِیْ شَیْءٍ مِنَ الصَّلٰوۃِ عن جابر قَالَ لَا تَقْرَءُ خَلْفَ الْاِمَامِ اِنْ جَہَرَ وَلَا اِنْ خَافَتَ وعن ابن مسعود رض نحوہ عبد اللہ ابن عمر اور زید ابن ثابت اور جابر بن عبد اللہ رض نے فرمایا ہے کہ قرآن مت پڑھ پیچھے امام کے کسی نماز مین۔ اور جابر نے کہا ہے نہ پڑھ تو قرآن پیچھے امام کے پکار کر پڑھے امام یا چپکے۔ اور عبد اللہ ابن مسعود رض سے بھی اسیطرح روایت کی ہے **سوال ۵** حنفی جو نماز مین آمین پکار کے نہین پڑھتے اسکی کیا دلیل ہے **جواب** دارقطنی نے اپنی سنن مین اور حاکم نے مستدرک مین جو حدیث کی معتبر اور مشہور کتابین ہین لکھا ہے عَنْ وَائِلٍ رض اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَمَّا بَلَغَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ قَالَ اٰمِیْنَ وَاَخْفٰی بِہَا صَوْتَہٗ رواہ احمد وابو داؤد روایت ہے وائل رض سے مقرر نبی صلعم جب پہنچے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین تک کہا آمین اور پوشیدہ کی اپنی آواز۔ اور مختصر الوقایہ مین مصنف سے عبد الرزاق محدث کی اور بحر الرائق مین ابن ابی شیبہ سے ابراہیم نخعی کی روایت کو لکھا ہے

قال

قَالَ اَرْبَعٌ يُخْفِيهِنَّ الْاِمَامُ التَّعَوُّذُ وَبِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَاٰمِيْنَ کہا چار چیزیں ہیں کہ پوشیدہ کہے انھیں امام اعوذ باللہ اور بسم اللہ اور اللہم ربنا لک الحمد اور آمین۔ اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح نے مشکوٰۃ شریف کی شرح عربی اور شرح سفر السعادت میں لکھا ہے من عمر بن الخطاب رض اَنَّہٗ قَالَ یُخْفِی الْاِمَامُ اَرْبَعَۃَ اَشْیَاءَ اَلتَّعَوُّذُ وَالْبَسْمَلَۃَ وَاٰمِیْنَ وَسُبْحَانَکَ اللّٰہُمَّ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض مِثْلُہٗ روایت ہے عمر ابن الخطاب رض سے مقرر فرمایا انھوں نے کہ پوشیدہ پڑھیگا امام چار چیزیں اعوذ باللہ اور بسم اللہ اور آمین اور سبحانک اللہم اور عبداللہ ابن مسعود رض سے بھی اسی طرح کی روایت ہے و فی الہدایۃ لقول ابن مسعود رض اَرْبَعٌ یُخْفِیْہِنَّ الْاِمَامُ وَذَکَرَ مِنْہَا التَّعَوُّذُ وَالتَّسْمِیَۃَ وَالتَّامِیْنَ ہدایہ میں لکھا ہے عبداللہ ابن مسعود رض کی روایت سے چار چیزیں ہیں کہ پوشیدہ کہے انکو امام اور بیان کیا انمیں سے اعوذ باللہ اور بسم اللہ اور آمین۔ اور تخریج احادیث الہدایہ اور فتح القدیر میں ہے کہ احمد اور ابوداؤد اور طیالسی اور ابو یعلی اور طبرانی اور دارقطنی اور حاکم نے روایت کیا وائل سے اور اُسنے اپنے باپ سے اَنَّہٗ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا بَلَغَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ اٰمِیْنَ وَاَخْفٰی بِہَا صَوْتَہٗ مقرر حضرت پیغمبر خدا صلعم جب پہنچتے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین تک فرماتے آمین اور پوشیدہ کرتے اُسکے ساتھ اپنی آواز کو سوال ۲

حنفی جو سوائے شروع کی تکبیر کے وقت پھر ہاتھ نہیں اٹھاتے اسکی کیا دلیل ہے جواب تیسیر الوصول کے ۲۱۵ صفحے اور جامع الاصول میں ہے عَنْ بَرَاءٍ رض قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ یَدَیْہِ اِلٰی قَرِیْبٍ مِنْ اُذُنَیْہِ ثُمَّ لَا یَعُوْدُ اخرجہ ابوداؤد روایت ہے براء رض سے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلعم کو جب شروع کرتے نماز بلند کرتے ہاتھوں کو اپنے کانوں کے نزدیک تک پھر نہ ہلاتے نکالا ابوداؤد نے۔ اور تیسیر الوصول کے اسی ۲۱۵ صفحے میں ہے عن علقمہ رض

قَالَ قَالَ لَنَا ابن مَسْعُودٍ رض يَوْمًا اَلَا اُصَلِّي بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَصَلّٰى وَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً مَعَ تَكْبِيْرَةِ الْاِفْتِتَاحِ اخرجہ اَصْحَابُ السُّنَنِ
روایت ہی علقمہ سے کہا فرمایا مجھ کو عبد اللہ ابن مسعود نے ایکدن بتا تا ہون تمکو نماز
رسول اللہ صلعم کی پھر نماز پڑھی اور نہ اٹھائیے اپنے ہاتھ مگر ایکدفع شروع کی تکبیر کے
ساتھہ نکالا اوسکو ترمذی نسائی اور ابوداؤد نے وفی تبئین الحقائق قال ابن
مسعود رض صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمْ يَرْفَعُوْا اَيْدِيَهُمْ
اِلَّا عِنْدَ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ کہا ابن مسعود رض نے نماز پڑھی مین نے نبی صلعم کے ساتھہ اور
ابوبکر اور عمر رض کے سو نہ اٹھائے انھون نے اپنے ہاتھ مگر نماز کے شروع مین وفی الکفایۃ
والکافی والعنایۃ والنہایۃ قال ابن عباس رض اَنَّ الْعَشَرَةَ الْمُبَشَّرَةَ بِالْجَنَّةِ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُمْ مَا كَانُوْا يَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهُمْ اِلَّا فِي اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ اور کہا ابن عباس رض نے
عشرہ مبشرہ یعنے دس اصحاب بہشتی نہ اٹھاتے تھے اپنے ہاتھ مگر نماز کے شروع مین وفی
مختصر الوقایۃ عن البراء بن عازب رض قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَبَّرَ لِاِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ
رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَكُوْنَ اِبْهَامَاهُ قَرِيْبًا مِنْ شَحْمَتَيْ اُذُنَيْهِ ثُمَّ لَا يَعُوْدُ روایت ہی براء بن عازب
سے کہا تھے نبی صلعم جب تکبیر کہتے شروع نماز مین اٹھاتے اپنے ہاتھہ یہان تک کہ پہنچتے دونو
انگوٹھے انکے دونون کانون کی لہر تک پھر نہ دہراتے۔ اور جامع الاصول اور بحر الرائق
اور تبئین الحقائق مین ہی وقال جابر رض رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ لَا يَرْفَعُهُمَا حَتّٰى انْصَرَفَ اخرجہ ابوداؤد رض
اور کہا جابر رض نے دیکھا مین نے رسول اللہ صلعم کو کہ باندھہ لئے حضرت نے اپنے ہاتھونکو
شروع نماز کے وقت پھر نہ اٹھائے انکو جبتک کہ پڑھ چکے نماز نکالا اسکو ابوداؤد نے
وروی الطحاوی والطبرانی باسنادہ الی ابن عمر وابن عباس رض ان النبی صلعم
قَالَ لَا يَرْفَعُ الْاَيْدِيْ اِلَّا فِيْ سَبْعِ مَوَاطِنَ فِيْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَفِيْ تَكْبِيْرِ الْقُنُوْتِ فِي الْوِتْرِ وَفِي

العیدین الحدیث روایت کیا ہے طحاوی نے اور طبرانی نے جو دونوں کتابیں معتبر حدیث کی ہیں اپنی سند سے کہ ابن عمر اور ابن عباس کی طرف ملتی ہے کہ مقرر نبی صلعم نے فرمایا کہ نہ اٹھائے جاویں ہاتھ مگر سات جگہوں میں نماز کے شروع میں اور قنوت کی تکبیر جو وتر میں ہے اور عیدین کی نماز میں آخر حدیث تک اور مسند امام ابوحنیفہؒ میں ابراہیم نخعی سے بھی بعینہ یہہ حدیث مروی ہے اور کفایہ اور نہایہ اور کافی جو فقہ کی معتبر اور مشہور کتابیں ہیں انمیں لکھا ہے من قول ابن مسعودؓ رفع النبیّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فرفعناہ وترک فترکناہ فرمایا ابن مسعودؓ نے اٹھائے نبی صلعم نے ہاتھ تو اٹھائے ہم نے اُسے اور چھوڑ دیا حضرتؐ نے تو چھوڑ دیا ہم نے اُسے اور نہایہ اور عنایہ میں جو ہدایہ کی شرح ہے لکھا ہے ان عبد اللّٰہ ابن الزبیرؓ رأی رجلاً یصلی فی المسجد الحرام ویرفع یدیہ عند الرکوع وعند رفع الراس منہ فلما فرغ من الصلوٰۃ قال لہ لا تفعل فان ھذا شیٔ فعلہ رسول اللّٰہ صلعم ثم ترکہ عبد اللہ ابن زبیرؓ نے دیکھا ایک شخص کو نماز پڑھتے مسجد الحرام میں اور وہ اُٹھاتا تھا اپنے ہاتھ رکوع کے اور رکوع سے سر اٹھانے کیوقت پھر جب پڑھ چکا نماز کہا اسکو مقرر یہہ ایک چیز ہے کہ کیا تھا اسکو رسول اللہ صلعم نے پھر چھوڑ دیا اُسکو اور تبیین الحقائق اور بحر الرائق اور شرح مختصر الوقایہ میں ہے وان جابر ابن سمرۃ قال خرج علینا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال مالی اراکم رافعی ایدیکم کانہا اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوٰۃ شمس ای صعب جابر ابن سمرہؓ نے کہا آئے ہمارے سامنے رسول اللہ صلعم پھر فرمایا کیا سبب ہے کہ دیکھتا ہوں میں تم کو اٹھانیوالے ہاتھوں کو اپنے گویا دُم گھوڑوں کی کہ سخت ہے قرار پکڑو نماز میں یعنے حرکت نکرو نماز میں اور نہایہ میں ہے وحین رأی النبیّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اقواما یرفعون ایدیہم فی الصلوٰۃ عند الرکوع وعند رفع الراس من الرکوع فقال مالی اراکم رافعی ایدیکم کانہا

اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ اُسْكُنُوْا فِي الصَّلٰوةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ كُفُّوْا فِي الصَّلٰوةِ اور جب دیکھا
نبی صلعم نے لوگون کو کہ اُٹھاتے تھے اپنے ہاتھون کو نماز مین رکوع کے وقت اور رکوع
سے سر اُٹھانیکے وقت تو فرمایا کیا وجہ ہے کہ دیکھتا ہون مین تمکو اٹھانیوالے ہاتھونکو اپنے
گویا کہ دم گھوڑونکی جو سخت ہی قرار پکڑو نماز مین اور دوسری روایت مین ٹھہرے ہو
نماز مین یعنے ہاتھونکو حرکت نہ دو **سوال ۷** حنفی جو صبح کی نماز مین دعائے قنوت نہین
پڑھتے اُسکی کیا دلیل ہے **جواب** حدیث ہے ہندی ترجمے کی پہلی جلد مشکوٰۃ شریف
کے ۳۰۴ صفحے مین عن انس رضؓ اَنَّ النَّبِيَّ صلعم قَنَتَ شَهْرًا ثُمَّ تَرَكَهٗ رواہ ابوداؤد
والنسائی روایت ہے انسؓ سے مقرر نبی صلعم نے قنوت پڑھی مہینے بھر پھر چھوڑ دیا اسکو
نکالا اسکو ابوداؤد اور نسائی نے اور اسی کے ۴۰۴ صفحے مین ہے عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ
الْاَشْجَعِيِّ رضؓ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ يَا اَبَتِ اِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللهِ صلعم وَ
اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ هٰهُنَا بِالْكُوْفَةِ نَحْوًا مِنْ خَمْسِ سِنِيْنَ اَكَانُوْا يَقْنُتُوْنَ
قَالَ اَيْ بُنَيَّ مُحْدَثٌ اخرجہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ روایت ہے ابی
مالک اشجعی رضؓ سے کہا پوچھا مین نے اپنے باپ سے البتہ نماز پڑھی تم نے پیچھے رسول صلعم
اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی رضؓ کے یہان کوفے مین قریب پانچ برس کے کیا
قنوت پڑھتے تھے وے کہا اُسنے ای میرے لڑکے یہہ بدعت ہے نکالا اِسکو ترمذی
اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور تیسیر الوصول کے ۲۲۲ صفحے مین ہے قَنَتَ رَسُوْلُ
اللهِ صلى الله عليه وسلم شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وفی روایۃ ابی
داؤد والنسائی قَنَتَ شَهْرًا ثُمَّ تَرَكَهٗ قنوت پڑھی رسول اللہ صلعم نے مہینے بھر بعد
رکوع کے صبح کی نماز مین اور روایت مین ابوداؤد اور نسائی کی ہے کہ قنوت پڑھی
حضرت نے ایک مہینے بھر پھر چھوڑ دیا اسکو **سوال ۸** حنفی جو نماز مین دہنا پاؤن
ٹھا کہ بائیان پاؤن بچھا کر بیٹھتے ہین اسکی کیا دلیل ہے **جواب** حدیث ہے مشکوٰۃ

شریف کے ۲۴۵ صفحے مین عن عائشۃ رض قالت کان رسول اللہ صلعم یفرش رجلہ
الیسریٰ وینصب رجلہ الیمنیٰ رواہ مسلم روایت ہے عائشہ رض سے کہا بچھاتے
تھے رسول اللہ صلعم بائیان پانؤن اپنا اور کھڑا رکھتے تھے دہنا پانؤن اپنا نکالا اسکو
مسلم نے اور تیسیر الوصول کے ۲۲۳ صفحے مین ہے عن علی ابن عبد الرحمن قال
صلیت الی جنب ابن عمر رض فقلبت الحصی فقال لی لا تقلب الحصی وافعل
کما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یفعل قلت وکیف رایت رسول
اللہ صلعم یفعل قال ھکذا ونصب الیمنیٰ واضجع الیسریٰ الحدیث روایت ہے
علی ابن عبد الرحمن رض سے کہا نماز پڑھی مین نے ابن عمر رض کے پہلو کی طرف سو سرکائین
مین نے کنکریان کہا مجھکو ابن عمر رض نے نہ سرکا کنکریان اور کر جیسا دیکھا مین نے
رسول اللہ صلعم کو کرتے پوچھا مین نے کسطرح دیکھا تمنے رسول اللہ صلعم کو کرتے کہا اسطرح
اور کھڑا کیا دہنے پانؤن کو اور بچھایا بائین کو آخر حدیث تک اور اسی صفحے مین ہے
وعن وائل ابن حجر رض قال افترش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلہ
الیسریٰ ودفع یدہ علی فخذہ الیسریٰ ونصب الیمنیٰ روایت ہے وائل ابن
حجر سے کہا بچھایا رسول اللہ صلعم نے اپنا بائیان پانؤن اور اٹھایا اپنا ہاتھ اپنی بائین
ران پر اور کھڑا کیا دہنا پانؤن اور اسی کتاب کے ۲۲۴ صفحے مین ہے عن عبد اللہ
بن عبد اللہ بن عمر رض قال انی ابن عمر انما سنۃ الصلوٰۃ ان تنصب رجلک
الیمنیٰ وتثنی الیسریٰ اخرجہ البخاری ومالک والنسائی روایت ہے عبد اللہ
عمر رض کے پوتے سے کہا ابن عمر نے سنت نماز مین یہی ہے کہ کھڑا رکھے تو اپنا دہنا پانؤن
اور بچھاوے بائیان نکالا اسکو بخاری اور مالک اور نسائی نے وفی روایۃ النسائی
ان تنصب القدم الیمنیٰ واستقبالہ باصابعھا القبلۃ والجلوس علی الیسریٰ
اور ایک روایت مین نسائی کی سنت ہے کھڑا کرنا دہنے قدم کو اور برابر قبلہ رکھنی

اسکے انگلیونکو اور بیٹھنا بائین قدم پر **سوال ۹** حنفی نماز مین جو سجدہ کرنے کے وقت پہلے گھٹنونکو زمین پر ٹیکتے ہین بعد اسکے ہاتھون کو اور سجدہ سے اُٹھنے کیوقت پہلے ہاتھونکو زمین سے اُٹھاتے ہین بعد اسکے گھٹنونکو اسکی کیا دلیل ہے **جواب** حدیث ہے تیسیر الوصول کے ۲۲۱ صفحے مین عن وائل بن حجر رض قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صلعم اِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُکْبَتَیْہِ قَبْلَ یَدَیْہِ وَاِذَا نَھَضَ رَفَعَ یَدَیْہِ قَبْلَ رُکْبَتَیْہِ اخرجہ اصحاب السنن وفی اخریٰ لابی داؤد وَاِذَا نَھَضَ نَھَضَ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ وَاعْتَمَدَ عَلٰی فَخِذَیْہِ روایت ہے وائلؓ سے کہا تھے نبی صلعم جب سجدہ کرتے رکھتے اپنے گھٹنونکو پہلے اپنے ہاتھونکے اور جب کھڑے ہوتے اُٹھاتے اپنے ہاتھ پہلے اپنے گھٹنونکے نکالا اسکو اصحاب سنن یعنے ترمذی نسائی ابوداؤد نے اور دوسری روایت مین ابوداؤد کی اور جب اُٹھتے حضرت اُٹھتے اپنے گھٹنون پر اور زور دیتے اپنے ہاتھون کا اپنی رانون پر آور اسی صفحے مین ہے عن ابن عمر رض نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ یَّعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلٰی یَدَیْہِ اِذَا نَھَضَ مِنَ الصَّلٰوۃِ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بوجھ دے آدمی اپنے ہاتھونپر کھڑے ہونے کے وقت نماز مین آور مشکوٰۃ کی شرح فارسی مین شیخ عبدالحق دہلوی نے جو لکھا ہے اُسکا ترجمہ یہہ ہے ابن خزیمہ کی صحیح مین ہے کہ جب حضرت سجدہ مین جاتے تھے گھٹنونسے شروع کرتے اور ابن ابی وقاص اور ابوسعید خدری کی حدیث مین آیا ہے کہ ہم رکھتے تھے ہاتھونکو پہلے گھٹنونکے پھر حکم ہوا کہ رکھین گھٹنونکو پہلے ہاتھونکے **سوال ۱۰** حنفی نماز مین جو پہلی رکعت اور تیسری رکعت کے سجدے کے بعد بغیر بیٹھنے اور بدون ٹیک لگائے ہاتھونسے زمین پر اُٹھتے ہین اسکی کیا دلیل ہے **جواب** حدیث ہے تیسیر الوصول اور لمعات التنقیح مین عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَنْھَضُ فِی الصَّلٰوۃِ عَلٰی صُدُوْرِ قَدَمَیْہِ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھتے تھے نماز مین پیرونکے سرونپر یعنے انگلیونکی جڑ پر یعنے بغیر بیٹھے اور بدون ٹیک لگائے ہاتھونسے زمین پر آور کافی مین ہے اَنَّ النَّبِیَّ علیہ السّلام

كَانَ اِذَا رَفَعَ رَأسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَالثَّالِثَةِ نَهَضَ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ جب سر اٹھاتے حضرت اپنا سجدے سے پہلے اور تیسری رکعت مین اٹھنے پیرونکی انگلیون کی جڑ پر اور فتح القدیر اور شرح مختصر الوقایہ اور لمعات التنقیح مین ہے اَخْرَجَ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض اَنَّهٗ كَانَ يَنْهَضُ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ وَلَمْ يَجْلِسْ وَاَخْرَجَ نَحْوَهٗ عَنْ عَلِيٍّ رض وَكَذَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَبْنِ زُبَيْرٍ وَعَنْ عُمَرَ رض وَاَخْرَجَ عَنِ الشَّعْبِيِّ كَانَ عُمَرُ وَعَلِيٌّ وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم يَنْهَضُوْنَ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى صُدُوْرِ اَقْدَامِهِمْ وَاَخْرَجَ النُّعْمَانُ بْنُ اَبِيْ عَيَّاشٍ اَدْرَكْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَأسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَالثَّالِثَةِ نَهَضَ كَمَا هُوَ وَلَمْ يَجْلِسْ نکالا ابن ابی شیبہ نے ابن مسعود رضی سے مقرر وے اُٹھتے تھے نماز مین اپنے پیرونکی انگلیون کی جڑ پر اور نہ بیٹھتے تھے اور نکالا ایسا ہی علیؓ سے اور ایسا ہی ابن عمر اور ابن زبیر اور عمر رض سے اور نکالا نعمان ابن عباس نے پایا مین نے بہت سے اصحابونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے موجب اٹھاتے اپنا سر دوسرے سجدے سے پہلے رکعت اور تیسری رکعت مین اُٹھتے جس حال مین تھے اور نہ بیٹھتے

سوال ۱۱ حنفی جو رمضان مبارک مین تراویح کی نماز مین بیس رکعت نماز پڑھتے ہین اسکی کیا دلیل ہے **جواب** ماثبت بالسنۃ مین لکھا ہے بیہقی نے روایت کی سند صحیح سے اَنَّهُمْ يَقُوْمُوْنَ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ رض بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَفِيْ عَهْدِ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ مِثْلَهٗ یعنے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کرتے تھے یعنے پڑھتے تھے حضرت عمرؓ کی خلافت مین بیس۲۰ رکعت اور حضرت عثمان اور حضرت علی رض کے وقت مین بھی اسی طرح اور علماء حرمین یعنے مکے اور مدینے کے عالمونکا بھی ہمیشہ سے اسی طور پر عمل چلا آتا ہے اور شیخ عبدالحق دہلوی نے شرح فارسی مین مشکوٰۃ شریف کی جو لکھا ہے اُسکا ترجمہ یہہ ہے اور ابن ابی شیبہ نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت پیغمبر خدا صلعم نے جو نماز پڑھی بیس۲۰ رکعت تھی

اور بعد حضرت کے عمر رضہ کی خلافت تک اسی طور پر حال گذرا کہ ہر کوئی گھر مین اپنے پڑھتا یا
مسجد مین اور جب کچھ زمانہ حضرت عمر رضہ کی خلافت کا گذرا تب اُنھون نے لوگون کو جمع کروایا
یعنے اُسی بیس ۲۰ رکعت کو جماعت سے پڑھنے کو حکم فرمایا اور نہایۃ المراد مین جامع الجوامع سے
منقول ہے اَلتَّرَاوِیحُ سُنَّۃٌ مُوَکَّدَۃٌ وَمَنْ لَمْ یَرَھَا سُنَّۃً مُوَکَّدَۃً فَھُوَ رَافِضِیٌّ بِقَاتِلٍ لِکَنْ
لَا یَرَی الْجَمَاعَۃَ قَالَ اَھْلُ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ اَنَّھَا سُنَّۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم صَلّٰھَا
لَیْلَتَیْنِ وَقَالَ صَلّٰھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً بِعَشْرِ تَسْلِیْمَاتٍ ثُمَّ تَرَکَ مَخَافَۃَ
اَنْ تَجِبَ وَکَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم وَاَصْحَابِہٖ حِرْصٌ فِیْ قِیَامِ اللَّیْلِ کَانَ الرَّجُلُ مِنْھُمْ
یُصَلِّیْ مِائَۃَ رَکْعَۃٍ وَاَکْثَرَ وَکَذَا فِیْ زَمَنِ اَبِیْ بَکْرٍ رض فَلَمَّا ظَھَرَ الْکَسَلُ فِیْ زَمَنِ عُمَرَ رض
خَافَ اَنْ یَنْدَرِسَ فَالصَّحَابَۃُ اِتَّفَقُوْا مَعَہٗ عَلٰی اَنْ یُصَلُّوْا بِالْجَمَاعَۃِ وَزَیَّنُوا الْمَسَاجِدَ
بِالْقَنَادِیْلِ وَلَمْ یَکُنْ عَلِیٌّ رض حَاضِرًا فَلَمَّا رَاَی الْجَمَاعَۃَ وَالْقَنَادِیْلَ قَالَ اَقَامَ اللّٰہُ
اُمُوْرَ عُمَرَ کَمَا اَقَامَ سُنَّۃَ نَبِیِّنَا فَثَبَتَ وَصَحَّ اَنَّ النَّبِیَّ صلعم صَلّٰھَا عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً وَفِی
الْحُجَّۃِ سُنَّۃٌ مُوَکَّدَۃٌ بِاِجْمَاعِ الصَّحَابَۃِ تَارِکُھَا مُبْتَدِعٌ غَیْرُ مَقْبُوْلِ الشَّھَادَۃِ وَھِیَ
سُنَّۃٌ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ یعنے نہایۃ المراد مین جامع الجوامع سے جو حدیث کی معتبر کتاب ہے منقول
ہے کہ نماز تراویح سنت موکدہ ہے اور جو کوئی اسکو سنت موکدہ اعتقاد نکرے تو وہ
رافضی ہے مقاتلہ کیا جاویگا اوسکے ساتھ جیسا جماعت کو سنت موکدہ نجاننے والیکے ساتھ
اور اہل سنت وجماعت نے کہا ہے کہ یہہ تراویح سنت رسول اللہ صلعم کی ہے پڑھا تھا حضرت نے
اسکو دو رات اور بیشک حضرت نے تراویح پڑھی بیس رکعت دس تسلیمات سے پھر چھوڑ دیا
اسکو خوف سے واجب ہوجانیکے یعنے اگر واجب ہوجائیگی تو مشکل پڑجائیگی اور تھا رسول اللہ صلعم
اور اونکے اصحاب کو بڑا شوق نماز پڑھنے مین رمضان کی را[ت] تو انکو کوئی اونمین سے سو رکعت
پڑھتا اور کوئی زیادہ اور اسیطرح زمانے مین ابوبکر رض کے پڑھتے تھے پھر جب سستی ظاہر ہوئی
عمر رض کے زمانہ مین ڈرے اس سنت کے چھوٹنے سے سب اصحابون نے عمر رضہ کے ساتھ اتفاق کیا

اسبات پر کہ تراویح کی نماز کو جماعت سے پڑھین اور مسجد کو قندیلون سے آراستہ کرین
اور اسوقت حضرت علی رض حاضر تھے پھر جب انھون نے جماعت اور قندیلین دیکھین فرمایا
اللہ تعالی قایم رکھے عمر کے کامونکو جیسا انھون نے قایم کیا ہمارے نبی کی سنت کو پس ثابت
اور صحیح ہوا کہ حضرت نے تراویح کی نماز بیس رکعت پڑھی اور حجت جو کتاب معتبر ہے اسمین
لکھا ہے کہ تراویح سنت موکدہ ہے صحابہ رض کے اجماع سے اور ترک کرنیوالا اسکا بدعتی گواہی
اسکی قبول نہوگی اور وہ سنت ہے مردون اور عورتون کے حق مین اور جب خلفاء راشدین
نے اس نماز تراویح مین اہتمام اور التزام کیا تو ہر شخص کے حق مین وہ سنت موکدہ ہوگئی
اسواسطے کہ جیسی سنت پیغمبر صلعم کی امت پر سنت ہے ویسی ہی سنت خلفاء راشدین کی ہرکسی
کے حق مین سنت ہے جیسا کہ مشکوۃ کے باب الاعتصام مین لکھا ہے عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ
الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ لازم پکڑو اپنے
اوپر سنت ہماری اور سنت ہمارے سب خلیفون کی کہ رشد اور ہدایت پائے ہوئے ہین اور
چنگل مارو ان سب سنتون پر اور سخت پکڑو ان سبکو دانتونسے اپنے **سوال ۱۲** حنفی جو وتر کی
نماز مین تین رکعت پڑھتے ہین اسکی کیا دلیل ہے **جواب** حدیث ہے تیسیر الوصول کی فصل
صلوۃ الوتر مین وعن عبد العزیز بن جریج قال سألنا عائشۃ رضی اللہ عنہا بِاَیِّ سُوَرٍ
كَانَ يُوْتِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ كَانَ يَقْرَءُ فِي الْاُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ
الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بقل یا ایہا الکافرون وَفِي الثَّالِثَةِ قل ھو اللہ احد والمعوذتین
اخرجہ اصحاب السنن عبد العزیز بن جریج نے کہا کہ سوال کیا ہم نے حضرت عائشہ رض سے
کہ کن سورتون سے وتر پڑھتے تھے پیغمبر خدا صلعم تب عائشہ رض نے فرمایا کہ حضرت پڑھتے تھے
وتر کی پہلی رکعت مین سبح اسم ربک الاعلی اور دوسری مین قل یا ایہا الکافرون اور تیسری
مین قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس نکالا اس حدیث کو ترمذی
اور نسائی اور ابوداؤد نے اور اسی تیسیر الوصول مین ہے وعن عائشۃ رض کان رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یسلم فی رکعتی الوتر اخرجہ النسآئی حضرت عائشہؓ سے
روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلعم سلام نہین پھیرتے تھے وتر کی دو رکعت مین یعنے وتر کی نماز مین
دو رکعت کے بعد سلام نہین پھیرتے بلکہ تینون رکعتون کو ایک ساتھہ پڑھتے تھے اور ہدایہ
اور تبیین الحقائق اور سفر السعادت مین ہی و عن عائشۃ رض ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم کان یوتر بثلاث وحکی الحسن رہ اجماع السلف علی الثلث روایت کی
ہی عائشہ رضؓ نے کہ پیغمبر علیہ السلام وتر پڑھتے تھے تین رکعت اور حسن بصری سے حکایت ہی
کہ اگلے لوگون کا اجماع ہی وتر کی تین رکعت ہونے پر اور تبیین الحقائق مین ہی اَنَّہٗ
صلی اللہ علیہ وسلم کان یُوتِرُ بِثَلٰثِ رَکَعَاتٍ یَقْرَءُ فِی الْاُوْلٰی بسبح اسم ربک الاعلی
وَفِی الثَّانِیَۃِ بقل یا ایہا الکافرون وَفِی الثَّالِثَۃِ بقل ھو اللہ احد وَیَقْنُتُ
قَبْلَ الرُّکُوْعِ پیغمبر علیہ السلام وتر پڑھتے تھے تین رکعت پہلی رکعت مین سورہ سبح اسم ربک
الاعلی اور دوسری مین قل یا ایہا الکافرون اور تیسری مین قل ہو اللہ احد اور رکوع کے پہلے
دعائے قنوت پڑھتے اور اسیطرح بحر الرائق مین بھی لکھا ہی سوال ۱۳ حنفی علمائکے نزدیک
وے سب حدیثین جو اوپر کے جوابون مین لکھی گئی ہین نماز کے افعال کی دوسری حدیثونکی بہ نسبت
جو دوسرے مجتہدونکے مذہب کے موافق حدیث کے راویون اور انکی تحقیقات کی رُو سے
صحیح اور غیر منسوخ ہین یا نہین جواب یہہ سب حدیثین جو اوپر لکھی گئی ہین حدیث کی معتبر
کتابون سے منقول ہین اور اُنکے جمع کرنیوالون نے یہہ لازم کرلیا ہی کہ جو حدیث صحیح پایا اسکو
اپنی کتاب مین لکھا پھر دوسرے علمائے محدثین اور فقہائے معتبرین نے بھی اُن حدیثونکو جو تحقیق
کیا تو صحیح اور معتبر پایا پھر اسیواسطے ان حدیثونکو فقہ کی کتابون مین داخل کیا اور فقہ کے مسئلہ پہ
ان حدیثون کو دلیل گذرانا چنانچہ جتنی حدیثین کہ سابق مذکور ہوئین ہر ایک کو کتاب حدیث
اور فقہ کی [illegible] مقام کے ساتھہ لکھا گیا ہی جسکو شبہہ ہو تو اُن کتابون سے ملالے مثلاً
امام زیلعی نے تخریج احادیث الہدایہ مین لکھا ہی کہ روایت کیا ہی حدیث اخفائے آمین

کو امام احمد حنبل اور ابو داؤد اور طیالسی اور ابو یعلی نے اپنی مسند میں اور طبرانی نے اپنی معجم
میں اور دارقطنی نے اپنی سنن میں اور حاکم نے مستدرک میں اَنَّهٗ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا
بَلَغَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ قَالَ اٰمِيْن وَاَخْفٰى بِهَا صَوْتَهٗ اور کہا کہ یہہ حدیث
صحیح الاسناد ہی بلکہ جو حدیث کہ آمین پکار کر کہنے میں وارد ہی اور امام شافعی رح اُس سے
دلیل لاتے ہیں اوسکو یحیی بن معین نے کہ سردار محدثون کے اور شیخ اور استاد ہیں امام محمد
بخاری کے جیسا کہ تیسیر الوصول کے خطبے میں لکھا ہی ضعیف کہا ہی جیسا کہ امام زیلعی نے تبیین
الحقائق میں لکھا ہی قَالَ الشَّافِعِیُّ حُجَّتُهٗ بِهَا عِنْدَ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ بِحَدِيْثِ وَائِلٍ اَنَّهٗ قَالَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ قَالَ اٰمِيْن وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهٗ وَمَا رَوَاهُ ضَعَّفَهُ
يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ فَلَا يَلْزَمُ حُجَّةً اور شیخ ابن ہمام نے کہ تمام محدثون کے نزدیک معتمد علیہ ہیں
فتح القدیر میں اس حدیث کو معلول کہا ہی اور اسیطرح سے وہ حدیث جس میں مذکور ہی کہ
حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین کیا پھر اور تکبیرونکے وقت نہیں بلکہ
ارسال فرمایا ترمذی وغیرہ نے اسے حسن کہا ہی جیسا کہ شیخ عبد الحق دہلوی نے مشکوۃ شریف
کے ترجمے اور سفر السعادت میں لکھا ہی کہ ترمذی گفت حدیث ابن مسعود رض حسن ست اور
اسی طرح بڑے بڑے محدث علماؤن نے اس حدیث کو روایت اور تصحیح کی ہی جیسا کہ ابو
داؤد اور امام محمد رح نے موطا میں اور دارقطنی نے اپنی مسند میں اور طبرانی نے اور امام احمد
نے اور طیالسی نے اور ابو یعلی نے اور حاکم نے اور اگر کسی شافعی المذہب نے اپنی تحقیق کے
رو سے یا اپنی مذہب کی رعایت سے یا تعصب سے یا اس جہت سے کہ جس سے اس نے
سنا تھا یا جسکے وسیلے سے اوسکو پہنچا تھا وہ راوی معتبر نتھا اس سبب سے اسکو ضعیف کہا ہو
تو یہہ کہنا اسکا کچھ معتبر نہیں ہی اگر ہو تو اسکے حق میں اور اُسکے زعم میں ضعیف ہوگا اسواسطے
کہ اسناد اسکا ضعیف تھا ہمارے علمائے محدثین اور فقہائے محققین کے نزدیک تو معتبر اور صحیح
اور ثابت ہی کیونکہ اونکے استاد جس سے اُنھون نے سنا تھا وے سب عادل اور ثقہ تھے

اور سب علماء حنفی کا ان سب حدیثون پر عمل ہے پس بیشک یہہ حدیثین اونکے نزدیک غیر منسوخ
ہین اسواسطے کہ منسوخ پر عمل کرنا جایز نہین بلکہ علماء حنفی کے نزدیک حدیث پکار کر آمین کہنے
کی منسوخ ہے جیسا کہ عنایہ اور نہایہ اور کفایہ مین کہ ہر شہر مین مسلمانون کے مشہور اور بڑی
معتبر کتابین ہین لکھا ہے قال عبد اللہ بن مسعود رض ترک الناس الجھر بالتامین
وما ترکوا الا بعلمہم بالنسخ یعنے لوگون نے شور کرکے آمین کہنا چھوڑ دیا اوسکو مگر جب کہ
یقین حاصل ہوا اونکو انکے منسوخ ہونے پر اور اسی طرح سے حدیث رفع یدین کی بھی منسوخ
ہے جیسا کہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے شرح سفر السعادت مین لکھا ہے اور ہدایہ اور
فتح القدیر اور کفایہ اور کافی اور نہایہ اور عنایہ مین ابن زبیر رض سے روایت ہے کہ
قال مہ یا ھذا فان ھذا شئ فعلہ النبی صلعم ثم ترکہ یعنے نہ کر رفع یدین اے
فلانے کیونکہ اس رفع یدین کو حضرت نبی صلعم نے پہلے کیا تھا پھر چھوڑ دیا اور کفایہ اور نہایہ
کافی اور شرح سفر السعادت مین عبد اللہ ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ رفع النبی صلعم
فرفعناہ فترکہ فترکناہ یعنے حضرت نبی صلعم نے جب رفع یدین کیا تھا ہم نے بھی کیا تھا
اُسے اور جب چھوڑ دیا ہم نے بھی چھوڑ دیا اُسے **سوال ۱۴** اگر کوئی ظاہر مین حنفی کہلاوے
اور حقیقت مین کسی امام کا مقلد نہو پھر وہ ان حدیثون کے برخلاف عمل کرے اور اونکو
صحیح بتلانے اور دوسرے حنفیونکو برخلاف انکے سکھاوے اور دوسری حدیثون کو ان حدیثونکے
بہ نسبت صحیح غیر منسوخ سمجھے اور دوسرونکو سمجھاوے اور لوگون کو فقہ کی کتاب سے بد اعتقاد
کراوے اور یون کہے کہ قرآن اور حدیث مین جو پاؤ عمل کرو فقہ کی بات نہ سنو اور تقلید کیسی
خصوصًا حنفی مذہب کی نکرو اور حنفی علماء کے فتوا اور اتفاق کو نمانو اور اسکے سبب لوگون مین
سخت اختلاف اور بڑی لڑائی پڑے اور آپس مین ایکدوسرے کی توہین اور تحقیر کرے یا کہ
اگلے علماے حنفی اور کتب کی اہانت کرے اور انکے حق مین کلمہ حقارت کا کہے تو وہ حقیقت
مین اگلے حنفی علما کا بلکہ تینون امامون کا مخالف ہوا اور ان بڑے علما کو بہ نسبت اپنے بے علم

اور بے سمجھ اور حقیر سمجھا یا نہین اور ایسی حرکت سے اسکی یہہ جو سیکڑون برس سے علماؤن نے
دین محمدی مین چار مذہب حقہ قرار دیکر متفق ہو گئے تھے اور جمعیت باندھی تھی اُس نے اِس
اتفاق اور جمعیت کو توڑ کر لوگونکو خصوص عوام مسلمانونکو ہدایت سے باز رکھا اور گمراہ بنایا یا
نہین **جواب** تیرھوین سوال کے جواب سے ظاہر ہے کہ وے سب حدیثین علمائے حنفی کے
نزدیک صحیح اور غیر منسوخ ہین پس جو کوئی اونکو غلط سمجھے اور صحیح غیر منسوخ بتلانے اور انپر عمل کرے
وہ شخص البتہ علمائے حنفی کا مخالف ہوا پھر جب وہ کسیکا مقلد ہوا تو بے شبہہ سبکا مخالف ٹھہرا اور
ظاہر ہے کہ جب وہ کسی امام کی تقلید نہین کرتا اور ان حدیثونکو صحیح اور غیر منسوخ نہین سمجھتا بلکہ اپنے
گمان مین خلاف اوسکے بوجھتا ہے بلکہ وہ اور حنفیونکو اُن حدیثون پر عمل کرنے سے باز رکھتا ہے
اور برخلاف اُسکے سمجھاتا ہے اور ترغیب دیتا ہے اور اُنسے بداعتقاد کرواتا ہے تو بیشک اُن
بڑے علماکو اپنے بہ نسبت بے علم اور بے سمجھ اور حقیر جانتا ہے اور بے شبہہ مسلمانون کی جمعیت
اور اتفاق کو توڑتا ہے اور لوگون کے دل مین شک اور تردد ڈالتا ہے اور عوام کو اس راہ
مستقیم سے پھیرتا ہے اور اُن علما سے بداعتقاد کرواتا ہے اور جب عوام اسکی ایسی باتون اور
حرکتون سے اور برخلاف سمجھانے علمائے حنفی اور اُنکی کتابونکو برا کہتے اور اُنکی حقارت کرتے
ہین اور اُنکی تقلید کو برا جانتے ہین تو بیشک وہ لوگونکو ہدایت سے باز رکھنے والا ہوا اور
گمراہ بنانے والا ٹھہرا دلیلین اسکی آگے آئین ہین **سوال ۱۵** اِس گروہ کا یہہ حال
ہے کہ حنفیون کی جماعت سے دور رہتے ہین اور جن جن مسجدون مین بڑی بھاری جماعت
حنفیون کی ہوتی ہے حاضر نہین ہوتے خصوصًا جس مجلس مین کہ حنفی علما حاضر ہون نہین جاتے
اور اُنکی اقتدا نہین کرتے بلکہ اُس جماعت کو چھوڑ کر اپنے گروہ کے ساتھ ہو کر دوسری جماعت
کرتے ہین اور لوگون کو بھی اسیطرح سمجھاتے ہین اور ائمۂ حنفیہ کو برا کہتے ہین اور اُن کی
اور اُن کی کتابون کی حقارت کرتے ہین اور دوسرون سے بھی کرواتے ہین اور اُن کے
مقلدون کو برا جانتے ہین اور اکثر مسائل مین فقہ کے خلاف کرتے ہین اور حنفیون کو اُنکے

خلاف مذہب کو سکھلاتے ہین اور اونکے مذہب کی اہانت اور فقہ کے مسائل کی حقارت
اور اپنے زعم کے موافق اعتراضات کرتے ہین اور انکو علمائے حنفی اور کتاب حنفی سے بد
اعتقاد کرواتے ہین اور ان سے اور دوسرے حنفیون سے لڑواتے ہین اور انکے آپس مین
خلاف اور جدال اور فتنہ اور فساد ڈالتے ہین اور عداوت اور کینہ اونکے اقربا اور دوستون
مین ڈلواتے ہین یہان تک کہ انکے آپس مین ایک مجلس مین بیٹھنا اور کھانا اور پینا اور ایک
جماعت مین نماز پڑھنی بالکل موقوف ہوجاتی ہی اور علما جب اونکو وعظ اور نصیحت کرتے
ہین کہ ایسے فتنہ و فساد کو چھوڑو اور ایسے افعال سے باز آؤ تو وہ گروہ ہرگز اس سے نہین پھرتی
بلکہ اور زیادہ ضد اور تکرار کرتے ہین اسی طور کی بہت سی گفتگوئین کرتے ہین اور بہت
سے کام کرتے ہین کہ تفصیل انکی ایک دفتر چاہئے بلکہ متعذر ہی تو یہہ سب افعال اور
اقوال انکے شرع شریف مین قبیح اور برا اور وے لوگ مفسد اور قرآن اور حدیث مین ایسے
افعال اور اقوال کی مذمت اور برائی مذکور ہی یا نہین اور جسکو قدرت اور قوت ہو جیسا حاکم
یا نائب اسکا تو ایسے مفسد کو سزا دینی اور جسکو اس قدر طاقت نہو تو ایسے شخص کو نصیحت کرنی
اور جسکو اوسکی بھی قدرت نہو تو ایسے شخص سے احتراز کرنا اور کنارے رہنا اور دل سے برا
جاننا لازم ہی یا نہین **جواب** ان لوگون کا جب یہہ سب احوال ہی تو بیشک سب
افعال اور اقوال انکے قبیح اور شنیع اور وے لوگ دین مین مفسد ہین اور قرآن اور
حدیث مین اسطرحکے افعال اور اعمال کی بہت مذمت ہی اور بادشاہ اور نائب
کو سزا دینی ان لوگون کو اور جسکو قدرت ہو تو انکو نصیحت کرنی اور باقی مسلمانون کو
ایسے گروہ سے احتراز اور کنارہ کرنا اور انکے ساتھہ صحبت نرکھنی اور انکو دل سے برا
جاننا لازم اور واجب ہی جیسا کہ اللہ تعالی نے قرآن شریف مین تیرھوین سیپارے کے
نوین رکوع مین فرمایا ہی قال اللہ تعالی وَالَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ
لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ یعنے جو لوگ فساد ڈالتے ہین ملک مین ایسے لوگ انپر لعنت

ہے اور انکو سب برا گھر اور بیسویں سپارے کے گیارھویں رکوع میں ہے قال اللہ تعالےٰ
وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ یعنے اور نہ چاہ فساد ملک میں
مقرر اللہ نہیں دوست رکھتا ہے فساد ڈالنے والوں کو اور دوسرے سپارہ کے نویں
رکوع میں ہے وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ اور اللہ تعالیٰ دوست نہیں رکھتا فساد کو اور
جامع الاصول میں ہے عن عرفجۃ رض قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ
النَّاسَ فَقَالَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ بَعْدِيْ هَنَاتٌ هَنَاتٌ فَمَنْ رَاَيْتُمُوْهُ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ
اَوْ يُرِيْدُ اَنْ يُفَرِّقَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ كَائِنًا مَنْ كَانَ فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّ يَدَ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَاَنَّ
الشَّيْطَانَ مَعَ الْفَارِقِ الْجَمَاعَةِ يَرْكُضُ اخرجہ مسلم روایت ہے عرفجہ رض سے کہا
دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر خطبہ پڑھتے سو فرمایا مقرر نزدیک ہے کہ
میرے پیچھے بری چال پھیلیگی سو جسکو دیکھو تم جدا ہوا جماعت سے یا وہ ارادہ رکھتا ہے
تفرقہ ڈالنے کا محمدؐ کی امت میں جو کوئی ہو مار ڈالو تم اسکو کیونکہ بیشک اللہ کا ہاتھ ہے
جماعت پر اور مقرر شیطان ساتھ ہے جدا ہونے والے کے ٹھوکر مارتا ہوا یعنے اِس قدر
جاننا چاہئے کہ ایسے شخص کو مار ڈالنا حاکم کو پہنچتا ہے دوسرے کو نہیں کیونکہ اس میں
فساد اور زیادہ ہوگا اور مشکوٰۃ کے باب الاعتصام میں ہے عن ابن عمر رض قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي
فِي النَّارِ روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیروی کرو بڑی
جماعت مسلمانوں کی یعنے اکثر علما جسطرف ہوں اونکی بیعت کرو کیونکہ جو شخص دور رہا جماعت
سے اور نکلا اجماع سے جمہور علما کے توڈالا جاویگا جہنم کی آگ میں وعن ابن عمر رض قال
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ اُمَّتِيْ عَلَى ضَلَالَةٍ وَيَدُ اللّٰهِ
عَلَى الْجَمَاعَةِ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ یعنے کہا ابن عمر رض نے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ بیشک خدا تعالیٰ نہیں جمع کرتا ہے میری امت کو گمراہی پر یعنے ہماری امت

جس بات پر اتفاق کرینگی وہی حق اور صواب ہوگا خدا کا ہاتھ جماعت پر ہے یعنے اللہ
تعالیٰ جماعت کا نگہبان اور مددگار ہے جو کوئی جماعت سے نکلیگا اور انکے طریقے کو
چھوڑیگا پڑیگا یا ڈالا جاویگا جہنم کی آگ میں اور مشکوٰۃ کے باب الامر بالمعروف میں ہے
عن ابی سعید ن الخدری رض عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من رای منکم منکرًا فلیغیرہ
بیدہٖ فان لم یستطع فبلسانہٖ فان لم یستطع فبقلبہٖ وذٰلک اضعف الایمان رواہ
مسلم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی تم سے دیکھے بُرے کام کو تو چاہیئے کہ
تغیر دیوے اوسکو اور باز رکھے اسکو اپنے ہاتھ سے یعنے مارنے اور توڑنے اور دور کرنیسے
جسطرح سے ہوسکے اگر قدرت رکھے اوسکی پھر اگر ہاتھ سے قدرت نہ رکھے تو زبان سے تغیر
دیوے یعنے منع کرے اور ڈانٹے اور سخت کہے اگر اسکی قدرت رکھے پھر اگر زبان سے بھی
طاقت نہ رکھے تو دل سے اوسکو تغیر دیوے یعنے دل سے اسکو بُرا جانے اور اس سے دُور
رہے اور اس سے صحبت نہ رکھے اور خالی دل سے برا ماننا ضعیف تر ایمان کا ہے یعنے ادنیٰ
درجہ ایمان کا یہہ ہے کہ دل سے تو بُرا جانے اور اسی باب میں ابوبکر صدیق رض سے روایت
ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ما من قوم یعمل فیہم بالمعاصی ثم یقدرون
علی ان یغیروا ثم لا یغیرون الا ان یوشک ان یعمہم اللہ بعقاب یعنے نہیں ہے
کوئی قوم کہ کئے جاویں اُنکے درمیان بُرے کام پھر وے قوم قدرت رکھیں دفع کرنے پر
اوسکے پھر اُسکے ساتھ اُسکو دفع نہ کریں تو نزدیک ہے کہ گھیر لیوے اُن سبکو عذاب خدا
کا اور مشکوٰۃ کی جلد رابع کے ۳۰ صفحے میں باب الامر بالمعروف میں لکھا ہے وعن
ابی ثعلبۃ فی قولہ تعالیٰ علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم فقال اما
واللہ لقد سألت عنہا رسول اللہ صلعم فقال بل ائتمروا بالمعروف وتناھوا عن
المنکر حتی اذا رأیت شحًا مطاعًا وھوًی متبعًا ودنیا مؤثرۃ واعجاب کل ذی رأیٍ
برأیہٖ ورأیت امرًا لا بد لک منہ فعلیک نفسک ودع امر العوام فان وراء کم

أَيَّامُ الصَّبْرِ فَمَنْ صَبَرَ فِيهِنَّ كَانَ كَمَنْ قَبَضَ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيهِنَّ أَجْرُ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ صلعم أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالُوا أَجْرًا خَمْسِينَ مِنْكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے ابی ثعلبہ رض سے تفسیر میں اس آیت کی علیکم انفسکم سو کہا ابی ثعلبہؓ نے سن رکھو قسم خدا کی مقرر میں نے پوچھا ہے اس آیت سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا چھوڑ دیں ہم اس آیت کے لحاظ سے امر معروف اور نہی منکر کرنا فرمایا حضرتؐ نے چھوڑ و بلکہ لوگون کو اچھی باتین بتاؤ اور بری باتون سے باز رکھو یہانتک کہ دیکھے تو ایسے سننے والے بخل کی صفت کو آدمیون مین کہ اسکی تابعداری کی جاتی ہے اور دیکھے تو خواہش نفس کو کہ اسکی پیروی کی جاتی ہے اور دیکھے تو دنیا کو کہ اختیار کئی جاتی ہے آخرت پر اور دیکھے تو اچھا جاننا اور بہتر سمجھنی ہر ایک سمجھ والے کو اپنی سمجھ اور اپنا مذہب اور رجوع نہ کرنا عالمون کی طرف بلکہ آپہی فتوے اپنی خاطر خواہ اور اپنی سمجھ کے موافق دینا اور دیکھے تو ایسے کام کہ جس سے تو الگ نہین ہوسکتا یعنے ایسا کوئی کام برا لوگون مین رواج پایا ہو کہ اگر تو لوگو مین رہنا اختیار کرے تو بے اختیار تیری طبیعت ادھر رجوع کرے اور اسمین جا پڑے یا مطلب یہہ ہے کہ ایک کام ضروری تجھے درپیش ہو کہ جسکی تجھہ کو احتیاج ہے اور اسکو چھوڑنا مشکل ہے اگر امر اور نہی لوگون کو کرے تو اس مین خلل واقع ہوتا ہے یا مراد یہہ ہے کہ تجھکو کچھہ چارہ اور اختیار اس پر نہ ہو یعنے تو لوگو نکو منع نہین کر سکتا ہو پس ان باتو نپر لحاظ کر اپنے تئین سنبھال اور بچا رکھہ آپکو برے کامون سے اور چھوڑ دے عوام لوگون کو اور الگ ہوجا ان سے اور ان کے کامون کی پکڑ نکر کیونکہ مقرر آخری زمانہمین ایسے دن تمھارے سامنے آنیوالے ہین کہ جس مین تمکو صبر کرنا چاہئے انا للہ وانا الیہ راجعون پھر جسنے صبر کیا ان دنون مین گویا اسنے آگ کی چنگاریان ہاتھہ مین لین ایسے وقت مین شریعت پر چلنے والے کو پچاس آدمیون کے برابر ثواب ملیگا جو اسکے عمل کے برابر عمل کرتے ہین اور اس آفت

پھنسے نہین اور اس زمانےمین نہین ہین عرض کیا یا رسول اللہ ص اس شخص کو کیا ثواب
ملیگا پچاس آدمیون کا جو انمین سے ہین فرمایا نہین بلکہ پچاس آدمیونکا ثواب جو تم مین سے
ہین روایت کیا اس حدیث کو ترمذی اور ابن ماجہ نے یہہ عبارت فارسی شرح سے شیخ
عبد الحق دہلوی کے ترجمہ کیا ہی اور چوتھی جلد شرح فارسی مشکوٰۃ شریف کی باب اشراط
الساعۃ مین ۴۳۵ صفحے کے درمیان یہہ حدیث ہی عن جابر بن سمرۃ رض قال سمعتُ
النَّبِیَّ صلعم اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ کَذَّابِیْنَ فَاحْذَرُوْھُمْ روایت ہی جابر رض
سے کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے مقرر پیدا ہونگے قیامت کے قریب
جھوٹھے لوگ سو بچو تم اون کی برائیون سے اور مراد جھوٹھونسے یا وہ لوگ ہین جو حدیثین
نئی نکالتے ہین اور بناتے ہین یا وے لوگ جو دعوی پیغمبری کا کرتے ہین یا وے لوگ جو
نئی باتین دین مین ظاہر کرتے ہین اور اپنی خواہش اور برے اعتقاد کو اصحابون سے
اور اگلے بزرگونسے نسبت دیکر اپنے دل مین گمان کرتے ہین کہ راہ حق اور سنت کا طریق یہی
ہی اللہ پناہ مین رکھے ہمکو ایسون سے یہہ ترجمہ ہی شیخ عبد الحق دہلوی کی فارسی شرح مشکوٰۃ
کا اور پہلی جلد باب الاعتصام مین ہی عن ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ
یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ یَاْتُوْنَکُمْ مِنَ الْاَحَادِیْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ
وَلَا اٰبَاؤُکُمْ فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ رواہ مسلم روایت ہی ابو ہریرہ رض
سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہونگے آخری زمانےمین فریب کرنیوالے جھوٹھے
یعنے ایک گروہ ہونگے کہ وے اپنے تئین مکر اور فریب سے عالمون اور بزرگون اور نیک
کارون اور واعظون کی صورت بنا کر لوگونمین ظاہر ہونگے تاکہ اپنے جھوٹھ کو ملک مین
پھیلاوین اور لوگون کو جھوٹھے مذہب اور بری سمجھ کیطرف بلاوین اور لاتے ہین تمھارے
پاس حدیثین کہ نہ تم نے سنی اونھین نہ تمھارے باپ دادانے اور مراد ان حدیثونسے یا حدیثین
پیغمبر خدا صلعم کی ہین یا عام ہی دوسرے آدمیونکی کہی باتون کو سو دور رکھو تم آپکو اونسے

اور دور رکھو اونکو آپ سے اسلئے کہ کہین گمراہ نہ کرین تمکو اور فتنہ و فساد مین نڈالدین تمکو مراد اُس سے یہہ ہے کہ دین کے مسائل سیکھنے مین خوب احتیاط کرو اور نئے مذہب والون سے اور جس پر اگلے اچھے مسلمان نہون الگ رہو خصوصًا اُن لوگون سے جو آدمیون کو ہدایت کرنے کے فریب سے اپنی طرف جھکاتے ہین مثلًا سنت کے بہانے سے بُرے طریقے کیطرف دعوت کرتے ہین مثنوی مولوی رُوم قدس سرہ

نظم

ای بسی ابلیس آدم روی ہست	پس بہر دستی نباید داد دست
حرف درویشان بدزدد مرد دون	تا بخواند بر غریبے آن فسون
انکہ صیاد آورد بانگ صفیر	تا فریبد مرغ را آن مرغ گیر

یہہ ترجمہ فارسی شرح مشکوٰۃ کا ہے اور مشکوٰۃ کی کتاب العلم مین ہے عن علی رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک ان یاتی علی الناس زمان لایبقی من الاسلام الا اسمہ ولایبقی من القراٰن الا رسمہ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدیٰ علماءھم شر من تحت ادیم السماء من عندھم تخرج الفتنۃ وفیھم تعود یعنے قریب ہے کہ آویگا آدمیون پر ایک زمانہ کہ باقی نہین رہیگا مگر اسلام سے کہ نام اُسکا اور باقی نہین رہیگا قرآن سے مگر لفظا اور خطا اُوسکا مسجدین اُنکی ظاہر مین آباد ہونگی لیکن ویران ہونگی ہدایت سے عالم سب اُنکے بدتر ہونگے اُنسے جو آسمان کے نیچے ہین فتنہ دین کا اُنسے نکلیگا اور پھر اُنھین کی طرف پھریگا اور ۴۳ صفحے مین مشکوٰۃ فارسی کی چوتھی جلد باب اشراط الساعۃ مین ہے وعن ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلعم اذا اتخذ الفیء دولا والامانۃ مغنما والزکوٰۃ مغرما وتعلم لغیر الدین واطاع الرجل امراتہ وعق امہ وادنیٰ صدیقہ واقصیٰ اباہ وظھرت الاصوات فی المساجد وساد القبیلۃ فاسقھم وکان زعیم القوم ارذلھم واکرم الرجل مخافۃ شرہ وظھرت القینات والمعازف وشربت الخمور ولعن اٰخر ھذہ الامۃ اولھا فارتقبوا عند ذٰلک ریحا

حُمرًا ءوزلزلۃً وّخسفًا وقذفًا وّاٰیاتٍ تتابعُ کنظامٍ قُطعَ سلکہٗ فتتابعَ رواہ الترمذی
روایت ہی ابو ہریرہ رض سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب ٹھہرالیوین
لوٹ کے مال کو دولت یعنے دولتمند اور منصب والے لوگ لوٹ کے مال کو کہ شرع کے حکم
سے تمام غازیون کا حق اسمین متعلق ہی اپنے قابو مین لیکر حصہ کرلیوین اور غریب اور مستحق
کو اس سے محروم رکھین اور سمجھا جاوے امانت کو غنیمت جو چیز امانت رکھی جاوے کسی کی
پاس اسمین خیانت کرین اور اسکو بجائے لوٹ کے مال کے جو کافرون سے ہاتھ لگتا ہی اپنا
حق سمجھین اور سمجھا جاوے زکوٰۃ کو ڈانڈ یعنے زکوٰۃ کے دینے سے لوگون پر اس قدر سختی
گذرے گویا ظلم سے اور ڈانڈ باندھ سے اُن کے پاس سے مال لیا جاتا ہی اور سیکھا
جاوے علم دین کسواسطے اور شریعت کے حکمون کے پھیلانے کے اور اللہ تعالی کی جناب مین
نزدیکی حاصل کرنے کیلئے بلکہ دنیا سمیٹنے کو اور عزت اور نام بڑھانیکو اور دنیا کے سردارون
سے ملاپ کرنیکو اور تابعداری کرے مرد اپنی عورت کی ایسی بات مین جس مین دین کی
مصلحت ہو اور نہ اللہ تعالی کے فرمودہ کے موافق اور دکھہ دیوے آدمی بوجہہ شرعی کے
اپنی ماکو اور ملاپ رکھے اپنے آشنا سے اور کنارہ پکڑے اپنے باپ سے اور ظاہر ہووین
آوازین اور بیہودہ باتین مسجدون مین جیسا اس زمانہمین رائج ہوا ہی اور سردار ہوپے
اپنے گروہ کا جو شخص اُن مین بدکار ہوا اور کار باری اور معتمد بنے اپنی قوم کا کہ لوگ سب
اپنے کامو نمین اوسکی طرف حاجت لیجاوین جو انمین کمینہ ہوا اور بزرگی اور تعظیم کی جاوے
کسی آدمی کی اُسکی بُرائی کے ڈر سے مثلًا ایک ظالم بدکار حکومت پاوے اور غالب ہوجاوے
پھر لوگ لاچار ہوکر ڈر سے اُسکے اُسکی تعظیم کرین اور اُسکی تابعداری بجالاوین اور علانیہ
ٹرے پھرین لوگونمین گانیوالے عورتین اور انمین ملجاوین اور ظاہر ہون بجانے کی چیزین
جیسے ڈھولک طنبور ستار وغیرہ اور پی جاوے شراب اور نشے کی چیزین اور لعنت کرین
اِس امت کے پچھلے لوگ اگلون پر یعنے پچھلے اگلون پر طعن کرین اور اُن کو بدکہین اور

کلمہ حقارت کا کہین اور اُن کی پیروی سے انکار کرین اور اُن کی تقلید کو بُرا جانین اور
اسکو عار سمجھین جب ایسا کیا تو گویا اُن پر لعنت بھیجی جیسا رافضی لوگ اصحاب رسُول اللہؐ
اور اُنکے بعد کے لوگون پر لعنت کرتے ہین اور اُنکو برا جانتے ہین سو منتظر رہو تم جب یہہ
باتین ظاہر ہووین سُرخ ہوا کے اور زمین مین زلزلہ ہونے کے اور اُس کے دھس جانیکے
اور آدمیون کی صورت بدل جانے کے دُوسری بُری صورت سے اور پتھر گرنے کے آسمان
سے اور قیامت کی علامتون کے کہ ایک پر ایک ظاہر ہونگی جسطرح جواہر کا ہار جو گوندہا
ہُوا ہے اور پھر ٹوٹ گیا اور جواہر اُسکے گرنے لگے ایک بعد ایک روایت کیا اسکو ترمذی
نے **سوال ۱۶** اگر کوئی شخص مسائل شرعیہ مین حنفیون کے ساتھ جدال کرے مثلاً
وہ روایت فقہ کے رد مین کوئی حدیث لاوے پھر جب اوسکے جواب مین کہا جاوے کہ وہ
حدیث ضعیف ہے فلانے محدث نے اُسکو ضعیف کہا ہے تو کہے کہ پیغمبر خداؐ کا قول بھی
کہین ضعیف ہوتا ہے پھر جب اسکے جواب مین کہا جاوے کہ حدیث ضعیف اُسکو کہتے ہین
کہ جسکے راوی مین کچھ خلل ہو اور اگر یقین ہو کہ یہہ کلام فی الحقیقت پیغمبر خدا علیہ السلام کا
ہے تو پھر ضعیف ہونا اُسکا محال ہے نعوذ باللہ من ذلک تو پھر وہ کبھی چپ رہے کبھی
اس بات کو چھوڑ کر دوسرا مسئلہ ذکر کرے کبھی اور کچھہ بات درمیان لا کر شور غل مچاوے
کبھی اُس محدث پر طعن تشنیع کرے اور اسی طرح سے جب فقہ کی روایت سے کہا جاوے
کہ آمین شور سے کہنا اور رفع یدین کرنا رکوع کے ارادے کیوقت مثلاً مکروہ ہے تب
کہے کہ پیغمبر خدا کا فعل بھی مکروہ ہُوتا ہے اگر وُہ مکروہ ہے تو پیغمبر خدا نے بھی مکروہ
کام کیا تھا تو ہم پھر کیا چیز ہین پھر جب اُسکے جواب مین کہا جاوے کہ یہہ مکروہ ہمارے حق
مین ہے اسواسطے کہ آمین آہستہ کہنا سنت مؤکدہ ہے تو پھر شور کر کے کہنے مین وہ سنت
مؤکدہ ترک ہوتی ہے اسلیئے ہمارے حق مین مکروہ ہوگیا اور ایسا ہی ارسال یعنے رکوع
کے ارادے کے وقت ہاتھہ نیچے کو ڈالنا سنت مؤکدہ ہے تو پھر اوپر کو ہاتھہ اٹھانے سے

وہ سنت موکدہ چھوٹتی ہی اسواسطے ہمارے حق ہین مکروہ ہوا پھر وہ اس جواب کے سننے
کے بعد اسی طرح کی حرکات کرے اور اسکے جواب ہین کچھہ غور نکرے اور اسی طرح سے جب
اسکو کہا جاوے کہ آمین شور سے کہنا اور رفع یدین کرنا منسوخ ہی تو کہے کہ اگر منسوخ ہوتا
تو امام شافعی رح کیون عمل کرتے تب اوسکے جواب ہین کہا جاوے کہ منسوخیت اسکی امام
ابو حنیفہ کی تحقیق کے رو سے ثابت ہی اگر یہہ منسوخیت امام شافعی رح کو معلوم ہوئی اور
حدیث ناسخ اونکو نہ پہنچی تو اس ہین کچھہ خلل نہین امام شافعی رح کچھہ عالم الغیب تھے یا نہ تھے
کہ سب حدیث اور سب احکام شرع کے اونکو معلوم ہوتے اور اسی کے زعم کے موافق کہا
جاوے کہ رفع یدین اگر سنت ہوتا تو کیا امام اعظم رح عمل نکرتے باوجود اس بات کے
کہ زمانہ امام اعظم رح کا بہت قریب تھا حضرت صلعم کے زمانے سے اور تحقیق اونکی سب
سے زیادہ تھی اگر سنت نہوتا تو اونکو معلوم نہوتا تو پھر جو جواب تمھارا ہی وہی جواب
ہمارا ہی پھر اس جواب کے بعد بھی سابق کی طرح سے واہی تباہی باتین کہے اور اسی
طرح سے جب کوئی مسئلہ فقہ کے خلاف لوگوںمین ظاہر کرے تب اسکو کہا جاوے کہ یہہ
مسئلہ فقہ کی کتاب کے خلاف ہی تو کہے کہ فقہ کی کتاب کے مسئلہ پر کیا اعتماد اسکو تو
آدمی نے بنایا ہی اس مسئلہ کو حدیث ہین دکھلاؤ تب اسکو جواب دیا جاوے کہ اس
مسئلہ کی دلیل یہہ حدیث فلانی فقہ کی کتاب ہین ہی تو کہے کہ فقہ کی حدیث پر کیا اعتماد
ہی اسکو تو فقہا نے لکھا ہی حدیث کی کتاب ہین بتلاؤ جسکو محدثون نے جمع کیا ہی پھر
جب کہا جاوے کہ یہہ حدیث طحاوی یا طبرانی یا رزین یا مستدرک یا موطا محمد یا مسند
امام ابو حنیفہ ہین ہی تب یون کہے کہ ہم ان سبکو نہین مانتے ہین وہ حدیث صحاح ستہ
ہین دکھلاؤ پھر جب اسکو بتایا جاوے کہ وہ حدیث ترمذی ہین مثلاً تب کہے کہ وہ
حدیث ضعیف ہی اسکو تو داؤد نے ضعیف کہا ہی پھر جب اسکے جواب ہین یون کہا
جاوے کہ اس حدیث کو مجتہدون نے اور بہت سے فقہا نے صحیح غیر منسوخ کہا ہی

پھر ایک محدث کا اوسکو ضعیف کہنا اُن سب مجتہدون اور فقہا کے مقابل کچھہ اعتبار نہین رکھتا پھر وہ شخص یہہ جواب سنکر سابق کی طرح لایعنی بے معنی بکتا ہے تو اب علما سے سوال کیا جاتا ہے کہ یہ جواب کہ اس شخص کے سوالات مین لکھے گئے ہین صحیح ہین یا نہین اور جو کوئی اسطرحکے سوالات بیجا کرے اور اسکے یہہ جواب جو سابق سب مذکور ہوئے نہ سمجھے اور اپنی جدال اور نزاع سے باز نہ آوے اور اپنی ضد اور ہٹ پر اڑا رہے اور اس حدیث کو جسکو امام اعظمؒ نے اور ہزارون فقہا نے صحیح اور غیر منسوخ کہا ہے نمانے اور اُنکی تحقیقات پر اعتماد نہ کرے اور فقہ کی کتابون کو نمانے اور فقہائے محدثین کے جمع کرنے پر اعتماد نکرے بلکہ کلمہ حقارت کا کہے اور اس حدیث قوی کے مقابل مین دوسرے محدث کی کتاب سے کہ جسکا حال مذکور ہوا خلاف پر دلیل لاوے اور انکے مقلدونکو اون کی پیروی سے باز رکھے اور بیچارے عوام کو شک مین ڈالے بلکہ مذہب حنفی سے بداعتقاد کروا وے اور امام اعظم کی تقلید سے چھڑواوے اور اس اس طرحکے بے معنی شبہ اور بیجا اعتراض کہ اوپر مذکور ہو چکا جاہلون کے سامنے بیان کرے اور انکو سکھلاوے اور جواب اُسکا نمانے تو وہ گروہ دین مین جدال اور خصومت ڈالنے والا اور ضال اور خود گمراہ اور لوگون کو گمراہ بنانیوالا ہے یا نہین **جواب** وہ سب جوابات کہ اُس شخص کے سوالات مین دئے گئے ہین سب درست اور راست اور بے کم و کاست ہین ان سب جوابونکی صحت و حقیت مین کچھہ شک اور شبہہ نہین ہے اور ایسا شخص جسکا احوال سوال مین مذکور ہوا ظاہر حال اور مقال سے اوسکے اور اللہ تعالی اعلم ہے حقیقت حال سے اُسکے بیشک اہل خصومت اور جدال اور ضال اور خود گمراہ ہے اور لوگون کو گمراہ بنانیوالا اور حدیثون سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ شخص جدالی مثل مشرکین کے اہل جدال سے ہے اور آیۃ شریف وما ضربوہ لک الا جدلا بل ہم قوم خصمون کے مورد کی جنس مین داخل ہے جیسا کہ شرح مشکوۃ کے اول جلد باب الاعتصام ۱۰ صفحے مین لکھا ہے وعن ابی امامۃؓ قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم مَاضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوا عَلَيْهِ اِلَّا اُوتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ قَرَأَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم هٰذِهِ الْاٰيَةَ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ رواه احمد
والترمذیؒ وابن ماجة روایت ہے ابو امامہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے گمراہ نہوئی کوئی قوم بعد راہ پانیکے کہ جسپر وہ تھی مگر جبکہ دیگئی انکو جدل اور جدل کے معنے
دشمنی اور لڑائی اور جھگڑا اور پیچھہ اپنے طریق کی جس سے مشہور اور جاری کرین جھوٹے مذہب
کو اور گراوین سچی بنیاد کو پھر پڑھی حضرتؐ نے یہہ آیت ماضربوہ آخر تک اِس آیت کے نازل
ہونیکا سبب یہہ ہے کہ جب فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ
جَهَنَّمَ مقرر تم اور سوائے اللہ کے جس چیز کو تم پوجتے ہو سب لکڑی ہین جہنم کی شرک کرنیوالے
خوش ہوئے اور دھوم مچائی اور کہنے لگے کہ ہمارے بت کچھہ عیسیٰ عم سے بہتر نہین اور عیسیٰ
جو معبود نصاریٰ کے ہین اگر اس آیت کے حکم سے دوزخ ہین جاوینگے تو ہم راضی ہین کہ ہمارے
معبود بھی اُنکے ساتھہ رہین اس مقام ہین فرمایا ہے کہ ماضربوہ لک الاجدلا بل ھم قوم
خصمون یعنے یہہ بحث جو کافرون نے تیرے ساتھہ کی ہے نہین کی اُنھون نے مگر جھگڑے
اور ضد اور شرارت کے رُو سے کیونکہ لفظ ما تعبدون کا عیسیٰؑ کو شامل نہین ہوسکتا اس لئے
کلمہ ما کا عقل والونکے لئے نہین ہے چیز کے معنے ہین مقرر ہے جسکے معنے جو چیز اور کلمہ من کا عقل
والون کے لئے مقرر ہے جسکے معنے جو شخص اور یہے لوگ جانتے ہین کہ عرب کی لغت ہین اِسطرح
پر آیا ہے باوجود اسکے صرف ضد اور شرارت سے اور اپنے طریق کی پچھہ کر کے یون کہتے ہین
اور روایت ہے کہ ابن زبعریٰ نے یہہ بحث کی تھی حضرتؐ نے فرمایا اسکو کہ افسوس ہے
تیری لوجھہ پر کیا اچھا نادان ہے تو اپنی قوم کی زبان سے **سوال ۱۷** اگر کوئی حدیث
کہ جسپر عمل امام اعظم کا ہوا اور انکے بعد ہزارون محدثین اور فقہا اور علمانے اُس حدیث کو صحیح
غیر منسوخ کہا ہو اور اسی کے موافق عمل کرتے چلے آئے ہون اور فقہ کی کتاب ہین بھی مندرج ہو
پھر اُسی حدیث کو اور کسی محدث نے جو امام کا مقلد نہو ضعیف کہا ہو یا دوسری حدیث اُسکے

خلاف کوئی حدیث کے کتاب مین ملے تو اُس حدیث مین کچھ شبہ یا خلل ہوگا یا نہین رر
اور اُس حدیث کے موافق عمل کرنے مین کچھ نقصان ہے یا نہین جواب اِس بات
کے جواب کو جاننا موقوف اس بات پر ہے کہ پہلے درمیان مجتہد اور فقیہ اور محدث کے فرق
جانے اور وہ فرق یہہ ہے کہ مجتہد کا مرتبہ بلکہ فقیہ کا رتبہ زیادہ ہے اس سے جو صرف محدث
ہے اسواسطے کہ مجتہد وہ شخص ہے جو سب آیات احکامی کو اور اُسکی معانی اور تفاسیر
اور تاویلات اور شان نزولات اور تمام اقسام اُسکے جیسا اصول کی کتابون مین مفصل لکھا ہے
خوب یاد رکھتا ہو اور سب احادیث احکامی اور اُسکی سند کو اور سب راویون کے احوال
کو اور معانی اور مرادات اور تاویلات کو اچھی طرح تحقیقات کیا ہو جیسا کہ جواب مین
سوال عمل بالحدیث کے بطور مثال کے چند امور مذکور ہونگے اور سب اقسام احادیث
احکامی کے جیسا کہ شروح مین کتب احادیث کے مذکور ہے جو حدیث کہ مفصلا جانتا ہو
اور یاد ہو اور سب احکام اجماعی کو بھی یاد رکھتا ہو اور قوت تمام اور استعداد کمال احکام
قیاسی کے بھی نکالنے کی رکھتا ہو اور فقیہ اوسکو کہتے ہین کہ احکام شرعی عملی کو اُنکی دلیل کے
ساتھ جانتا ہو یعنے ہر مسئلہ کو اوسکی دلیل سے قرآن یا حدیث یا اجماع یا قیاس سے جانتا ہو
اور ہر ایک دلیل کی معنی اور مراد اور تاویل کو خوب خیال کیا ہو اور محدث وہ شخص ہے
کہ صرف احادیث کی عبارت کو جیسا سنا ویسا جمع کیا ہو معنے مراد اور محل اور تاویل اُسکی
جانتا ہو یا نہین اور احکام عملی کو دلیلون سے جانے یا نجانے جیسا کہ بہت سے محدثون کا یہی
حال تھا پھر جب کسی مجتہد اور فقیہ نے جس حدیث کو صحیح کہا ہو تو اور کسی محدث کا اُس کو
ضعیف کہنا کچھ معتبر نہین ہے خصوصًا جیسے مجتہد امام اعظم رح جنکا زمانہ حضرت پیغمبر خدا
علیہ السلام کے زمانے سے بہت نزدیک تھا اور وے تابعین مین سے تھے بہت سی
حدیثین اُنھون نے صحابی سے سُنی تھین اور بہت سی تابعین سے جیسا کہ دُر مختار کے خطبے
مین ہے سو اُنھون نے جس حدیث کو صحیح غیر منسوخ کہا ہے اور بعد اُنکے ہزارون فقیہون

نے بھی اس حدیث کو تحقیق کیا تو جیسا امام اعظم رح نے فرمایا تھا ویسا ہی پایا تب انھون
نے بھی اسکو اپنی کتابون مین درج کیا اور فقہ کے مسئلہ پر اُس حدیث سے دلیل لائے
تو اس حدیث کے صحیح غیر منسوخ ہونے مین کسیطرح کا شک شبہ نہین رہا پھر انکے بعد کوئی
ایسے محدث جو امام سے بہت پیچھے تھے اور درمیان اُنکے اور حضرت پیغمبر خدا علیہ السلام
کے آٹھ آٹھ دس دس واسطے راویون کے بلکہ زیادہ گذرے اور اُن کا مرتبہ اجتہاد کا
جیسا امام اعظم کا تھا نتھا بلکہ قریب بھی نتھا بلکہ اُنکو فقاہت مین بھی ویسا کمال نہ تھا
جیسا کہ فقہائے حنفی کو علم فقہ مین تبحر تھا اگر اُنھون نے اپنے مذہب کی رعایت کی راہ سے
یا تعصب کے رُو سے یا اپنی تحقیقات کے لحاظ سے یعنے جن راویون کے وسیلے سے اونکو
وہ حدیث پہنچی وے لوگ اُنکے نزدیک معتبر نہ تھے اگر اس حدیث کو ضعیف کہا تو ایسے
شخص کا ضعیف کہنا امام اعظم اور ہزارون فقہا کے صحیح کہنے کے مقابل مین اُنکے مقلد کے
حق مین بلکہ ہر منصف کے نزدیک ہرگز قابل اعتماد کے اور لایق اعتبار کے نہین ہے اور
دوسری بات یہہ ہے کہ جو حدیث فقہ کی معتبر کتاب مین ہے عمل کے باب مین زیادہ معتبر
ہے اس حدیث سے کہ کتاب حدیث مین ہے اسواسطے کہ فقہا نے التزام کیا ہے کہ جو حدیث
صحیح اور غیر منسوخ ہے فقط اُسی کو فقہ کی کتاب مین درج کر کے ہر مسئلہ پر دلیل لائے ہین
اور جو حدیث ضعیف ہے اسکو اکثر تصریح کر دیا ہے کہ فلانی حدیث ضعیف ہے اور اگر
کوئی حدیث مؤول ہے تو اوسکی تاویل کو دلیل کے ساتھہ بیان کیا ہے اور اگر منسوخ ہے تو
اسکی منسوخیت کی وجہ کو لکھا ہے برخلاف محدثون کے کہ انھون نے صرف اسی بات کا
التزام کیا ہے کہ جو حدیث کسی معتبر سے سنا اُسکو اپنی کتاب مین جمع کیا پھر اور کسیطرح سے
ضعیف ہو یا مؤول ہو یا منسوخ ہو یا نہو جیسا کہ چھہ کتابین حدیث کی کہ صحاح ستہ کر کے
مشہور ہین اُنمین ان تینون قسم کی حدیثین بھری ہوئی ہین چنانچہ شیخ عبد الحق دہلوی
نے شرح مشکوٰۃ فارسی کے مقدمے مین لکھدیا ہے اور امام ہمام نے فتح القدیر مین بکار کر

بسم اللہ پڑھنے کے مسئلہ مین لکھا ہی پھر کوئی حدیث کہ جسپر امام اعظم مجتہد مقدم اور بہت سے مجتہدون اور محدثون اور فقہا اور فضلا کا عمل ہوا ور اُن سبھون نے بالاتفاق اسکو صحیح غیر منسوخ کہا ہوا ور فقہ کی کتاب مین بھی وہ مندرج ہو اگر اور کوئی محدث اسکو ضعیف کہے یا دوسری حدیث اوسکے مخالف کسی حدیث کے کتاب مین ملے تو حنفی کے حق مین بلکہ ہر منصف کے نزدیک اُس حدیث کے سابق مین کچھ خلل واقع نہو گا اور اُسکے موافق عمل کرنیمین ہرگز نقصان نہو گا

باب		بسم اللہ الرحمٰن الرحیم		سیوم

الحمد للہ الذی میز بکلامہ بین الحق والباطل وجعل الاولیا والائمۃ دافعین عنہ حجۃ کل زائغ وعاطل والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ وحبیبہ محمد المختار الامین کما قال اللہ تعالیٰ فی شانہ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین وعلیٰ الہ الطیبین الطاہرین واصحابہ المہدیین واتباعہ المؤمنین الیٰ یوم الدین اما بعد فقیر حقیر خاکسار خادم العلما الراجی الی رحمۃ اللہ الباری مفتی سید عبد الفتاح الحسینی القادری عرف سید اشرف علی ابن المرحوم سید عبد اللہ حسینی پیرزادہ گلشن آبادی عفی اللہ عنہما تمام دیندار مومنین کی خدمت مین ظاہر کرتا ہی کہ ابتدائے شعور مین طالب العلمی کے ہنگام سے آجتک ہر ایک عالم و فاضل و مشایخ وارد معمورہ بمبئی کی ملازمت مین فیض یاب ہوتا رہا اور فرقہ ضالہ وہابیہ خذلہم اللہ جمیعًا کی تردید اشکال و اعتراضات کی بابت ۱۲۶۵ھ ہجریہ مین کتاب تحفہ محمدیہ لکھا اور ۱۲۶۶ھ مین کتاب تائید الحق مسائل اختلافیہ مین اور اظہار الحق حالات مولویان خمسہ مخرجین عن الحرمین الشریفین کی کیفیات مین تالیف کیا اور چھپوایا تھا قریب چالیس برس کا عرصہ گذرا کہ فرقۂ جدیدہ کا فساد ہمارے ملک دکن و کوکن مین دب گیا تھا مگر ابھی مولوی نذیر حسین دہلوی کے آنے اور جانے سے پھر شورش ہوئی اور کتاب معیار الحق و ظفر المبین وغیرہما کے چھپنے سے فساد مذکورہ باطلہ کا

جوش وخروش مسلمانون مین دوبارہ پیدا ہوا کہ لامذہب غیر مقلدین اکثر ہمارے ائمہ
اربعہ کے متبعین خصوصاً بے علم مقلدین حنفیہ کو ترغیب باطل دیکر اردو رسایل چھپوا کر جابجا
تقسیم کرواکے لامذہب بناتے ہین اور امت رسول اللہ ؐ مین تفرقہ اور نفاق ڈالتے ہین
اکثر مسجدون مین مباحثہ ومجادلہ ظفر المبین پر ہوتا ہی لہذا اکثر احباب نے کہا کہ واقفیت
مسایل قدیم وجدید معتقدین وہابیہ کے آپ رکھتے ہین اور مولویان خمسہ محرجین حرمین
شریفین بنام شیخ محمد مراد مفتی سابق بنگالہ وشیخ عبد اللطیف لکھنوی وشیخ محمد بیگ حبشی دہلوی
وشیخ عبد الرحمن بنارسی وشیخ محمود علی بریلوی جو سنہ ۱۲۶۵ ہجریہ کو مرکب دوگن مین بمبئی مین وارد
ہوئے تھے چار مہینے تک آپکے ساتھ مباحثہ تقریری وتحریری ہوتا رہا اور جمع الاخبار وتحفہ محمدیہ
مین چھپتا رہا آخر وے سب مغلوب ہوئے کلمۃ الحق کا اعلان تمام ہندوستان مین ہوگیا اب
خاموش بیٹھنے کا وقت نہین بہت تصنیفات سابقہ ولاحقہ طرفین کی آپکے نزدیک موجود ہین ر
قول فیصل لکھیے اور حق بات ظاہر کردیجیے اسوقت بھی مدد کیجیے تکلیف لیجیے ہرچند ضعیفی ناتوانی
عارض حال رہتی ہی مگر بحکم رب یسر وتمم بالخیر ابتدا سے انتہا تک طرفین کے سوال وجواب ورد
جواب وغیرہ ۲۰ الکتب ورسائل جو کچھہ مطالعہ سے گذرے تھے اسمین سے انتخاب لیکر یہہ کتاب
تبئین المقال لدفع الجدال تالیف کیا اور قول فیصل لکھدیا خدا سے امید ہی کہ غیر مقلدین
کو اسکے دیکھنے سے ہدایت ہووے اور مقلدین مسلمین اہل سنت جماعت اپنے اپنے مذہب
پر قایم رہین اور اِس آخر زمانیکے چودھوین صدیمین ہر ایک نائبان دجال کے بہکانے سے
بچین اپنا دین وایمان سلامت رکھین وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

حامداً ومصلیاً	بسم اللہ الرحمن الرحیم	ومسلماً

رسالہ تبئین المقال لدفع الجدال

تمہید مقدمہ دار العدالت شرعیہ اور محکمہ مذہبیہ اسلامیہ مین سنہ ۱۲۳۱ ہجریہ کو رجوع ہوا تھا

اس مقدمہ مین لامذہبان وہابیہ غیر مقلدین مدّعی ہین
اور مقلّدین ائمہ مجتہدین اہل سنت وجماعت مدّعی علیہ ہین دعوی عمل بالحدیث
کا۔ تقلید ایمہ اربعہ مجتہدین کی بدعت ہے اپنا پانچوان مذہب بنام محمدیہ نکالا ہے اور اہل
سنت وجماعت سے اعتقادات وعبادات ومعاملات مین مخالف ہوگئے مقلدین کو بدعتی
اور مشرک کہنے لگے گواہی تحریرات مولفات طرفین کی بتفصیل ذیل نمبروار معہ مضامین و
مدعا مرقوم ہوتے ہین　　گواہی نشانی کتاب صراط المستقیم مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل
دہلوی تصحیح عبدالرحیم صفی پوری ومحمد علی رامپوری خلیفہ سید احمد صاحب مطبوعہ کلکتہ در مطبع
ہدایۃ اللہ سنہ ۱۲۳۸ مین طبع ہوئی مضمون اوسکا تمام تعریف وتوصیف حضرت سید احمد صاحب
بریلوی کی حد قیاس سے متجاوز کیا ہے سید صاحب موصوف مرید وخلیفہ مولانا شاہ عبدالعزیز
دہلوی کے تھے طریقہ قادریہ وچشتیہ ونقشبندیہ ومجددیہ کی اجازت حاصل کئے تھے مذہب
حنفی تھا فیض روحانی باطنی مقابر سے حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری اور حضرت
قطب الدین بختیار کاکی دہلوی رح کے ملا تھا اور حضرت پیر دستگیر غوث الاعظم کی روح
مطہر سے فیضان قادریہ حاصل ہوا تھا چنانچہ روح پیر قادریہ وپیر نقشبندیہ ایک مہینے تک
تنازع کرتی تھین ہر ایک چاہتی تھی کہ سید صاحب کو اپنی طرف جذب کرے آخر نوبت صلح
مشارکت پر انجام پائی اور فیض قادریہ ونقشبندیہ یکبارگی سید صاحب کے قلب مین بھر دیا
گیا تھا (صراط المستقیم صفحہ ۱۴۰ دیکھو) عبارت صراط المستقیم ملتقطہ از بسکہ نفس عالی حضرت ایشان
بر کمال مشابہت جناب رسالت مآب ص دربدو فطرت مخلوق شدہ بناء علیہ لوح فطرت ایشان
از نقوش علوم رسمیہ وراہ دانشمندان کلام وتحریر وتقریر مصفی ماندہ بود وحضرت ایشان
از بدو فطرت بر کمالات طریق نبوت اجمالاً مجبول بودند وحضرت ایشان جناب رسالت
مآب الصلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ در منام دیدند وآنجناب سہ خرما بدست مبارک خود حضرت
ایشانرا خورانیدند بوضعیکہ یک یک خرما بدست مبارک خود گرفتہ در دہن حضرت ایشان

نہادند و بعد از انکہ بیدار شدند در نفس خود اثری ازان رویای حقہ ظاہر و باہر یافتند و بہمین واقعہ ابتدای سلوک طریق نبوت حاصل شد۔ بعد ازان روزی جناب ولایت مآب علی مرتضی کرم اللہ وجہہ و جناب سیدۃ النسا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالی عنہا را بخواب دیدند پس جناب علی مرتضی رض حضرت ایشانرا بدست مبارک خود غسل دادند و بدن ایشان را خوب شستند وشوکردند مثل شستن وشو کردن آبا مر اطفال خود را و حضرت فاطمۃ الزہرا رض لباسی بس فاخرہ بدست مبارک خود ایشانرا پوشانیدند پس بسبب ہمین واقعہ کمالات طریق نبوت نہایت جلوہ گر گردید و اجتبای ازلی کہ در ازل الازال مکنون بود بہ منصہ ظہور رسید و عنایت رحمانی و تربیت یزدانی بلا واسطہ احدی متکفل حال ایشان شد و معاملات متواترہ و وقایع متکاثرہ پی در پی بوقوع آمد تا اینکہ روزی آنحضرت حق جل و علا دست راست ایشانرا بدست قدرت خاص خود گرفتہ چیزی را از امور قدسیہ کہ بس رفیع و بدیع بود پیش روی حضرت ایشان کردہ فرمود کہ ترا این چنین دادہ ام و چیزہای دیگر خواہم داد انتہی ط کتاب مذکور میں مشایخ متقدمین و متاخرین کے طریقوں سے مخالفت کی ہے خصوصاً شغل برزخ و تصور صورت مرشد پر سخت اعتراض کیا ہے۔ مولوی محمد صالح بخاری و مولوی روح اللہ پنجابی و مولوی حسام الدین رحمہم اللہ کے ملفوظات جو مولوی عبد الخالق نے لکھا ہے کئی مقام پر نکتہ چینی کی ہے اور مولوی ولایت علی عظیم آبادی خلیفہ سید صاحب کے ساتھ معمور بمبئی میں مکالمہ بالمشافہہ بحبول بر طریق نبوت و تنازع روحین پر بڑا مباحثہ ہوا تھا چنانچہ وہ جواب نہ دے سکا اور ۱۲۴۵ھ ہجریہ میں فرار کر گیا بمبئی کے ایک رئیس نامور نے در زد گریخت ۱۲۴۵ اسکی تاریخ لکھی ہے اور ۱۲۴۹ھ کو شہر پنجتار میں ایک فاحشہ کے ہاتھ سے مقتول ہوا

گواہی ۲ کتاب تقویۃ الایمان مولفہ مولوی محمد اسماعیل دہلوی مذکور شہر کلکتہ میں مطبع احمدی باہتمام سید عبد اللہ ابن سید بہادر علی ۱۲۴۲ھ ہجری میں مطبوع ہوئی ہے مضمون شرک و بدعت کے دور کرنیکے واسطے جو آیات بتوں کی شان میں اور بت پرستوں کے واسطے نازل

ہوئی ہین سوانبیا و اولیا کی شان ہین لکھین اور مسلمان اہل سنت وجماعت ومقلدین ائمہ اربعہ عام وخاص سبکو مشرک وبدعتی کہدیا اور فاتحہ اموات وزیارت دہم چہلم نذر ونیاز کو باطل کہا اور اعتقاد مین اہل سنت وجماعت کے بہت سی بدعتین داخل کردین اور عبدالوہاب نجدی کی کتاب التوحید کا سارا ترجمہ شرح وبسط سے کیا غیب اضافی کو غیب مطلق بنایا اور اہانت وحقارت انبیا و اولیا بدرجۂ کمال پہنچایا سنہ ۱۲۵۱ھ مین شہر مدراس کے نواب والاجاہ کے حضور مین مجمع علما کے درمیان مفتی صبغۃ اللہ قاضی الملک اور افضل العلما محمد ارتضا علی خان مفتی صدر عدالت سرکار مدراس نے مولوی محمد علی رامپوری خلیفہ سید احمد سے کتاب مذکور مین چند مقامات پر مباحثہ کیا اور معتقد کتاب مذکور کو کافر ثابت کردیا اور اس مباحثے کی حقیقت واستفتا تحفۂ محمدیہ کے صفحہ ۵ مین مرقوم ہے

گواہی ۳ کتاب تحقیق الفتویٰ فی ابطال الطغویٰ مصنفۂ مولوی فضل حق بن مولوی فضل امام فاروقی حنفی خیرآبادی مولوی اسمٰعیل سے دہلی مین مجمع علما کے حضور مین مباحثہ کیا اور انکو مغلوب کردیا اور کتاب تقویۃ الایمان کا خوب ردیہ بدلایل معقول ومنقول بیان کیا ہے

گواہی ۴ رسالۂ تحقیق التوحید والشرک مصنفۂ ملا دراز حافظ محمد حسن واعظ پشاوری نے مولوی اسمٰعیل سے بالمشافہہ مباحثہ کیا اور انکو لاجواب کردیا یہانتک کہ مولوی اسماعیل نے ظاہرًا تقلید مذہب حنفیہ کا اقرار کیا اور آخر عمر مین رفع الیدین کرنا چھوڑ دیا بعد قصبۂ پنجتار مین افغانون کو سید احمد کا مرید کرواکر افشائے دین جدید کیا تھا آخر وہین مقتول ہوا

گواہی ۵ کتاب حیات النبی مصنفہ قدوۃ العلما شیخ محمد عابد سندھی حنفی مدرس مدینہ منورہ در عربی رد وہابیہ

گواہی ۶ حجۃ العمل فی ابطال الحیل ایک سو سوال اور اسکے جواب مین تصنیف مولوی محمد موسیٰ دہلوی رد وہابیہ مین اور مولوی مخصوص اللہ صاحب نے مفید الایمان فی رد تقویۃ الایمان لکھی ہے اور یہہ دونون صاحبزادے مولانا رفیع الدین ابن مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی کے ہین

۷
گواہی سلاح المؤمنین فی قطع الخارجین تصنیف مولوی سید لطف حق ابن مولوی جلیل الحق
قدرۃ اللہ القادری الحسینی البنا پوری رد وہابیہ قلمی
۸
گواہی تحفۃ المسکین فی جناب سید المرسلین تصنیف مولوی عبد اللہ سہارنپوری در اثبات
اذن شفاعت و خصوصیات آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام قلمی
۹
گواہی سبیل النجاح لتحصیل الفلاح تصنیف مولوی تراب علی لکھنوی ساکن فرنگی محل بیان رد
تقویۃ الایمان مطبع محمدی لکھنوی میں دو بار چھپی ہے ۱۲۵۷ھ
۱۰
گواہی گلزار ہدایت مصنفہ امام العلما قاضی الملک محمد صبغۃ اللہ مفتی مدراس طبع کشن راج
شہر مدراس ۱۲۶۴ھ بیان رد تقویۃ الایمان
۱۱
گواہی رسم الخیرات تصنیف مولانا خلیل الرحمن الحنفی الیوسفی المصطفے آبادی مرحوم بیان رد
عقیدہ تقویۃ الایمان مطبوعہ بمبئی ۱۲۵۹ھ و بیان فاتحہ سیوم دہم چہلم وغیرہ
۱۲
گواہی تحلیل ما احل اللہ فی تفسیر ما احل بہ لغیر اللہ تصنیف مولانا خلیل الرحمن موصوف مطبوعہ
بمبئی ۱۲۵۹ھ بیان ذبیحت و طعام نذر و نیاز وغیرہ
۱۳
گواہی سفینۃ النجاۃ تصنیف مولوی محمد اسلمی ساکن مدراس بیان رد تقویۃ الایمان مطبوعہ
مدراس صفحہ ۳۱۴ و صحیح الایمان مصنفہ علمائے بریلی در رد تقویۃ الایمان
۱۴
گواہی نظام الاسلام تصنیف مولوی محمد وجیہہ مدرس اول مدرسۂ سرکاری کلکتہ بیان
اثبات تقلید حنفیہ و مطابقت حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مطبع احمدی ۱۲۵۷ھ صفحہ ۱۶۱
نظام الاسلام میں مواہیر ہیں حضرت مولانا غلام سبحان قاضی القضاۃ صدر عدالت کلکتہ
مولوی احمد کبیر امین مدرسۂ کلکتہ وارث علی مفتی صدر کلکتہ محمد اکبر شاہ ریاض الدین
وغیرہ سفتا دونہ دستخط علما و فضلائے زمان کے ہیں اور بہت سے خلفائے سید احمد صاحب
کی مہریں و دستخط اس کتاب میں موجود ہیں کہ مقلد ابو حنیفہ کے ہیں
۱۵
گواہی تنبیہ الضالین و ہدایت الصالحین مجموعہ فتوای مولوی محمد اسحاق و علماء دہلی کا اثبات

تقلید شخصی ور دلا مذہب وہابیہ شہر دہلی مطبع سیّد الاخبار ۱۲۶۲ سنہ باہتمام سید عبد الغفور چھپا اسمین علمائے حرمین شریفین کے فتوے ہین جو غیر مقلدین کا عمدہ رد ہے

۱۶
گواہی قوۃ الایمان تصنیف کرامت علی جونپوری خلیفہ سید احمد صاحب در اثبات تقلید شخصی ورد ہفوات معتزلہ وہابیہ پہلے مطبع کلکتہ چھاپ سرب مین بعد چھاپہ سنگی مین ۱۲۶۴ سنہ چھپا مولوی عبد الجبار کا ردیہ جسنے چارون طریقون کو ملا کر احمدیہ طریقہ کا نام اور چارون مذہب کو ملا کر محمدیہ مذہب نام رکھا تھا اُس کے سوال وجواب خوب لکھے ہین

۱۷
گواہی فتوای علمائے مدراس در رد تقویۃ الایمان وتکفیر معتقدان مطبوعہ ۱۲۵۱ سنہ ہجریہ بحکم نواب اعظم جاہ والی کرناٹک جسپر ۳۵ دستخط ومہرین ہین

۱۸
گواہی خیر الزاد لیوم المیعاد تصنیف مولوی ابوالعلا محمد خیر الدین مدراسی قلمی رد تقویۃ الایمان

۱۹
گواہی نعم الانتباہ لرفع الاشتباہ تصنیف حضرت عمدۃ العلما معلم ابراہیم باعکظہ مدرس وخطیب مسجد جامع بمبئی درباب تقبیل الابہامین عند سمع الاذان اشہد ان محمد رسول اللہ مطبوعہ بمبئی باہتمام فضل الدین ککر ۱۲۶۵ سنہ درخاتمہ تائید الحق

۲۰
گواہی تائید الالٓہ ترجمہ نعم الانتباہ تالیف مولوی محمد یونس الحافظ مترجم عدالت بادشاہی فضل الدین ککر کے مطبع مین چھپا ۱۲۶۵ سنہ درخاتمہ تائید الحق

۲۱
گواہی تحفہ محمدیہ مصنفہ مفتی سید عبد الفتاح عرف سید اشرف علی الحسینی القادری گلشن آبادی مطبوعہ شہر بمبئی ۱۲۶۵ سنہ باہتمام فضل الدین ککر بیان احداث فرقہ وہابیہ واستیصال آن واخراج مولویان وہابیہ از مکہ معظمہ ورد مولوی عبد الجبار محمدیہ ساکن کلکتہ واستفتای مولویان مدینہ وفتوائے حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا وتعظیما

۲۲
گواہی تائید الحق ما ماد مفتی شرع شریف عبد اللطیف الحال قاضی القضاۃ معمورۂ بمبئی سلمہ اللہ تعالیٰ مصنفہ مفتی سید عبد الفتاح عرف سید اشرف علی الحسینی القادری گلشن آبادی درباب اثبات شفاعت وتقلید شخصی ورد وہابیہ مطبوعہ بمبئی باہتمام فضل الدین ککر ۱۲۶۵ سنہ ایمان

زیارت قبور و استمداد و بنائے قبہ بر قبر علما و اولیا و عرس و مولود شریف و توسل ارواح قدسیہ و مسائل ذبیحت و حال دوازدہ ماہ و یازدہم حضرت پیر دستگیر غوث الاعظم قدس اللہ سرہ العزیز و کرامات الاولیا حتی تفصیلوار موجود ہے

۲۳ گواہی دفع البہتان مصنفہ مولوی محمد یونس الحافظ مطبوعہ بمبئی ۱۲۶۵ھ افضل الدین کے مطبع مین چھپا در باب حلت و حرمت جانوران وغیرہ بیان ذبیحت

۲۴ گواہی ہدایت المسلمین الی طریق الحق و الیقین مولفہ قاضی محمد حسین الکوفی مطبوعہ بمبئی ۱۲۶۶ھ رد وہابیہ اسولہ عشرہ واجوبہ آن معہ ترجمہ جلد اوّل جامع الفتاوی مین [illegible]

۲۵ گواہی عمدۃ الکلمہ مولوی عبد الحق بن مولوی ضیاء الدین پنجابی رد وہابیہ و فتاوائے علما حیدر آباد دکن مرقومہ مولانا محمد حیدر ابن مولانا محمد مبین لکھنوی

۲۶ گواہی نظم حارق الاشرار فتح اللہ وہابی لاہوری ۱۲۶۷ھ مطبوعہ لاہور ہجو مقلدین اہل سنت وجماعت و انکار کرامات و خرق عادات و ایصال ثواب وغیرہ

۲۷ گواہی جواہر منظومہ ردیہ ہے صراط المستقیم و تقویۃ الایمان کا مطبع جعفریہ ۱۲۶۶ھ مصنفہ مولوی معین الحق دہلوی مولوی محمد علی صاحب کے اہتمام سے دہلی مین چھپا پہلے مصنف اوسکے وہابی بنگئے تھے جب خوب اونکے مذہب کو دریافت کئے شرارت و بطلان ثابت ہوا خدا نے ہدایت دی توبہ کئے اور جواہر منظومہ لکھی اور چھپوا دی

۲۸ گواہی منجی المؤمنین تالیف قاضی محمد حسین ساکن اچرا پرگنہ مالوان علاقہ بمبئی وہابی مذہب کی تعریف مطبوعہ شہر پونہ ۱۲۷۱ھ علمائے مکہ معظمہ و مذاہب اربعہ کی توہین وغیرہ

۲۹ گواہی مائۃ مسایل و اربعین مسائل تالیف مولوی محمد اسحاق دہلوی یہہ دونون نسخے ہین بین لکھے گئے ہین مگر چند جا کاتبون نے عبارات منقول عنہ سے بعض الفاظ چھوڑ دئے ہین یا تبدیل و تغیر کئے ہین دو تین بار چھپی ہین اصل فارسی ہے اسکا ترجمہ بھی اردو مین چھپا ہے

۳۰ گواہی منتہی المقال شرح حدیث لا تشد الرحال مصنفہ مولوی صدر الدین مفتی دہلوی مطبع

علویہ ١٢٦٤ء در بیان زیارت مدینہ منورہ و ثواب آن و بیان عقاب تارک آن

٣١ گواہی تصحیح المسائل مصنفہ مولانا افضل المتاخرین سیف اللہ المسلول مولوی فضل رسول بدایونی بحث زیارت قبور و استمداد و مصافحہ و سماعت اموات و مولد شریف و عرس و نذر و نیاز و فتوای مولوی رفیع الدین ابن شاہ ولی اللہ دہلوی و فتوای مولوی عبد الحی دہلوی و اظہار اغلاط مائۃ المسائل و اربعین مسائل وغیرہ مطبوعہ دہلی صفحہ ٢٢٥

٣٢ گواہی رسالہ مولوی عبد اللہ ساکن پٹن گجرات در رد عقاید باطلہ وہابیہ قلمی

٣٣ گواہی رسالہ صاعقہ رابیہ تصنیف سید جلال الدین عرف مولوی اللہ والا ساکن برہانپور در رد عقائد وہابیہ قلمی

٣٤ گواہی خطبۂ الحافیہ مصنفہ مولوی ارتضا علی خان صاحب قاضی القضاۃ صدر عدالت سرکار مدراس رد عقاید وہابیہ وجوب تقلید شخصی ثابت اور اس زمانہ مین دعوی مجتہد کا محال ہے

٣٥ گواہی کشف الغطا در بیان فاتحہ اموات و اثبات شعور و سماع و امداد و استمداد و ایصال ثواب مطبع احمدی واقع دہلی

٣٦ گواہی رسالۂ تقوی مصنفہ مولوی سخاوت علی مطبع رحمانی ١٢٦١ھ

٣٧ گواہی دلیل القوی احمد علی سہارنپوری مطبع احمدی سنہ ١٢..

٣٨ گواہی شمس الایمان مطبوعہ دہلی اردو اخبار ١٢٦٦ھ مصنفہ مولوی محی الدین تلمیذ مولانا فضل رسول

٣٩ گواہی احقاق الحق و ابطال الباطل مصنفہ مولانا فضل رسول مرحوم مطبوعہ دہلی

٤٠ گواہی سراج الایمان مصنفہ سراج احمد سہسوانی کا احقاق الحق پر اعتراض کیا ہے اور شمس الایمان والے نے اوس کا جواب دندان شکن دیا ہے

٤١ گواہی مجموعہ لٹھ شہر دہلی مطبع رحمانی ١٢٦٩ھ منظوم ہے وہابیون کی طرفداری مین

٤٢ گواہی اژدہ شریعت منظوم رد مجموعۂ لٹھ اہل سنت و جماعت کا طرفدار مطبوعہ لاہور ١٢٦٩ھ در مطبع ریاض سینامرتسر باہتمام شیخ نور احمد مطبوع ہوا

گواہی ۴۳ رسالہ مولوی حیدر بن مولوی مبین الدین لکھنوی ثم الحیدرآبادی
ایضاً فتوای علمای حیدرآباد دکن در رد یہ تقویۃ الایمان وغیرہ
گواہی ۴۴ جواہر الایقان فی شفاعۃ رسول الانس والجان تالیف عبد الکریم در جلسہ سنہ ۱۲۶۹
گواہی ۴۵ تفہیم المسایل مصنفہ مولوی بشیر الدین تلمیذ مولوی حیدر ساکن ٹونک در جواب تفہیم المسایل مطبوعہ دہلی سنہ ۱۲۶۹
گواہی ۴۶ افہام الغافل در جواب مولوی حیدر ساکن ٹونک مطبع محبوبی شہر دہلی مین چھپا تفہیم المسایل کا رد جواب گواہی ۴۷ کتاب حدائق الحنفیہ مصنفہ مولانا فقیر محمد جہلمی لاہوری سنہ ۱۳۰۲
گواہی ۴۸ رسالہ اظہار الحق مطبوعہ بمبئی سنہ ۱۲۰۶ در بیان اخراج مولویان جمسہ از مکہ معظمہ بحضور حاکم المسلمین حبیب پاشاہ والی ریاست جدہ جلد اول جامع الفتاوی مین داخل ہے
گواہی ۴۸ عشرہ مبشرہ مصنفہ مولانا فضل رسول مرحوم کا جس مین دس سوالون کا جواب دیا ہے اور چند مقامات صراط المستقیم و تقویۃ الایمان خارج اعتقاد علماء مشایخ اہل سنت وجماعت مین ایسا ثابت کیا ہے تمام دہلی کے علما کی اسپر صحیح دستخط ہے مطبع محبوبی سنہ ۱۲۶۹ چھپا
گواہی ۴۹ صیانۃ الایمان مصنفہ مولوی حیدر ساکن ٹونک فخر المطابع دہلی مین سنہ ۱۲۸۷ چھپا صیانۃ الایمان مصنفہ مولوی مشہود اسحق شاگرد نذیر حسین دہلوی
گواہی ۵۰ بوارق محمدیہ لرجم الشیاطین النجدیہ مصنفہ مولانا فضل رسول بدایونی مطبع دار السلام دہلی باہتمام نور الدین احمد سنہ ۱۲۶۵ ہجریہ مطبوع شد جمیع مسائل وہابیہ کا رد نہایت معتبر ہے صفحہ ۲۴۳ تمام غیر مقلدین حقیقتاً مقلد ہین عبد الوہاب نجدی کے اور داؤد ظاہری و ابن حزم کے اور ابن تیمیہ وابن القیم کے بخوبی ثابت کیا ہے فارسی عبارت مین ہے
گواہی ۵۱ معتقد المنتقد عربی مصنفہ مولانا فضل رسول بدایونی مطبوعہ بمبئی سنہ ۱۲۰۵ رد عقاید باطلہ معتزلہ وہابیہ خوارجہ عربی عبارت مین ہے
گواہی ۵۲ راہ راست مصنفہ مولوی اولاد حسن قنوجی مطبع کانپور تصحیح مولوی رعایت الحق سہارنپور

گواہی ۵۳ حرز معظم مصنفہ مولانا فضل رسول مطبع محبوبی دہلی ۱۲۶۸ھ مین چھپا در اثبات تبرک قدم شریف و موی مبارک وجواز تعظیم تبرکات انبیا و اولیا

گواہی ۵۴ فتوا حرمین شریفین مطبوعہ بمبئی ۱۲۷۰ھ مزین بمہر حضرت سید ابو السعود مفتی مدینہ منورہ در رد تقویۃ الایمان وغیرہ

گواہی ۵۵ جامع تلبیات صواعق وہابیہ مولفہ مولوی عبد الصمد سہسوانی تلمیذ مولانا عبد القادر بدایونی مطبع الٰہی آگرہ باہتمام بھوخان ۱۲۸۵ھ

گواہی ۵۶ تلخیص الحق در رد جواب فصل الخطاب مصنفہ مولوی فضل رسول بدایونی مطبع حسنی دہلی ۱۲۸۰ھ باہتمام شیخ محمد حسن مطبوع ہوا

گواہی ۵۷ طریقۃ المسلمین مصنفہ مولوی فیض اللہ پنجابی مطبوعہ بمبئی ۱۲۷۰ھ

گواہی ۵۸ مذہب سنیہ رد مذہب وہابیہ مصنفہ مولوی فیض اللہ پنجابی مطبوعہ بمبئی ۱۲۷۰ھ

گواہی ۵۹ حق الیقین مصنفہ مولوی سید عبد الصمد سہسوانی مطبع علی بخش علوی لکھنؤ ۱۲۷۱ھ

گواہی ۶۰ فصل الخطاب مصنفہ مولوی سید شاہ محی الدین ویلوری مطبوعہ مدراس ۱۲۷۵ھ نہایت متبحر مسائل مختلفہ کا بیان بخوبی منقول ہے

گواہی ۶۱ جمال الملۃ والدین مصنفہ مولوی جمال الدین مدراسی مطبوعہ بمبئی ۱۲۷۰ھ

گواہی ۶۲ احقاق الحق مصنفہ مولوی سید بدر الدین الموسوی حیدرآبادی کا تمام مسائل مختلفہ بین رد یہ ہے مذہب وہابیہ کا خصوصاً سید احمد صاحب کے چارون خلیفہ بزرگ کا حال مولوی اسمٰعیل مولوی عبد الحی دہلوی مولوی ولایت علی عظیم آبادی اور مولوی سلیم جو حیدرآباد دکن مین مقید ہوئے تھے

گواہی ۶۳ فوز المومنین بشفاعۃ الشافعین مصنفہ مولانا فضل رسول بدایونی العثمانی مطبع مفید الخلایق دہلی باہتمام محمد شمس الدین در ۱۲۶۳ھ مطبوع ہوا

گواہی ۶۴ رسالہ تامین بالجہر والاخفا مصنفہ مولوی سید عبد اللطیف ویلوری حنفی مطبوعہ ۱۲۸۰ھ

گواہی ۶۵ ہدیہ اثنا عشریہ مصنفہ مولوی معین الدین حنفی مطبوعہ مطبع صدیقی باہتمام میر عنایۃ
اللہ دہلوی سنہ ۱۲۶۹ اسمین بارہ سوالات وہابیہ کا جواب دیا ہے اور بارہ سوال غیر مقلدین
پر لکھے ہین کہ اُس کا جواب کسی نے ابتک نہین لکھا

گواہی ۶۶ تنبیہ الجہال بالہام الباسط المتعال مصنفہ مولوی حافظ بخش بریلوی مطبع بہارستان
کشمیر واقع لکھنو سنہ ۱۲۹۱ رد وہابیہ اور لفظ خاتم النبیین کی بحث ہے جسکا وہابیہ انکار
کرتے ہین اور طبقہ زمین کے نیچے ایک خاتم النبیین ہین ایسا کہتے ہین خدا ہدایت دیوے

گواہی ۶۷ گنجینہ اسرار انصاف فی ردِ رسالہ انکشاف مصنفہ مولوی سید ظہور اللہ مطبع نول
کشور لکھنو سنہ ۱۲۷۵

گواہی ۶۸ اسولہ عشرہ مولوی محمد حسین لاہوری لا مذہب کا وجواب عشرہ مبشرہ مصنفہ مولوی
محمد عمر و مولوی محمد حبیب اللہ پشاوری کا نہایت معتبر صفحہ ۲۳۶ مطبوعہ ریاض ہند امرتسر
باہتمام شیخ نور احمد سنہ ۱۲۹۶ علم اصول فقہ کے قواعد سے دلیل لمّی و انّی کا فرق دلیل صریح و
قطعی سے مفصل بیان کیا ہے اور حقیقت و مجاز کے قاعدے اور مجمل و مفصل کا استعمال قرآن
مجید و حدیث شریف مین کسی مقام مین ہوتا ہے بلمبتدی و منتہی کے فہم کے مطابق تصریح کردیا ہے
کہ جو مقلد ایک امام کا نہین وہ خارج اسلام ہے

گواہی ۶۹ سیف الجبار مصنفہ مولانا فضل رسول بدایونی مطبوعہ صبح صادق غالب الاخبار سیتاپور
سنہ ۱۲۹۲ بار دوم مطبوع شد۔ بار سوم بھی مطبوع ہوئی ہے اسمین تمام حقیقت احداث و استیصال
فرقہ وہابیہ کی ابتدا سے انتہا تک لکھی ہے اور کتاب ہدیہ مکیہ جو رد ہے عبد الوہاب نجدی کی
کتاب التوحید کا مصنفہ مولانا شیخ عبد الرسول او عقیل بن یحیی علوی کا مرقومہ بخط شیخ احمد
باعلوی اور تمام علما و مفتیان مکہ معظمہ کے دستخط ہین اور شیخ الخطبا ابو حامد نے منبر حرم
شریف مین اسکو پڑھکر سنایا دو روز قبل از داخل ہونے فوج وہابیہ مکہ مین مع دلایل شرعیہ تکفیر
وہابیہ پر بڑی دلیل ہے

گواہی۲۷ برہان المومنین علی عقاید المضلین مولفہ مولوی احمد علی خلیفہ شیخ عبد الغفور عرف حضرت اخوند صاحب ساکن صاد مطبع حیدری بمبئی ۱۲۹۱ سنہ شیخ امیر وہابی کا حال اور علمائے حنفیہ کا اجماع اُسکے اقوال واعتقاد کے بطلان پر عربی عبارت مین ہے

گواہی۲۸ تحقیق الحقیقہ مصنفہ مولانا فضل رسول بدایونی مطبوعہ دہلی ۱۲۶۰ سنہ فتوای علمائے دہلی دربیان رد کتاب مائۃ المسائل واربعین مصنفہ مولوی اسحاق دہلوی واثبات تحریف

گواہی۲۹ مختصر شہابیہ مناقب امام شافعی رح وحالات ہفتاد و دو فرقہ اسلامیہ مصنفہ قاضی شہاب الدین مہری مرحوم در مطبع بمبئی فضل الدین کھمکر باہتمام علی خان دیسمکھ ۱۲۷ سنہ

گواہی۳۰ نصرۃ الاخوان مصنفہ مولوی عبد اللہ دہلوی مطبع فاروقی مہتمم سید محمد معظم ۱۲۸۰ سنہ

گواہی۳۱ مذہب معتدل مصنفہ مولوی محمد عبد اللہ دہلوی مطبع فاروقی ۱۲۸۰ سنہ

گواہی۳۲ دلائل واثقہ مولوی محمد شاہ محدث دہلوی مطبع نصرۃ المطابع معہ سوال خمسہ وجواب آن

گواہی۳۳ مجموعہ وجوب تقلید ومکاید غیر مقلدین مصنفہ مولوی محمد وزیر الدین دہلوی مطبوعہ حامی الاسلام مہتمم فیض الحسن خان ۱۳۰۰ سنہ اور رسالہ محبوب المسلمین بھی انکی تصنیف ہے

گواہی۳۴ اظہار الحقیقہ مطبوعہ نولکشور لکھنو ۱۲۷ سنہ در جواب چند سوالات وہابیہ مشتہرہ اودہ اخبار لکھنو

گواہی۳۵ طریق الفلاح مصنفہ مولوی عبد الشکور مرحبا فیض آبادی مطبع رضوی دہلی ۱۲۹۷ سنہ

گواہی۳۶ تحفۃ الاحناف مصنفہ مولوی عبد الشکور مرحبا مطبع رضوی دہلی ۱۲۹۷ سنہ رد مولوی نذیر حسین کے فتوے کا جسمین لکھا ہے کہ عورتون کو عیدین کی نماز مین اپنے ہمراہ مردون نے لیجانا حدیث شریف سے واجب ہے حالانکہ وہ حدیث آیات حجاب کے نازل ہونیسے منسوخ ہوگئی ہے

گواہی۳۷ فتح الاسلام فی رد اضغاث الاحلام مصنفہ مولوی محمد عمر فیض آبادی رد رحیم بخش پنجابی مطبع نامی واقع لکھنو ۱۳۰۲ سنہ

گواہی۳۸ نصرۃ المسلمین الرد علی غیر المقلدین مصنفہ مولوی عبد الغفور خان بہادر تخلص نساخ مولف رباعیات عجائب مطبع حامی الاسلام دہلی مہتمم فیض الحسن خان ۱۲۸۶ سنہ در رد صدیق حسن

خان امیر معزول بھوپال

گواہی [۸۲] نصرة المسلمین علی عداة سید المرسلین مطبع مطلع الانوار سہارنپور مصنفہ عبد الفتاح سوانی دربرد ڈپٹی الکلکٹر امداد علیخان

گواہی [۸۳] ہدایة المومنین الی سلسلة الصالحین مصنفہ مولوی ابو الخیر معین الدین المشہدی مطبع نولکشور سنہ ۱۲۷۵

گواہی [۸۴] فتوای تراویح مصنفہ ابو الحسنات مولوی عبد الحی لکھنوی سنہ ۱۲۹۱ مطبع نولکشور

گواہی [۸۵] احقاق الحق مصنفہ مولوی کرامت علی جونپوری مطبع معدن فیض سنہ ۱۲۹۰ در اثبات مذاہب اربعہ وطریقہائے مشائخین رحمہم اللہ

گواہی [۸۶] شرح الفتوی در اثبات اسلام آبائے آنحضرت علیہ الصلوة والسلام مصنفہ مولوی عبد القدوس بنگلوری مطبع بنگلور سنہ ۱۲۹۷ درباب صلوة الجمعہ ردوہابیہ کہ غیر مقلدین جواز صلوة الجمعہ میں گفتگو کرتے ہیں اور اکثرین نہیں پڑھتے کہ انکے مذہب میں شروط جمعہ موجود نہیں ہیں

گواہی [۸۷] شرح حقیقة الاسلام قاضی ثناء اللہ مطبع محمدی لاہور سنہ ۱۲۹۷

گواہی [۸۸] جوابات استفتای مولد شریف مصنفہ عبد الحلیم دہلوی مطبع مصطفائی کانپور سنہ ۱۲۷۹ وجواز قیام عند السلام

گواہی [۸۹] فتوا در اثبات لفظ خاتم النبیین مخصوص برای آنحضرت علیہ الصلوة والسلام ہے مطبوعہ نظام المطابع مدراس سنہ ۱۲۹۱

گواہی [۹۰] مفاتیح الاسرار التراویح مصنفہ مولوی غضنفر علی مطبوعہ مطبع محمدی واقع لاہور سنہ ۱۲۹۲ کہ روایت بیس رکعات پڑھنے کی ثابت ہے اور روایات آٹھ رکعت اور بارہ رکعت کی رد اسمیں داخل ہے

گواہی [۹۱] فتاوی بےنظیر در نفی مثل نبی بشیر و نذیر مولفہ شیخ محمد یعقوب در مطبع اسدی مطبوع شد

گواہی [۹۲] حقیقة الایمان وحفظ الایمان مصنفہ محمد عبد اللہ مطبع نظامی کانپور سنہ ۱۲۹۱

گواہی ۹۳ فتوای علمائے حیدر آباد دکن مرقومۂ مولانا محمد حیدر

گواہی ۹۴ محبوب المسلمین در رد المنکرین مصنفہ قاضی محمد وزیر الدین دہلوی باہتمام محمد قاسم صاحب کرنٹی مطبع بمبئی سنہ ۱۳

گواہی ۹۵ گلزار فاطمہ مصنفہ محمد ابراہیم بن فضل اللہ مطبع ارمغان دہلی مہتمم میرزا احمد علی سنہ ۱۳۰۳

گواہی ۹۶ تحفۃ الفقیر الی من اجتراء علی المسلم بالتکفیر مصنفہ مولوی عبد القادر باعکظہ باہتمام مجلس تائید الاسلام مطبع محمدی واقع بمبئی سنہ ۱۲۹۷

گواہی ۹۷ اعلام الناس بفتوای مدراس باہتمام مجلس تائید الاسلام مطبع محمدی واقع بمبئی سنہ ۱۲۹۷

گواہی ۹۸ نور الشمعہ مصنفہ مولوی محمد عبید اللہ مدرس مسجد جامع بمبئی مطبوعہ بمبئی سنہ ۱۲۹۶

گواہی ۹۹ نور الاسلام مصنفہ مولوی میرزا محمد لکھنوی مطبوعہ نولکشور سنہ ۱۲۸۹

گواہی ۱۰۰ مجموعہ مسایل در ریل دخانی و اطعمہ نصارا و مسائل رد شبہات وہابیہ سنہ ۱۲۸۳

گواہی ۱۰۱ اصول شرع محمدی مطبع ثمر ہند مقام لکھنو سنہ ۱۲۶۸

گواہی ۱۰۲ تنبیہ الضلول در اثبات اسلام ابائے رسول مصنفہ مولوی عبد القدوس بنگلوری مطبع مظہر العجائب مدراس سنہ ۱۲۸۰ انھوں نے خوب وہابیہ کا رد کیا ہے اور شرح تحفہ محمدیہ کی بھی لکھی ہے

گواہی ۱۰۳ نصرۃ احمدیہ فی رد قول نجدیہ مصنفہ مولوی احمد علی مطبع نولکشور لکھنو سنہ ۱۲۸۷ صفحہ ۱۹۱

گواہی ۱۰۴ محبوب الزائرین مصنفہ مولوی کرامت علی جونپوری
گواہی ۱۰۵ قرۃ العیون ایضاً مصنفہ مولوی صاحب مذکور
} مطبع الطاف حسین لکھنو سنہ ۱۲۸۰

گواہی ۱۰۶ تحفۃ الاخوان فی التفرقہ بین الکفر والایمان مطبوعہ بمبئی

گواہی ۱۰۷ فتوای مفتیان حرمین الشریفین در رد تقویۃ الایمان معہ ترجمہ مولوی عبد السبحان پشاوری ثم المدراسی مطبع ہاشمی مدراس سنہ ۱۲۸۸

گواہی ۱۰۸ تنبیہ الاغبیا فی حیات الانبیا مطبوعہ مدراس مصنفہ مولوی صبغۃ اللہ مدراسی سنہ ۱۲۶۷

گواہی^۱۰۹ استفتائے کبیر در سنہ ۱۲۵۴ھ در باب وجوب تقلید شخصی مطبوعہ دہلی جسپر مولوی اسحاق جانشین مولانا شاہ عبد العزیز و مفتی صدر الدین و مفتی اکرام الدین و رحمت علیخان بہادر مفتی بادشاہی و عبد الخالق استاد مولوی نذیر حسین و مولوی مملوک علی وشاہ احمد سعید نقشبندی سجادہ نشین خانقاہ شاہ غلام علی و مولوی محمد علی رامپوری خلیفہ سید احمد و مولوی محمد حیات لاہوری و مولوی حیدر علی و مولوی محبوب علی تلمیذ خاص مولانا شاہ عبد العزیز مرحوم کے مہر و دستخط ہین اور مولوی محبوب علی نے اسکا ترجمہ شرح و بسط سے لکھکر اس رسالہ کا نام فتح الاسلام رکھا جب کلکتہ کے علما کے پاس گیا وہان آخوند ہارون صاحب نے فتوی علمائے حرمین شریفین اوسکے خاتمہ مین لگا کر تنبیہ الضالین و ہدایت الصالحین نام رکھا جو سنہ ۱۲۶۲ہجریہ مین مطبع سید الاخبار مین بھی دوبارہ چھپا ہی

گواہی^۱۱۰ تنویر العینین مولفہ مولوی اسمٰعیل دہلوی جسکو عبد الحق بنارسی خلیفہ سید احمد نے بنارس مین چند حاشیہ مفسدانہ لگا کر چھپوایا اور غیر مقلدین کو شور و شغب کی طاقت پیدا ہوئی کہ اسمین تقلید کو بدعت لکھا ہی خصوصا امام اعظم کے مذہب سے خلاف کیا ہی

گواہی^۱۱۱ فتواء وجوب تقلید مولفہ مولوی بشیر الدین استاد میرزا فتح الملک ولیعہد شاہی سے مزین کرکے تمام شہر دہلی کے علما و مشایخ کی دستخط کرائی مولوی نذیر حسین نے بھی مہر کر دی تھی تقیہ کی راہ سے

گواہی^۱۱۲ تنویر الحق مصنفہ مولوی قطب الدین شاگرد رشید مولوی اسحاق در باب وجوب تقلید شخصی

گواہی^۱۱۳ توفیر الحق مصنفہ ایضا تصنیف مولوی قطب الدین دہلوی ایضا مع شرح و بسط

گواہی^۱۱۴ معیار الحق مصنفہ مولوی نذیر حسین در رد تنویر الحق مطبوعہ لاہور مضمون بدگوئی و تشنیع ائمہ اربعہ مجتہدین کی خصوصا امام اعظم ابو حنیفہ رح کی شان مین کلمات قبیح لکھے ہین اور آپکے تابعین ہونے کا انکار کیا ہی علمائے دہلی سے تقیہ کرتا تھا معیار الحق نے اسکی قلعی کھولدی

گواہی^۱۱۵ تحفۃ العرب والعجم مصنفہ مولوی قطب الدین متضمن فتوائے علمائے حرمین شریفین مع شرح

وترجمہ آن در رد معیار الحق مطبع حسنی واقع دہلی ۱۲۸۵ھ قریب ۵۰ علمائے عرب وعجم کی اسپر گواہیان دستخط ہین وجوب تقلید شخصی ثابت کیا ہے غیر مقلدین کے ابطال پر اہل سنت وجماعت کا اجماع واتفاق ہوگیا ہے صفحہ ۱۰۸ اسمین علمائے حرمین شریفین کا فتوی ہے

گواہی ۱۱۶ کتاب مدار الحق فی رد معیار الحق مصنفہ مولوی محمد شاہ دہلوی در رد معیار الحق بہت عمدہ معتبر ہے مطبوعہ دہلی مطبع حسنی ۱۲۸۵ھ صفحہ ۱۰۷ مصنف لکھتے ہین کہ چند روز مین نذیر حسین کے درس خانہ مین بیٹھتا تھا جب انکے تقیہ کے فریب اور عقیدے کی بدبو معلوم ہوئی جانا ترک کیا پھر معیار الحق مین انھون نے اپنا اعتقاد ظاہر کردیا تب مجھکو واجب ہوا کہ انکے فریب سے مومنین کو آگاہ کرون اسلیئے مدار الحق لکھا اسپر دستخط علمائے دہلی وغیرہ قریب ۱۶ ہین

گواہی ۱۱۷ انتصار الحق مطبع صدیقی بانس بریلی مین رد معیار الحق مطبوع ہوئی ۱۲۹۰ھ مین مصنف اسکے مولوی محمد ارشاد حسین فاضل اجل مشہور ہین صفحہ ۴۱۶ تقطیع کلان ہے حاشیہ پر معیار کی عبارت بھی لکھی ہے اور متن مین اسکا جواب بآداب عالمانہ تحریر فرمایا ہے اس ایک کتاب کی گواہی سو گواہون سے زیادہ معتبر ہے

گواہی ۱۱۸ مجموعہ فتاوی علمائے دہلی در رد ہفوات وخرافات لامذہب غیر مقلدین وغیرہ

گواہی ۱۱۹ ظفر المبین فی رد مغالطات المقلدین مصنفہ محی الدین جاٹ لاہوری نومسلم تاجر کتب فروش کی ہے مطبع محمدی شہر لاہور نام اصلی اسکا ہری چند دیوان چند کھتری ساکن علی پور ضلع گوجرانوالہ علاقہ پنجاب ہے ۱۲۹۸ھ مین مطبوع ہوئی ہے بعض گواہون کے مولفات سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر غیر مقلدین کے مولوی روپئے محنتانہ لیکر دوسرے شخص مالدار کا نام تصنیف مین داخل کردیتے ہین بلکہ بعضے مولوی مقلدین لکھنو وغیرہ کے روپئے محنتانہ لیکر غیر مقلدین کو رسالے فتوے بنادیتے ہین اور اپنا نام چھپا کر دوسرے کے نام سے مشتہر کرتے ہین کیونکہ اس بیچارے کو تفسیر بیضاوی وکشاف اور شروحات صحیح بخاری ومسلم اور حواشی ہدایہ ودر المختار کے پڑھنے اور سمجھنے کی لیاقت کب حاصل ہوئی ہے جو شریعت محمدیہ واہل سنت وجماعت کے

ایمہ مجتہدین اور اونکے مقلدین کے مغالطات بتلاوے اور ثابت کرنیکو چاہیے اسکے پیرو
استاد کو بھی کتب دینیہ کے سمجھنے کی قابلیت بالکل نہین ہی فقط
گواہی ۱۲۰ فتح المبین فی کشف مکاید غیر المقلدین معہ ضمیمہ تنبیہ الوہابین مصنفہ مولوی محمد منصور علی بن
مولوی محمد حسن مرادآبادی در مطبع دار العلم فرنگی محل واقع لکھنؤ باہتمام مولوی محمد یعقوب سنہ ۱۳۰۱
معہ ضمیمہ تنبیہ الوہابین مطبوع ہوئی ہی صفحہ ۵۲۴ یہہ کتاب معتبر ردیہ ہی ظفر المبین کا نہایت محنت
اور تحقیقات سے فاضل اجل نے لکھا ہی اسکی بھی گواہی سو گواہ سے بہتر اور معتبر ہی اکثر علماء
دہلی و بریلی و حیدرآباد دکن کی اسپر تقریظات و دستخط قریب ۴۳ لکھی ہین جو شخص ظفر المبین کو دیکھے
ضرور فتح المبین کو اور تذکرۃ المذاہب کو بھی دیکھے فقط
۱۲۱ تذکرۃ المذاہب مصنفہ فاضل المعی مولانا عبد القادر مدرس اعلی اہو گلی کالج مطبع مدیکل پریس
آگرہ سنہ ۱۲۹۹ باہتمام مولوی امام الدین مطبوع ہوا
گواہی ۱۲۲ تبصرۃ الحقایق لعبرۃ الخلایق مصنفہ فاضل المعی مولانا عبد القادر موصوف مطبع مدیکل پریس
اکبرآباد سنہ ۱۲۹۹ رد ظفر المبین و معیار الحق بلکہ تمام کتب وہابیہ کا دلایل معقول و منقول سے غیر
مقلدین کو مردود کر دیا ہی صفحہ ۳۲ ، خاتمہ مین اس کتاب کے تقریظات و دستخط علماء نامی
گرامی ہم عصر کے ہین ایک سو سے زیادہ اور اعتبار اس کتاب کا ہزار گواہ کے برابر ہی
گواہی ۱۲۳ ما احسن الادلۃ القویہ لدفع الحیل الوہابیہ مصنفہ فاضل المعے موصوف ہی نہایت عمدہ
طور سے ہر ایک سوال غیر مقلدین لا مذہب وہابیہ کا جواب شافی و کافی دیا ہی بلکہ جواب
ترکی بترکی کہین تو بجا ہی مطبع مدیکل پریس سنہ ۱۳۰۰ حرمین شریفین کے علما کا فتوا اور تقاریظ علماء
ہند کے و دستخط پچاس سے زیادہ ہین صفحہ ۳۸۵ ہر ایک تقریظ بمنزلہ ایک رسالہ ہی تمام مسائل
مختلفہ کا جامع ہی تیرھوین صدی کے آخر سال مین تصنیف ہوا ہی جامع اکثر ابحاث کا ہی
اعتبار اسکا ہزار گواہ سے بھی زیادہ ہی
گواہی ۱۲۴ جامع الفتاوی مصنفہ مفتی سید عبد الفتاح الحسنی القادری گلشن آبادی چہار جلدون مین

جسکی جلد اول مطبع فتح الکریم بمبئی مطبوعہ ۱۳۰۳؁ھ مین چھپی ہی صفحہ ۲۱۲ اسمین ۵۴ استفتا ہین اور ہر استفتا مین دس بیس مسائل معہ دلائل ہین

۱۲۵ گواہی تبئین المقال لدفع الجدال مولفہ مفتی سید عبد الفتاح الحسینی القادری جامع الفتاوی کی دوسری جلد لہذا مین داخل کیا ہی اور بطور قول فیصل کے لکھدیا ہی تمام رسائل وہابیہ وغیر مقلدین و لامذہب کو بخوبی مطالعہ کیا ہی اور رسایل وکتب مقلدین جو اس تیرھوین صدی مین علمائے ہند وعرب وعجم نے تصنیف کیا وجواب در جواب بتصریح قواعد علم مناظرہ کے لکھا اب مباحثہ ومکابرہ کی نوبت پہنچی بلکہ مجادلہ تک حالت طرفین کی آئی اقوام دیگر وفرقہای مختلف انکی بحث پر ہنستے ہین دشمنان دین روپئے دیکر لڑاتے ہین دانے ڈالکر مرغے لڑواتے ہین کیونکہ نئے رسالے غیر مقلدین کے دس پانچ برس کے اندر جو بنے اور چھپے بالکل دلایل شرعیہ ودینیہ سے خالی نظر آتے ہین صرف نفسانیت اور ضد کے سوائے کچھ نہین اب علمائے مقلدین کو بھی اونکا جواب لکھنا ضرور لاچاری سے ہوا کہ وہ معذور رہین پہلے محمد حسین لاہوری نے لکھا کہ میرے دس سوال مشروط کا جواب مقلدین اہل سنت وجماعت کی دیوین ہر سوال کے عوض مین دس روپئے دونگا ابھی کسی عالم نے مقلدین سے انکے جواب لکھے اور اپنی طرف سے دس سوال مشروطہ لکھے کہ اگر کوئی غیر مقلدین مین سے اونکا جواب لکھیگا ہر سوال کے بدلے مین بیس روپئے دونگا ابھی کسی نے دس سوال لکھے اور جواب کے واسطے ایک اشرفی یا دس اشرفی دینے کا قرار کیا ہی لاحول ولاقوۃ الا باللہ یہہ علما کا مباحثہ نہین بلکہ دین مین کھیل ہی نعوذ باللہ منہا من ہذہ الہفوات والمزخرفات اگر ہمت ہی دینداری کی تو حاکم مسلمین وعلماء حرمین شریفین کے پاس ایک محاکمہ لیکر چلو وہ جو کہین سو قبول کرو مگر فضیحتی اپنے دین ومذہب کی ملا یادریون کے حسب الغرض مت کرو اور ہنود کے سامنے پشیمانی مت اٹھاؤ ایک شخص قوم ہنود نومسلم دین مین فساد کرنیکو مسلمان ظاہر مین عبد اللہ بن سبا کے جیسا ہوا ہی آسکے ساتھی مت بنو اگر آج نہ سمجھوگے تو کل پشیمان ہوگے فماذا بعد الحق الا الضلال ۱۲

فصل اوّل در تمہید مقدمہ و زبانی گواہان مولفان کتب مذکورہ کی

جب مقابلہ اور ترمیم بنظر غور از چشم انصاف بلا اعتساف ہر ایک گواہ کی تحریرات پر کیا گیا اور ہم ایک دوسرے کے علم و قیاس کو بقسطاس حق شناس حتی الامکان موازنہ کیا بعضے بسبب سبکی و خفت کے بلند ہو جاتے تھے اور بعضے از باعث گران جانی و سنگینی کے تہ نشین رہتے تھے پھر نظر ثانی ہر ایک گواہ معتبر اور عالم متبحر کی تحریرات و اشارات پر کی گئی اور ہر ایک کے دعوے پر دلیل کا ربط و ضبط دیکھا گیا از خود مدعیوں کی گواہیاں لی گئیں تو معلوم ہوا کہ ابتدائے فساد سنہ ۱۲۳۸ ہجریہ سے آغاز ہندوستان مین ہوا لیکن گواہی ۹۶ کے دیکھنے سے صاف مفہوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۲۱۳ ہجریہ مین عبد الوہاب نجدی نے خروج کیا تھا اور مقلدین ائمہ اربعہ اہل سنت و جماعت کو شرک و بدعت سے متہم کر دیا اور اپنا نیا مذہب کتاب التوحید مین لکھا کہ جو اس سے مخالف ہے سو مشرک ہے قتل و نہب اُسکا جائز ہے چنانچہ در المختار کے حاشیہ شامی اور تاریخ مصر مصنفہ محمد بن نصر الشامی اور ہدیہ مکیہ رد کتاب التوحید نجدیہ مین تفصیل سے مرقوم ہے اور بتصریح مذکور ہے یہان گواہی ۹۶ کتاب سیف الجبار صفحہ ۱۰ اکی عبارت بجنسہ لکھی ہے اصل اِس فتنے کی یہہ ہے کہ صحیح بخاری مین حضرت عبد اللہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا وَيَمَنِنَا یعنے اے اللہ برکت دے ہمارے مُلک یمن مین اور مُلک شام مین قَالُوْا وَفِيْ نَجْدِنَا یعنے لوگون نے عرض کیا کہ ملک نجد کیواسطے بھی دعا فرمایئے آنحضرت صلعم نے پھر دعا فرمائی ملک شام و یمن کی پھر لوگون نے عرض کیا واسطے ملک نجد کے آخر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلَعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ یعنے ملک نجد مین زلزلے اور فتنے ہونگے اور اس سے نکلیگی امت شیطان کی یہہ معجزہ پیغمبر خدا ﷺ کا بارہ سو برس کے بعد ظاہر ہوا شرح اُسکی یون ہے کہ سنہ ۱۲۱۳ ہجریہ مین سلطان عبد الحمید خان

غازی جو بڑا عادل دیندار تھا جنت نصیب ہوا سلطان سلیم ثالث اسکے بھتیجے نے اُسکے
بیٹون کو نظر بند کر کے زبردستی سے بادشاہ ہوگیا اور بہت امیرون سردارونکو جو خیرخواہ
سلطنت تھے قتل کیا رعیت پر ظلم کیا پاشا ترکی زبان مین صوبہ و حاکم کو کہتے ہین اکثر منحرف
و سرکش بنے سلطنت مین خلل پڑ گیا جو زبردست ہوا کمزور کا ملک چھین لیا حرمین محترمین
کی حکومت شریف مکہ مین بنی فاطمہ کے متعلق تھی آمدنی کم خرچ زیادہ تھا اسلئے ہر سال موسم
حج مین سلطان روم کیطرف سے امیر الحاج آتا تھا اور نقد و جنس بیشمار وہانکے سادات و ملّا
و اہل خدمات کو تقسیم علیٰ حسب مراتب کر دیتا تھا اور ہدیہ نذرانہ ہر ایک امیر و زیر و پاشا کی
طرف سے پہنچتا تھا سب آمدنی کا حساب کرورونکا ہوتا تھا فوج سلطانی شریف مکہ کے تابع سرکشونکی
تنبیہ کو مستعد رہتی سب اہالیان حرمین آسایش و رفاہیت سے زندگانی بسر کرتے تھے جب
سلطنت رُوم بگڑ گئی شریف مکہ کی حکومت مین ضعف آگیا آمدنی مین خلل پڑا فتنے حادثے
اطراف ملک مین ظاہر ہوئے بڑا فتنہ ملک نجد کا ہے جو حجاز و عراق عرب کے درمیان ۴
کوہستانی ملک ہے اور شیطان ملعون اُسی نجد کے شیخ کی صورت اور لباس مین مکہ کے کافرونکا
شریک دار الندوہ مین بنا تھا اور ہجرت کے قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت پر
مشورے مین شریک تھا اس سبب سے شیطانکو شیخ نجدی کہتے ہین اِس حادثہ کا کیا بیان
کرون مکہ و مدینہ کے رہنے والون نے یزید اور حجاج کا ظلم جو کانون سے سنے تھے نجدیہ کے
ہاتھ سے اپنے آنکھون سے دیکھے۔ تفصیل اس کی یہہ ہے شیخ عبد الوہاب نجد کا رہنے والا جسکا
خاندان علم ظاہری و باطن مین مشہور صاحب سلسلہ حنبلی مذہب تھا اُس ملک کے لوگونکا اُسپر
بڑا اعتبار تھا سلطنت کی خرابی دیکھکر ارادہ بادشاہی کا کیا دینداری کے حیلے سے اپنے مریدین
معتقدونکو جمع کر کے کہا کہ مکہ و مدینہ لے لیجئے کہ فوج سے خالی ہے اور مال و خزانہ بیشمار وہان
جمع ہے جب یہہ ملک اور خزانہ قبضے مین آگیا تو اطراف کے ملک پر دخل ہو جانا آسان ہے
کہ سب پاشا آپس کے نفاق و نزاع مین خراب حال ہوگئے ہین یہہ صلاح ٹھہرا کر عبد الوہاب نے

اپنے عزیزون اور خلیفون کو وعظ کہنے مین اور مریدون اور معتقد جمع کرنے مین مشغول کیا اور مجمع عام مین وعظ کہنا شروع کیا کہ شرع مین بادشاہ ضرور ہے احکام دین کا جاری ہونا ظالم کا تدارک مظلوم کی دادرسی عید و جمعہ کا انتظام حاکم مسلمین پر موقوف اور بادشاہ روم و شام صرف برائے نام ہے حکم اسکا نافذ نہین اسکو بادشاہ کہنا جھوٹ بولنا ہے کہ بڑا گناہ ہے اور خطبہ مین کہ عبادت ہے جھوٹھ بولنا نہایت بیجا ہے چاہئے کہ سب حاضرین ملکر ایک شخص کو سردار مقرر کرین مگر مجھکو معاف رکھین کہ دنیا کی طرف رغبت نہین رکھتا ہون پہلے ان لوگون نے جو ملے ہوئے تھے پھر سبھون نے کہا کہ سوائے آپ کی ذات شریف کے اور کوئی اس کام کے لایق نہین ہے کہا کہ مجبور ہون جماعت مسلمین کے خلاف کیونکر کرون لاچاری سے قبول کرتا ہون مگر ایک شرط سے کہ عقاید و اعمال مین میرے مطیع رہو اور میرے حکم سے نہ پھرو آخر سب سے بیعت لیکر امیر المومنین بنا اور نام اسکا سلطان کی جگہہ خطبہ مین داخل ہوا قصبہ درعیہ کہ اس کا وطن تھا تختگاہ قرار دیکر اپنی اولاد و اقارب کو شہرونکا حاکم کیا اور عدل و انصاف نیداری ظاہری و تاکید نماز روزہ کی خوب جاری کی اور اجلاس امامت کے روز سے ملک کا انتظام اپنی ذریت کے حوالے کیا اور آپ مشغول ہوا ایک نیا مذہب بنانے مین کہ اہل سنت و جماعت کے چارون مذہبون سے جدا ہو کہ اس مذہب کے رو سے وہ کافر ٹھہرین کچھہ مسئلے متفرق خارجیون کے معتزلہ کے کچھہ ملاحدہ ظاہریہ کے اور کچھہ اپنے دل سے جوڑکر ایک رسالہ بنایا محمد نام اسکے چھوٹے بیٹے نے اسمین کچھہ بڑھاکر کتاب التوحید نام رکھا اور پھر اسکو آپ اختصار کیا حاصل اسکا یہہ ہے کہ تمام امت مرحومہ کافر ہے خصوصا رہنے والے حرمین شریفین کے تاکہ انکا لوٹنا اور مار ڈالنا جہاد ٹھہرے چند نسخے اسکے حاکمون کے پاس بھیجے گئے حاکمون نے اسے ظاہر کیا محکومون نے قبول کیا اور بہت خوش ہوئے کہ مکے کی لوٹ اور جہاد کا ثواب ملیگا۔ آخر مسعود نام اخبث ذریہ اس عاقبت نامحمود کی نے بنام نہاد زیارت کعبہ ۱۲۲۱ سنہ ہجریہ اواخر ایام سلطنت سلطان سلیم ثالث مین بڑی بھیڑ کے ساتھہ اللہ تعالی کے گھر پر چڑھائی کا ارادہ کیا۔ یہان کے

رہنے والے انکا پہلا حال عدالت و دینداری کا سنکر انکے آنیسے بہت خوش اور مشتاق ملاقات
کے ہوئے مگر چند آدمی کہ قریب اس عزیمت کے وہان گئے تھے اور رنگ دین کا حال دیکھہ
سنکر آئے تھے انھون نے مکہ مین اُسکا تذکرہ کیا اور لوگون نے شریف سے عرض کی کہ حال
اُنکا اچھا نہین ہے ترکی فوج شام و مصر کی چھاونیون سے بلوائیے یا عرب کے قبائل کو جمع
کیجئے کہ نجدیہ کا بندوبست کرنا ضرور ہے کہ سرحد حجاز مین نہ آجاوین اگر وہ یہان آگئے تو پھر
تدارک نہین ہوسکیگا شریف نے اُسی پہلے حال سے دھوکا کھا کر کہا معاذ اللہ مین خانۂ خدا کی
زیارت کرنیوالون کو روکون اور کہنے والونپر بڑا غصہ کیا کہ پھر کوئی اُس سے مفسدانہ بات نہ کہے
اس عرصہ مین خبر آئی کہ سعود نامسعود انبوہ نامعدود لیکر مکہ پر آتا ہے پھر لوگون نے شریف
سے کہا کہ آپکی غفلت سے حرم کا ہتک اور حاجیونکا قتل اور مالون کی لوٹ ہوجائیگی شریف
نے وہی جواب دیا کہ مسلمان سنت پر چلنے اور تقوی کا دعوی رکھنے مین ایسی بڑی گناہ اُنسے
نہین ہونیکی یہان یہی قیل وقال رہی کہ وہ اشقیا قرن المنازل تک کہ میقات اہل نجد کا
ہے آپہنچے وہان سے دوڑ مار کر مکے کو چھوڑ طایف پر آ ورے حیبہت اور بے باز پرس چارون
طرف سے گھیر گھیر کر قتل کرنا شروع کیا جو سامنے آیا کیا مرد کیا عورت کیا چھوٹا کیا بڑا سب کو
شہید کیا اور مسجد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اور اثار متبرکہ سب ڈھاکر
زمین سے برابر کر دئیے تمام مال و متاع پر تصرف کرکے مکہ معظمہ پر ارادہ کیا جب ایک
منزل مکہ باقی رہا تھا کہ کچھہ بھاگے ہوئے زخمی طایف کے مکے مین آپہنچے اور طایف کا حال
شریف سے عرض کیا شریف کے پاس صرف پانسو غلام تھے اور مدد بلوانے کی مہلت کہان
اور کتاب التوحید بھی ایکدن آگے مکہ مین آئی تھی علمائے مکہ نے اُس دن حرم مین اجماع
کیا کفر پر نجدیہ کے اور حرم کے خدام اور شہر اور بازار کے لوگونکو متفق کیا اُن سے لڑنے پر
اور فتوی اجماعی مہری چارون مذہبونکے عالمون کا بعد مغرب شریف کو دیا اور کہا کہ سب
مسلمان آپ کے ساتھہ لڑنیکو تیار ہین اور سامان درست کرنیمین لڑائی کے مشغول ہین علی الصباح

آپ سب چلکر جمعیت کے ساتھ حرم کی حد پر اونکو روکین اور لڑین یہہ ماجرا اجماع وغیرہ کا جمعہ
کے دن ساتوین محرم سنہ ۱۲۲۲ کو ہوا آٹھوین تاریخ صبحکو سب لوگ تیار منتظر شریف کی برآمد
کے تھے مگر شریف برآمد نہوئے طائف کا حادثہ سنکر گھبرا گئے اور اپنی غفلت پر شرمندہ اور
فوج کے نہونے سے ڈرے اور نادم ہوئے اور بھی ابھی تک اس شبہہ مین کہ شاید طائف
والون نے پہلے قصہ شروع کیا ہوا ور اس گمان پر مطمئن کہ طائف مین جو ہوا سو ہوا حرم مین تلوار
نہ چلاوینگے اور لوٹ مار نکرینگے کہ کلمہ پڑھتے ہین — لوگون نے ہرچند عرض کیا کہ یزید وحجاج
و قرامطہ کیوقت مین کیا کیا نہین ہوا وہ بھی کلمہ پڑھتے تھے اور حال نجدیہ کے عقاید کا کتاب
التوحید سے اور اُنکے افعال کا واقعہ طائف سے ظاہر ہو گیا ہے اور ہر طرح کی باتین نوبنوبط
معروض کین لیکن شریف گھر سے باہر نہ نکلے اس عرصہ مین شریف کے غلام بھی اہل شہر سے متفق
ہوئے اور شریف سے اذن چاہا شریف نے کہا کہ مین حکم قتال کا بیت اللہ کی زیارت کرنیوالون
پر کیونکر دون اس تکرار مین پہر دن آگیا اور کوئی بات قرار نہ پائی کہ ناگہان خبر آئی کہ نجدیہ
تلوارین مارتے اور لوٹ کرتے ہوئے داخل حد حرم کے ہوئے اُسوقت شریف کو ان خبیثونکی
خباثت کا الیقین ہوا سوا بھاگجانیکے کچھ چارہ نہ دیکھا اپنے غلامون کو ساتھ لے جدے کو چلے
گئے اور وہانکے قلعے مین پناہ پکڑی اور مکے کے رہنے والے مرد عورت گھرونکو چھوڑ کر
کچھ پہاڑون پر چڑھگئے کچھ مسجد الحرام کو پناہ سمجھکر اسمین آبھرے نجدی بیدین بے اس کے
کہ کوئی مقابلہ کرے چارون طرف سے کمال سفاکی اور بے باکی کے ساتھ مسجد الحرام مین گھسے
وہ لوگ کہ کعبے کے پردہ مین چھپے اور قبہ زمزم و حطیم و مقام ابراہیم مین دبے ہوئے تھے اونکا
بھی پاس ادب نکیا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ کیا کہون جو اُنھون نے کیا دل یاری
نہین دیتا حجر اسود تک اُنکے ظلم سے نہ بچا کہ اسمین بھی صدمات زد و ضرب سے شق آگیا تمام
مال شریف اور اہل مکہ کے گھرونکا اور حرم کے کارخانونکا اور نذور کعبہ اپنے تصرف مین
لے لیا اور کچھ نچھوڑا جب حکم دیا کہ اہل مکہ پہاڑون سے آکر اپنے گھرونمین آباد ہون مگر

جسکے ہاتھ مین ہتیار ہوا اسکو مار ڈالو لیکن مکے کے شریفون کی قوم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت اور سیادت انکی صحیح اور تمام عالم مین معتبر کسیکو امان نہین کیا مرد کیا عورت کیا چھوٹا کیا بڑا عالم و جاہل جہان پاؤ مار ڈالو اس حکم کے مشہور ہونے سے اہل بیت نبوی مین جسکو طاقت بھاگنے کی تھی جدھر کو راہ پائی آوارہ ہوگئے اور جوان اشقیا کے ہاتھ پڑا شہید ہوا باقی ماندہ لوگ اپنے گھر و نمین آئے کہ سامان و اسباب سے خالی تھے ۔ اے مسلمانو سنو اور رو‌ؤ اور عبرت پکڑو جس جگہہ کہ جانور کا شکار کرنا اور سایہ پانی سے بھگانا اور درخت کاٹنا اور گھاس اکھاڑنا اور تنکا اکھاڑنا حرام ہوا اور آدمی وہان گناہ کے قصد کرنے پر ماخوذ ہوا اور درندہ جانور بکری وغیرہ کے پیچھے دوڑے اور وہ بکری حرم کے حد مین گھس جاوے تو درندہ جانور پیچھے پھر جاتا ہے اور حرم کی حد مین داخل نہین ہوتا اور اڑنے والے جانور خانہ کعبہ کے مقابل آجاتے ہین دائین بائین پھر جاتے ہین اس مکان کے اوپر سے نہین گذرتے اور اسی طرح کی بہت برکتیان ہین ان شیاطین سفاکان بیدین نے ایسے مکان متبرک مین کیا کیا بے دینیان کین بعد فراغت تخریب مکہ معظمہ کے متوجہ ہوئے مدینہ منورہ کے غارت کرنے پر تھوڑی سی فوج لیکر دوڑے راہ مین جسکو پایا شہید کیا جب مدینہ منورہ کو جا مارا جو مکہ معظمہ مین کیا تھا ویسا وہان بھی کیا لوٹ مار کے سوا مساجد مقدسہ اور مقابر متبرکہ اور آثار صحابہ واہل بیت سب منہدم و مسمار کر ڈالا ایک مکے مین کیا مدینے مین کیا راہ مین وہ سب مسجدین کہ ان ملحدون نے ڈھائین بنائی ہوئی صحابہ اور تابعین کی تھین اور اس وقت سے اب تک زیارتگاہ تمام مسلمین کی تھین کتب فقہ اور حدیث مین اُن مکانونکی زیارت اور اُن مین نماز کو تبرک کرنا آداب مین لکھا ہے اور بعضے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اذن سے بنائی ہوئی تھین یہہ غضب دیکھو کہ مسجد قبا مین بھی اُن ملحدون نے بکمال بے ادبی کی آخر کو روضۂ مقدسہ نبویہ علی صاحبہا الف الصلوٰۃ والتحیۃ کو کہ صنم اکبر نام رکھا تھا ارادہ ڈھانیکا کیا اور جماعت اس نیت ناپاک سے وہان گئی جب دروازہ کھولا ایک اژدہا

کے فنکار کی آواز آئی کہ سب خاک سیاہ ہوگئے اور روح ناپاک اُن کی دوزخ کو پہنچی الغرض وہان ظلم سے پیٹ بھر کر معہ تمام اسباب وسامان نقد وجنس لیکر مکہ کو آکر فوج مین ملے اور پاؤن پھیلائے حجاز اور نجد کے شہرون پر دست درازی کی بعضے عراق کے شہرون کو بھی جو فوج سلطانی سے خالی تھے لوٹ لیا اور قتل وغارت کیا کربلائے معلّٰی مین بھی جو مدینہ منورہ مین کیا تھا کیا مگر جدّہ پر قصد نکر سکے کہ قلعہ مستحکم تھا اور اُس مین توپین بھی تھین اور شریف بھی باہر آنے کی طاقت نہ رکھتے تھے اسی حال مین ایک زمانہ گذر گیا عجب طرح کا مخمصہ تمام ملک کے رہنے والون کی جان پر تھا شروع اس فتنہ کا سلطان سلیم ثالث کی سلطنت مین اُسکی غفلت اور بے عقلی سے ہوا تھا اور اُسکی بے توجہی سے وہابیہ کا فتنہ زور پکڑا تھا جب سلطان محمود خان غازی ابن سلطان عبدالحمید خان تخت سلطنت پر آیا پراگندگی کو حکمت عملی سے جمع کیا اور محمد علی پاشاہ والی مصر کو حکم جہاد نجدیہ پر کرنیکا دیا محمد علی پاشا نے اپنا فرزند ابراہیم پاشا کو فوج قواعد دان ہمراہ دیکر حجاز پر بھیجا اُسنے اکر ایسا تدارک کیا کہ نام ونشان نجدیہ کا باقی نرہا اور جتنا اسباب کہ مکہ ومدینہ وکربلا وغیرہ کا لوٹ لیگئے تھے سب واپس لاکر جہان کا تہان پہنچا دیا اور جس مالک نے اپنی چیز کی شناخت کی اُسکے حوالے کردیا اور باقی مال مملوکہ نجدیہ کا مسلمانون کو تقسیم کردیا جیسا چاہیئے ویسی تلافی کی اور آثار شریفہ مساجد ومقابر وغیرہ منہدم ہوگئے تھے سنہ ۱۲۳۳ مین اونکے بنانیکا حکم جاری کیا بعد اکثر قبایل زیدیہ وبیاضیہ واسیر بدوہی نے مذہب وہابیہ اختیار کرکے غارتگری شروع کی چند روز مین سلطان عبدالحمید خان کے گذر جانیکے بعد انکا فرزند ولی عہد سلطان عبدالمجید خان تخت سلطنت پر بیٹھا امن وامان ہوا چنانچہ سنہ ۱۲۵۷ مین مولانا فضل رسول بدایونی زیارت حرمین شریفین کو گئے وہان بعضے اشخاص کی زبانی چشم دیدہ کیفیت اپنے کانون سے سنی اب کوئی وہابی اپنا مذہب ظاہر طور پر نہین اعلان کرسکتا فقط تقیہ کرکے حج کو آتے ہین مگر زیارت مدینہ شریف کو نہین جاتے

۱۷ ــــ ۱۸ ــــ ۸۵ مین جواب واعتراض صراط المستقیم کے مضامین پر موجود ہین

فصل دُویم صراط المستقیم کا ردّ بہ نشانی گواہی اوّل کی حقیقت مین

نشانی گواہی اوّل کی حقیقت مین مولوی محمد صالح بخاری لکھتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مشابہت کسی شخص کو کسیطرح پر کرنا کفر ہے شفای قاضی عیاض مین مرقوم ہے کسی کو اسکی بڑائی کے واسطے تشبیہ دینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان صفا تو نکی کہ انپر دنیا مین جا یز یقین نہایت بے ادبی ہے اور مرتبہ نبوت ورسالت کی تنقیص وبے تعظیمی ہے اُمّی ہونا آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا معجزہ تھا اور بڑی فضیلت تھی دوسرے شخص کے حق مین عیب ہے کہ سبب ہے جہالت کا اور ونکے حال کو آنحضرت صلعم کے حال سے کیا نسبت آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تین بار شق الصدر ہوا حظ شیطانی آب کوثر سے دھو کر نور معرفت اور علوم اوّلین وآخرین قلب مبارک مین بھر دئے تھے دوسرونکو سبب ہلاک کا ہوگا ــــ ایضًا فیہ من وجہٍ مقلّد انبیا می باشد ومن وجہٍ محقق در شرایع ــــ اکابر این فریق در زمرۂ ملائکۂ مدبرات الامر کہ در تدبیر امور از جانب ملاء اعلی ملہم شدہ در اجرای آن می کوشند معدود اند پس احوال این کرام را بر احوال ملائکۂ عظام قیاس باید کرد ــــ برای کشف ارواح وملائکہ ومقامات انہا وسیر امکنہ زمین وآسمان وبہشت ودوزخ واطلاع برلوح محفوظ شغل دورہ کنند ــــ ایضًا فیہ ارباب این کمال وقتیکہ با صطفا واجتبا فایز می شوند سلہ فریق می کردند قومی بسبب کمال علو منصب خود التفاتی بازالۂ مصائب واستحلال مشکلات از دل ایشان سر بر نمیزند اگرچہ اورا پایۂ عرض حاجات ہم رسیدہ ست بحدیکہ دعائے او واجب الاجابت ونعوذا و واجب القبول گردیدہ وقومی دیگر در عرض حاجات واستحلال مشکلات وسعی وشفاعات سرگرم می باشند وقومی دیگر کہ در دل شان اقتضای استحلال مشکلات وشفاعت ذوی الحاجات حادث می شود لیکن زبان نمی کشایند الا اللہ تعالیٰ

دعای حالی ایشان قبول می فرماید ـ ایضاً فیہ حق تعالی سید احمد را فرمود کہ ترا اینچنین

دادہ ام وچیزہائے دیگر خواہم داد اِنتہیٰ شرح عقائد جلالی مین لکھا ہے والظاھران

التکفیر فی المسئلة المذکورة بناءً علی دعوی المکالمة شفاھا فانه منصب

النبوة بل اعلیٰ مراتبھا وفیه مخالفة ما ھو فی ضروریات الدین وھو انه

علیه السلام خاتم النبیین علیه افضل صلوٰة المصلّین یعنے جو دعویٰ کرے

کہ مین اللہ کو دیکھتا ہون دنیا مین اور اللہ مجھہ سے باتین کرتا ہے بالمشافہ اسکو کافر کہنا

اسی سبب سے ہے کہ خدا سے باتین کریگا بالمشافہہ دعویٰ کیا کیونکہ یہہ منصب پیغمبری کا ہے

بلکہ پیغمبری کے مرتبون سے بہت بڑا مرتبہ ہے اور اسمین مخالفت ہے اس بات کی کہ

ضروریات دین سے ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا ہے شفا مین

بیان کلمات کفر مین لکھا ہے وَکَذٰلِكَ من ادعی مُجَالِسَةَ اللّٰہِ تعالیٰ وَمُکَالَمَتَهُ الخ

الغرض بہت افراط سید احمد کی صفت مین کرکے حد شرع سے تجاوز کیا ہے چنانچہ جناب

حضرت غوث الثقلین اور جناب خواجہ بہاؤالدین نقشبندی کی روحون مین ایک مہینے تک

جھگڑا رہا کہ دونون امام سید احمد کو بالکل اپنی طرف کھینچ لینا چاہتے تھے بعد ایک مہینے کے صلح

ہوئی شرکت پر ایکدن دونون امام سید احمد پر ظاہر ہوئے اور پہر پہر تک توجہ قوی اور

تاثیر زورآور کی کہ اسی ایک پہر مین دونون طریقے کی نسبت سید احمد کو حاصل ہوئی ـ اور

خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کی قبر پر سید احمد ایکدن مراقب ہوئے اونکی روح سے ملاقات

ہوئی اونھون نے بڑی قوی توجہ کی جسکے سبب سے نسبت چشتیہ حاصل ہونا شروع ہوا

گواہی جامع الفتاوی جلد اول صفحہ ۹۳ مین اصل عبارت صراط المستقیم کی مرقوم ہے ـ نشانی

تقویۃ الایمان مین ارواح اولیا سے فیض حاصل کرنے سے اور اونکے وسیلے پر حاجات مانگنے

سے انکار ہے اگر یون سمجھے کہ مدد کرنے کی طاقت خود مستقل انکو ہے یا یون سمجھے کہ خدا نے

یہہ طاقت اونکو دی ہے سب طرح سے شرک ہوتا ہے تمام تقویۃ الایمان مین تفریط کرکے

حد شرع سے تجاوز کیا ہے چنانچہ گواہی نشان ۳ — ۴ — ۷ — ۸ — ۹ — ۱۳
— ۱۹ — ۱۷ — ۸۳ — ۴۲ — ۲۱ مین خلاصہ ہوگیا ہے — ایضا فیہ اور انکو بلکہ قرب
کے محافل کے سب شخصونکو خبردار کرنا ہے کہ یہہ امر صرف اونکی رضامندی اور اُن کی خواہش
دلی جاری کرنیکے واسطے پیدا کیا گیا اور حبِ ایمانی جب کمال کو پہنچتی ہے اُس شخص کو اللہ تعا
اپنی کفالت مین لیکر اپنی تدبیر تکوینی و تشریعی کا ہاتھ کردیتا ہے یعنے شریعت کے حکمون مین اور
دنیا کی چیزین پیدا کرنیمین جو اُسنے کیا اللہ نے کیا کہ وہ ہاتھ اللہ کا ہوگیا — ایضا فیہ ایک مقام
والونکو احکام شریعت بیواسطہ پیغمبرونکے وحی باطنی سے معلوم ہوتے ہین اُن لوگونکو پیغمبرونکا
شاگرد بھی کہہ سکتے ہین اور پیغمبرونکا ہم استاد بھی اور اونکا علم بعینہ پیغمبرونکا علم ہے مگر ظاہر
کی وحی سے یعنے جبرئیل کیواسطے سے نہین ملا اور انکو پیغمبرون کی سی عصمت بھی ملتی ہے (دیکھو
کیسا پردہ دعوی ہے پیغمبری کا جب احکام ملت و شریعت اللہ تعالی سے بیواسطہ پیغمبرونکے
ایک معصوم کو پہنچے پیغمبری مین کیا باقی رہا جبرئیل کا واسطہ ہونا تو کچھہ پیغمبری کا رکن نہین رہ
بلکہ یہہ پیغمبری اس سے بھی بڑی ٹھہری کہ جبرئیل بھی درمیان مین نہین) یہہ باتین اہل سنت
وجماعت کے مشایخین طریقت سے بھی خلاف ہین اور علمائے شریعت سے اور کتب عقاید
سے بالکل مخالف اور باطل ہین گواہی ۶۹ — ۷۱ — ۹۱ — ۷۴ — ۷۵ — ۸۷
— ۸۹ اور تحریرات مولوی عبد الخالق و تقریرات مولوی محمد صالح بخاری و مولوے
حسام الدین و مولوی روح اللہ اور تمام کتب اہل سنت وجماعت اس سخن کے بطلان پر
شاہد عادل ہین — ایضا فیہ اور واسطے کشف ارواح اور ملائکہ اور اُنکے مقامات
کے اور زمین و آسمان کے مکانات اور بہشت و دوزخکی سیر کے لئے اور لوح محفوظ پر
اطلاع کیواسطے شغل دورہ کرے اس شغل کی مدد و استعانت سے زمین و آسمان بہشت
و دوزخ کے جس مقام کا چاہے سیر کرے اور وہان کا احوال دریافت کرے اور وہان
کے لوگون سے ملاقات کرے اور اللہ کے نامون سے جس نام کا مراقبہ کمال کو پہنچا دیگا اُس

نام سے حصہ اسکو ملیگا جو اللہ کی رزاقیت کا مراقبہ کمالیت کو پہنچا ویگا اس مین ایک شان رزاقیت کی ظاہر ہوگی جو محی کا مراقبہ کریگا اثر مردہ کو زندہ کرنیکا پا ویگا۔ ایضًا فیہ حضرت سید احمد کے پاس کوئی شخص مرید ہونے اور بیعت کرنیکو عرض کیا آپ نے کہا کہ استغفار و استیذان خدا سے کرونگا پھر تجھکو مرید بناؤنگا الغرض خدا کی جانب متوجہ ہوئے اور عرض کی کہ ایک بندہ تیرے بندون مین سے چاہتا ہے کہ مجھ سے بیعت کرے اور تو نے میرا ہاتھ پکڑا ہے اور جو کوئی دنیا مین کسیکا ہاتھ پکڑتا ہے دستگیری کی پاس ہمیشہ کرتا ہے اور تیرے اوصاف کو مخلوقات کے اخلاق سے کچھہ نسبت نہین ہے پھر اس معاملہ مین کیا منظور ہے اُس طرف سے حکم ہوا کہ جو کوئی تیرے ہاتھ پر بیعت کریگا اگر لاکھون ہووین ہین سب کو کفایت کرونگا۔ نشانی ۱۲۴ — ۸۱ — ۸۵ — ۲۹ — ۳۶ — ۳۵ — ۳۴ خلاصہ ان باتون کا مرقوم ہے کہ صرف دنیا کمانے کے واسطے دین اسلام مین یہہ بدعات جدیدہ داخل کئے ہین نشانی ۹ کے صفحے چھیالیس ۴۶ مین مرقوم ہے کہ تقویۃ الایمان مین حد سے زیادہ تفریط ہے یعنے وہ امور کہ انبیا و اولیا کے واسطے واقع ہین اور شرعًا جائز سبکا انکار اور سب شرک و کفر ٹھہرائے اور صراط المستقیم مین افراط کو حد سے زیادہ کردیا کہ غیر ممکن اور ممنوع باتون کو بھی واقع و جائز کردیا پاس دین کا نہ وہان رہا نہ یہان رہا

بیت

این مدعیان در طلبش بے خبرانند		آنرا کہ خبر شد خبرش باز نیامد

مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ کَلَّ لِسَانُهٗ یعنے جسکو خدا کی معرفت حاصل ہوئی اُس کی زبان بند ہوجاتی ہے

بیت

ای مرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز		کان سوختہ را جان شد و آواز نیامد

یہان مولوی اسمٰعیل صاحب کی زبانی صفحہ مذکور مین لکھی ہے کہ وہ بیان کرتے تھے اور لوگونکو خطون مین لکھتے تھے سفر حجاز سے پھر کر جب جہاز سے اُترے ایک نامہ اُس مضمون کا اور اس عبارت کا تمام مخصوصین کے نام شہر بشہر جاری ہوا خلاصہ اُسکا یہ ہے

کہ جب سید صاحب سمندر کے کنارے پر گئے روحانیت دریا کی حاضر ہوئی اور عرض
کیا کہ جو حکم ہو بجالاؤں فرمایا کہ مین تجھسے کہنے کی کچھ ضرورت نہین رکھتا جب جہاز پر سوار
ہوئے اللہ تعالی نے کہا کہ ہم اس جہاز کو غرق کرینگے تم اس پر سوار نہو سید صاحب نے
پہلے ارادہ کیا اس سے اُترنے کا پھر فرمایا کہ مین اُتروں اور اور لوگ جو اسپر ہوں ڈوبین
یہہ بات کچھ نہین جو ہو سو ہو مین نہین اترتا اللہ تعالی نے کہا کہ ہمارا ارادہ مقرر تھا اس
جہاز کو غرق کرینگا مگر اب جو تم نہ اُترے تو مین غرق نہین کر سکتا۔ جب سید صاحب
پہنچے میقات پر اور غسل کرتے تھے اللہ تعالی نے فرمایا کہ جو تیری خدمت مین مشغول ہین سبکو
ہمنے بخشا اور کچھ لوگوں نے لبیک کہنے مین تقدیم کی تھی اللہ تعالی نے کہا کہ جو تم پر لبیہ مین
سبقت کریگا مین اُس کی لبیک نہین سُننے کا اور حج کے بعد حکم ہوا کہ تیرے باعث سے ہمنے
حج قبول کیا اور اس حج کی برکت سے ہند سے بخارا تک سبکو بخشدیا۔ ایسے خط کے خرافات
کہاں تک لکھوں لوگوں نے اُس خط مین گفتگو کی اور نوبت تحریر کی جانبین سے آئی مولوی
اسماعیل کی جرأت کیا بیان کروں لوگوں نے کہا اور لکھا کہ اللہ تعالی نے پہلے کہا کہ ہم اس
جہاز کو غرق کرینگے پھر سید صاحب کے نہ اُترنیسے غرق نہ کرسکا اس مین بہت سی قباحتین ہین
۔ مولوی اسماعیل صاحب نے کچھ جواب نہ دیا شاید قضای معلق و قضای مبرم کی بحث
پر خیال فرمایا اور سید صاحب کی ثبوت عصمت پر نظر کی۔ صفحہ ۴۷ مین لکھا ہی کہ بے
پردگی عصمت کے مقابل یہاں تک پہنچی کہ لطافت نام غلام سید احمد پر کہ ابھی تک ٹونک مین
موجود تھا وحی آتی تھی اور اسی حالت مین چادر سے ہاتھ باہر نکالکر میوہ محفل مین پھینکتا
تھا سب حضرات دوڑ کر لیتے تھے اور کہتے کہ بہشت کا میوہ ہی کچھو پہہ بھی کہدیتا کہ یہہ
اللہ تعالی نے خاص سید صاحب کو بھیجا ہی یا خاص مولوی اسماعیل کو دیا ہی اس
بات کو بڑی طمطراق سے سید صاحب کے مناقب مین بیان کرتے کہ صرف سید صاحب کی
وجہ سے میان لطافت صاحب کو یہہ مرتبہ حاصل ہو گیا سید حمید الدین نام بھانجے سید احمد

صاحب کے کہ آدمی صاف تھے اور بھی چند لوگ اس سوانگ کے شروع ہونے سے
سید صاحب و مولوی اسماعیل صاحب سے گفتگو کیا کرتے تھے کہ یہہ حرکت سخت بیجا ہے
یہہ حضرات انکی بداعتقادی سے ناخوش تھے ایک روز کہ تقسیم بہشت کے میوے کی محفل
وعظ مین ہوئی جو لطافت کے ہاتھ اللہ تعالیٰ نے سید صاحب کو میوہ بھیجا تھا سو اسمین
سے ایک چھارا سید حمید الدین کے حصے مین آیا انھون نے توڑا تو اسمین ایک کیڑا نکلا انھونے
اہل مجلس کو علانیہ دکھا کر پکارا کہ دیکھو صاحبو بہشت کے میوہ مین بھی کیڑے ہوتے ہین
سید صاحب اُنسے بہت ناراض ہوئے وہ غصہ کھا کر داؤ مین رہے جب پھر اسیر وہ چال
آیا سید حمید الدین نے چند آدمیون کو موافق کر کے تامل اسکو پکڑا ننگا کیا کرامت کھلگئی
کہ ایک تھیلی رانون کے بیچ مین چھارونکی بھری ہوئی نکلی وہ خبیث خوار و ذلیل ہوا ایسے
سامان سے سیر و سیاحت کرتے پھرتے تھے

فصل سیوم

نشانی ۳۲ — ۳۳ — ۴۳ — ۱۱ — ۱۵ دیکھو گواہی نشانی ۵۰ بوارق محمدیہ
لرجم الشیاطین النجدیہ مطبع دار السلام دہلی ۱۲۶۶ھ مین مولوی نور الدین احمد کی تصحیح
سے چھپی اسکے صفحہ ۷ مین مرقوم ہے کیفیت شیوع آن در ہندوستان بدین عنوان
است کہ شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی در آخر عمر کل مملوکات خود منقولہ و غیر منقولہ کہ در
ہر قسم بکثرت بودہ است بجرم و اولاد دختر خویش ہبہ نمودہ قابض و متصرف گردانیدند
مولوی محمد اسماعیل برادر زادۂ شاہ صاحب سراسیمہ گردیدہ باتفاق مولوی عبد الحی در
داماد شاہ صاحب کہ دران ایام از نوکری محرری عدالت انگریزی ضلع میرٹھ موقوف
گردیدہ بدہلی رسیدہ بودند سید احمد نام مرید شاہ صاحب را بہ پیری و مرشدی خود برداشتہ
سیر و سیاحت شروع نمودند و در اظہار کمالات پیر و مرشد ساختۂ خویش اغراق و مبالغہ
را بہ کمال رسانیدند و درین خصوص کتابی تالیف ساختند صراط المستقیم نام مطبوعہ
۱۲۳۹ھ چون خلفا و مریدین بسیار و افراط و غلو در مناقب جمیلہ ہم رسید در پردہ ہمیہ

مبادی رسالت و ادعای نبوت و تفوق بر کاملین و سابقین و تفضیل بر جملہ اولیای ماضین
و امثال ذلک اظہار کردند مردم را گونہ تردد بخاطر راه یافت و شاه صاحب در ہمان
قرب داعی اجل را لبیک گفتند در اثنای دوره کتاب التوحید نجدیہ بملاحظہ مولوی اسماعیل
گذشت بمقتضای کُلُّ جَدِیْدٌ لَذِیْذٌ پسند ساختہ طرح وعظ بر ہمان روش انداختہ
لوای تشہیر این مسلک برافراختند و کتاب التوحید نجدیہ را بتصرف قلیلی در ہندی ترجمہ
کرده نام آن تقویۃ الایمان نہاد و وعاظ و دعاۃ و خلفا و امثا در بلاد ہندوستان معین
کرده شہر بشہر محرک فساد گردید و اعمال و افعال مباح و مکروه و سنت و مستحب را نیز شرک
و کفر گفت ذریتہ اسماعیلیہ بحکم ہر کہ آمد بر آن مزید کرد بر کتاب مذکور تخریجات و تفریعات آغاز
نہاده تکفیر و تفسیق عامہ امت مرحومہ و سب و طعن و توہین انبیا و اولیا آنقدر شایع کردند
کہ حدی ندارد و مدار وعظ بر ہمان اوراق سیاه ہندی زبان بدست ہر کسیکہ افتاد
مجلس وعظ گرم ساخت و ہر مسئلہ کہ پیش آمد در حکم آن محتاج سند نگردیده شور و شغب در
بلاد شرقیہ انداختند مردم آن بلاد کہ در علم حدیث و تفسیر و سیر چندان ممارست نداشتند و کتب
این فن ہم نایاب بودند و کمال خاندان شاه صاحب درین علوم مشہور و معلوم چشم بند کرده
در چاه ضلالت افتادند و کسانیکہ داخل زمرهٔ نجدیہ نشدند در تردد کہ عقل باور نمیکند کہ تمام
اکابر خلفا و صحابہ و تابعین از سلف تا خلف چگونہ شرک و کفر روا داشتند و اسلام منحصر برین
طریقہ مستحدثہ نیست و صاحب آن ہر دو کتاب از اہل سنت و جماعت حنفی المذہب از آبا
واجداد معروف است چون تقویۃ الایمان را با کتاب صراط المستقیم کہ چند سال پیش ازین برآمده
بود باہم سنجیدند بغایت رنجیدند و عاقلان بنہایت خندیدند

بیت

گہ بت شکنی گاه بمسجد زنی آتش — از مذہب تو گبر و مسلمان گلہ دارد

یا آن شورا شوری یا این بی نمکی کجا آن افراط و کجا این تفریط نعوذ باللہ من ہذه
الاباطیل والاغالیط چون نوبت شیوع دین جدید در دہلی رسید ہزاران ہزار مردم دانشمند

از صحبت یافتگان و مریدان و شاگردان مولانا شاه عبد العزیز و مولوی رفیع الدین و مولوی
عبد القادر با ایشان آویختند که ما و شما در حضور اساتذه بمعیت و تبعیت آن حضرات امور یرا
که ثواب دانسته میکردیم و شما هم دران ابواب بر همان نهج فتوی میدادید و مردم را تعلیم می کردید
درین سفر این همه کفر و شرک اندوخته در دل چگونه روا داشتید مولوی رشید الدین خان
صاحب مرحوم که در آن زمان در اولویة شان بر جمله متلمذان ان دودمان مقبول همگنان بعد تعلیم
اورا در تخلیه بذریعه و بلا ذریعه فهمانیدند که افساد فی الدین و شق عصای مسلمین خیلی مستقبح
و ناصواب واجب الترک مفروض الاحتساب است اگر خارشکی بخاطر باعث خلش و سنگ شبهتی
مورث لغزش است تا ما و شما و دیگر اذکیا و صلحا بالاتفاق به کتب دین که درین بلد بکثرت موجود
رجوع آورده باحقاق حق پردازیم و بنای شقاق و نفاق و شذوذ از جماعت و اتباع
سبیل غیر مؤمنین را از بیخ بر اندازیم و عوام و خواص را از انچه حق است آگاه سازیم مولوی
عبد الحی و مولوی اسماعیل بخوف ظهور مفاسد عقاید جدیده رو براه راست نیاوردند ــ
پس خان مرحوم بتاریخ ۲۹ ربیع الثانی سنه ۱۲۴۰ در مسجد جامع باتفاق مولوی مخصوص الله
و مولوی موسیٰ صاحبزادگان مولوی رفیع الدین صاحب مرحوم و دیگر اهل علم بحضور عامه
اعیان علی رؤس الاشهاد در مجمع خاص و عام در مسائل متنازعه الزام داده کما ینبغی عاجز
و مغلوب ساختند که غلطی شان بر همگنان ظاهر و عیان گردیده و نیز مفتی صدر الدین محمد خان
صاحب بر سر اصلاح و فهمایش آمده مولوی اسماعیل را بر راه آوردند که اقبال تحقیق و
رجوع بکتب و ترک افراط و تفریط و اعراض از مخالفت سواد اعظم و افشای آن بر عام
و خاص در مسجد نمودند فاما بعد اقرار و اقبال برگشتند و فتوی در بعض مسایل متنازعه بمهر
و دستخط مفتی صاحب مزین گردیده همدران قرب مولوی فضل حق صاحب خیرآبادی به
رد شناعت که در بارهٔ شفاعت از مولوی اسماعیل سرزده بود پرداختند و مولوی اسمٰعیل
حرکت مذبوحی در جوابش نموده انجام کار از جواب عاجز شدند بالاخر کتاب تحقیق الفتوی

فی ابطال الطغوی ثانی ۳ بکمال شرح وبسط حاوی رفع جملهٔ اوہام بمہر و دستخط اعلام
مسجل گردید و وعاظ دعاة دین جدید ہم جیزی لگام توسن کلام کشیده در مجالس عامه شده و
غلطه را مبدل برفق و رخوة نموده در قال وقیل باب تقیه وتاویل می کشادند گویا که این فتنه
از بیخ برکنده شده بود فاما جهاد ہم ضمیمهٔ این ذمیمه از ایام قدیم بود درین اوقات آن
ذمیمه منور غالب ومشهور گردیده رنگ دیگر پیدا کرد وعظ و دعوت مقصود بر غزا و
اشاعت آن عزمیت منتهای مدعا شد بشیوع این اخبار حمیده قلوب کافهٔ انام و عامهٔ
اہل اسلام استمالت التیام یافت ہر کسی را که خدا توفیق خیر رفیق گردانید از جان و مال
حاضر گردید بجمعیتی که دست داد با فغانستان رسیدند وسید احمد را با میر المومنین ملقب
ساختند وسجع مہر ایشان یاتی من بعدی اسمه احمد نمودند قوم افغان که جان دادن
در راه خدا بر طبایع ایشان از جان عزیز تر ست از دل وجان مطیع فرمان گردیده مولوی
موصوف پیشین گوئی آغاز کرد که فلان سال در فلان ماه و فلان تاریخ رنجیت سنگه رئیس کفره
سکهه از دست خاص امیر المومنین کشته خواهد شد ونماز عید فلان سال امیر المومنین در مسجد لاہور
خواہند خواند و فلان روز فلان ملک بتصرف خواہد آمد وامثال ذلک الهذیانات الغیر المتناہیه
بالاخر بمجرد تلاقی صفین وشروع تقاتل از جانبین وسر گردیدن توپ وتفنگ در معرکهٔ جنگ
امیر المومنین با سایر مجاہدین عار فرار من الزحف اختیار نمودند واز پیش فقرای کفره سکهه
رو بگریز نهاده بطلان همه یاوه گوئیها ظاہر وعیان کردند الحاصل از مقابلهٔ سکهه گریخته
با مخالفان پشاور ہمداستان شده حکم جهاد بر پشاور نمودند به نهب وقتل مسلمانان
کما ینبغی پرداختند ہمین که فوج سکهه متوجهٔ پشاور گردید بی اشتغال قتال وبلا استعمال
سیف ونصال پشاور را گذاشته راه پنجتار بکوہستان گرفتند افاغنهٔ پنجتار مردم
دیندار جرار وکرار در اطاعت وبیعت آمده مراتب فرمانبرداری چنانکه باید وشاید
بجا آوردند واز جان ومال حاضر گردیدند ہمین که این گونه قوت ومکنت دست داد

دست درازی شروع گردید تا حال که تقیه مرعی بود حالا پرده برداشته باعلان احکام دین
جدید پرداخته تحکمات بیجا و تظلمات بی احصا آغاز کردند هر چند رؤسا و عقلا فهمایش نمودند
کارگر نشد ناچار آن بیچارگان به تنگ آمده اتفاق نمودند که ما برای جهاد بر سکهه این
کسان را حاکم بر خود قرار دادیم ایشان معاملتی که بر کفار باید بر ما جاری کردن میخواهند
از بیش کفر سکهه با آن نامردی در جنگ گریختند و بر مال و جان مسلمانان اینقدر دلیری
می کنند دفع باید کرد لیکن بار دیگر اینهمه حال ظاهر باید نمود چنانچه علما و رؤسا را فرستادند
و آنچه گفتنی بود گفتند فاما چونکه وقت زوال در رسیده بود بگوش نیاوردند افغانان
بیک دفعه تمام مردم متعینه را جا بجا بقتل رسانیدند فتح خان رئیس پنجتار که وزیر امیر المومنین
قرار یافته بود معذرت نمود که من برای همین روز بدمی گفتم که تجاوز از حد اعتدال و تعرض
بناموس و جان و مال و اظهار احکام دین جدید مناسب نیست حالا کار از دست رفته که تمام
ملک برهم و آشفته است تدارک آن محال مگر شما را ازین مهلکه بمحافظت تمام بیرون میرسانم
بعد انطفای نائره فساد هر چه مقدر است خواهد شد چنانچه امیر المومنین و مولوی اسمعیل
وغیره چند کسان را از حدود آن ملک باحتیاط در گذرانیده بملک خود معاودت نموده
مشغول استمالت افغانان گردید که در عین حال فرار جماعتی بر امیر المومنین تاخت آورد کسی
می گوید که افغانان بودند کسی میگوید که سکهان بودند والعلم عند الله و همه آنانکه بودند
براه فنا شتافتند و اکثر کسانیکه گریخته آمدند از ملک پنجتار و آن صدمه که یقینا از دست
مسلمانان مظلوم برداشتند چه وجود سکهان دران حدود نبود حالا اتباع سید احمد را مذهب مخترعه
و مشارب متعدده است بعضی قایل برجعت که باز آمده بر تصدیق موعودات خود خواهند پرداخت
و بعضی معتقد که بر فلان کوه حی و قایم است مگر از خلق مستور و بر هر کدام از خواص و عوام میخواهند
ظهور میکنند و بشارتهای می فرستند چنانچه این قسم را از چشم خود دیده شده است و نزد اکثری
از سفها آمدنش از تیقنات است و بعضی حمقا که دران علت از علما مشهورند میگویند که هر که

انکار ظهور و اثبات مرگ سید احمد نماید کا فرست خذلهم الله الغرض بموت سید احمد و مولوی اسمٰعیل این هنگامه فرونشست و در ارکان دین جدید کمال اضمحلال رو یاد این ست آغاز و انجام وهابیان در هندوستان درین حادثه هزاران زنان هندستان بیوه و اطفال کشتگان یتیم گشتند۔

گواهی مولوی حکیم احمد حسین صاحب خلیفه سید صاحب و مهتمم اخبار آئینه گیتی نما متعلقه مدرسه سرکاری شهر کلکته مورخه غره جمادی الاول ۱۲۶۱ نقل مطابق اصل ثانی ۷-۳۲ صفحه ۵ تحفه محمدیه — خبر ماجرای مبتدعین الضالین مضلین خذلهم الله جمیعا پوشیده نماند که بوجود برکت و هدایت آمود اکمل اولاد مصطفوی اجل احفاد مرتضوی قدوة العارفین و زبدة الواصلین مقدمة الجیش عارفان دین مروج احکام شرع متین سر حلقهٔ اتقیا رئیس الشهدا المؤید من الواحد الصمد المبشر من جناب رسول الامجد حضرت سید احمد رضی الله عنه و عن اخوانه و انصاره بسیاری از بدعتهای دیرینه و ضلالتهای پارینه اکثر بلاد سیما ملک وسیع الفضای کثیر البلای هندوستان که اکثر افراد ساکنین آن مبتلای دام ملاهی و بدعات میباشند برخاسته و هزاران هزار مردمان و زنان و پیر و جوان از افعال نامشروع دست کشیده بشرف توبه و انابت مشرف گشته اختیار طریقه مسنون و اعمال نجات مقرون اختیار نمودند و دائره برین هدایت آن مقدار وسعت پذیرفت که از شاهجهان آباد تا کلکته کمتر دیهی خواهد بود که در آنجا اثری از آثار آن نرسیده و عالمی بفیض برکات آن عالیدرجات از گرداب جهالت و بادیهٔ ضلالت خلاص یافته بشاهراه هدایت قدم نهادند آنچه در راه خدا بخلوص نیت از ان عارف کامل بوجود آمد مشاهده دوست و دشمن گردید تا اینکه جان عزیز درین کار در باخت و برفاقت و صحبت شهدا انجلد برین شتافت بعد شهادت آن مقبول بارگاه کبریا احدی از اصحاب صفوت و تقوی انتساب که بعد آنحضرت مسند سلسلهٔ عالیش بیاراید و طریقه هدایت و ارشاد مسلوک دارد نماند که اکثری بلکه

جمع آن پاک باطنان باشتیاق جان سبقت جسته رو بروی آنجناب هدایت مآب
شربت خوشگوار شهادت نوشیده بانتظار روح مطهرش چشم براه گشتند مگر تا اهلان
چند باغراض نفسانی وتسویلات شیطانی بسند مختار بودن خودها باخذ بیعت بحکم آنجناب
که نظر بر توسیع احاطهٔ ارشاد هر طالب را اجازت میفرمودند قدم بر بساط وعظ ونصیحت
نهاده بشهرت خلافت آنحضرت دوکان تزویر برچیدند وخودها را پیشوا ومقتدای وقت
قرار داده بسیاری را از بندهای خدا بدام ضلالت آوردند وچون همه آن طایفه از جمیع
علوم درسیه که از شرایط علوم دینی اند بی بهره محض بودند ودر تحصیل آن قطع نظر از
امتداد زمان قلت وقعت واعتبار خود نزد عوام فهمیده گرفتار شکهای شیطان شدند
یعنی بر جمیع علوم دینی از فقه واصول وکلام وعلمای آن زبان طعن وتشنیع کشاده خود
را عامل بحدیث مشتهر ساختند وبدین ترجمهٔ فارسی مشکوٰة شریف شیخ عبدالحق دهلوی
علیه الرحمه که حنفی بودند وترجمهٔ هندی فرقان حمید حضرت مولوی عبدالقادر ومولوی رفیع الدین
علیهما الرحمه که حنفی بودند دعوی محدثی ومفسری نموده علانیه بشان ایمهٔ اربعه ودیگر فقها رضوان
الله تعالی علیهم اجمعین تهمت کذب وافترا ساخته خاک بدهان گندهای خود انباشتند ورفع
یدین وآمین بالجهر وتلاوت سورهٔ فاتحه خلف امام وغیره مسایل بکمال اصرار واستبداد
بمعتقدین احناف خویش تعلیم نمودند وباین حرکت این بیهودگان طلبه برد ونسخ اقوال و
اعمال باطلهٔ این باطلان پرداختند ورسالها بتالیف رسید واختلافی عظیم وتفرقهٔ جسیم
درمیان خواص وعوام اهل سنت وجماعت پیدا گشت تا اینکه در بسیار جاها نوبت زد وضرب
وکشت وخون رسید ووبال اینهمه فتنان بنامهٔ اعمال آن سیه درونان مندرج گردید و
چون کاسهٔ حرص این حریفان بنذور وغیر سلوکات مریدان حسب مطلب پر نگشت دامی دیگر
گستردند آن اینکه حضرت سید صاحب شهید نگشته بلکه بغاران کوه بفکر درستگی سامان جهاد
مصروف میباشند پس هر مسلم را باید که تائید آنجناب بارسال زر ومال که در ثواب مقدم بر

جہان واقع گشتہ نماید و بسیاری پاک اعتقادان نیک نہاد از رجال و نسا اسباب و
زیورات و جایداد خود فروختہ بخدمت واعظان مذکورین رسانیدند و آن خود گم گشتگان
باین حیلہ کیسہای آرزو و صراحی تمنا پر کردند و سالہا بباشند کہ بوسیلہ این دام بالہاے
مردمان شکار میکنند و هیچ قریہ و دہ از آفت و غارت این بدبختان و کوچک ابدالان
ایشان محفوظ نماندہ حتی کہ تا حیدرآباد دکن و غیرہ صوبجات کہ خارج از احاطۂ تصرف سرکار
کمپنی ست از تاخت و تاراج آنہا باقی نماندہ و ازانجا کہ کشف این راز بسمع خواطر عوام کہ قول
خواص بنا بر تاثیر افسون آنہا طایفہ درین باب معقول نمیدارند بدون اختلاف و ناموافقت
بعضی ازان گروہ با بعض دیگر ممکن نبود درین جز و زمان بمقتضای مشیّت ایزدی مسمّیٰ
زین العابدین احدی ازان زمرہ را با مرشد و استاد خود کہ ولایت علی عظیم آبادی باشد
خلاف افتاد لہذا خطی متضمن بعضی حالات او بخدمت احدی از معتبرین کلکتہ برنگاشتہ کہ برای
تیقظ غافلین و تصریح عاقلین نقلش درین اوراق سمت نگارش می یابد امید از ناظران
آنکہ مضمون آنرا تا ہر جا کہ دست رس باشد اعلان فرمایند کہ خالی از ثواب عظیم نیست و پوشیدہ
نماند کہ اصل و امام این فسّاق مولوی فضل الحق بنارسی کہ بالفعل تبدیل مذہب اہل سنت و
جماعت با اثنا عشریہ نمود و محمد حسین و ولایت علی عظیم آبادی صادقپوری و دیگر برادران
او می باشند و دیگران را بمنزلہ قیاس باید نمود اللہم احفظنا من مکاید الشیطان نقل خط
مذکور این ست از زین العابدین بعد سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ معروض آنکہ با وجودیکہ
از یمن خدمتگاری جناب مولوی ولایت علی صاحب این عاجز ہر آفات مبتدعہ را در حق کسی
کہ دین و ایمان خود مقرر کند نہایت بد میداند و در حق کسیکہ برای رفع این بدعات شروع
کند سنت می انگارد معہذا اعتماد بر صداقت و دانائی و خیر خواہی جناب مولانا و مرشدنا
ولایت علی صاحب نمودہ ہرچند بشارات جناب موصوف در احاطۂ عقل نمی گنجید ناچار خود را
روانہ بطرف منزل معلوم گردانیدہ انجا رسیدہ قولی و فعلی یا حرکتی و سکونی کہ شایان امام ہمام

باشد نشنیدم و ندیدم بلکه کریم اللہ میوانی که در فریب قاسم کذاب آمده بود از طرف ملا غادر در قافله آمده اظهار میکرد که امیرالمومنین می فرمایند شیخ ولی محمد اینقدر مرد و دشده است که اگر بخیت سنگه از قبر برخاسته توبه کند قبول خواهد شد و توبه ولی محمد نخواهد شد و می فرمایند که مسلمان شدن بس مشکل است درین زمانه یک قاسم را خدا مسلمان نمود و میفرمایند که زین العابدین مرد خوب است که همه مال و اسباب خود حواله قاسم نمود و از عنایت علی ناخوش هستند که همه مال و اسباب خود حواله قاسم ننمود علی هذا القیاس همچنین خرافات که قطره از دریا نمی توانم که بنویسم شنیده متحیر می شدم و از قاسم می پرسیدم شخصی که پیرتوا نبیا علیهم السلام در اخلاق و رحمت و عقل داشته باشد صد همچنین اقوال درشت از جناب او در فهم نمی آید بس متحیرم قاسم جواب میدهد که حضرت بالفعل در جذب هستند و ضمیرالدین یک مهر نام امام از طرف خود کنده کنانیده از هند و ستان باخود برده بود روزی کریم اللہ از طرف ملا غادر پیام آورد که امام همام مهر نام خود میطلبد قاسم همان مهر بدست کریم اللہ فرستاد و بعد چند روز کریم اللہ مهر واپس آورد و گفت امام می فرماید که جابجا از طرف من خطوط بنویسید و همین مهر ثبت نمایند آنوقت هم این عاجز گفت که هنوز هم در ما نزاد رجبات امام همام شک است کتابت خطوط یا ثبت مهر چه بید که بجز مضرت توقع منفعت نمیدار د از عقل رسای امام همام بس بعید معلوم می شود بعد یک دو روز کریم اللہ پیام آورد که امام ناخوش می شوند و می فرمایند که زین العابدین مرا عقل می آموزد و نیز ملا غادر می گوید که دو صحابی در جنگ بدر و گاهی می گوید در جنگ احد نام یکی ابن عباس و دیگر ابن حزیمه غائب و مخوف شده زیر زمین هدایت کرده الحال که زمان ظهور امام قریب است از میان سنگی بالای کوه شاه گردان بیرون آمده معیت امام اختیار کرده اند و نیز میگوید که بادشاه چین از چین کلان طلبیده شده است بر آن تخت او امام همام با تمام اولیای زمانه مثل سلیمان بر هوا سیر می کنند و نیز ملا غادر قبل عید الضحی میگفت که تمام اولیا با پیغمبر خدا علیه الصلوٰة والسلام پیش امام

آمده بودند و ہمہ اولیا امام ہمام را گفتند کہ بر خیز لشکر کفار بر بالاکوٹ آمده است امام فرمودند کہ بجز حکم خدا نخواہم بر خاست آخر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرمودند کہ بر خیز امام جواب دادند کہ غلام را اختیار خود نیست و ملا غادر قبل از ملاحظہ کنانیدن ہمان جسد مصنوعی عہد و پیمان واثق از مردمان بگرفت کہ ارادۂ کلام و مصافحہ نکنند والا چہار ده سال دیگر غائب خواہند شد مردم از کمال محبت ہمان جسد بے حس و حرکت را میدیدند و سلام ہم میکردند کو جواب نمیداد لیکن قصد مصافحہ نمی کردند آخر شاه شده بمصداق کلمہ خبیثہ چون شک در دل مردمان زیاده شد و قصد مصافحہ کردند ملا غادر ترسانیدن شروع نمود کہ اگر کسی بی اطلاع قصد مصافحہ خواہد کرد میان چشتی صاحب و یا میان عبد اللہ صاحب از طپنچہ خواہند زد چون دید کہ ترسانیدن ہم بکار نمی آید مردمان بغیر مصافحہ نخواہند گذاشت و حقیقت حال واضح خواہد گشت گفتن گرفت کہ امام می فرمایند کہ مردمان بر دیدن من بغیر مصافحہ و کلام اکتفا نہ کردند و شکر این نعمت بجا نیاوردند او سبحانہ ناراض شد تا وقتیکہ در قافلہ نخواہم آمد ہرگز ملاقات نخواہم کرد بعد از ین دیدن مردمان آن جسد را یکبار مفقود شد تا اینکہ ملا شراب با یکدو شخص دیگر از کابل و قندہار آمده بودند طمع بسیار ملا غادر را دادند او در دام طمع افتاد ہر کس را پیش ہمان جسد مصنوع بر دانہا کماحقہ دیدند کہ بنی مصنوع از پوست بز و کاه و چوب و ریش ساختہ بود این ماجرا را با قاسم کذاب پرسیدم جواب داد درست است این کرامت امام ہمام است کہ بہمین صورت ممزجہ بنظر آنہا آمدند بعد از ین ملا غادر گفتن گرفت کہ حضرت ناخوش شده آمدو رفت در خانۂ من ترک نمودند بالفعل بخانہ میان چشتی صاحب گاه گاه می آیند بجای میان چشتی صاحب نیز قاصد مولوی خدابخش صاحب گوجر نوجوان را گرفتہ زد و کوب نموده تاج و پاپوش میان کاذب بفرخ آباد آورده این است شمہ از احوال افزا و ضلالت اینجا فقط و فقیر در اوایل ہمان جسد بی حس و حرکت را دیده خطوط نوشتہ بود و جہتش فرط

عقیدت جناب بود انحال کہ کذب وافترا وضلالت اینجا اظہر من الشمس گردید خیر وانجام کار
آنجا ہیچ وجہ ندید بمصداق فماذا بعد الحق الا الضلال خود را از ضلالت رہا نمود درین
خط بدیع الزمان ومولوی رجب علی را سلام نوشتہ بود واللہ اعلم بالصواب ط پیران نمی پرند و
مریدان می پرانند ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے تاریخ وہابیہ مین خوب مفصل حال انکا لکھا ہے اور
فضیحتی سے بیان کیا ہے ط

فصل چہارم

گواہی ۲ کتاب تقویۃ الایمان
وملتقط آن — والذین اتخذوا من دونہ اولیاء کے بعد لکھا کہ اس آیت سے معلوم
ہوا کہ جو کوئی کسی کو اپنا حمایتی سمجھے گو کہ یہی جانکر کہ اسکے سبب سے خدا کی نزدیکی حاصل ہوتی
ہے سو وہ بھی مشرک ہے اور جھوٹھا اور اللہ کا ناشکر — اور آیت کریمہ قل من بیدہ
ملکوت کل شیء کے بعد لکھا ہے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا کے وقت کے کافر بھی اپنے بتونکو
اللہ کے برابر جانتے تھے بلکہ اسی کا مخلوق اور اسی کا بندہ سمجھتے تھے اور انکو اوسکے مقابلہ
مین طاقت ثابت نہین کرتے تھے مگر یہہ پکارنا اور منتین ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور انکو
اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی انکا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے ایسا کرے گو کہ اوسکو اللہ کا بندہ
اور مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک مین برابر ہے سیف الجبار صفحہ ۵۲ مین منقول
ہے یہ مکیہ سے اہل سنت وجماعت کا اعتقاد اس باب مین ایسا لکھا ہے معاذ اللہ پیغمبر
سے پیغمبر کے پیرو نکی شفاعت اور ولایت کا اعتقاد کیونکر شرک فی العبادت مین ہو
گیا تو نہین سمجھتا ہے کہ جو چیز قرآن سے ثابت ہے اسکا اعتقاد کیا شرک ہوا قولہ تعالی
انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا فان حزب اللہ ہم الغالبون نہین ہے ولی
تمھارا مگر اللہ اور اللہ کا رسول اور وہ جو ایمان لائے پس بیشک اللہ کا گروہ وہی غالب
ہے اور قرآن شریف مین جو اس طرحکی آیتین ہین کہ نفع نکرےگی کافرون کو شفاعت اور
اونکا ولی اور نصیر نہین سو پیغمبر خدا کے اصحاب نے اور انھون نے جو بعد انکے ہوئے
انھین آیتون سے ثابت کیا شفاعت ونصرت وولایت کو واسطے مسلمانون کے کیونکہ اللہ

تعالی کافرونکی برائی مین فرماتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانون کو نافع ہے اور اگر نہین تو
خاص کافرون کی کیا برائی ہوئی یہہ بات تفسیر کی کتابون مین اور عقاید کی کتابون مین جہان
لکھتے ہین اَلشَّفَاعَۃُ حَقٌّ اور بحث کرتے ہین معتزلہ سے کہ وہ منکر ہین شفاعت کے تفصیل نکو ر
ہے اور حدیث شریف مین ثابت ہوا ضحاک سے کہا اُسنے کہ کہا مجھسے ابن عباس رضنے یاد
کرے مجھسے جہان قرآن شریف مین آیا ہے وَمَا لَهُمْ فِي الْأَرْضِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ
پس وہ واسطے مشرکین کے ہے اور لیکن مومن پس انکے شفیع اور نصیر بہت ہین ہم کہتے ہین
کہ گو یا نجدی نے اقرار کیا کہ وہ مومنین سے نہین اور یہہ سچ ہی اسمین کچھ شک نہین **فائدہ**
مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی لَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ کی تفسیر مین لکھتے ہین دینجا باید دانست
کہ معتزلہ باین آیت در نفی شفاعت تمسک میکنند ومیگویند کہ روز قیامت شفاعت نخواہد شد
لیکن نمی فہمند کہ درین آیت نفی شفاعت از طرف کسی ست کہ ہرگز شکر نعمت الہی نکردہ باشد و
آن نیست مگر کافر و شفاعت در حق کافر بالاجماع مقبول نیست ایضًا فیہ آیات و حدیث بسیار
دلالت بر وقوع شفاعت میکنند پس این آیت لابد ست و در احادیث معتبرہ بیان کردہ اند
کہ غیر از کافر در حق ہمہ اہل معاصی حکم شفاعت خواہد شد پس ازینجا معلوم شد کہ محروم مطلق از
شفاعت کافرست و بس و مناسب مقام ہم نفی ہمین شفاعت ست زیرا کہ این کلام برای رد
خیال اہل کتاب و ہم مشربان ایشان ست کہ مید انند وجود کفرہ بزرگان ما از عذاب خلاص
خواہند ساخت انتہی ثانی ۱۲۰ — ۸ — ۵ — ۱۶ — ۲۲ — ۲۵ — ۴۴ — ۶ — ۴
۹ ۴ — ۴ ۵ — ۵ ۶ کہا نجدی نے کوئی عبادت کرتا ہے اس قانون کی جیسا کہ ترمذی
کی حدیث مین ہے کہ تعظیم کرتا ہے نبیؐ کے قبر کی اور کھڑا ہوتا ہے نبیؐ کی قبر کے پاس جیسا
کھڑا ہوتا ہے نماز مین سیدھے ہاتھ کو اُلٹے ہاتھ پر رکھکر اور کہتا ہے ای رسول اللہ مین
تمسے سوال کرتا ہون شفاعت کا یا رسول اللہ دعا کرو اللہ سے میری اِس حاجت برآنے
کے لئے اور پکارتا ہے پیغمبر کو اور پکارنے کو سبب جانتا ہے مراد حاصل ہونیکا اور

تعظیم کرتا ہی پیغمبر کے آثار و مشاہد و مجالس و گھر کی یہان تک کہ ٹھہرایا آثار کو مساجد اور
یہہ سب اوثان یعنے بت ہین پیغمبر کے ہون یا ولی کے یا لات و عزّی کے یا مسیح کے یا عُزیر
کے کیونکہ صنم شرع مین صورت والا بت ہی اور وثن بغیر صورت کا بت ہی اور یہی تقویۃ
الایمان مین ترمذی کی حدیث کے فائدے مین جو لکھا ہی کہ وثن مین داخل ہی قبر اور کسیکا
چلہ اور لحد وغیرہ کہ لوگ اُسکی تعظیم کرنے مین اور وہان جاکر منتین مانتے ہین سب شرک ہی
یہہ خلاف اہل سنت و جماعت کا ہی اسی نجدی نے قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وثن اور
بت کہا اور اُسکی تعظیم کو شرک کہا حدیث شریف مشہور ہی مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ
لَہٗ شَفَاعَتِیْ جو روضۂ شریف کے دروازے پر لکھی ہوئی ہی قال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم مَنْ زَارَنِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ یعنے جسنے میرے
گذرنیکے بعد میری زیارت کی گویا اُسنے میری حیات مین زیارت کی ۔ قال اللہ تعالیٰ
وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ الخ الآیۃ (دیکھو جامع الفتاوی صفحہ ١٠٥ تفصیل
مین مرقوم ہی وَلَا خِلَافَ اَنَّ مَوْضَعَ مَضْجَعِہٖ اَفْضَلُ مِنْ بِقَاعِ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ حَتّٰی
اَلْکَعْبَۃِ وَالْعَرْشِ یعنے اہل سنت و جماعت کے نزدیک بلا خلاف وہ جائے کہ جہان جناب
رسول اللہ صلعم کا جسم نورانی ہی بہتر ہی تمام زمین و آسمانون کے مقامون سے حتی کعبہ و
عرش سے ۔ اور ہاتھ باندھکر کھڑے رہنا اور دعا کرنا تمام اصحابون تابعین کی سنت
اور علما و اولیا کا طریقہ ہی یہہ تمام سلف و خلف کیونکر مشرک و کافر ہو وینگے مگر تو کہنے والا
مشرک و کافر ہو گیا ۔ تفسیر عزیزیہ بمعنی صراط الذین انعمت علیہم مین ہی و برکت در
کلام و انفاس و افعال و در مکانات ایشان و در ہم صحبتان و اولاد و نسل ایشان و زیارت
کنندگان ایشان پی در پی ظاہر میگردد اور دوسرے مقام پر سورۂ قدر مین لکھا ہی بالجملہ
از مضمون این سورہ معلوم می شود کہ عبادات و طاعات را بسبب اوقات نیک و
مکانات متبرکہ و حضور اجتماع صالحان در ایجاب ثواب و ایراث برکات و انوار قربی

عظیم حاصل ہیشود کا قولہ تعالیٰ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِیْمَ مُصَلًّى کی تفسیر میں لکھتے ہیں یعنی بگیرید جای استادن ابراہیم علیہ السلام راکہ سنگی ہست معین و بران سنگ حضرت ابراہیم استادہ اذان حج درمردم داد وہرد و قدم مبارک حضرت ابراہیم دران سنگ منقش گشت مصلیٰ یعنی نمازگاہ کہ بعد از طواف خانہ کعبہ دو رکعت تحیۃ الطواف عقب این سنگ استادہ گذاردن مقرر ہست تا امامت حضرت ابراہیم تا قیامت جاری باشد۔ کہا تجدیدی نے شرک چار قسم کا ہوتا ہے پہلا اشراک فی العلم یعنے ثابت کرنا اللہ کا سا علم اور کو کہ ہر مکان میں حاضر ناظر ہو اور ہر چیز اور ہر آن میں دور ہو یا نزدیک ہو چھپے ہو یا کھلے مطلع ہو پس جو کسینے اعتقاد کیا کہ جب وہ ذکر کرتا ہے نبی یا ولی کا نام تو نبی یا ولی کو خبر ہو جاتی ہے مشرک ہو گیا اور یہہ اعتقاد شرک ہے نبی ولی سے ہو یا جن بھوت فرشتے سے ہو یا بت و تھان سے خواہ یون سمجھے کہ یہہ بات انکو اپنی ذات سے ہے خواہ یون سمجھے کہ اللہ کے معلوم کرا دینے سے ہے سب طرح سے شرک ہو جاتا ہے دوسرا اشراک فی التصرف یعنے اللہ کا سا تصرف اور کو ثابت کرنا خواہ یون سمجھے کہ تصرف کی قدرت اوسکو خود بخود حاصل ہے خواہ یون سمجھے کہ اللہ کے دینے سے اُسکو ایسی قدرت ملی ہے سب طرحسے مشرک ہو جاتا ہے تیسرا اشراک فی العبادت یعنی اللہ کی سی تعظیم اور کی کرنی جو کام اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے خاص کیا ہے جیسے سجدہ رکوع ہاتھ باندھکر کھڑا ہونا کسی کے آگے جیسا نماز میں کھڑا ہوتا ہے اور اُسکے واسطے مال خرچ کرنا اور نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا اور اُسکے گھر کی طرف سفر کرکے جانا اور احرام کی خاص شکل بنانا اور طواف کرنا اور اللہ سے دعا مانگنا وہان پر اور بوسہ دینا اور روشنی کرنی اور مجاور بنکر بیٹھنا اور وہان کے پانی کا تبرک کرنا اور رخصت کے وقت اولٹے پاؤن پیچھے چلنا اور حرم کی تعظیم کرنی اور مانند اسکے۔ پس جو کوئی نبی یا ولی کی جھوٹی سچی قبر سے یا آثار و مشاہدہ سے اور اس چیز سے کہ نبی ولی سے علاقہ رکھتی ہو اُسکے پاس بیٹھ کر اللہ سے

دعا مانگنا خیمہ کھڑا کرنا پردہ لٹکانا کپڑے سے چھپانا آس پاس کے جنگل کی تعظیم کرنا سجدہ رکوع کرنا یا مال خرچ کرنا ہاتھ باندھکر کھڑا رہنا سفر کر کے وہان جانا بوسہ لینا رخصت کے وقت الٹے پاؤن پیچھے پھرنا اللہ کے سوائے کسیکے ذکر کو ثواب جاننا سختیون مین یاد کرنا یا محمد یا عبدالقادر یا جداد پکارنا سوان سب کامون سے مشرک و کافر ہو جاتا ہے خواہ یون سمجھے کہ وہ بالذات اس تعظیم کے لائق ہین خواہ یون سمجھے کہ اللہ نے اس تعظیم کی لیاقت اونکو دی ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے آن تمام مسائل کا جواب بدلائل شرعیہ جامع الفتاوی جلد اول صفحہ ۵۲ – ۹۸ مین مرقوم ہوا ہے ۴ چوتھا اشراک فی العادۃ کے کامون مین غیر کی تعظیم کرنا جو اللہ کے واسطے جیسے قسم کھانا اللہ کے نام کی اور عبداللہ نام رکھنا اور نذر نیاز کرنا اور مانند اسکے پس جو قسم کھاوے غیراللہ کی یا اپنے بیٹے کا نام عبدالرسول عبدالنبی رکھے یا اللہ کی نذر و نیاز کرے یا صدقہ دیوے یا کہے یہہ نذر اللہ و نیاز رسول اللہ کی ہے پس مشرک و کافر ہو جائیگا اس بات کو بڑے طول و طویل سے تقویۃ الایمان مین بیان کیا ہے خلاف اہل سنت و جماعت کا ہے اشراک فی العلم والتصرف والعبادۃ کو معلوم کرنا چاہئے کما فی کتب العقاید اِنَّ الشِّرْکَ هُوَ اِثْبَاتُ الشَّرِیْکِ فِی الْاُلُوْهِیَّةِ اِمَّا بِمَعْنٰی وُجُوْبِ الْوُجُوْدِ اَوِ الْاِسْتِحْقَاقِ فِی الْعِبَادَةِ کَالْمَجُوْسِ وَعَبَدَةِ الْاَصْنَامِ ثُمَّ مَدَارُ الشِّرْکِ هُوَ اعْتِقَادُ تَعَدُّدِ الْاِلٰهِ کَمَا اَنَّ التَّوْحِیْدَ اعْتِقَادُ وَحْدَةِ الْاِلٰهِ شرک کے معنے یہہ ہین کہ الوہیت مین یعنے خدائی مین غیر کو شریک کرنا خواہ واجب الوجود کہنا یا مستحق عبادت کا سمجھنا مانند مجوس اور بت پرستونکے پھر مدار شرک کا مقابلہ مین توحید کے ہے یعنے شرک وہ ہے کہ اعتقاد خدا کو ایک سے زیادہ سمجھنا اور توحید وہ ہے کہ خدا فقط ایک ہی ایسا یقین کرنا جب کسی نے کلمہ پڑھا صدق دل سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ نہین ہے کوئی خدا لائق عبادت کے مگر اللہ وحدہ لاشریک ہے محمد اللہ کے رسول ہین شرک کو نفی کیا اور توحید کو اثبات کیا پاک ہو گیا شرک و کفر سے قولہ تعالی وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا

اللہ قولہ تعالیٰ اِلٰھًا وَّاحِدًا لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ط ط
وقال اَمْ لَھُمْ اِلٰہٌ غَیْرُ اللّٰہِ سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ط نجدی نے یہہ نئی شریعت نکالی ہے
مخالف اُسکے کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لائے اور صحابہ و تابعین اور تبع تابعین
نے اور علمائے سلف و خلف نے سمجھائے اور راستا سچا اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے
کہ انھون نے تفسیر و حدیث و عقائد کی کتابون مین لکھدیا ہے کہ اشراک ثابت کرنا شریک
کا ہے الوہیت مین یعنے کئی الٰہ ماننا بمعنی وجوب وجود کے یعنے کئی واجب الوجود ماننا
جیسے مجوس کہ دو واجب الوجود کہتے ہین ایک پیدا کرنیوالا خیر کا ایک پیدا کرنیوالا شر کا
یا استحقاق عبادت مین یعنے کئی مستحق عبادت کے ہین جیسا بت پرست کہتے ہین پس مدار شرک
کا اور رکن یعنے وہ چیز کہ جسکے ہونیسے شرک ہوا اور نہونیسے مشرک نہو وہ اسبات کا اعتقاد
ہے کہ اللہ کئی ہین جیسے توحید کہ اللہ کا اعتقاد کہ وہ ایک ہے اگر توحید کا اعتقاد ہے تو
شرک و کفر کہان رہتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور نہین حکم کئے گئے مگر کہ عبادت
کرین ایک اللہ کی۔ نہین ہے اللہ مگر وہی ایک پاک ہے اور بڑا ہے اُس سے کہ شریک
ٹھہراتے ہین مشرک۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ کیا کوئی الٰہ ہے ساتھ اللہ کے پاک ہے
اللہ اس سے کہ شریک کرتے ہین اور فرمایا کیا اُن کے واسطے کوئی الٰہ ہے سوائے اللہ
کے پاک ہے اللہ اس سے کہ شریک کرتے ہین۔ اور فرمایا کیا انکے واسطے کوئی الٰہ ہے سوائے
اللہ کے پاک ہے اللہ اس سے کہ شریک کرتے ہین اور عرب کے مشرکون نے کہا کیا کر ڈالا
محمد نے سب الٰہ کو ایک اللہ یہہ بڑی تعجب کی بات ہے اور اگر ہوتے زمین و آسمان کے
درمیان دو الٰہ البتہ فساد ہوجاتا دونون مین۔ یہہ جو کہا کہ اشراک فی العلم کہ ثابت کرنا
اللہ کا سا علم غیر کو ہر مکان مین حاضر ناظر ہونیکا اور ہر شئی پر مطلع ہونے مین پھر اس پر
کہا کہ جو اعتقاد کرے کہ جب وہ ذکر کرتا ہے نام نبی یا ولی کا تو انکو خبر ہوجاتی ہے وہ مشرک
ہوجاتا ہے اب نجدی نے جو اس بات پر یہہ دعویٰ بنایا ہے سو فاسد ہے کیونکہ پہلے

تو کہا ہر شی پر اطلاع ہونا شرک ہی اور پھر اس بنا پر جو کہا کہ نبی و ولی کا مطلع ہونا ذاکر
کے ذکر پر شرک ہی نہین بنتا درست کیونکہ ذکر ذاکر پر مطلع ہونا ہر شی پر مطلع ہونا نہین ہی
قولہ تعالی لَا یُظْہِرُ عَلٰی غَیْبِہٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ یعنے غیب خاص خدا کا
ہی کسی پر مطلع نہین کرتا مگر جسکو کہ پسند کرتا ہی پیغمبر سے یعنے فرمایا تم کو غیب پر اللہ مطلع نہین
کرتا و لیکن اللہ اپنے پیغمبرون سے جسکو چاہتا ہی برگزیدہ کرتا ہی **فائدہ** شاہ عبد العزیز
نے فرمایا ہی غیب نام چیزی ست کہ از ادراک حواس ظاہرہ و باطنہ غائب باشد نہ حس
تا بمشاہدہ و وجدان دریافت شود و اسباب و علامات آن نیز در عقل و فکر در نیاید تا ببداہت
و استدلال دریافت شود و این غیب مختلف میباشد پیش کور مادرزاد عالم الوان غیب ست
و پیش کر مادرزاد عالم اصوات و الحان غیب ست و پیش عنین لذت جماع غیب ست و پیش
فرشتگان الم گرسنگی و تشنگی غیب ست و این را غیب اضافی گویند و آنچہ نسبت تمام مخلوقات غائب
ست آنرا غیب مطلق گویند و علم لوح محفوظ غیب ست اما جناب سید المرسلین و اکثر پیغمبران را خدا
دادہ ست و از اتباع ایشان اولیای امت و قطب و غوث و ابدال را و نادرا نیز حاصل
گشتہ بلکہ علوم ماکان و مایکون نیز عطا فرمودہ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ پس اطلاع
شخص بر غیب چیزی دیگرست و اظہار غیب بر شخص چیزی دیگر ہمچنین نقوش حروف را خواندن
چیز دیگرست و مطلع بر معنی آن شدن چیزی دیگر آن از نظر غائب ست اور شفاعت کا انکار
وہابیہ نے معتزلہ و کرامیہ و قرامطہ سے سیکھا ہی جو اونکا رد اہل سنت و جماعت کی کتابون
و تفسیرون مین لکھا ہی وہی بعینہ انکار دہی اور اشراک فی العادت مین جو نجدیہ لکھتا ہی
سو بالکل خلاف عقل ہی مولوی محمد موسی ابن مولوی رفیع الدین ابن مولانا شاہ ولی اللہ
دہلوی نے جو رد تقویۃ الایمان بنام حجۃ العمل فی ابطال الحیل گواہی نشانی ۶ مین مولانا
شاہ عبد العزیز سے نقل کیا ہی سو یہہ ہی اعلم ان الاستعانۃ بغیر اللہ والدعاء لہ
بوجہین احدہما ان یکون علی وجہ الاستقلال فی التاثیر والایجاد ولا شبہۃ

انه شرك وثانیهما ان یکون علی وجه الاعانة والارشاد بوجه التدبیر والشفاعة اولدفع الشر ولاشبهة انه لیس بشرك اذ ورد فی الاحادیث یا عباد الله اعینونی ویا محمد انی اتوجه بك الی ربّی وورد فی عدد الحسنات اعانة الملهوف وكذا ابغاء الرزق عند غیر الله علی وجه المواساة والمراعات لیس من الشرك فی شیء وانما هو بسبب عادة المشروع والحال ان اعتقاد التاثیر القدسی لایوجب الشرك بخلاف التاثیر الخلقی والفرق بینهما فی العرف ظاهر ویقال رزق الامیر فلانا ویراد اعطاء المال او فرض الراتب وكذا یقال شفی الطبیب المریض ترجمہ جانا چاہئے کہ غیر خدا سے مدد چاہنا اور دعا کرنا دو طور ہیں ایک یہہ کہ ایجاد و تاثیر میں غیر کو خود بخود مستقل سمجھے یعنے بغیر خدا کے دئے اسکو خود بخود حاصل ہی یہہ بے شبہ شرک ہی دوسرا یہہ کہ بطریق تدبیر و شفاعت کے بطور اعانت و ارشاد کے یا واسطے دفع شر کے اور بیشک یہہ شرک نہین ہی کیونکہ حدیثو نمین آیا ہی اے بندو اللہ کے مدد کرو میری اے محمد بیشک مین متوجہ ہوتا ہون تمھارے واسطے سے اللہ کی طرف اور مضطر کی مدد کرنا حدیث مین حسنات کے شمار مین ہی اور ایسے ہی چاہنا رزق کا اللہ کے غیر کے پاس بطریق مواسات و مراعات کے شرک نہین ہی بسبب عادت مشروع کے ہی اور حال یہہ ہی کہ تاثیر قدسی کا اعتقاد موجب شرک نہین ہی بخلاف تاثیر خلقی کے اور فرق دونون کا ظاہر ہی عرف مین اور کہا جاتا ہی رزق دیا امیر نے فلانے کو اور ارادہ کیا جاتا ہی مال دینا یا کچھ راتب مقرر کر دینا اور ایسے ہی کہا جاتا ہی کہ شفا دیا طبیب نے مریض کو ۔ مولانا رفیع الدین مرحوم نے رسالہ ابراز المحبّت مین لکھا ہی المحبة مع الاحیاء الحاضرین نافعة عاجلا و آجلا واما مع الاموات فنافعة فی الاجل البتة بشرط الاهلیة والایمان واما فی العاجل فیشترط دوام التوجه وتخلیة القلب معه فی الخلوات وملاومة ذكره وكثرة النداء له والترحم معه بارسال الثواب الیه والاحسان الی اهله

فتلك كثيرا ما يفتح باب الاولياء ويعطي منفعة الصحبة ـ ترجمہ محبت زندون سے نافع ہی دنیا و آخرت مین اور مُردونکی محبت آخرت مین نفع کرنے والی ہی بقینا بشرط اہلیت وایمان کے یعنے وہ شفیع ہونگے لیکن دنیا مین نفع محبت مُردون کا اِس شرط سے ہی کہ ہمیشہ اُس مُردیکی طرف متوجہ رہے اور اپنے دل کو خلوتون مین اُسکے ساتھہ اکیلا رکھے اور ہمیشہ اُسکا ذکر کرتا رہے اور اسکو بہت پکارا کرے اور اُسکے ساتھہ نیکی کیا کرے اُس کو ثواب پہنچانے سے اور اُسکے لوگون کے ساتھہ احسان کرنے سے پس یہہ بات اکثر ہی کہ کھولدیتی ہی دروازہ دربستہ کا اور عطا کرتی ہی صحبت کی منفعت شاہ ولی اللہ نے کتاب انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ مین لکھا ہی اخبرني الشيخ ابو طاهر عن القشاشي انه كتب الى النبي صلى الله عليه وسلم كتابا في بعض حاجاته صورته يا رسول الله صلى الله عليك انت اقرب الى مني ام هذا فبحق قربك مني وان بعدت الا ما شفعت في وفي قضاء حاجتي كلها الدنيوية والاخروية خبردی مجھکو میرے استاد شیخ ابو طاہر نے استاد قشاشی سے کہ انھون نے لکھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک عرضی اپنی کسی حاجت مین عبارت اسکی یہہ ہی یا رسول اللہ تمپر درود بھیجے خدا تم نزدیکتر ہو میری طرف مجھہ سے یا یہہ کہ ساتھہ قرب حق اپنے کے مجھسے اگرچہ بعید ہون مگر یہہ کہ آپ شفاعت کیجئے میرے لئے اور میری سب حاجتین دنیا و آخرت کی بر آنیکے لئے اور اُسی کتاب مین لکھا ہی بعض اصحاب قادریہ برای حصول مہمات ختم با ینطور میکنند اول دو رکعت نفل بعد ازان یکصد و یازدہ بار درود بعد ازان یکصد و یازدہ بار کلمہ تمجید و یکصد و یازدہ بار شیئا للہ یا شیخ عبد القادر جیلانی اور اس کتاب کو بنایا ہی واسطے جمع کرنے کلمات اور حالات اولیاء اللہ کے اور اپنی نسبت اُنسے ثابت کرنیکے لئے ۔ شاہ ولی اللہ کتاب انفاس العارفین مین شیخ محمد اپنے جد اعلی کے حال کرامات مین لکھتے ہین شیخ محمد وارث ذکر کرد کہ مرا سفری پیش آمد بجناب ایشان رجوع کردم بشارت عافیت دادند اتفاقا

درآن سفر شبی قطاع الطریق ہجوم کردند و خوف ہلاک مستولی شد بجناب ایشان متوجہ شدم درآن حالت مرا خواب گرفت ایشان را در قیام دیدم کہ می فرمایند فلانی ترا کہ منع کردہ ست برخیز و بردہ دو عدد کدو کہ قسمی ست از حلاوت مرا عنایت فرمودند چون بیدار شدم ہر دو عدد را بعینہ یافتم برخاستم وسوار شدم و راہ خود پیش گرفتم ہمہ قطاع الطریق از من غافل ماندند وہیچکس متعرض نشد و آن کدو مدتہا بامن ماند ــ ملا علی قاری نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ مین لکھا ہے قال القاضی وذلك ان النفوس الزکیۃ القدسیہ اذا تجردت عن العلایق البدنیہ عرجت واتصلت بالملاء الاعلیٰ ولم یبق لھا حجاب فتری الکل کالمشاھد بنفسھا او باخبار الملك وفیہ سیر یطلع علیہ من تیسیر لہ ذلك ؕ یعنے قاضی نے کہا یہہ اسطرح ہے کہ نفس پاک جب بدنی علاقے سے خالی ہوتے ہین اور عروج کرتے ہین اور ملاء اعلیٰ مین ملجاتے اور اونکو کچھہ حجاب باقی نہین رہتا سو کل کو دیکھتے ہین مانند مشاہد کے آپ یا فرشتے کی خبر دینے سے اور اُسمین سیر فلکی ہے جسکو حاصل ہے وُہ جانتا ہے ؕ اور ایسا مضمون صراط المستقیم مین موجود ہے اور تقویۃ الایمان مین اسی کو شرک لکھا ہے ایک شخص مصنف اور دو اعتقاد متضاد عجب ہے ؕ تقویۃ الایمان مین قولہ تعالیٰ وَمَا اَضَلُّ مِمَّن یَّدْعُوا کے بیان مین لکھا ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہہ جو لوگ اگلے بزرگون کو دور دور سے پکارتے ہین اور اتنا ہی کہتے ہین کہ یا حضرت تم اللہ واسطے یا حضرت تم اللہ کی جناب مین دعا کرو کہ وہ اپنی قدرت سے ہماری حاجت روا کرے اور پھر یون سمجھتے ہین کہ ہمنے شرک نہین کیا اس واسطے کہ اُن سے حاجت نہین مانگی بلکہ دعا کروائی ہے سو یہہ بات غلط ہے اس واسطے اگرچہ اس مانگنے کی راہ سے شرک ثابت نہین لیکن پکارنیکی راہ سے شرک ثابت ہو جاتا ہے ــ جواب اہل سنت وجماعت کا کہ یہہ نجدی کا مقلد نہین جانتا کہ قرب و بُعد اللہ کی بارگاہ مین ہو نہین سکتا کیونکہ نسبت سب مکانون سے برابر ہے اور قرب کہ اُسکے کلام مین واقع ہے سو معنی اُسکی قرب منزلت ہے

پس نجدی نے اختیار کیا مذہب فرقہ مجسمیہ و معتزلہ کا کہ ثابت کرتے ہین آیات متشابہات
سے ہاتھہ پاؤن منہہ جہت کا مکان اللہ کیواسطے بندونکے جیسا اور یہہ عقیدہ مردود ہے اہل سنت
وجماعت کے نزدیک دیکھو گواہی نشانی ۴۶ ـ ۵۵ ـ ۷۰ ـ ۷۲ ـ ۸۱ الاحتوا علے
العرش استوی کا رسالہ جسکا مصنف صدیق حسن خان مجسمیہ معتزلہ کا مقلد ہے یہہ سب رسالے اور
گواہیان اُسکے ردیہ ہین اور کتاب فتح المبین نشانی ۱۲۰ ہین بخوبی تفصیل وار جواب ان
گمراہون کا دیا ہے ـ یہان مولانا شاہ عبدالعزیز کے تحفۂ اثنا عشریہ کی عقیدۂ سیزدہم کی
عبارت لکھتے ہین حق تعالی را مکان نیست واو را جہتی از فوق وتحت متصور نیست و بندہ را
اتصال مکانی و قرب جسمانی با حضرت حق تعالی متصور نیست قربی کہ درانجا متصور ست بدرجہ
و بمنزلت و خوشنودی و رضای حق تعالی حاصل ست یہان سے معلوم ہوا کہ تقویۃ الایمان
کے لکھنے پر سے اُسکے مصنف کے آبا واجداد علما و اولیای سلف وخلف و تابعین و صحابہ
تک شرک و کفر کی تہمت منسوب ہوجاتی ہے نعوذ باللہ منہا ـ مولانا شاہ ولی اللہ حجۃ البالغہ
مین لکھتے ہین فاذا مات انقطعت العلاقات ورجع الی مزاجہ فیلحق بالملائکۃ
وصار منہم والھم کالھامہم ولیسعی فیما یسعون وربما اشتغل ہؤلاء باعلاء کلمۃ
اللہ ونصر حزب اللہ وربما کان لھم لمتہ خیر بابن ادم وربما اشتھی بعضہم الی الصورۃ
جسدیۃ اشتیاقا شدیدا ناشیا من اصل جبلۃ فصرع ذلک بابا من المثال واختلطت
بدقوۃ بالنسمۃ الھوائیۃ وصار کالجسد النورانی وربما اشتاق بعضہم الی مطعوم
ونحوہ فاید فیما اشتہی قضاء لشوقہا ـ ترجمہ جب مرد صالح مرتا ہے ٹوٹ جاتے ہین علاقے
اور رجوع کرتا ہے اپنے مزاج اصلی کی طرف اور ملجاتا ہے فرشتونسے اور ہوجاتا ہے انھین
مین سے اور الہام کرتا ہے جیسے فرشتے کرتے ہین اور جس کام مین سعی کرتے ہین آپ سعی کرتا ہے
اور مشغول ہوتے ہین یہہ لوگ اللہ کا کلمہ بلند کرنے مین اور اللہ کے گروہ کی مدد کرنیمین اور خیر
پہنچاتے ہین آدمیونکو اور کوئی چاہتا ہے جسم مین صورت پکڑنے کو اور بہت مشتاق ہوتا ہے

جسپر وہ مجبول ہی تو دروازہ عالم مثال کا اسپر کھلجاتا ہی اور قوت نسیم قدسیہ کی ہوا اسکو لگتی
ہی یعنے حق تعالیٰ اوسکی خواہش پوری کرتا ہی اور جسم نورانی ہوجاتا ہی اور کوئی مشتاق
ہوتا ہی کھانیکا سو اسکو دیاجاتا ہی **فصل پنجم نقل مباحثہ علماء مسجد جامع دہلی**
گواہی نشانی ۳ — ۵ — ۶ — ۲۷ — ۶۹ — ۷۱ — ۵۰ کا خلاصہ یہہ ہی جب تقویۃ الایمان
تصنیف ہوئی جو کتاب التوحید عبد الوہاب نجدی کی شرح ہندی لکھی گئی ہی تب اس دین جدید کی
بڑی شہرت ہوئی عوام الناس بہت اس بلا مین پھنسے توہین و تحقیر انبیا و اولیا کی اور تکفیر تمام
امت سلف و خلف کی خوب جاری ہوئی دینداراہل علم جہان تھے اُن کی فیض صحبت سے جو بچا سو بچا
ورنہ اول دہلی مین اکثر ونکو اسی کی طرف میل آگیا بسبب شہرت انکے خاندان کے اور ناواقفی فن سیر
وحدیث سے جب نوبت دہلی مین پہنچی ہزارون آدمی مرید و شاگرد دیکھنے والے صحبت یافتہ
شاہ عبد العزیز صاحب اور مولوی رفیع الدین صاحب کے اور علم مین مولوی اسمٰعیل سے
زایدکئی صاحب موجود تھے مولوی اسماعیل و مولوی عبد الحی سے دست و گریبان ہوئے اور
خواص نے فہمایش کی کہ اس سفر مین یہہ نیا دین کیسا نکال لائے کہ اُسکے روسے تمھارے
استادون سے لیکر صحابہ تک کوئی کفر و شرک سے نہین بچپا اور قبل اس سفر کے تم بھی اوسی
طریقے پر تھے اور ویسا ہی وعظ کہتے تھے اور فتوی لکھتے تھے جسکو اب شرک کہتے ہو یہہ دین
مین فساد ڈالنا اور قرآن وحدیث کی معنی مین تحریف کرنا اور خلایق کو گمراہ بنانا بہت بُرا ہی
ہر چند نصیحت کی کچھہ سود مند نہوئی لاچار ہوکر سب نے انکار و ابطال اس کتاب تقویۃ الایمان
کا کیا مولوی مخصوص اللہ صاحب اور مولوی موسیٰ صاحب صاحبزادگان مولوی رفیع الدین
مرحوم کے نے جو حقیقی عم زاد بھائی تھے مولوی اسماعیل کے پہلے چند فتوے و رسالے اُنکے رد
مین لکھے نوبت تکفیر کی پہنچائی ـ مولوی فضل حق صاحب خیرآبادی نے جزاہ خیراکہ علم و
فضل مین مولوی اسماعیل وغیرہ کو اُنسے کچھہ نسبت نہ تھی علوم عقلیہ و نقلیہ کو اپنے والد ماجد
سے کہ یگانہ عصر تھے حاصل کئے تھے ہر طرح مولوی اسماعیل کے رو برو انکار و ابطال کیا

اور تکفیر کی نوبت تحریر کی آئی مسئلہ شفاعت مین مولوی اسمٰعیل نے حرکت مذبوحی کچھ جواب مین
کی آخر کو عاجز و ساکت ہوگئے اور تحقیق الفتوی فی ابطال الطغوی گواہی نشانی ۳ کمال شرح
و بسط سے مولوی فضل حق نے لکھا اجمالاً اُسکا مضمون یہہ ہی کہ مستفتی نے عبارت تقویۃ الایمان
کی جو شفاعت کے انکار مین ہی سب نقل کر کر سوال کیا دیکھو تقویۃ الایمان صفحہ ۵۵ سے ۷ تک
لکھا ہی یہہ کلام حق ہی یا باطل چنانچہ لکھا ہی جو کوئی کسی نبی ولی کو یا امام شہید کو یا کسی فرشتہ
کو یا کسی پیر کو اللہ کی جناب مین اس طرح اپنا شفیع سمجھے سو وہ اصل مشرک ہی اور بڑا جاہل۔
جسکو خدا چاہیگا وہ اپنے حکم سے اُسکا شفیع بناویگا وغیرہ۔ اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے استخفاف پر شامل ہی یا نہین اور شرعاً اُسکے قایل کا کیا حکم ہی تفصیل جواب کے
چار مقام مین مولوی فضل حق نے بیان کی پہلا مقام شفاعت کی حقیقت اور اسکے اقسام کے
بیان مین دوسرا مقام کلمات لاطایل کے بیان مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین مولوی
اسمٰعیل نے بے ادبی سے لکھا تیسرا مقام ثابت کرنیمین اُسکے کہ وہ کلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے استخفاف شان پر دلالت کرتا ہی چوتھا مقام اُسکے حکم مین اور چارون مقامون کو آیات و
احادیث اور اقوال ایمہ دین سے جیسا چاہیئے مفصل اور مشرح بیان کر کر آخر مین لکھا ہی چون
ہر چہار مقام بپرایۂ انجام و اختتام یافت حالا فتوی وجواب استفتا باید شنید کہ مستفتی در استفتا
سہ سوال کردہ یکی آنکہ این کلام حق ست یا باطل دویمی آنکہ کلامش بر استخفاف و انتقاص شان
واجب التوقیر حضرت سید المرسلین افضل الانبیاء والنبیین اشتمال دارد یا نہ سیومی اینکہ بر تقدیر
اشتمال و دلالت آن شناعت بر استخفاف و انتقاص شان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حال و حکم
مرتکب آن شرعاً چیست و او از روی دین و ملت کیست جواب سوال اول اینست کہ کلام قایل
مذکور از سر تا پا کذب و زور و فریب و غرور ست چہ او نفی سبب بودن شفاعت برای نجات
گنہگاران و نفی اذن شفاعت وجاہت و شفاعت محبت از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و حضرات
سایر انبیا و ملایکہ و اصفیا میکند این اعتقاد او خلاف کتاب مبین و احادیث سید المرسلین و

اجماع مسلمین ست جواب سوال دویم اینست کہ کلام او بلا نزد دو اشتباہ استخفاف منزلت
وجاہ آن سرور مقربان بارگاہ حضرت الٰہ وانتقاص شان سایر انبیا و ملائکہ و اصفیا وشیوخ
واولیا اشتمال و دلالت دارد چنانکہ در مقام آن مذکور و فیما سبق مبرہن و مسطورست جواب سوال
سیوم اینکہ قایل این کلام لاطائل از روی شرع مبین بلا شبہ کافر گردد و ہر کہ در کفر چنین
کس شک و تردد کند نیز کافر گردد اما در بیہ بینی از و بالاتر است چہ او استخفاف آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم و سائر انبیا و ملائکہ و اولیا را مستحسن داشت و آنرا از ضروریات دین پنداشت
اعاذنا اللہ من ذلک المحال کما سواد ظلمت وکفر شکست و بیاض نور ایمان باشراق پیوست
فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر والسلام علی من اتبع الھدیٰ مُہرین اور دستخط
تمام علمائے دہلی کے اس فتوے پر ثبت ہوئین اور مجلس جامع مسجد مین پہلے سے ایک استفتا
مرتب ہوا مہر و دستخط مولوی رشید الدین خان صاحب و مولوی فضل حق و مولوی مخصوص
اللہ و مولوی موسیٰ و مولوی محمد شریف صاحب و مولوی عبد اللہ و اخون شیر محمد صاحب اور
بتاریخ ۲۹ ربیع الاول سنہ ۱۲۴۰ ہجریہ مقدسہ مولوی عبد الحی جامع مسجد مین وعظ کہہ رہے تھے
کہ مولوی رشید الدین خانصاحب و مولوی مخصوص اللہ و مولوی موسیٰ و مولوی محمد شریف
وغیرہ علما و طلبا خاص و عام حوض پر مجتمع ہوئے جب مولوی عبد الحی وعظ کہہ چکے عبد اللہ
نامی طالب علم نے استفتا پیش کیا کہ اپنی مہر اسپر کر دیجئے مولوی عبد الحی نے کہا کہ مین نہین
مہر کرنا مین کچھ نہین جانتا اُس نے کہا یہی لکھدیجئے اور اصرار کیا مولوی عبد الحی نے انکار
کیا اور ملال ظاہر کرنے لگے مفتی محمد شجاع الدین صاحب نے کہا کہ اسکا تصفیہ ضرور ہی کہ بڑا
اختلاف مسلمانون مین پڑگیا ہی مرزا غلام حیدر شاہزادے طالب علم کی تکرار سے رنجیدہ
ہوئے اور مولوی عبد الحی وغیرہ کو جمع علما مین واسطے مناظرے کے لائے وہان مجمع بیشمار
خاص و عام امیر فقیر کا ہوگیا کوتوال شہر بھی واسطے بندوبست کے آپہنچا پھر مولوی عبد الحی
نے فاضلون عالمون سے پوچھا کہ تم کیون آئے ہو کسی نے کہدیا کہ آپکے بلانے کے موافق

کہ ہر روز کہا کرتے تھے کہ جسکو تاب مناظرہ کی ہووے ہمارے سامنے آوے سنکر چپ ہوگے ہین مخصوص اللہ نے کہا کہ ہم بموجب حکم خدا کے آئے ہین کہ حق ظاہر ہوجاوے مولوی موسیٰ نے کہ تم ہمارے استادونکو برا کہتے ہو بولے کہ مین نہین کہتا مولوی موسیٰ نے کہا ایسے مسئلے نئے بناتے ہو کہ اُنسے برائی استادون کی ثابت ہوتی ہی پوچھا وہ کیا ہی کہا مثلاً قبر کے بوسہ لینے کو شرک کہنے ہوا ور ہمارے اکابر اسکے مباشر ہوتے تھے مولوی عبدالحی نے کانپتے ہوئے ہاتھ سے لکھا یا کہ بوسہ دہندۂ قبر مشرک نیست مولوی رشید الدین خان کے ہاتھ مین فتویٰ دیا گیا قریب مولوی عبدالحی کے آبیٹھے مولوی عبدالحی نے گلہ شکوہ اونسے شروع کیا کہ خانصاحب مجھے آپ کی خدمت مین دوستی تھی تم برملا مجھے ذلیل کرتے ہو خانصاحب نے فرمایا کہ ہم تمہارے اعزاز واظہار کمال کیواسطے آئے ہین لوگون نے مشہور کیا ہی کہ تم مسئلے خلاف سلف کے کہتے ہو اس سبب سے مخلوق کو تم سے وحشت ہی ایسے مجمع مین مفتریونکی تکذیب ہوجاویگی مولوی عبدالحی شکوے ہی کی پریشان باتین کرتے رہے خانصاحب نے فرمایا کہ تمہارے لوگ کہتے ہین کہ شاہ عبدالعزیز مرحوم کی راہ راہ جہنم کی ہی اسی وقت گواہی سے یہہ بات ثابت ہوگئی لوگ برا کہنے لگے مولوی عبدالحی نے بھی تبرا کیا باواز بلند اور کہا کہ مولوے عبدالعزیز کی محبت و اعتقاد علم و بزرگی مین ہین مثل تمہارے معتقد ہون اونکو طحاوی اور کرخی کے برابر جانتا ہون پھر استفسار شروع ہوا ہر مسئلہ کا جواب دیا کہ جو ان مخالف جمہور حنفیہ کے نہ تھا مولوی اسماعیل نے پہلے ہی استفسار سے ارادہ کیا اوٹھ جانیکا مولوی رحمت اللہ صاحب نے کہا کہ ذری تشریف رکھئے کہ جناب کے بھی دستخط اس تحریر پر ضرور ہین مولوی اسماعیل نے کہا کہ مین کسی کے باپ کا نوکر نہین ہون میرے واسطے محتسب الٰہی مردود میرے ساتھہ سختی کرتا ہی اُنھون نے کہا کہ حضرت مین سختی نہین کرتا عرض کرتا ہون پھر مولوی اسماعیل نے کہا کہ میرے رسالے کا جواب لکھہ مولوی رحمۃ اللہ نے کہا رسالہ آپ کا میری بغل مین ہی اگر فرمائیے اسی مجمع مین جواب عرض کرون غصہ کھاکر کچھہ نہ کہا پھر مولوی

اجماع

نے کہا کہ جواب عقلی لکھوں کہ نقلی کہا جیسا چاہئے پھر مولوی رحمۃ اللہ نے کہا کہ رد و جواب اسکا لکھوگے کہا کہ میں کسیکا محکوم نہیں ہوں مولوی رحمۃ اللہ نے کہا کہ نئے عقیدے اپنے دل کے بنائے ہوئے کسی سے نفرمائیے اور نہیں تو ابھی بحث کر لیجئے مولوی اسماعیل مغلوب الغضب ہوکر اٹھکر چلے گئے رشید الدینخان صاحب مولوی عبد الحی سے پوچھا کئے وہ جواب دیتے تھے ایسے کہ قدما کے بہت خلاف تھے تیرھویں سوال میں کہ بدعت کی بحث تھی مولوی عبد الحی نے کہا کہ میرے نزدیک بدعت حسنہ یہی ہے گو اصل ہر بدعت کی بد ہے مگر بسبب نیکی کا سمیں ہو تو حسنہ ہو جاتی ہے والا فلا مولوی رشید الدینخان صاحب نے کہا کہ اصل ہر بدعت کی بد نہیں بموجب حدیث مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً الحدیث اور حدیث من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ اور حدیث من ابتدع بدعۃ ضلالۃ لا یرضاھا اللہ کہ ان تینوں حدیثوں سے ثابت ہوا کہ نیا طریقہ نیک بھی ہوتا ہے اور بد بھی اور خدا رسول کی مرضی کے موافق بھی ہوتا ہے اور مخالف بھی اسی سبب سے علمانے کہا ہے بدعت پانچ قسم کی ہے کہ بعض بدعت واجب مندوب و مباح اور بعض حرام و مکروہ مولوی مخصوص اللہ نے پوچھا کہ جس بدعت کی وجہ حسن و قبح کی ظاہر نہو وہ کیا ہے مولوی عبد الحی نے کہا سیئہ انھوں نے کہا اس تقدیر پر بدعت مباح میں کیا فرق ہے مولوی عبد الحی ساکت ہو گئے کسیے کہا احکام خمسہ میں سے ایک حکم گم ہو گیا پھر مولوی عبد الحی نے کہا کہ ہر بدعت کو برا اس واسطے کہتا ہوں کہ کُلُّ بِدْعَۃٍ کا کلیہ ظاہر پر رہے اور مخصوص نہو جاوے خانصاحب نے کہا کہ تخصیص سے کیا قباحت لازم آتی ہے اور عمومات میں تخصیص مشہور ہے مولوی محمد شریف نے قاعدہ اصول پڑھا مَا مِنْ عَامٍ اِلَّا وَقَدْ خُصَّ مِنْہُ الْبَعْضُ خانصاحب نے کہا کہ تینوں حدیثیں مذکورہ بالا تخصیص کو چاہتی ہیں پس تخصیص ضرور ہوئی مولوی عبد الحی نے کہا اصل ہر بدعت کی قبیح بعض علما کا مذہب ہے خانصاحب نے کہا یہہ قول فقط مجدد کا ہے مگر تمھارے مذہب سے نہایت دور کہ انکے مذہب میں جسکی اصل

شرع مین پائی جاوے وہ سنت ہی بدعت وہی کہ جسکی اصل نہ پائی جاوے پھر مولوی
عبد الحی نے غوطہ مین جا کر کہا کہ یہہ قول امام نووی کا ہی فتح المبین مصنفہ ابن حجر مکی رح مین
لکھا ہی اُسی وقت فتح المبین شرح اربعین امام نووی رح کی پیش کی گئی عبارت اس مقام کی بہ
آواز بلند مع ترجمہ پڑھی گئی پھر تو مولوی عبد الحی اچھی طرح سے قایل معقول ہو گئے پھر اذان
اذان مین بعد دفن کلام ہوا بعد کسی قدر تکرار کے کہا کہ مین کسیکو منع نہین کرتا پھر کلام ہوا
سیوم کی فاتحہ مین بعد قیل و قال بسیار کے کہا کہ اگر اس دن مین ثواب زیادہ جانتا ہی تو
منع یا برعایت مصلحت کے کرتا ہی تو منع نہین ہی تمام ہوا خلاصہ نقل مجلس کا پھر تو یہہ حال ہوا
کہ ہر ایک مسئلے مین ادنی طالب العلم سے قایل ہونے لگے اور اطراف و جوانب مین بھی یہہ
تقریرین و تحریرین جا بجا پھیل پڑین سب پر ظاہر ہو گیا کہ مولوی اسماعیل کا طریقہ مخالف
ہی تمام سلف صالح کے اور اپنے خاندان کے بھی مخالف ہین اور سبب اعتبار کا پہلے نسبت
خاندان کی تھی جب اُسکے بھی خلاف ٹھہرے تو کچھہ اعتبار نرہا اور ساری قلعی کھل گئی اور
ہر ایک جگہہ جو اہل علم تھے متوجہ ہوئے انکی بیدینی کے اظہار اور اوسکے رد لکھنے پر ایسے
سببون سے آگ فتنے کی ٹھنڈی ہوئی اور نئے دین والے بھی زبان دبا کر بات کرنے لگے
اور توجیہہ بات بنائیمین ہونے لگی پھر تقیہ جاری ہوا ہزارون ہزار آدمی اُس طریقۂ جدید
سے تائب ہوئے صرف وہی لوگ کہ جنکو سخن پروری کا پاس دین پر غالب ہوا یا جنکو وہ
پیشہ تھا واسطہ دنیا پیدا کرنیکا اس نئے طریقہ پر قایم رہے مگر نہایت ذلت و خواری کے ساتھ
اہل علم کی مجلسون مین تقیہ سے گذارا کرنے مین مولوی اسماعیل وغیرہ ارکان دین جدید
نے بھی اس بحث کو کم کر کے وعظ کو منحصر کیا جہاد کی ترغیب پر اس حیلہ جمیلہ سے کہ امر محمود
ہی بہت لوگ اکٹھے ہوئے اور روپیہ جنس بھی جسکو جو توفیق ہوئی بقدر حوصلہ دیا ایک جماعت
کثیر کے ساتھہ افغانستان کو گئے اور سید احمد کو امیر المومنین بنایا اور سکھہ پر جہاد کا عزم کیا
مگر اسمین بھی وہی پیشین گوئی تھی کہ فلانی تاریخ رنجیت سنگھہ رئیس کفرۂ سکھہ امیر المومنین کے ہاتھہ

کے ہاتھ سے مارا جاویگا اور فلانی تاریخ فلانا ملک فتح ہوگا اور نماز عید الضحیٰ کی فلانے
سال میں امیر المومنین جامع مسجد لاہور میں پڑھینگے اور اللہ کا یون حکم ہوا ہے اور لڑائی
کے وقت توپ بندوق سکھ کی بند ہو جاویگی بلکہ بعض افغان اسی شرط پر داخل بیعت ہوئے
تھے جبھی مقابلہ ہوا فقرائے کفرہ سکھ کے سامنے سے جان بچا کر صاف بھاگ گئے اور عار جہاد
سے بھاگ جانا بڑا گناہ کبیرہ ہے اختیار کیا اور پھر اہل پشاور سے ملکر مسلمانونکو قتل و نہب
کیا جب فوج سکھ متوجہ پشاور کی ہوئی یہہ خبر سنتے ہی پشاور کو چھوڑ راہ کوہستان پنجبار
کی لی پنجبار کا رئیس فتح خان نام اور سب افغان بہت تعظیم و تکریم سے پیش آئے اور بیعت
کی جہاد پر اطاعت و فرمانبرداری جیسی چاہئے ویسی کی اپنے تمام ملک کا خراج بھی امیر المومنین
کی سرکار میں داخل کرنا قبول کیا اور عامل حاکم انکے اپنے اپنے مکانون پر مقرر کرادئے تحصیل و حکم
انکا جاری کرایا اور مقدور والون نے جو بیچارے وہان تھے اپنے گھر کے مال سے عورتونکے
زیور تک بھی دریغ نہ کیا پاس ایمانداری کا جیسا چاہئے بجالائے واقع میں افغانون کی قوم
حنفی مذہب دنیاداری کے باب میں بڑے مضبوط ہین دین کے باب میں انکو جان دینا ایسا
عزیز ہے کہ اورون کو جان رکھنا مولوی اسمٰعیل اتنی ہی حکومت کا تحمل نکر سکے آپ سے باہر
ہوگئے تظلمات بیجا اور دین جدید کے احکام جاری کردئیے اور سید احمد کے نام پر صلی اللہ
علیہ وسلم کا لفظ تجویز ہوا اور مہر میں یا نبی من بعدی اسمہ احمد لکھا گیا اور وہ جو صراط المستقیم
میں سید احمد کو پیغمبر بنانے کی تمہید کر رکھی تھی اوسکا اظہار شروع کیا اور رفقہ اور فقہا پر
لعن و طعن و کتب حنفیہ پر تشنیع برملا کرنے لگے اور پٹھانون کی ناموس و جان و مال
سے تعرض شروع کیا ہرچند معزز آدمیون نے سمجھایا نمانا وہ بیچارے تنگ آئے اور
مشورہ کیا کہ ہمنے سکھ پر جہاد کے واسطے انکو رئیس بنایا تھا یہہ لوگ جو معاملہ کافرون سے کرنا
ہمارے اوپر جاری کرتے ہین سکھ کے مقابلہ میں اس نامردی سے بھاگے اور مسلمانون کے
جان و مال پر اس قدر دلیری کرتے ہین دین و ایمان کا بھی انکے کچھ ٹھکانا نہین دفع کیا

چاہئے مگر ایکبار پھر بھی یہہ سب حال ظاہر کرنا چاہئے چنانچہ عالمون اور سردارونکو بھیجا جو کہنا تھا کہا مگر مولوی اسماعیل نے ایک نہ سنی آخر کو مسلمانون نے جتنے آدمی ہمراہی مولوی اسمٰعیل کے جہان جہان متعین اور ظلم و اجرائے دین جدید مین مشغول تھے ایکمرتبہ سبکو مار ڈالا فتح خان نے غدر کیا کہ مین اُسی روز سیاہ کے واسطے کہتا تھا کہ حد اعتدال سے بڑھنا اور دین جدید کے احکام جاری کرنا اور لوگون کے مال و جان سے تعرض کرنا مناسب نہین ہی اب کام ہاتھہ سے نکل گیا کہ تمام ملک پھر گیا جو کچھہ مقدر مین ہوگا ظہور مین آویگا سید احمد اور مولوی اسماعیل وغیرہ چند آدمیونکو کہ ہمراہ تھے اُس ملک کی حد سے باہر نکالکر اپنے کو ملک کی رعایا کی استمالت اور انتظام کے واسطے پھرا سید احمد وغیرہ بھاگے جاتے تھے کہ عین بھاگنے کی حالت مین ایک جماعت وہان پہنچی کہ اُن سبکو مار ڈالا کوئی کہتا ہی سکھہ تھے کوئی کہتا ہی پٹھان تھے اُنمین سے کوئی نہ بچا اور جو اکثر بھاگ کر آئے سو ملک پنجاب سے تھے اور وہ صدمہ مظلوم مسلمانون کے ہاتھہ سے اٹھایا ایسا بیان کرتے ہین ہیرٹوری اف انڈیا یعنے تاریخ ہندوستان جو منشی ذکاءاللہ خانصاحب پروفیسر میور کالیج نے ترجمہ کیا ہی اسکی جلد دُویم کے صفحہ ۷۸۴ مین لکھتے ہین کہ مولوی سید احمد صاحب نے ملک پشاور مین ہلچل ڈالی یہہ مولوی صاحب پہلے نواب امیر خان کے لشکر مین سوارون کے افسر تھے جب اُسکا لشکر شکست ہوگیا تو وہ میدان جنگ سے نکلکر مجلس پند و وعظ مین میر مجلس بنے اور دین کی اصلاح بانی شروع کی مسلمان اُنکے عقاید کے مقلد اور مخالف دونون طرح کے تھے کلکتہ مین اُنکے پہلے آنیکا حال ہم لکھہ چکے ہین یہان سے وُہ مکہ معظمہ کو تشریف لیگئے اور جب حج کے فرض کو ادا کر چکے تو جہاد کے فرض کو ادا کرنا شروع کیا اور وہ کافرون سے لڑنیکے لئے مسلمانونکو جہاد پر افغانستان مین آمادہ کیا مگر رنجیت سنگھ سپاہ قواعد دان کے سامنے اُن کی جہادی نہ ٹھہر سکی شکست پا [illegible] یہ مین پھر آئے اور پشاور پر قبضہ کرلیا اور اپنے تئین خلیفہ بنایا اور سکہ اپنے نام کا جاری کیا اور اسپر یہہ نقش جمایا کہ احمد اول حامی دین محمد جب اُنکی حرکات متعصبانہ افغانون کو ناپسند آئین پشاور سے انکو خارج

کردیا پھر اونکو رنجیت سنگھ کی سپاہ سے مقابلہ کرنا پڑا میدان جنگ مین اپنے نزدیک فتح کو بعید
اور بہشت کو قریب سمجھے اسلئے وہان چلے گئے دشمن انکا سر کاٹکر لاہور لائے غرض دونونکے مطلب بر آئے ۱۲
اب سید احمد کے امتی لوگ مختلف ہین کوئی کہتا ہی کہ رجعت کرینگے یعنے پھر آوینگے اور جو وعدہ
کئے ہین پورے کرینگے کوئی کہتا ہی کہ فلانے پہاڑ پر زندہ موجود ہین مگر خلق کی نگاہ سے مستور
ہین اور جب چاہتے ہین ظہور چاہتے ہین ظہور کرتے ہین اور بشارتین بھیجتے ہین اس قسم کے
آدمیونکو راقم نے اپنی آنکھونسے دیکھا ہی اور ان سے یہہ خرافاتین سنین ہین انتہیٰ

فصل ششم ۶

گواہی سیف الجبار کے صفحہ ۱۶ مین لکھا ہی کہ جب مولوی اسحاق صاحب اس طریق کے امام
بنے طریقہ اسماعیلیہ سے بہت تنزل کیا یعنے جن باتون کو مولوی اسماعیل نے مطلقا شرک و
کفر لکھا مولوی اسحاق انہین سے کسیکو مکروہ کسیکو حرام کسیکو مختلف فیہ لکھا کسی مین تفصیل کیواسطے
تالیف والتیام کی اور بھی اسی سبب سے کہ نسبت جانشینی شاہ صاحب کے پہلا طریقہ صریح اسکے
خلاف تھا ایک مرتبہ مخالفت کا ظاہر کرنا خلاف مصلحت ہی کہ سبب ہی وحشت عام خلقت کا
ایسی مصلحتون سے اہستہ آہستہ مائۃ مسایل واربعین مسایل یعنے نشانی ۲۹ کی گواہی مین کتابون کی
عبارت سند کیواسطے لکھکر طریقین کو سنبھالا کہین عبارت مین کم بیش بھی کردی پہلی مثال تحریف معنوی
کی پہلے سوال کے جواب مین لکھتے ہین شرک در شرع شریک گردانیدن غیر خدا با خدا در الوہیت یا
در عبادت کما فی شرح عقائد نسفی الاشراک ہو اثبات الشریک فی الالوھیۃ بمعنی
وجوب الوجود کما للمجوس و بمعنی استحقاق العبادۃ کما لعبدۃ الاصنام دیکھو آپ ہی
اپنے دعوے پر سند لائے حال آنکہ وہ اپنے صاف مخالف ہی سند مین استحقاق عبادت بمعنی
الوہیت کے ہین اور دعوے مین قسیم و مقابل الوہیت کے یہہ کمال جرات ہی دوسری مثال
عبارت کم کر ڈالنے مین بیسوین سوال کے جواب مین نقل کی عبارت مرقاۃ کی انما حرم اتخاذ
المساجد علیہا لان فی الصلوٰۃ فیہا استنانا بسنۃ الیہود والنصاری الذی

اتخذوا قبور انبیاءھم وصالحیھم مساجد انتہی اور اصل عبارت مرقاۃ کی یون ہی قال ابن الملک انما حرم اتخاذ المساجد علیھا یفید ان اتخاذ المساجد بجنبھا لا باس به ویدل علیه قوله صلی اللہ علیه وسلم لعن اللہ الیھود والنصاریٰ الذین اتخذوا قبور انبیائھم وصالحیھم مساجد دیکھو جو فقرہ کہ مضر تھا اپنے دعوے کو اور اصل جواب تھا سوال کا بیچ مین سے اڑا دیا اور لفظ انتہی لکھدیا تیسری مثال عبارت بیچ مین بڑھا دینے کی بائیسوین سوال کے جواب مین لکھا ہے فمن شاء فلینظر الی ترجمة الشیخ عبد الحق دہلوی وعبارته ھکذا واما استمداد باہل قبور در غیر نبی یا غیر انبیا صلوۃ اللہ علیہم منکر شدہ اند آنرا بعضے از فقہا گویند نیست زیارت مگر برای رسانیدن نفع باموات بدعا واستغفار و قایل گشتہ اند بآن بعضی از ایشان وظاہر ست کہ از فقہا آنانکہ قایل بسمع وادراک میت اند قایل بجواز اند وآنانکہ منکر اند آنرا این را نیز انکار کنند و نیست صورت استمداد مگر ہمین کہ محتاج طلب کند حاجت خود را از جناب الٰہی بتوسل بروحانیت بندہ مقرب درگاہ والا گوید خداوندا بہ برکت این بندہ کہ تو رحمت واکرام کردی او را برآوردہ گردان حاجت مرا یا ندا کند آن بندہ مقرب را کہ ای بندہ خدا وای ولی خدا شفاعت کن مرا و بخواہ از خدای تعالی مطلوب مرا تا قضا کند حاجت مرا پس نیست بندہ درمیان مگر وسیلہ و قادر و معطی و مسئول پروردگار است تعالی شانہ ۔ انتہی حال یہہ کہ شیخ نے ترجمہ مین اس بحث کو اول باب زیارت قبور مین لکھکر وعدہ کیا تفصیل کا کتاب الجہاد باب الاسرا مین خوب مفصل لکھنے کا صاحب مائۃ المسائل نے کچھہ عبارت اول کی کچھہ آخر کی لیکر بیچ مین ایک فقرہ اپنی طرف سے بڑھا دیا وہ فقرہ یہہ ہے وظاہر ست کہ از فقہا آنانکہ قایل بسمع وادراک میت اند قایل بجواز اند وآنانکہ منکر اند آنرا این را نیز انکار کنند یہہ فقرہ دونون مقامون مین نہین ہے اور مردود ہونا اس قول کا کلام شیخ عبد الحق دہلوی سے بخوبی ظاہر ہے ۔ (تمام عبارت شیخ عبد الحق دہلوی کے ترجمہ مشکوۃ شریف کی جامع الفتاوی جلد اول صفحہ ۱۶ مین مرقوم ہے) چوتھی مثال قول مردود پر اکتفا کر لینے

سترھوین سوال کے جواب مین لکھاہی وفی شرح مشکات ملا علی قاری ذھب بعض العلما الاستدال علی المنع فی الرحلۃ لزیارۃ المشاھد وقبور العلماء والصالحین انتہی حال یہہ ہی کہ مرقاۃ مین یہہ عبارت احیاء العلوم سے مرقوم ہی اور اسکے آگے بلا فصل مذکور ہی ومابین لی ان الامر لیس کذلک بل الزیارۃ ماموربھا بخبر کنت نھیتکم عن زیارۃ القبور الا فزوروھا والحدیث انما ورد عن الشد بغیر ثلثۃ من المساجد لتماثلھا بل لابلد الا فیھا مساجد فلا حاجۃ للرحلۃ الی مسجد اخر واما المشاھد فلا تتساوی بل برکۃ زیارتھا علی قدر درجاتھم عند اللہ ثم لیت شعری ھل یمنع ھذا القایل من شد الرحال لقبور الانبیاء و الاولیاء وفی معنھم فلا یبعد ان یکون ذلک من اغراض الراحلۃ کما ان زیارۃ العلماء فی الحیوۃ من مقاصد انتہی پانچوین مثال ہونا نقل کا اصل مین اربعین کے کے پانچوین سوال کے جواب مین لکھاہی دفن کردن آن موہ در زمین مستحب ست کذا فی الطیبی حال یہہ کہ کہتے ہین کہ طیبی مین یہہ مذکور نہین ہی چھٹی مثال دونون کتابون مین اختلاف کی ماتہ مسایل مین بائیسوین سوال کے جواب مین استمداد کو مختلف فیہ لکھا غیر انبیاء مین اور اربعین مسایل کے چالیسوین سوال کے جواب مین لکھا حق آنست کہ انکار فقہا عام ست از انکہ استمداد از قبور انبیا کنند یا از قبور غیر ایشان ہمہ جایز نیست ساتوین مثال کتاب بین اختلاف کی ماتہ المسائل مین تیسوین سوال کے جواب مین گورستان مین مسجد بنانے کے حرام ہونے کی دلیل لائے والمتخذین علیھا المساجد اور آپہی انتالیسوین سوال کے جواب مین لکھتے ہین در ترجمہ شیخ عبد الحق تحت این حدیث مرقوم ست ولعنت کردہ ست رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسانی راکہ میگیرند قبور را مسجد یعنے سجدہ برندگان بجانب قبور بقصد تعظیم چنانکہ گذشت یہہ چند باتین بطور مشتی نمونہ از خروارے منقول ہین فقط

گواہی نشانی ۱۔ تحقیق الحقیقہ صفحہ ۵ مین مرقوم ہی مولوی محمد ظہور علی دہلوی نے مولوی حافظ

رحیم اللہ خان دہلوی سے کئی سوال دجواب مائۃ المسائل واربعین المسائل اور انکی عبارت کی
تحقیق اور تحریف کے باب مین پوچھے تھے اور کتاب کی عبارت مین تبدیل لفظی ومعنوی
ہوئی ہے تو اصل کتب منقول عنہ کی عبارت سے مقابلہ ملاکر غلطیان اور خیانت ظاہر کردینا
اور نقل ان سوالات کی علمائے شاہجہان آباد کی طرف بھی روانہ کی چنانچہ علمائے شاہجہان آباد
کا جواب صفحہ ۲۲ کتاب مذکور پر ایسا لکھا ہی الجواب مائۃ المسایل واربعین مسائل جسوقت سے
کہ تصنیف ہوکر منتشر ہوئین اور اہل علم کی نظر سے گذرین جب ہی سے یہہ بات ظاہر اور مشتہر ہوئی
کہ ان کتابون مین ہر طرح کی خطائین بہت ساری ہین اور بعض قسم کی خطائین ایسی کہ ان کا جواب
تاویلا ہو نہین سکتا جیسی نقل مین کہ کہین عبارت بیچ مین سے جو مضر اپنے دعوے کی ہے دور کردی
کہین بیچ مین ایک فقرہ مفید اپنے سمجھکر اپنی طرف سے بڑھا دیا کہین نام لے دیا ایک کتاب
کا اسمین وہ فقرہ پایا گیا کہین قول مردود پر حوالہ دینے مین کفایت کی یعنے لکھدیا کہ فلانی
کتاب مین یون لکھا ہے حال آنکہ اُسی کتاب مین اس کتاب کی عبارت کو لکھکر بعد رد کیا ہی غرض
اس قوم کی باتون کا جواب عقل وانصاف کی راہ سے ہو نہین سکتا جسکو کچھ بھی الفاظ سے آشنائی
ہوئی ہی وہ بھی مقابلہ کرکے دریافت کرلیتا ہی کہ نقل مطابق اصل کے ہے یا نہین سولئے
اقبال خطا کے کہ منافی بشریت سے نہین ہے کچھ اور توجیہہ نہین بن سکتی اور موافقین یعنے اہل
ذی عقل مین سے بھی کسی نے جب سے اب تک اس بات مین دم نہین مارا (کئی مرتبے وہ کتابین
چھپین اور اسکے اردو ترجمے ہوئے) اگر کوئی حق پوش ناحق کوش متعصب جہل مرکب کا گرفتار
سزا دیوانہ ہو اسمین کچھ تامل کرے دوسری قسم بھی ایسی ہی کچھ ہے یعنے دعوی کرنا اور پھر
سند لکھدینا کچھ اور باوجودیکہ اس عبارت کا اس عبارت سے وہ مطلب ثابت نہین ہے
جو الفاظ کی معنی سمجھہ سکتا ہی وہ دریافت کرلیتا ہی اس قسم کی خطا اُن کتابون مین بہت
اور باہم اختلاف دونون کتابون کا اور تخالف ایک مین اور اکتفا نقل اختلاف پر اور
روایت ضعیف کو اصح لکھدینا اسطرح کے امور کا تو کچھ حساب نہین کہ تفصیل یہہ باتین

تصحیح المسایل وجواہر منظومہ وغیرہ رسایل مین موجود ہین اور ایسی ہی وجہاتسے ماتہ المسائل اور اربعین کا اعتبار نہین رہا حقیقت حال یہہ ہے جو مرقوم ہوئی جواب پہلے سوال کا ماتہ المسایل مین جو عبارت شرح مشکوٰۃ کی منقول ہے اسمین تحریف وتصرف ہے ابن ملک کے قول کو مقولہ ملا علی قاری کا قرار دیا اور لفظ انتہا اور فقرہ وقید علیہما تفید ان اتخاذ المسجد بجنبہما لاباس بہ کو کہ مضر مدعا تھا بیچ مین سے اڑا دیا اور یدل علیہ الخ کو جو فقرہ محذوفہ سے متعلق تھا اوپر کے جملے سے ملا دیا واقع مین شرح ملا علی قاری کی عبارت ویسی ہی ہے جیساکہ مخالفین (یعنے مقلدین اہل سنت وجماعت) کہتے ہین۔ اور دوسری حدیث کی شرح سے جو عبارت مخالفین نے نقل کی ہے واقع مین اس کتاب کی ہے اور دعوی ماتہ المسایل کا اس سے رد ہوتا ہے اور عینی شرح بخاری کی عبارت بھی ماتہ المسایل مین ہے اور اُسکے دعویکے خلاف اور بیان مخالفین کا صواب ہے اور المتخذین علیہا المساجد کے معنے بھی شیخ سے چراغ کے مسئلے مین ماتہ المسایل مین مذکور ہین برخلاف اس مقام کے ہین دوسرے سوال کا جواب نقل ترجمہ مین بھی فی الواقع تصرف ہے فقرہ بڑھا دینے سے مخالفین سچ کہتے ہین اور مخالفین نے جو عبارت کتاب الجہاد باب اسرا شرح مشکوٰۃ سے نقل کی ہے مطابق اصل کے ہے تیسرے سوال کا جواب کلام مخالفین کا بجا اور درست ہے اور نقلین جو مخالفین نے کی ہین سب مطابق اصل کے ہین چوتھے سوال کا جواب حوالہ طیبی کا حال یہہ ہے کہ باب عقیقہ مین تو یقینا وہ عبارت نہین کہ آن موہا در زمین دفن کنند اور سب کتاب حرفا حرفا نہین دیکھی مگر مخالفین نے اوسکے جواب مین بہت کوشش نہین کی اور سکوت کیا ثابت کرنا موافقین کے ذمے پر تھا اور جب ثابت نہ کیا تو مخالفین کی ایراد اُنپر قایم رہی یعنے مخالف نے مطالبہ کیا تصحیح النقل کا اور اُنسے نہو سکا واللہ اعلم تمام ہوا جواب سب مراتب کا باقی رہین دو باتین ایک نقل عبارت شیخ عبدالحق دہلوی سے اور دوسری ترجمہ عربی عبارتونکا سو حافظ رحیم اللہ خانصاحب نے کہ مخاطب خاص ہین لکھی ہونگی اس جواب مین ٹھہرین و

دستخط ہین جناب مولوی مفتی محمد صدرالدین خانصاحب جناب مولوی مخصوص اللہ صاحب
جناب مولوی شاہ احمد سعید صاحب سجادہ نشین خانقاہ نقشبندیہ جناب حکیم امام الدینخانصاحب
جناب مولوی سید محمد صاحب مدرس اوّل جناب مولوی دیدار بخش صاحب جناب مولوی کریم اللہ
صاحب جناب مولوی حسن الزمان صاحب جناب قاضی محمد علی صاحب جناب مولوی
احمد الدین صاحب جناب مولوی فریدالدین صاحب جناب مولوی محمد عمر صاحب جناب مولوی
عبدالرحمن صاحب وغیرہم کی بعضے مہرون کے نام صاف پڑھے نہین گئے ۞ شرح دستخط جناب
مفتی صدرالدین کی یہہ ہے ان سوالون کے جواب مین جو مجیب نے لکھا ہے صحیح ہے اور نقلین
مخالفین کی مطابق اصل کے ہین اور چوتھے سوال متعلق اربعین کے جواب مین
جو مجیب نے لکھا ہے کہ تصحیح النقل کتاب طیبی سے چاہیے درست ہے ۞ شرح دستخط جناب
مولوی مخصوص اللہ صاحب یہہ کہ سرقہ واقعی است شرح دستخط جناب مولوی کریم اللہ صاحب
والحق دفع التحریف بالزیادۃ والنقصان من غیر سہو ونسیان فی المائۃ والاربعین لتائید مذہب
عبدالوہاب النجدی اعاذنا اللہ تعالی عنہ شرح دستخط جناب مولوی احمد الدین صاحب انکار
الخطاء فی المائۃ والاربعین لیس من اداب المومنین شرح دستخط جناب قاضی محمد علی صاحب لاریب
فی وقوع الخطاء من جامع الاربعین والمائۃ فی مواضع غفیرہ ومواقع کثیرہ فمن شک فعلیہ
المطالعۃ والمقابلۃ شرح دستخط جناب مولوی حیدر علی صاحب مصنف منتہی الکلام کہ ہرچند
فقیر ہیچ کارہ لیاقت آن ندارم کہ درین امور سخنی گویم وبجوی آرزد لیکن از عبارات مائۃ
المسایل واربعین دیدم وشنیدم باعث مزید حیرت شد کہ در بسیاری از مسایل سوال از
آسمان وجواب از ریسمان است فاعتبروا یا اولی الابصار شرح دستخط جناب مولوی حسن
الزمان الحق صاحب مائۃ واربعین نے افک مبین کیا ہے اس بے ہیچ نے اپنے بلاد حیدرآباد
مین کتب مذکورہ نسخہ عرب وعجم مطالعہ کیا عبارت مسطورہ موافق موافقین سنت ومخالفین
بدعت کے پایا مگر عبارت عینی وطیبی کے ملاحظے کا اور مقابلے کا اتفاق نہوا عبارت عینی تو

خود متفق علیہ سنی اور وہابی کی ہی اور خلاف مقصود صاحب رسالہ کے رہی عبارت طیبی شرح
مشکات کی سو جوابات مذکورہ سے معلوم ہوا کہ منقولہ محوّلہ صاحب اربعین کا اسمین نہین ہے پس
ظن غالب یہہ ہے کہ مثل دوسری اغلاط فاحشہ کے غلط حوالہ اسپر دیا ہے بیان نقل مطابق اصل
کا ہے کہ ہر خاص و عام اوسپر کلام کرسکتا ہے اور جہان عقل کو دخل دیکر اجتہاد پر فساد سے استنباط
سراسر غلط کیا ہے اور تعارض کلامین و تناقص مرامین کتابین مین جابجا پڑا ہے اسکا کیا بیان
کیجئے والتوفیق باللہ ۱۲ اسی طرح اور دستخطونکی شرح ہے طول کے لحاظ سے ترک کیا ۱۲
چونکہ جواب علمائے شاہجہان آباد مین دو باتون کا حوالہ تہا حافظ رحیم اللہ خان صاحب پر
اس سبب سے نقل اس جواب کی حافظ رحیم اللہ خانصاحب کی خدمت مین بھیجی گئی کہ تکمیل
جواب کی ہوجاوے حافظ صاحب نے جواب مین لکھا کہ قطعہ سوالات کا جواب یہہ ہے کہ ایک
رسالہ مسمّٰی بہ ظواہر معلومہ شاہجہان آباد کے چھاپخانے سے آیا تھا وہ بالفعل روانہ خدمت
کیا گیا اور دوسرا اور چھپتا ہے انشاء اللہ تعالی بعد عرصہ تھوڑے دنون کے بیچ خدمت عالی
کے بھیجا یہہ بعینہ عبارت حافظ صاحب کی ہے سوالات کے جواب مین پھر حافظ صاحب کو
لکھا گیا کہ ظواہر معلومہ اول سے آخر تک ایک ایک شعر دیکھا گیا کہین اُن سوالات کا پتا اور
مطالب کا ذکر نام کو نہین اسکو سوالات کا جواب ٹھہرانا تو ایسا ہے کہ آپ مہابھارت
بھیجدیتے اور کہتے کہ سوالات کا جواب ہے یا شاہجہان آباد کے چھاپخانہ سے جو کوئی کتاب
کسی فن کی آپکے پاس آئی ہو یا آوے سب سوالات کا جواب ہون طرفہ تر یہہ کہ جواہر
منظومہ کا جواب ظواہر معلومہ نام نہادہ ہے جو آپنے بھیجا اور جواہر منظومہ مین بہت اعتراض
صراط المستقیم اور تقویۃ الایمان اور رسالہ المسایل واربعین پرا ور اس مین بعضے ان سوالات
کا تعرض بھی ہے صاحب ظواہر معلومہ نے باوجودیکہ نام کیا ہے جواہر منظومہ کے رد کا مگر
کسی اعتراض کا جواب نہ دیا نری تطویل لاطایل کی ہے اور اس بات سے اسکا عاجز ہونا
اعتراضات کے جواب سے پایا جاتا ہے کہ اگر اُسکے پاس جواب ہوتے تو کیون نہ لکھتا

اور بیفائدہ زبان درازی کیون کرتا پھر جو آپنے سوالات مرسولہ کا جواب ٹھہرا کر اسکو بھیجا تو یہی
مطلب حاصل ہوا کہ اُن اعتراضات کے جواب ظواہر معلومہ والے سے نہین ہو سکے اگر آپ صاف.. یہی
لکھدیتے اور تکلیف اُسکے بھیجنے کی نکرتے تو بھی ہو سکتا تھا مگر ظاہر آپنے احتیاط کی کہ اس امر کو کوئی
غلطی بتجانے لیکن سایل کا مطلب حاصل نہوا۔ دوسری بات یہہ کہ بالفرض ظواہر معلومہ مین یا
اسمین کچھ چھپا ہے سب سوالات کے جواب کسی نے لکھے ہوتے یا لکھے ہون جب بھی سایل کو کیا فائدہ
کیونکہ سایل تو بسبب حقانیت اعتقاد آپ سے رکھتا تھا آپکی تحقیق و تطبیق کا مستدعی تھا ملاقات
کے وقت جو مذکور آیا تھا کہ حق بات صاف صاف کہدینگے بموجب ایما آپ کے سوالات بھیجے گئے
اب کہ جواب آیا عجب حال ہے کہ مخالفین ہنستے ہین اور کہتے ہین کہ حافظ صاحب کو خطائین مائۃ المسایل
اور اربعین کی معلوم ہوگئین اور اعتراضون کو مانلیا ایسے محل کا سکوت اقرار ہوتا ہے اور آپکے
موافقین شرماتے ہین اور کہتے ہین کہ ایسے جواب سے سکوت بہتر تھا کیونکہ احتمال تھا کہ شاید کچھ
جواب ہو اس جواب سے لاجواب ہونا اعتراضون کا ظاہر ہوگیا۔ اتنا تو مجھکو اور دیکھنے والونکو
معلوم ہوگیا کہ آپنے سوالات کے جواب مین اظہار حق سے پہلوتہی کیا ہے اور میرا مطلب حاصل
نہوا علمائے شاہجہان آباد کا جواب جو آیا تھا اور اس مین بعض مراتب تکمیل جواب کا حوالہ آپ
پر کیا ہے قبل پہنچنے اس جواب کے آپ کے پاس بھیجا گیا امید کہ ہر ایک سوال کا جواب صاف
صاف جیسا کہ حقانی لوگون کا دستور ہے ارقام فرما دیجئے اور اگر صاف و صریح و حق صحیح بات
کہنے سے کوئی مانع ہو اور آپ معذور ہون تو یہہ کہدیجئے کہ رنج انتظار سے آرام ہو اور پھر آپکو
تکلیف ندی جاوے والسلام۔ حافظ صاحب نے اُسکے جواب مین لکھا۔ جواب ردمائۃ المسایل
دندان شکن باید و شان نحیف ازین چنین معاملات خلو محض دارد البتہ جواب ردمائۃ المسایل
قابل ملاحظۂ آن کرم فرما در شاہجہان آباد طیار می شود بعد اطباع مرسول خدمت خواہد شد۔
یہہ تمام عبارت حافظ صاحب کی ہے۔ جواب مین اسکے در جواب لکھا گیا سابق کہ ظواہر معلومہ
را جواب سوالات قرار دادہ ارسال نمودند با آنکہ اصلا در آن تعرض دا یمائے بجواب سوالات

نبوده است و اینهمه ماجرا با گفتگوی مخالفین بر تحریر سامی بخدمت گرامی رسیده بعد ملاحظهٔ
آن همه قیل و قال مینویسند که جواب ردماتة المسایل دندان شکن باید و شان سخیف از چنین
معاملات خلو محض دارد مقام حیرت است که چگونه ارقام ساختند سایل بلحاظ اینکه در قرآن
مجید و حدیث شریف بتاکید برای اظهار و اعلان حق و وعید برای اخفا و کتمان
حق وارد است و مردم دیندار را اتباع حکم خدا و رسول و بیان کرده دادن آنچه حق باشد
و تعصب و نفسانیت را دخل ندادن از ضروریات دین است مستفسر گردیده بود که اعتقاد
حقانیت و دینداری بآنصاحب میداشت حالا که با وجود تکریر التماس و التجاء تقریر و توضیح
مطلب و مدعا به تکرار و بار بار صدای در باب جواب سوالات بر نخاست و بجز کلام خارج
از مبحث و مقام زیب ارقام نیافت صاف معلوم گردید که آن صاحب از اظهار حق پهلو تهی
می سازند شکستن دندان کسی چه ضرور سوال که صرف نسبت بمطابقت نقل با اصل منقول
عنه بوده است جوابش همین قدر بس بود که نقل مطابق اصل است یا نیست چنانچه جمهور علمای
حقانی نوشته دادند علو شان خود که در خلو محض از اظهار حق و اعلان آن فهمیده اند عالم
مجبوریست حالا بملاحظهٔ تحریر علما که سابق بخدمت سامی مرسل گردیده و بقرینه سکوت گرامی از
اصل جواب و اضطرار و اضطراب در خطاب و طرز اقرار عجز درین باب سایل را لیقین حاصل شد
که تخطیهٔ مخالفین بر ماتة المسایل وارد بعین حق است و بر آن صاحب هم ظاهر و منکشف گردیده مگر
صرف بسببی آنچه حق است بر زبان نمی آرند مطلوب مسائل حاصل گردید که طرفی متیقن گشت
و تردد یکه درین باب بود زایل شد و کلام درین مقام تمام گردید و بانجام رسید باز ارقام
فرمودند که البته جواب ردماتة المسایل قابل ملاحظهٔ آن کرمفرما در شاهجهان آباد طیار میشود
فقط در جواب اول هم حوالهٔ برات عاشقان بر شاخ آهو مرقوم بود و مخالفین آنچه در رد آن نوشتند
مفصلا بملاحظهٔ سامی رسیده باز اعادهٔ همان تنخواه بر عالم بالا چه معنی دارد سایل با عتماد
و اعتقاد یکه بخدمت سامی داشت از ذات با برکات مستفسر تحقیق این امر که نقل مطابق اصل

است یا نہ شدہ بود کہ خود بدولت مقابلہ نمودہ آنچہ حق باشد ارقام سازند کہ اطمینان حاصل
شود درین صورت جواب رد مائۃ المسایل کہ در شاہجہان آباد طیار بشود جواب سایل را ازان
چہ علاقہ مقابلہ با کتب در بریلی چہ امر محال بود کہ با آن ہنر داختند و بفایدہ محض بشاہجہان آباد
شتافتند ازین اداہای سامی حقیت قول مخالفین ظاہر و باہر گردید الغرض از تمام تحریر
سامی واضح و لایح کہ شان گرامی از جواب باصواب ہرگونہ سوال و خطاب حتی کہ مقابلہ کتاب
خلو محض دارد کتمان حق بر طبع ثاقب غالب امید یکہ داشتم منقطع شد سلسلہ کتابت و کلام
درین باب و مقام اختتام نمودہ شد هدانا و هدٰکم الله لاتباع الحق و ترک التعصب
و یختم الله لنا و لکم بالخیر تمّ الکلام والسّلام خیر ختام جواب علمائے شاہجہان آباد
کا بریلی کو گیا تھا وہان کے بزرگ جناب مولوی یعقوب علی صاحب اور جناب مولوی رضا
علی خانصاحب اور مولوی احمد حسین صاحب وغیرہم دس صاحبونکی مہرین اسپر ثبت ہوئین
اور آخر مین لکھا ہی فی الواقع اسمین کچھ شک نہین کہ مائۃ المسایل و اربعین والے نے سراسر
افترا اور سرقہ کیا ہی نقل عبارات مین فقط اور بعض اکابر متعمدین کی تحریر سے معلوم
ہوا کہ حافظ رحیم اللہ خانصاحب نے سوالات کو اونکی معرفت شاہجہان آباد کو اپنے ہم
مذہبونکے پاس بھجوایا تھا قطب الدین خانصاحب نے عذر کیا فرصت نہونے کا مولوی
محبوب علی صاحب نے کہا کہ سوالات کے جواب وہی ہین جو حافظ رحیم اللہ خانصاحب نے لکھا
اگر کہو تو مین مہر کردون اور بھی تحقیق معلوم ہوا کہ سوالات ایک مدت تک حافظ احمد علی سہارنپوری
وغیرہ اس طریق والون کے پاس رہے اور ہرچند فکر و کوشش کی کسی سے جواب بن نہ آیا
اور حق کہدینے کی توفیق نہ پائی ۔ اس سب تحقیقات سے کہ اس طریق والے جواب نہ دے
سکے اور سب عالمون نے صاف صاف لکھدیا عاجز کو معلوم ہو گیا کہ یہہ کتابین اور انکے
مصنف قابل اعتبار کے نہین ہین اور وہابی مذہب کے ہین مخالف اہل سنت و جماعت
کے اور برخلاف اسلاف و اخلاف کے اور اصلا پاس دیانت و امانت اور حقانیت

کا نہین ہی ایسی بُری بات سے بھی جب دین کے باب مین انکو احتیاط نہین کہ جھوٹھ نقل کرین کتاب مین لکھا ہو حلال اس کتاب کے حوالے سے حرام کہدین انکا کیا اعتبار کیا جاوے کہ دنیا کی باتون مین فاسق فاجر بھی جھوٹھ بولنے سے پرہیز کرتے ہین کہ سوائے گناہ کے یہہ کام سب کے نزدیک بُرا ہی اور ذلیل ہی اور ڈر رہوتا ہی کہ اگر جھوٹھ کھل گیا تو بڑی رسوائی ہوگی یہہ قہر خدا کا دیکھو کہ دین کے مسئلون مین یہہ جرات کرنا نہ خدا کا خوف نہ خلق کی شرم اور انکے پیرو ون پر یہہ آفت پڑ گئی ہی کہ ہزار طرح سے پوچھئے ہرگز صاف بات حق نہین کہتے اور حق پوشی غالب ہو گئی جمہور فقہائے متقدمین اور ائمہ مجتہدین اور نقاد محدثین اور اکابر مفسرین کے ساتھہ یہہ جرات کہ اُنکی صحیح باتون کو اپنے مذہب جدید سے مخالف پاکر غلط اور خطا کہدینے مین ذرا تامل نہین کرتے اور کیا کیا بے باکیان اپنی کتابون مین لکھتے ہین ایسی کھلی کھلی خطاؤن کو دیکھکر یہہ کہنا کہ سہو کاتب ہی مصنفون سے خطا محال ہی اپنے نزدیک انکو معصوم ٹھہرایا ہی اور صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین کو صریح خطاکار کہتے ہین اللہ پناہ مین رکھے — فائدہ اس مذہب کا مدار صرف تحریف و افترا پر ہی کوئی کتاب اس فرقے والون کی ان کامون سے خالی نہین تنبیہ الغافلین نام ایک کتاب کہ پہلے سے دہلی مین رائج تھی اسمین ہر مرتبہ کچھہ کچھہ بڑھا کر چھاپنا شروع کیا کلکتے کی چھپی ہوئی کتاب مین حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ کی طرف نسبت کیا کہ گلستان مین لکھا ہی **بیت** گر بمحشر خطاب قہر کند انبیا را چہ جای مغفرت ست حال آنکہ گلستان مین یون ہی **قطعہ**

گر بمحشر خطاب قہر کند انبیا را چہ جائے معذرت ست پردہ از روی لطف گو بردار کاشقیا را امید مغفرت ست دیکھو کیا فرق ہی ایسی مشہور کتاب کی نقل مین تصرّف و تحریف کیا ہی پھر جو سنہ ۱۲۶۶ مین حافظ امیر خانصاحب کے اہتمام سے چھپی اسمین بڑھایا کہ شیخ فرید الدین عطار کے پندنامے مین ہی **بیت** دل اندر صمد باید اے دوست بست کہ عاجز ترست از صنم ہر کہ ہست تماشا یہہ کہ پندنامہ کی بحر ہی نہین ایسا ہی تقویۃ الایمان جو سنہ ۱۲۶

حافظ پیر خانصاحب کے اہتمام سے چھپی اوسمین بعضے الفاظ بدل ڈالے برخلاف تمام نسخہ قدیمہ کے
جو کلکتہ و لکھنؤ اور دہلی مین کئی بار چھپی اور اُن الفاظون پر مصنف سے بحث پیش آئی اور مولوی
فضل حق صاحب کے مباحثے مین ان الفاظ کا تعرض ہوا تھا خدا ہدایت دیوے ۔ گواہی نشانی
۵۔ ۱۵ کی ایسی ہی کہ جب کتاب تصحیح المسایل اور فتوے علمائے دہلی و بریلی وغیرہ مشتہر ہوئے
ایک کتاب بنام تفہیم المسایل ماتہ المسایل کی جانب داری مین مولوی بشیر الدین تلمیذ مولوی
حیدر ساکن ٹونک کے نام سے ۱۲۶۹ مین مشتہر ہوئی تمام عبارت تطویل لاطایل ہی اُسکے
درجواب افہام الغافل نشانی ۴۶ کی تفہیم کے رد مین چھپی الغرض سخن پروری نفسانیت بڑھتی
چلی جنکے دیکھنے سے ناظرین فہمیدہ کو افسوس کے ساتھہ ہنسی آتی ہی

فصل ہفتم

یہان گواہی نشانی ۲۷ جواہر منظومہ جسکا نام اوپر مباحثے مین مذکور ہوا ہی نقل مطابق اصل چند
اشعار اُسکے لکھدیتے ہین مطبع جعفریہ مین باہتمام مولوی محمد علی صاحب ۱۲۶۶ دہلی مین چھپی ہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ای مسلمانو سنو یہہ معجزہ	اسکے سننے سے بڑا ہی فائدہ	تھا رسول اللہ کو حاصل الیقین
جملہ علم اوّلین و آخرین	دیکھہ تو مسلم بخاری اور بھی	سب کتابون مین روایت ہی لکھی
ابن اخطب اور حذیفہ نے کہا	تھے جو اصحاب کبار مصطفےٰ	یہہ کہ آنحضرت نے ہمسے کہدیا
ہونیوالا جو کہ تھا سب ماجرا	تا قیامت جو کہ آگے آئے گا	کچھہ نچھوڑا بلکہ سب فرمادیا
کچھہ کسیکو یاد ہی کچھہ ہوگیا	سہو ہی بعضونکو بعضی چیز کا	جسکو ہم سب مین زیادہ وہ یاد ہے
بس اسیکو علم مین ہی از دیاد	الغرض ہر امتی پر ہی جلی	غیب دانی غیب گوئی آپکی
جو کہ فرمایا ہوا وہہین ظہور	بے تفاوت بے تخلف بیقصور	بلکہ یہہ یعنے جو فرمایا ہوا
کچھہ کمال اُس ذات اقدس کا نتھا	کیونکہ اُن کی خاک و بون کے لئے	حق تعالیٰ نے دئیے یہہ مرتبے
کہ خدا پر گروہ کھاجاوین قسم	اور یہہ کہدین کہ قسم کھاتے ہین ہم	کہ خدا یونہی کریگا بس یہہ کام

تو خدا و نہین کرے بالالتزام
وین کو تھا گو علاقہ دور کا
سر پنہان کا مناسب ہے بیان
مخبر صادق نے یون فرما دیے
نجد سے او رہوگا وہان شور و شر
شیخ نجدی عبد وہاب اسکا نام
رغبت اسکو بھی ریاست کی ہوئی
امت شیطان جب اسکو ملی
جو کہ ہین موجود بر روئے زمین
اس گمان پوچ پر وہ ہو گیا
ظلم و بدعت امت شیطان نے
ماورائے نہب مال و سفک دم
عہد آنحضرت سے ثابت بالیقین
تھین عبادتگاہ خاص و عام کی
ان مساجد کی فضیلت کا بیان
قصد کفر اُسنے بھی چڑھ بڑھکر کیا
پس وہین قہر خدا نازل ہوا
آگئی تھی ہند مین ان کی کتاب
سان کے اوپر چڑھی گویا چھری

ہی حدیث اشعر و اغبر مین صاف
رتبۂ لوا قسم پھر بھی ملا
ہی بخاری سب کتابون مین صحیح
ہوگا طالع قرن شیطان نجد سے
بعد بارہ سو برس کے ہو گیا
دنیا ری سے تھا کچھ اسکو کام
ایک دین اسنے نیا سب اکیا
ملت نجدیہ جاری ہو گئی
کافر حربی ہین بالکل یک قلم
نہب پر سکے آمادہ ہوا
مجھ سے ہو سکتا نہین اسکا بیان
کیا کہون جو کچھ کیا ہتک حرم
تھا صحابہ کو بڑا اہتمام
تھین زیارتگاہ اہل اسلام کی
اشقیا نے توڑ ڈالین سبکی سب
یعنی ہدم روضۂ خیر الورے
بیت نابود ایکدم مین ہو گئے
جب ہوئی لا مذہبونکو دستیاب

یہہ جو کچھ مین نے کہا ہی و اشگاف
اسی قلم یہہ سب مطالب مین عیان
یہہ روایت لکھی ہی اسمین صریح
امت شیطان کا ہوگا ظہور
معجزہ ظاہر رسول اللہ کا
دیکھ یہہ ہم سلطنت اسلام کی
اور اس کا نجد مین چرچا کیا
حاصل اسکا یہہ کہ سارے مسلمین
ہی مباح اور ہدر انکا مال و دم
جو کہ مکے اور مدینے مین کئے
کہین ہین جو بے ادبیان بے نیان
مسجدین آثار نبوی جو کہ تھین
انکی تکریم اور بنانے مین مدام
ہی احادیث صحیحہ مین عیان
باکمال ذلت و سوء ادب
جب یہان تک کفر او نکا آگیا
سب کے سب واصل جہنم کے ہوئے
اور ہی کچھ آب و تاب اسکو ملی

قریب دو سو شعر اس کتاب کے ہین جسکو منظور ہو دیکھ لیوے

فصل ہشتم

سوال نجد کے وہابیہ حنبلی مذہب کی تقلید کا اقرار کرتے ہین اور ہند کے وہابیہ نے بالکل تقلید

ترک کی ہے اسکا سبب کیا ہے **الجواب** ہند کے وہابیوں نے داؤد ظاہریہ اور ابن تیمیہ خارجیہ
اور ابن قیم شمر اخیہ کی تقلید پکڑی ہے اور کئی باتیں اعتقاداً وعملاً معتزلہ کی اپنے مذہب میں ملائیں
ہیں اس سبب اہل سنت وجماعت کے ائمہ مجتہدین کی تقلید ترک کی ہے چنانچہ گواہی نشانی
۲۹ صفحہ محمدیہ بوارق کتاب ۔ دیکھو میں ۹۱ ۔ ۸۹ ۔ ۱۲۱ ۔ ۸۴ ۔ ۸۰ ۔ ۶۲ ۔ ۴۵
گواہی ۵ میں مرقوم ہے واضح باد کہ نجدیہ عرب صرف با نبیاء واولیاء عداوت برای قتل و
غارت اہالیان حرمین شریفین داشتند با فقہا این قدر خصومت وعداوت در طبیعت ایشان
راسخ نبود کہ خود را حنبلی مذہب میگفتند وتکلیف را منحصر در تقلید یکی از ائمہ اربعہ در ظاہر مینمودند
در ہند کہ وہابیہ با عقائد فرقۂ داؤدیہ وسلیمانیہ وظاہریہ ترکیب یافتہ طرفہ معجون مرکب شد
اشارتی وکنایتی بحدوث وشیوع فرقہ خارجیہ وظاہریہ ضرور افتاد اصلش اینکہ داؤد بن علی
اصبہانی محدث جلیل الشان بتلای وسوسہ شیطان گردیدہ قایل بخلق قرآن مجید وحادث آن گشت
ورسالۂ در رد قیاس املا نمود ازین سبب ظاہریہ فرقہ از و پیدا شد کہ بظاہر الفاظ قرآن وحدیث
عمل می فرمودند کابر آنوقت ہر چند فہمایش کردند کہ قیاس رکن چہارم فقیہہ وشرایع دین ست
آزار دمی کنی ودر رد یک قیاس صدہا قیاس میکنی این چہ بلاست فاما فائدہ نداد ودر رد
اقوال مجتہدین اربعہ کتابہا تالیف کرد بالآخر نوبت سرزنش از ہر جانب رسید وحکم رد واخراج
عنان ورکاب داؤد را گرفت ہر جا کہ میرفت ہمان حکم رفیق وشریک وقت می بود از نیشاپور
کہ محمد بن یحیی ذہلی واسحاق بن راہویہ وغیرہ اساتذہ کرام او باعث رد واخراج گردیدند
ازانجا آمدہ بہ بغداد وقصد حضور مجلس امام احمد بن حنبل نمود امام ہمام بادراک حال سوء عقیدہ
او را بمجلس خود بار نداد پسر امام احمد عرض کرد کہ داؤد از عقیدہ بد انکار می کند احمد بن حنبل
فرمود کہ محمد بن یحیی ذہلی اصدق ست او ہمہ حالش بمن نوشتہ مگذار ید او را کہ بپیش
من آید سعید بن عمر بردعی گفتہ کہ بودیم نزد ابو زرعہ پس گفت عبد الرحمن بن خراس کہ داؤد کافر
ست وراق از ابو حاتم نقل کردہ اند قال فی داؤد ضال ومضل لا یلتفت الی وساوسہ

وخطر اند منجملہ بسبب وفور کاملین وحکام مکملین مسلمین وقرب عہد حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سلسلۂ فساد او طول نکشید وسعی واہتمام علمائے اعلام از پایۂ اعتبار بزیر افتاد در سنہ ۶۰۰ ہجری اینجہانرا بدرود کرد بعد مدتی ابن حزم ظاہری در اندلیس کہ بقیہ حکومت بنی مروان دران زمان بود اعتقاد حقیت امامت بنی امیہ وفرط عقیدت با ماضیین و باقیین ظاہر نمود فرقۂ نواصب وخوارج را قوت داد واعیان دولت را بدین دام صید ساختہ خاطر خواہ باظہار مکنونات پرداخت و دقیقہ در توہین وتذلیل بلکہ تفسیق وتکفیر ایمۂ دین فرو نگذاشت وچندین افترا بر مجتہدین خصوصاً بر امام اعظم ابو حنیفہ رح احداث کرد وکتب عدیدہ تصنیف کردہ ست ہرگاہ خبث باطن او ظاہر گردید علما وصلحای زمان باتفاق امام ابو الولید باجی کہ از عراق طلبیدہ بودند ابن حزم را بزیر حساب آوردند وکتب اورا در جمع علما پیش کردہ ابن حزم را چنانکہ باید وشاید عاجز ساختہ در ہمان محفل آن کتب را چاک کردند وبہ آتش سوختند ہرچند ابتذال وضلال ابن حزم بر تمام خلق کما ینبغی ظاہر گردید فاما او از عقیدۂ فاسدۂ خود باز نگشت ودر سنہ ۴۵۶ فوت نمود غزارت علم از کتب او ظاہر فاما بسبب جرأت بیجا کثیر الاغلاط وخیلی بی احتیاط بود حافظ الحدیث قطب الدین حلبی اغلاط محلی را خاصۃ تتبع نمود در شان ایمۂ مجتہدین تشکیک وجرح کردہ ست وعبد الحق بو عبد اللہ انصاری ہم کتابی نوشتہ نامش الرد علی المحلی نہادہ و دیگر اکابر در اغلاط واوہام ابن حزم تحریرات نمودہ اند بخوف تطویل آن اعراض نمودم وحال فحش وبدزبانی وبے ادبی وگستاخی با ایمۂ کبار محتاج بیان نیست لسان ابن حزم وسیف الحجاج شقیقان زبان زد کافۂ انام ست در اباحت مزامیر غلو تمام داشت و درین خصوص رسالہ تصنیف کرد بر حرام دانندگان مزامیر کمال نکیر نمود بلکہ از اباحت ترقی کردہ بسر حد استحباب رسانید پس ازان ابن قیم وغیرہ تلامذہ اش ہم تائید او برخاستند وکتابہای عجیب تصنیف نمودند فاما حکام مسلمین بنصرۃ علمای دین متین آن مفسدہ را مندفع کردند کتابہای ایشان در عالم ماندند بعد مدتی ابن تیمیہ دمشقی در عہد خود اختراع دین جدید نمودہ

هنگامه گرم ساخت و حدوث فتنهٔ ابن تیمیه در سنه ۷۰۵ اتفاق افتاد او دعوی نمود سفر برای
زیارت حضرت سید المرسلین رسول رب العالمین صلی الله علیه وسلم حرام است در شرک اکبر و قصر
نماز در آن سفر جایز نیست که سفر معصیت است و زبان درازی کرد آن شقی درین باب و حدیث
شد الرحال وغیره دلیل آورد و در باب قبور و مشاهد متبرکه که مشابهت باصنام داد این همه موجب
نفرت طباع و تنفر سماع مسلمین شد و بشوم این کلام مبتلا گردید که او را از اسلام اخراج نمودند
و نیز جهات و تجسم برای باریتعالی و تقدس ثابت کرد و آیات متشابهات را محکمات قرار داد
و رسایل درین باب نوشت و رد کرد مذهب سنت و جماعت را در آن و انکار جهة را نسبت
بضلال کرد و تحقیر و توهین خلفای راشدین و اعتراضات سخیفه بران حضرات و مخالفت ائمه مجتهدین
در فقه شعار خود ساخته صراط المستقیم نام کتابی تصنیف کرده گرم بازاری بین الخواص و العوام
نمود بعضی از اشرار بد اطوار از جهله و فسقه بحلقهٔ انقیادش آمدند و در بلاد اسلامیه طرفه هنگامه
برپا نمودند حق سبحانه تعالی شانه علمای ربانی و فقهای حقانی را متوجه و مامور برد و ابطال و
ازاله او همراه ابطال فرمود تقی الدین سبکی الشافعی که علم و جلالت و تقوی و صلاح ایشان
مجمع علیه بود برد جمله هفوات آن شقی پرداختند چنانچه در طبقات سبکی تمام ماجرا موجود همچنان
شیخ کمال الدین زملکانی و شیخ داؤد ابو سلیمان وغیرهم برد آن فتوی دادند آخر در سنه ۷۰۶
گرفتار گردید در مجمع علمای مصر حاضر آوردند و بمدرسه کاملیه مجلس منعقد گردید قضاة و مفتیان
و علمای عصر جمع گردیدند قاضی القضاة زین مالکی طلب کرد جواب از وی هرگاه جواب شافی نداد
و کلمات مضطربانه شکایت قضاة خارج از مبحث بر زبان آورد قاضی القضاة او را به
قیدخانه فرستاد فرمان سلطانی باکناف و اطراف باین مضمون جاری گردید که شقی ابن تیمیه
زبان درازی کرده و در اکثر مسایل دینیه خلاف اجماع تکلم نمود فتنهٔ عظیم بین المسلمین و خلاف
جسیم بین المؤمنین انداخت حکم کردیم بجمع نمودن اهل حل و عقد از قضاة اسلام و مفتیان اعلام و
ائمه دین و فقهای مسلمین و عقد مجلس شرعی گردید پس ثابت شد درین مجمع بروی آنچه نسبت

کردہ شدہ بود بوی و منکر بودن معتقد او پس ہر کہ اتباع ابن تیمیہ خواہد کرد بسزا خواہد رسید
و این فرمان بر منابر در مجامع خواندہ شد و ابن تیمیہ مقید گردید و در ششم از زندان
خلاص یافت و اظہار توبہ و رجوع کرد از آنچہ خلاف اہل حق ایجاد و احداث کردہ بود در برے
جماعت از اعیان علما اقرار کرد چندی برہمین وتیرہ ماندہ باز جماعۃ از اعیان نزد سلطان فریاد
آوردہ کہ ابن تیمیہ در حق اولیای کرام و مشایخ طریقت گفتگو خاطر آزاری می کند حتی کہ در خصوص
توسل بہ نبی الرحمۃ شفیع الامہ سخنہای خلاف متفق علیہ علمای وقت می کند باز مجلس منعقد شد
او محبوس گردید و در وقت عود دولت ناصریہ باز توبہ نمودہ رہائی یافت چون بہ ملک
شام رفت در آنجا ہم واقعات عدیدہ در پیش آمدہ آخر بہ دمشق در زندان مقید شد و بواسطہ
منادی حکم عام جاری گردید کہ مَنْ كَانَ عَلَى عَقِيْدَةِ ابْنِ تَيْمِيَةَ حَلَّ مَالُهٗ وَدَمُهٗ
یعنی ہر کس کہ بر عقیدۂ ابن تیمیہ باشد مال او و خون او مباح و حلال ست آنوقت فتنہ
فرو نشست و نزاع برخاست از کلمات خبیثۂ او تنقیص شان انبیا و اولیا و تشنیع صحابہ و تابعین
و انکار اولیا و استمداد و شفاعت و ترک تقلید ائمہ مجتہدین وغیرہ تھا اُسکا شاگرد ابن القیم
بھی بعد اُسکے ایسی بیہودہ باتین خلاف اہل سنت و جماعت کے زبان پر لاتا تھا آخر کو اُسکی
تصانیف مصر کے علماؤن نے گرفت کرکے اُسکو زندان دمشق مین مقید کیا تھا الحاصل ہندوستان
مین حاکم مسلمین نہین اسلئے ایک ہندو بنام اننت رام ولد لالہ گوٹی مل پنجابی کتب فروش
مسلمان بنام محی الدین بنا ہے اور ایک شخص قوم جاٹ بنام ہری چند دیوان چند کھتری ساکن
علی پور ضلع گوجرانوالہ علاقہ پنجاب کا بھی بنام محی الدین تاجر کتب فروش نومسلم دھوکا بازی
کر رہا ہی ظفر المبین تالیف کیا ہے اور دین اسلام مین رخنہ و خلل ڈالنے کیواسطے ائمہ مجتہدین
و اولیای امت محمدیہ کو برا کہنا اور کتابوں مین چھپوانا شروع کیا ہے اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ

الانتقام فقط		فصل نہم ۹		صراط المستقیم

نام کی بہت کتابین دنیا مین ہین ایک صراط المستقیم مصنفہ مجد الدین فیروزآبادی صاحب

قاموس کی ہی جسکی شرح سفر السعادۃ مولانا شاہ عبدالحق دہلوی نے فارسی مین لکھی ہی
دوسری صراط المستقیم ابن تیمیہ شیخی خارجی کی عربی مین ہی تیسری صراط المستقیم مولوی اسمٰعیل
دہلوی کی فارسی مین سید احمد صاحب کی تعریف مین بڑے طمطراق مبالغہ و اغراق کے ساتھ
لکھی ہی چوتھی صراط المستقیم اردو ہندی مین ترجمہ کلکتے مین چھپا ہی اب صراط المستقیم کی اصل مین نا
کیا ہی اسکا بیان مرقوم ہوتا ہی قولہ تعالیٰ اِہْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ سو قرآن شریف کی
پہلی سورت مین اللہ تعالیٰ نے بندونکو تعلیم فرمایا ہی کہ سیدھی راہ کی ہدایت مانگین اور
یون کہین یعنے ہدایت دے ہمکو سیدھے راہ پر چلنے کی اور اسی جگہہ صراط المستقیم کا بیان بھی
فرمایا کہ وہ راہ ان لوگون کی ہی جن پر تو نے انعام کیا ہی اور دوسری جگہہ ان لوگونکا
بھی بیان کیا ہی یعنے انبیا صدیقین شہدا اور صالحین حضرت شاہ عبدالعزیز نے تفسیر
عزیزی مین مرقوم فرمایا ہی۔ چون بندہ را تعلیم فرمودند کہ ہدایت راہ راست طلب
نماید لازم آمد ذکر کسانیکہ بواسطہ آنہا راہ راست بہ بندگان رسیدہ است بہ دیدن
اعمال و شنیدن اقوال آنہا راہ راست از غیر راہ راست متمیز شود والا ہر کسی از اہل مذاہب
مختلفہ دعوی می کند کہ من براہ راست ہستم پس جماعت را تعین باید کرد در ذہن خود کہ
بیان کنندہ راہ راست باشند لہذا بیان راہ راست باین طریق تعلیم فرمودند صِرَاطَ
الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ یعنے راہ کسانیکہ انعام کردہ بر ایشان و این لفظ را در جای
در جای دیگر از قرآن مجید تفسیر فرمودہ اند چہار فرقہ کہ انبیا و صدیقان و شہیدان
و صالحان باشند پس معلوم شد کہ راہ راست این چہار فرقہ است و در وقت ملتجا شدن بجناب
پروردگار بندہ را می باید کہ این چہار فرقہ را ملحوظ نظر اجمالی سازد و راہ آنہا
طلب کند چنانکہ در قرآن مجید در سورۂ نساء می فرماید قولہ تعالیٰ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ
وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ
وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ۝ یعنے ہر کہ اطاعت خدا و رسول

بجا آرد و بگفتہ ہر دو عمل کند پس او در راہ ہمراہ کسان می رود کہ انعام کردہ ست اللہ تعالیٰ
بر آنہا و آنہا چہار فرقہ اند انبیا و صدیقان و شہدا و صالحان این گروہ نیک رفیق اند
پس در اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ جستن راہ حق ست و از صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ
طلب رفیق ست کہ الرَّفِیۡقُ ثُمَّ الطَّرِیۡقُ آمدہ و درینجا باید دانست کہ عوام مومنین را رفاقت
صالحان طلب باید کرد و صالحان را رفاقت شہیدان و شہیدان را رفاقت صدیقان و
صدیقان را رفاقت انبیا علیہم السلام و اگر کسی عوام مومنین خواہد کہ رفاقت انبیا نماید
او را از رفاقت این سہ گروہ درجہ بدرجہ ناچاری ست چنانچہ اگر کسی رفاقت بادشاہ
خواہد بدون رفاقت جماعہ داری کہ او در رفاقت رسالہ داری و او در رفاقت امیری
از امرای کبار باشد ممکن نیست و لہذا در طریق اہل اللہ توسل بآنہا جستن محمود ست اہل
اسلام را و نیز باید دانست کہ اصل راہ از عالم غیب بحضرت انبیا تعلیم فرمودہ اند و از
ایشان بصدیقان و از صدیقان بشہدا و از شہداء بصالحان رسیدہ پس ہر مومن
راہ طلب کو لازم ہوا کہ پہلے صالحون کی پیروی کرے تب شہدا کی رفاقت ملیگی بعد شہدا
کی پیروی کرے تب صدیقون کی رفاقت ملیگی جب صدیقونکی پیروی کریگا تب نبی علیہ السلام
کی رفاقت حاصل ہوگی یہان تقلید درجہ بدرجہ ثابت ہوگئی جو واجب ہے ہر مسلمانپر شاہ
عبد العزیز صاحب نے یہان چارون لفظون کی معنی بیان کئے ہین شہید اسے کہتے ہین کہ
دل کو اُسکے مشاہدہ حاصل ہوا ہوا ور جو کچھ انبیاء سے اسکو پہنچا ہے اُسکا دل ایسا قبول
کرتا ہے کہ گویا دیکھتا ہے اسی واسطے دین کے کام مین جان دینا اس کے نزدیک آسان کام
ہے گو ظاہر مین مارا نہ گیا ہو اور لفظ ولی ان تینون فرقون کو شامل ہے لیکن اکثر صالحونکو
کہتے ہین اور وہ چیز کہ ان چارون فرقون کو شامل ہے اُسکی علامات سے ہے کہ اللہ تعالیٰ
اسکو دوست رکھتا ہے اور اونکے رزق کی کفالت کرتا ہے اسطرح سے کہ اورون سے
ممتاز ہوں اور دشمنون سے بچاتا ہے اور غربت مین انکا انیس ہوتا ہے اور نفسون مین

غیرت دیتا ہی کہ امیرون و بادشاہون کی خدمت سے راضی نہین ہوتے اور اُنکے دلونکو
روشن کرتا ہی اور اُن کو وہ چیزین معلوم ہوتی ہین کہ بڑے عالمون فاضلون کو معلوم نہین
ہوتی اور انکو اہلیت دیتا ہی کہ جبارون اور زبردستون پر تاثیر کرتی ہی اور انکے کلام اور
انفاس اور افعال اور مکانات مین اور ہمصحبتون اور اولاد اور نسل مین اور اُنکی زیارت
کرنیوالون مین برکتین عجب طاہر کرتا ہی اور اپنے نزدیک انکو ایسا جاہ و مرتبہ بخشتا ہی
کہ اونکی دعا مستجاب ہوتی ہی بلکہ جو کوئی اپنی حاجت مین اُنسے توسل کرے اسکی حاجت روا
ہوجاتی ہی اور جو خصوصیتین اور علامتین کہ انکو عالم برزخ مین اور قیامت اور عالم
ملکوت مین دیتا ہی اس قبیل سے نہین ہین کہ عوام مومنین اسکو دریافت کرسکین مگر بعد دیکھنے
ان عالمون کے یہہ خلاصہ ہی تفسیر عزیزیہ کا **تنبیہ** اس جگہہ ایک شبہ کا سوال ہوتا ہی کہ
سیدھی راہ اور صراط المستقیم ایک ہوتی ہی اور چار گروہون کی راہین مختلف ہین چار ونکی ایک
راہ کیونکر ہوسکتی ہی ہر نبی کا دین شریعت اور ہی اور ہر ولی کے اذکار و اشغال جدے
ہین اور قول مشہور ہی اَلطُّرُقُ اِلَی اللّٰہِ بِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْخَلَائِقِ یعنے جتنے آدمی ہین
اتنی راہین ہین اللہ کی طرف پھر باوجود کثرت کے ایک راہ کیون کر ہو۔ جواب اس شبہ
کا یہہ ہی کہ اس طرح کی کثرت اور اختلاف کچھہ ضد ایک ہونے کا نہین ہی اور اُس اختلاف
سے کچھہ راہ مختلف نہین ہوتی مثلا ایک قافلہ ایک شہر سے ایک شہر کو ایک راہ مین جاتا ہی
کوئی اسمین سوداگر ہی کوئی بوجھہ اُٹھانیوالا کوئی نگہبان کوئی پاسدار سب ایک ہی راہ مین
چلتے ہین مگر اپنے اپنے مناسب اور اپنے اپنے منصبون اور خدمتون کے مناسب کام مختلف
کرتے ہین کوئی ہاتھی پر سوار کوئی پالکی مین کوئی گھوڑے پر کوئی پیادہ ایک کے پیچھے ایک اسی
راہ مین چلے ہین ایسا ہی انبیا اس راہ مین راہبر و بدرقہ ہین اور صدیق و شہدا و صالح
مرتبہ بمرتبہ رفیق و یار اور باربردار و پاسدار ہین راہ ایک ہی ہی۔ اللہ تعالی فرماتا ہی
وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا یعنے

اور وہ جو چلے مسلمانون کی راہ کے سوا ہم اُسکو پھیر دینگے جسطرف کو پھر گیا اور پہنچا وینگے اُسکو ہم دوزخ مین اور پہنچا بری جگہہ ۔ مولوی عبد القادر اس آیت کے فایدے مین یون لکھتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا ہاتھ ہے مسلمانون کی جماعت پر جسنے جدی راہ پکڑی وہ جا پڑا دوزخ مین پس جس بات پر امت کا اجماع ہو وہی اللہ کی مرضی ہے اور منکر ہو سو دوزخی ہے قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالْمَارِقُ لِلدِّيْنِ التَّارِكُ الْجَمَاعَةَ اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی بندے مسلمان کا کہ خدا کی توحید اور میری رسالت کی گواہی دی خون حلال نہین مگر تین کا ایک جو کوئی کسی کو مار ڈالا اُسکا مار ڈالنا بطریق قصاص کے چاہیئے دوسرا جو بیاہا ہوا زنا کرے سنگسار کیا جاوے تیسرا دین کا مارق اُسکا بیان فرمایا کہ چھوڑنیوالا جماعت کا ۔ امام نووی علیہ الرحمہ نے صحیح مسلم کی شرح مین لکھا ہے کہ جو کوئی مسلمانون کی جماعت سے نکلے نئی بات نکالکر اجماع کے خلاف جیسے رافضی خارجی معتزلہ اور اُنکے سوا سب فرقے انہین داخل ہین ۔ ابن ماجہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّهٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ یعنے سواد اعظم کی پیروی کرو کیونکہ جو اکیلا ہوا اکثرون کی متابعت سے وہ اکیلا دوزخ مین گرایا جاویگا شیخ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے مقصود یہہ ہے کہ جس جانب مین اکثر علما ہون اوس کی پیروی کرے ۔ ترمذی نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ یعنے جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے جو جماعت سے اکیلا ہوا دوزخ مین پڑیگا اکیلا ۔ ابو داؤد اور امام احمد نے ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ الشَّيْطَانَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ

كَذِئْبِ الْغَنَمِ يَأْخُذُ الشَّاذَّةَ وَالْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ وَإِيَّاكُمْ وَالشِّعَابَ وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْكَافَّةِ لِعِ یعنے شیطان آدمی کا بھیڑیا ہے جیسے بکری کا کہ پکڑ لیتا ہے جسکو کہ اپنے بھائیون سے نفرت اور بے انسی کے سبب اکیلے رہے اور جسکو کہ گلے سے اکیلی علیحدہ جاوے اور جسکو کہ اکیلی رہجاوے اپنی قوم سے گھاٹیون مین مت جاؤ اور جماعت کو لازم پکڑو ۔ شیخ عبدالحق دہلوی نے لکھا ہے کہ مقصود یہہ ہے کہ جماعت سے باہر نہو اور اکثر علما اولیا جسطرف ہون اوسکی پیروی کرو **فایدہ جلیلہ** یہہ بات قرآن مجید وحدیث شریف سے خوب ثابت ہوگئی کہ راہ حق اور صراط المستقیم راہ انبیا اور صدیقین اور شہدا اور صالحین کی ہے موافق جماعت اور سواد اعظم کے جو جماعت اور سواد اعظم کے خلاف ہو وہ دوزخی ہے اب دریافت کرنا چاہئے کہ جماعت اور سواد اعظم کون ہے اور تارک جماعت اور سواد اعظم کون ہے سو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قرن اول یعنے صحابہ رض کے وقت مین خلافت حقیہ تک ایک مذہب ایک راہ ایک طریق صحابہ جوانکے شاگرد تابعین کہلاتے ہین طریقۂ پیغمبر پر باہم متفق تھے اگرچہ کسی مسئلہ فرعی مین اختلاف ہوا کہ وہ اختلاف رحمت تھا مگر خلاف اور شقاق اور اختلاف ملت کا نہ تھا آخر خلافت حقیہ مین عبداللہ بن سبا یہودی کی فتنہ انگیزی سے جو خود مع قبایل اپنے کے مسلمان ہوا تھا محض اسلام مین خلل ڈالنے کیواسطے ۳۵ھ مین شہادت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی ہوئی پھر محاربات جاری ہوگئے چار برس اور چند ماہ علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے خلافت کی مگر محاربات سے ایک دم فرصت نہ ملی آخر سنہ ۴۰ھ ہجریہ مقدسہ مین شہید ہوئے بعد روافض نواصب معتزلہ کے فرقے پیدا ہوئے اور سواد اعظم سے بعضے بعضے اس گمراہ فرقے نکالنے مین شامل تھے اور کسی کسی وقت اور کسی کسی اطراف مین اظہار بدمذہبی کا بھی منتشر ہوا قرآن مجید وحدیث کے معنے خلاف کرنے لگے جھوٹھی حدیثین موضوعات ہزارون ہر ایک نے اپنی غرض نفسانی کے موافق بنایا یا مشہور کیا مگر جو فرقہ ناجیہ جمہور صحابہ وتابعین وتبع تابعین اور انکے اِتّباع اتّباع کا ہے کہ جنکو اہل سنت وجماعت کہتے ہین اللہ تعالی کے فضل سے افراط و

تقریظ سے بچکر اب تک اسی صراط المستقیم پر ہین اور جماعت سواد اعظم امت وہی ہے اور ہر وقت ہین بلاد مسلمین مین اظہار حق اور مددگاری دین کی کرتے رہے اور بموجب وعدۂ الٰہی کے اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ غلبۂ عام اسی فرقۂ ناجیہ کو رہا اور وہ سواد اعظم عقاید مین اشعری اور ماتریدی اور فقہ مین حنفی شافعی مالکی حنبلی ہین جو ائمہ مجتہدین کہلاتے ہین جو انکے سوا ہے وہ سنت وجماعت سے خارج اور سواد اعظم کا تارک اور دین کا مارق ہے اور جماعت کے اور سواد اعظم کے مخالف جو فرقے ابتک ہوئے اور انکے رد وابطال اور دفع وزوال مین جو جو پیش آیا مشہور ہے اور گواہی نشانی ۲۷-۱۲۱ تا تذکرۃ المذاہب وغیرہ کتب قدیم وجدید مین مسطور ہے

فصل دہم

گواہی نشانی ۱۱۰ کتاب تنویر العینین مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی کی وہ لکھتا ہے ولیت شعری کیف یجوز التزام تقلید شخص معین مع تمکن الرجوع الی الروایات المنقولۃ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم الصریحۃ الدالۃ علی خلاف قول الامام المقلد فان لم یترک قول امامہ ففیہ شائبۃ من الشرک ترجمہ مین نہین سمجھتا کہ ایک شخص معین کی تقلید کا التزام کرنا کیونکر جائز ہو باوجود ممکن ہونے رجوع کے اُن روایتون کی طرف کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہین کہ صاف دلالت کرتی ہین تقلید کی گئے امام کے خلاف پر پھر اگر اپنے امام کے قول کو چھوڑ ندے تو اسمین میل ہے شرک کا فقط پہلے امامون کی تقلید سمجھہ لینا چاہیئے وہ یہہ ہے کہ بعد گذر جانے زمانۂ اصحاب کے حدیث کی روایتون مین اختلاف وتعارض بکثرت ہوا اور راویون مین اچھے بُرے ملگئے یہانتک کہ بدمذہب لوگ بھی رافضی خارجی معتزلہ وغیرہ جو تمام یہودی عجمی نصارا مسلمان ظاہر مین مسلمان ہوگئے تھے مگر اکثر منافق تھے جنکے عیال واطفال سبایا ئی مہاجرین وانصار بنے مال وملک پر اہل اسلام متصرف ہوئے آتش عداوت مشتعل انکے سینے مین ہوئی بعض نے محبت اہل بیت ظاہر کرکے اصحابون پر طعن وتشنیع شروع کی سو رافضی کہلائے بعض نے مروانیہ کی سلطنت کی طرفداری کرکے اہل بیت کو برا کہنے لگے سو نواصب وخارجیہ کہلائے

بعض نے عقائد اسلام مین فلاسفہ کے اعتراضات و صابیہ فرقے کے واہمات داخل کرکے معتزلہ بنگئے غرض علمائے اہل سنت و جماعت دین کی ترویج مین اور اصول فقہ جمع کرنیمین اکثر مشغول ہوئے بعض ان فرقون کے جواب دینے مین اور انکو رد کرنیمین روز و شب محنت کرنے لگے بعض زہد و تقوی و قناعت و فقر مین عابد و شاغل رہے بعض امارت و سلطنت کے انتظام اور نظم و نسق عمال مسلمین کرتے رہے اسطرح راویونکے رد و قبول مین اختلاف عظیم پیدا ہوا ایک جسکو مانتا ہے دوسرا نہین مانتا ہے اور ایسے ہی الفاظ و حدیث کے معنے بھی مختلف ہوئے کوئی ایک لفظ کی کچھ معنی کہتا ہے کوئی اسی حدیث کی اور مراد ٹھہراتا ہے اللہ تعالی جو دین نبی کا نگہبان ہے خاص خاص بند ونکو اپنی توفیق سے دنیا کی ہوا و ہوس انکے دلون سے پاک کرکے نور علم و عقل انکے سینہ مین بھر دیا تاکہ انھون نے اپنی ہمت اور سعی انتظام قواعد شرعیہ و مسایل عبادات و معاملات دینیہ کامل طور پر جمع کرنیمین مصروف کی قرآن مجید و حدیث شریف و اجماع اقوال صحابہ و تابعین و قیاس محکم صحیح کے ساتھ ملایا کونسی روایت صحیح اور کونسی غیر صحیح کون سی مقدم کونسی موخر کون ناسخ کون منسوخ کون راجح کون مرجوح کون راوی عدل کون راوی غیر عدل کونسی معنی معتبر کونسی غیر معتبر سو انھون نے اس طرح کی ہر ایک بات کو جیسا چاہیئے خوب تحقیق کرکے بسبب قرب زمان سید الانس والجان علیہ صلوۃ الرحمن کے ایک امر منقح لکھا یا اور جو صورتین مسئلون اور معاملون کی پیش آئین کہ بعینہ قرآن اور حدیث شریف مین نہ ملین انکو دلالۃً یا اشارۃً یا کنایتاً آیات و احادیث سے نکالا اور اصول شرعیہ کا ضبط اجماعا کردیا اسکا نام مذہب ہے اس وقت مین بھی ہر ایک کو یہہ مرتبہ تفقہ فی الدین کا حاصل نہ تھا ان لوگون کی مسلمانون نے پیروی عمل مین لائے اسکا نام تقلید ہے اور یہہ بات کہ جب جی چاہا جس کسی کی چاہی پیروی کرلی کسی مسئلہ مین کسی کی اور کسی مسئلہ مین دوسرے کی نرا دین مین کھیل ہے ایک چیز کو کبھو حرام کہا یا کبھو حلال کبھو مکروہ کبھو مباح ایک صورت کے دو مقدمون مین کبھو مدعی کو دلا دیے کبھو مدعا علیہ کو — چارون امامون کے زمانے مین اور قریب اسکے اور بہت

مجتہد تھے رفتہ رفتہ اُنکے مذہبون کا نشان نرہا انھین چار مذہبون کو روئے زمین کے مسلمانون نے قبول رکھا کہ انکی تقریر و تحریر ضبط اصول و فروع نظم کلیات و جزئیات جیسا چاہیے ویسا دایر و سایر مقبول خواص و عوام و معمول بہ اہل اسلام ہوا سواد اعظم امت مرحومہ نے ان چار مذہبون مین سے جسکی چاہی تقلید اختیار کی تمام عمر اس پر ثابت قدم رہے ۔ شاہ عبدالعزیز صاحب لکھتے ہین کہ چھے فرقون کی اطاعت خدا کے حکم سے فرض ہے ازانجملہ مجتہدین شریعت و شیوخ طریقت کہ حکم ایشان بطریق واجب مخیر لازم الاتباع ست بر عوام امت زیرا کہ فہم اسرار شریعت و دقایق طریقت ایشان را میسر ست فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اب دیکھو کہ مولوی اسمعیل نے تمام سابقین ولاحقین امت مرحومہ کو مشرک ٹھہرایا کہ اماموں سے اب تک اہل سنت و جماعت یہی چار فرقے ہین حنفی شافعی مالکی اور حنبلی اور حدیث کی کتابون مین کوئی مخالف اپنے امام کے دیکھکر مذہب کی تقلید کو چھوڑ دینا جاری نہین اور تحقیق حدیث کی جیسی کہ امامونکو تھی حدیث کی کتابین جمع کرنیوالونکو نہ تھی کیونکہ سب محدثین کے افضل و اکمل امام محمد اسماعیل بخاری رح وہ مقلد مذہب شافعی رح کے تھے طبقات شافعیہ مین امام تقی الدین سبکی رح نے صاف لکھا ہے کہ امام بخاری رأس المحدثین شیخ الحمیدی کے شاگرد ہین فقہ مین اور شیخ الحمیدی شاگرد ہین امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اور اسیطرح بحسب قرب زمان متقدمین سے متاخرین کو نسبت تلمذ اور اخذ روایات حاصل ہے چنانچہ امام احمد حنبل[2] شاگرد خاص امام شافعی رح کے تھے اور اس طرح امام شافعی رح شاگرد تھے امام محمد بن الحسن شیبانی رح کے اور وہ شاگرد ہین امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے اور حواشی درالمختار مین لکھا ہے وَلَقَدْ اَنْصَفَ الشَّافِعِيُّ رح حَيْثُ قَالَ مَنْ اَرَادَ الْفِقْهَ فَلْيَلْزِمْ اَصْحَابَ اَبِي حَنِيْفَةَ فَاِنَّ الْمَعَانِيَ قَدْ تَيَسَّرَتْ لَهُمْ وَاللهُ مَا صِرْتُ فَقِيْهًا اِلَّا بِكُتُبِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ تحقیق انصاف کیا ہے امام شافعی رح نے جہان یون کہا ہے کہ جو شخص فقہ حاصل کا ارادہ کرے سو اسکو چاہئے کہ ابوحنیفہ رح کے شاگردونکا ساتھ نچھوڑے اسواسطے کہ

معانی دقیقہ تو انکو آسان اور سہل ہو گئے ہین اور خدا کی قسم ہے کہ مین فقیہہ نہین ہو گیا مگر
محمد بن حسن شیبانی کی کتابون سے اور آپنے فرمایا ہے اَلنَّاسُ کُلُّهُمْ عِیَالٌ اَبِی حَنِیْفَةَ فِی الْفِقْهِ
یعنے تمام آدمی عیال ہین ابو حنیفہ کی فقہ مین حق تعالی نے ہر ایک شخص خاص کو ایک مرتبہ خاص
عطا فرمایا ہے تحقیق ناسخ و منسوخ راجح و مرجوح کی تعارض دور کرنا الفاظ سے مطلب نکالنا
اور اسی طرح کے امور جو ضروری ہین اور اصول کی کتابون مین تفصیل مذکور مجتہد ونکا کام ہے اور
چارون اماموں کے برابر اس کام مین اور کوئی نہین ہے گویا اس بات پر امت کا اجماع اور
اتفاق ہو گیا ہے عقود الجمان فی مناقب النعمان مین لکھا ہے کہ امام المحدثین اعمش علیہ الرحمہ
سے ایک مجلس مین کسی نے کچھ مسایل فقیہہ پوچھے اُنھون نے ابو حنیفہ سے کہا کہ تم ان مین کیا
کہتے ہو ابو حنیفہ نے سب کے احکام بیان کئے اعمش نے کہا کہ کہان سے یہہ احکام نکالے ہو
جواب دیا کہ تم نے فلانی حدیث فلانے صحابی سے اور فلانی حدیث فلان راوی سے یون
روایت کی ہے اور بہت سی حدیث اسطرح پر مع روایات واسناد بیان کئے اعمش نے کہا
کہ جو مین نے سو دن مین حدیث کی تھی تم نے ایک ساعت مین وہ حدیثین مع احکام بیان کر دیئے
مین نہین جانتا تھا کہ تم کو یہہ احادیث معلوم ہو وینگے ای گروہ فقہا کے تم طبیب ہو اور ہم
عطار ہین ہزارون حدیثین جمع کئے ہین مگر اسکا استعمال کرنا خدا نے تمکو عطا کیا ہے اور کہا
ای شخص تونے دونون طرف کو لے لیا ہے اور اعمش جب حج کو چلے علی بن مسہر کو بھجوا کر ابو
حنیفہ سے مناسک حج کے لکھوا منگوائے اور اعمش سے ایک شخص نے مسئلہ پوچھا آپنے فرمایا
انھون سے پوچھو اشارہ کیا ابو حنیفہ کے حلقہ کی طرف اور کہا کہ انکو لازم پکڑو کہ جب انکو کوئی
مسئلہ آگے آتا ہے تو ہمیشہ اسکو آپس مین پھیرتے رہتے ہین یہانتک کہ صواب کو پہنچتے ہین
وکیع رحمۃ اللہ علیہ بڑے محدث امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ مین سے ہین ابو حنیفہ
کی شان مین ایسا فرماتے تھے کہ وہ کیونکر خطا کریگا یہہ کہ اُسکے ساتھ ابو یوسف و زفر و محمد سے
لوگ ہین اجتہاد و قیاس مین اور عیسی بن زکریا اور حفص و حبان و مندل سے لوگ

حفظ حدیث ہین اور قاسم بن محمد سے لغت و اصطلاح عرب کے جاننے والون ہین اور داؤد
اور فضیل بن عیاض سے زہد و تقویٰ و ورع ہین جسکے جلسا و ہمنشین ایسے ہون وہ ہرگز خطا نہ
کریگا اگر کریگا تو یہ لوگ حق کی طرف اُسے پھیر لا وینگے جو اسکو صاحب الرای کہئے وہ مثل انعام
کے ہی بلکہ اس سے بھی بدتر – عبد اللہ بن مبارک بڑے معتمد راوی حدیثون کے ہین کہا کہ
ابو حنیفہ کا قول ہمارے نزدیک قریب اثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی جہان ہم اثر
نہین پاتے اوس پر عمل کرتے ہین کہ آپکو مجلس رسول اللہؐ کی اکثر نصیب ہوئی ہی مسعر بن کدام
اعلیٰ درجے کے محدث تابعین سے ہین کہا کہ ہم نے طلب کیا مجمع محدثین معتبرین ہین ابو حنیفہ
کو ساتھ محدثین کے سوا اسناد ہر حدیث و راویون کے نام صحیح و احکام ہین غالب آیا ہم پر بیان
ہین ایسا ہی زہد ہین اور فقہ ہین تم دیکھتے ہو کیا حال ہی حافظ عبد العزیز اور ابو محمد حارثی
اور ابراہیم بن معاویہ وغیرہ نے نقل کیا ہی کہ علامت سُنّی ہونیکی ہی محبت ابو حنیفہؒ کی اور
بغض و حسد رکھنا ابو حنیفہ سے علامت ہی بد مذہبی کی کیونکہ ایک کم سو بار ربتعالی جل جلالہ
کو خواب ہین دیکھا ہی – ابو حنیفہ بڑے حفاظ حدیث سے تھے ورنہ رتبہ اجتہاد کا کیونکر حاصل
ہوتا اور امام الائمہ سے کیونکر ملقب ہوتے – آپنے چار ہزار شیوخ ائمہ تابعین سے حدیث
اخذ کیا ہی اور انسے جتنے لوگون نے روایت کی ہی شمار سے باہر ہین اور کسی ائمہ اسلام سے
اتنے لوگون نے روایت نہین کی اور انکے اصحاب و معتمد و تلامیذ معتبر ہین اور کسی شخص سے
علمائے سلف و خلف کو اتنا انتفاع نہین ہوا جتنا ابو حنیفہؒ سے اور انکے اصحاب و تلامیذ سے
احادیث مشتبہ کی تفسیر ہین بے نظیر سفیان ثوری جو بڑے ولی کامل مشہور ہین فرماتے ہین کہ
ابو حنیفہ کا علم بہت بڑا تھا جو آثار رسول اللہؐ سے صحیح ہوتا اسکو لیتے اور حدیث کے ناسخ منسوخ
کو خوب جانتے تھے اور ثقات کی حدیث کو طلب کیا کرتے تھے اور یہہ کہ آخر فعل و عمل و اقوال
رسول اللہ کا کیا ہی سفیان بن عیینہ اور عبد اللہ ابن المبارک وغیرہ نے جو امام بخاری و مسلم
کے اساتذہ ہین ہین کہا ہی کہ ابو حنیفہ سے بڑا ہمنے کوئی فقیہہ ندیکھا نہ سنا – یزید بن ہارون

نے کہا احفظ اپنے زمانے کے تھے حافظ مکی نے کہا کہ اعلم و احفظ اپنے زمانے کے تھے۔ ابو یحییٰ
حمانی نے کہا کہ میں نے کسیکو ابو حنیفہ سے بڑھکر علم و تقوی میں نہ دیکھا ہر باب میں ارباب خیر
سے جسکو ملا یا ابو حنیفہ کے ساتھ ابو حنیفہ کو ہر باب میں افضل پایا۔ کتاب خیرات الحسان فی
مناقب النعمان مصنفہ ابن حجر مکی شافعی کی دیکھو اور نشانی گواہی ۱۲۱ تبصرۃ الحقایق لعبرۃ
الخلایق نشانی ۲۴۳ انشانی ۱۱۶ ۱۱۰ ارالحق نشانی ۱۱۷ انتصار الحق نشانی ۶۹ نشانی ۱۲۰ فتح المبین
فی کشف مکاید غیر المقلدین میں دیکھو **فصل یازدہم** اس مقام میں تنویر العینین کے
مولوی اسماعیل نے قرآن شریف و حدیث شریف میں تحریف معنوی کی ہے غور سے دیکھو گواہی
۶۹ کما یدل علیہ حدیث الترمذی عن عدی بن حاتم انہ سال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عن قولہ تعالیٰ اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِیْحَ
ابْنَ مَرْیَمَ ۚ فقال یا رسول اللہ انا لم نتخذ احبارنا و رهباننا اربابا فقال انکم احللتم
ما احلوا و حرمتم ما حرموا۔ اذ لیس المراد بالتقلید فی العقاید علی ما ینطق بہ لفظ
احللتم و حرمتم فان التحلیل و التحریم انما یستعملان فی الافعال ولیس المراد بہ التقلید
مطلقا والا لزم تکلیف کل عامی بالاجتهاد ولیس المراد بہ رد النصوص وانکارها فی
مقابلۃ قول ائمتهم والا لم یکونوا نصاری بل المراد هو تاویل الدلایل الشرعیۃ
الی قول ائمتهم فعلم من هذا ان اتباع شخص معین بحیث یتمسک بقولہ وان
ثبت علی خلافہ دلایل من السنۃ والکتب و یاول الی قولہ شوب من النصرانیۃ
وحظ من الشرک ۔ والعجب من القوم لا یخافون من مثل هذا الاتباع بل یخیفون
تارکہ فما احق هذہ الامۃ فی جوابهم وَكَیْفَ اَخَافُ مَا اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ
بِاللّٰهِ مالم ینزل بہ علیکم سلطانا فای الفریقین احق بالامن ان کنتم تعلمون فتدبر
وانصف ولا تکن من الممترین ونعوذ باللہ ان تکون من المتعصبین ۔ ترجمہ جیسی کہ
دلالت کرتا ہے اسپر حدیث ترمذی کا عدی بن حاتم سے کہ سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نصاریٰ نے احبار و رہبان کو رب ٹھہرایا سواے اللہ کے اور مسیح ابن مریم کو۔ اور ہمنے ہمارے احبار و رہبانون کو رب نہین ٹھہرایا تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے حلال جانا اوسکو کہ انھون نے حلال کیا اور حرام جانا اسکو کہ انھون نے حرام کیا۔ مولوی اسماعیل کہتے ہین اسواسطے کہ مراد ہے کہ تقلید عقاید مین نہین ہے کہ حلال و حرام کا لفظ افعال ہی مین آتا ہے اور نہ مطلق تقلید مراد ہے کہ ہر عامی کو اجتہاد کرنے کی تکلیف لازم ہوگی اور نہ نصون کا رد کرنا امامون کے مقابلے مین مراد ہے اور اگر نہین یعنے یہہ مراد ہو تو وہ نصاریٰ نہوتے بلکہ دلایل شرعیہ کا تاویل کرنا ہے اماموں کے قول کی طرف اس سے معلوم ہوا ایک شخص معین کی پیروی کرنی کہ اسکے قول کو مانے اگرچہ اسکے خلاف پر حدیث و قرآن سے دلیلین ثابت ہون اور امام کے قول کی طرف تاویل کرے یہہ نصرانیت کا میل اور حصہ ہے شرک سے۔ اور تعجب ہے قوم سے کہ نہین ڈرتے ہین ایسی پیروی سے اور ڈراتے ہین اسکے چھوڑنیوالے کو سو کیا ٹھیک ہے یہہ آیت انکے جواب مین وکیف اخاف الآیۃ یعنے مین کیونکر ڈرون تمھارے شریکون سے اور تم نہین ڈرتے کہ شریک ٹھہراتے ہو اللہ کے ساتھ جسپر نہین اتاری اس نے تمکو کچھہ سند۔ اب دونون فرقون مین کون حقدار ہے امن کا اگر سمجھتے ہو تو انصاف کرو تعصب کو چھوڑو اور پناہ مانگو خدا سے۔ تمام ہوا ترجمہ۔ یہان صاف مولوی اسماعیل نے قرآن شریف و حدیث نبوی کا انکار کیا ہے عدی بن حاتم سے منقول ہے کہ وہ نصرانی تھے جب آئے نبی علیہ السلام کے پاس کہ آپ حضرت سورہ برات مین یہہ آیت تحلیل و تحریم کی پڑھتے تھے کہا عدی نے کہ ہم احبار و رہبان کی عبادت نہین کرتے تھے آپنے کہا کہ اللہ نے جس چیز کو حلال کیا وہ حرام جانتے تھے اور جسکو حرام کیا اسکو حلال کہتے تھے اور تم اسکا بیان دل لگا کر سنو دیکھو نصاریٰ جو کرتے تھے اسکا انکار کیا اور جو انپر ثابت کیا وہ آپ عمل مین لائے نصاریٰ احبار و رہبان کی اطاعت بالاستقلال سمجھہ کر کرتے تھے اور انکے احکام کو اللہ کا احکام

جیسا جانتے تھے انکے حلال و حرام کئے ہوئے کو اللہ کے حلال و حرام کئے ہوئے کے مانند
جانتے تھے اور انکے حکم اگر اللہ کے حکم کے خلاف ہوتے تب بھی انہیں کے حکم کی پیروی کرتے تھے
(مقلدین ائمہ اربعہ کے ہرگز ایسا اعتقاد ظاہراً و باطناً نہیں رکھتے ہیں) شاہ عبدالعزیز فرماتے ہیں
کہ درینجا باید دانست کہ چنانچہ عبادت غیر خدا مطلقاً شرک و کفر ست اطاعت غیر او تعالیٰ نیز بالاستقلال
فہمیدن کفرست و معنی اطاعت غیر بالاستقلال آنست کہ اورا مبلغ احکام او ندانستہ ربقہ اطاعت
او در گردن انداز د و تقلید او لازم شمارد و با وجود ظہور مخالفت حکم او با حکم او تعالیٰ دست از
اتباع او بر ندارد و این ہم نوعی ست از اتخاذ انداد کہ در آیہ اتخذوا احبارھم ورھبانھم
اربابا من دون اللہ والمسیح ابن مریم نکوہش آن فرمودہ اند و در جای دیگر می فرماید در
یہودیت شما و نصرانیت شما بغیر خدا میلان بسیار ست گاہی بعزیر میل میکنند و گاہی بمسیح و گاہی
بپیشوایان خود بی تحقیق صدق و راستی ایشان میل میکنید و احکام آنہارا مانند احکام خدا میدانید
چنانچہ در آیت دیگر مصرح ست اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَھُمْ وَرُھْبَانَھُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَالْمَسِیْحَ
ابْنَ مَرْیَمَ وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِیَعْبُدُوْا اِلٰھًا وَّاحِدًا لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ سُبْحٰنَہٗ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ؁
حالانکہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ازین ہمہ وجوہ شرک و کفر مبرا بودہ ست ماکان من المشرکین الاید
یعنی نبود ابراہیم از مشرکان نہ در عبادت و نہ در خلق و تدبیر و نہ در تحریم و تحلیل و شما ہم در عبادت
عزیر و مسیح را شریک او میکنید در الوہیت و ہم خلق و تدبیر اسلاف خود را شریک میکنید و میدانید کہ
آنہا بر خلاف مرضی او تعالیٰ مارا فتح و نصرت میدہند و روزی میرسانند و اولاد میدہند و در آخر
بروز قیامت نیز ما را از عذاب خلاص خواہند کرد و نیز در سحر استعانت بارواح خبیثہ جنیان مینمائید
و ارواح کواکب را مدبر امور میدانید و در تحلیل و تحریم پیشوایان خود را از احبار و رہبانان
با او شریک میکنید حلال و حرام کردہ آنہارا مانند حلال و حرام کردہ خدا میدانید و با وجود یافتن نصوص
کتاب بر خلاف آن تقلید ایشان نمی گذارید ؁ جاننا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ کا کافر ہو جانا
اس فعل سے ثابت فرماتا ہے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تفسیر فرماتے ہیں تحلیل و تحریم میں

شریک ٹھہرانے سے اور مفسرین صاف لکھتے ہین کہ بالاستقلال انکی اطاعت لازم جانتے تھے اور انکے حکم کو مانند خدا کے حکم کے جانتے تھے اور انکا حکم اگرچہ کھلا ہوا مخالف ہوتا اللہ کے حکم سے انہین کے حکم کی پیروی کرتے تھے یہی اُن کا کفر تھا۔ مولوی اسماعیل کہتے ہین کہ وہ اماموں کے قول کے مقابلہ مین اللہ کے حکمونکا ردّ وانکار نکرتے تھے اور اگر نہین تو نصاری ہوتے فقط کیا خوش فہمی ہے قطع نظر اس سے کہ مولوی اسماعیل کا بیان نص قرآنی کے اور مخالف حدیث وتفسیر کے طرفہ یہہ ہے کہ دلیل مین لکھتے ہین والا لم یکونوا نصاری یعنے اگر نہین تو نصاری نہوتے اللہ تعالی تو نصاری کا کافر ہوجانا اس فعل سے ثابت فرماتا ہے اور مولوی اسماعیل اُسکے مقابلہ مین کہ اگر وہ اپنے اماموں کے قول کے مقابلہ مین نصوص کو ردّ وانکار کرتے تو نصاری نہوتے یہہ بڑی خیرخواہی کی ہے نصاری کے دین کی مگر معلوم نہین کہ نصاری کس چیز کو سمجھے مسیح کو ابن اللہ کہنے سے نصاری نصاری رہے اور اس فعل سے نصاری نہوتے نازم برین فہم و دانش ایسی ہی سمجھ تھی جب تو مجتہد بنے اور ضال و مضل ہوئے۔ پھر لکھتے ہین کہ مراد تاویل کرنا دلایل شرعیہ کا ہے اماموں کے قول کی طرف فقط اس کلام مین کئی خلل ہین ایک یہہ کہ وہ صریح خلاف ہے قرآن مجید وتفسیر وحدیث کا دویم یہہ کہ مذہب اہل سنت وجماعت مین ماوّل کافر نہین ہوتا کیونکہ وُہ تاویل کرتا ہے حق کی طرف معنی پھیرنے کی اور جاحد کافر ہوتا ہے کہ وہ صرف انکاری ہے نص کا تیسرا یہہ کہ شخص معیّن کی جو پیروی کرتا ہے اور اُسکے قول کو مانتا ہے سبب یہہ ہے کہ اُسنے دلایل شرعیہ سے اس قول کو ثابت کیا ہے اور جو باتین دلیل سے مدعا ثابت ہونیمین ضرور ہین اسکو سب حاصل تھین اور اُسنے بعد ملاحظہ اطراف و جوانب اور تحقیق ناسخ ومنسوخ وراجح ومرجوح وضعیف وصحیح اور رعایت جمیع شرایط کی کرکے ایک حکم لکھا اور اسکی دیانت وعدالت وتقوی وعلم کا کمال متفق علیہ امت مرحومہ کا ہے چوتھا یہہ کہ اسکی تقلید اسواسطے کرتے ہین کہ وہ بحکم خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم مین قریب زمانہ صحابہ وتابعین وتبع تابعین کی ہے اور خدا ورسول کے احکام

سمجھتا ہی اور سمجھاوے کی طاقت خدا نے اسکو دی ہی یعنے بہتر زمانہ قرن اول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کا تھا لغایت سنہ ۴۰ ہجریہ ثم الذین یلونھم قرن دویم جو اُسکے ساتھ ملا ہوا تھا سو صحابہ و تابعین کا تھا لغایت سنہ ۱۲۰ ثم الذین یلونھم قرن سیوم جو اُسکے ساتھ ملا ہوا تھا سو تابعین و تبع تابعین کا زمانہ تھا لغایت سنہ ۱۶۰ آخر اصحابون مین سے جو مدینے مین تھے سنہ ۱۲۹ ہجریہ مین گذر گئے اِس حساب سے آنحضرتؐ کی وفات کیوقت انکی عمر دس برس کی تھی بعد اسکے شر و فساد آغاز ہوئے اور زمانہ بد تر ہوتا گیا اب تو شر القرون بھی نہین رہا اشر القرون کی نوبت پہنچی ہی کہ اِن جیسے لوگ کہ کسی بات مین یا علم و تقویٰ و عقل و کمال و فہم عالی مین دیانت و عدالت مین اُس خیر القرون کے زمانے کے ایک شخص کے ساتھ نسبت ہزار مین سے ایک کی بھی نہین رکھتے ہین آج اُنپر تہمت کفر و شرک کا افترا باندھتے ہین اپنی سوء فہمی اور کم علمی کے سبب سے اگر اسکی دلیل قوی اور صحیح کو ضعیف یا غلط سمجھے تو کچھ عجب نہین بلیت گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب راچہ گناہ اگر اپنی عقل ناقص سے یا کوئی روایت مین سے کہ وہ کتاب والا بھی اس شخص کی سی تحقیق و برکات قرب زمان نبوت و منزلت و کمال ایمان نرکھتا تھا نکالکر اپنی نمود و شہرت کی کہ اس شخص کے مقلد و متبع پر شبہے وارد کردیوین وہ شخص دُونون کا حال و رتبہ دیکھکر مفضول کا کہنا نمانے اور اسکی تقلید کو افضل کی تقلید سے اچھا نجانے یا ان شبہون کا جواب باصواب دیوے اُن باتونسے کہ شخص معین کے کلام سے ضمناً یا صریحاً موافق دلایل تامہ شرعیہ کے معلوم ہوتے ہین یا اونکی تاویل بیان کرے اور ایسی چیزون سے کافر ہو جاوے تو تم کیا نعوذ باللہ اپنے نزدیک پیغمبر ٹھہرے کہ جو تمھاری بات نمانے وہ کافر ہوجاوے ورنہ تم دعویٰ کرتے ہو دلیل شرعی کا اپنے مطلب پر شخص معین نے بھی دلیل شرعی سے لکھا تم اسکے دلیل کی تاویل کرتے ہو اپنے قول کی طرف اور شخص معین کا متبع تمھاری دلیل کو تاویل کرتا ہی اسکے قول کی طرف فرق کیا ہی کہ وہی بیچارہ اکیلا کافر ہوجاوے نہایت یہہ کہ وہ متبع بلحاظ اسکے کہ شخص

معیّن تم سے علم و فہم و دیانت و عدالت و رتبۂ زمان قرب نبوت مین بہتر اور زیادہ ہے تحقیق
بات یہہ ہے کہ ہزارون لاکھون بڑے بڑے اہل علم و فضل و صاحب کمال کہ تمھارے سارے
استاد و پیر و مرشد آبا و اجداد اب سے لیکر وہان تک اور جن کتابون کا کہ تم نام لیتے ہو اون
کتاب والون کے بھی صدہا استاد اُس شخص معین کے تبع و مقلد ہین اور تمھارا طریقہ شاذ قرآن
و حدیث کے خلاف سواد اعظم کے خارج تم کو قابل اُسکے نہین جانتا کہ اُس شخص معیّن کی تقلید چھوڑ کر
تمھاری تقلید اختیار کرے اور تمھارا دعویٰ یہہ کہ ہم ہی حق پر ہین اور ہمارے سوا سب سلف
و خلف مخالف شرع کے ہین کہ شرع فقط اسی کا نام ہے جو تم نے سمجھا اور کہا۔ اتنا بھی تم تو
نہین سمجھتے ہو کہ تم بھی شخص معیّن ہو جب تم نے کہا کہ دلیل شرعی سے یون ثابت ہوا اب تمھارا
کہنا جو کوئی مانے اور مقلد تمھارا بنے اور اُسپر دوسری طرح کی دلیلین جو وارد ہون تو وہ
اونکی تاویل کرے وہ بھی تو پھر اسی مین داخل ہو گیا تمھاری تکلیف لاطایل سے کیا حاصل
ہوا دعویٰ تمھارا تمپر بالعکس آپڑا تمپر بھی اور تمھاری پیروی کرنیوالون پر بھی مَنْ حَفَرَ بِئْرًا
لِاَخِیْهِ فَقَدْ وَقَعَ فِیْهِ پانچوان یہہ کہ نص قرآنی سے صاف ظاہر ہے کہ یہود و نصاریٰ
کافر و مشرک ہوگئے احبار و رہبانونکو رب ٹھہرانیسے اور حدیث شریف مین اوسکی تفسیر موجود
ہے کہ تحلیل و تحریم مین شریک کرنیسے اہل اسلام تو کوئی بھی ائمۂ اربعہ کو رب اپنا نہین ٹھہراتے
ہین اور شریک خدا نہین بناتے پھر عبث افترا کرنا تمھارا ظاہر ہے اور جو آیات و حدیث یہود
و نصاریٰ کی شان مین نازل ہے اوسکو مسلمانون پر زبردستی سے لگانا واضح پھر جو مولوی
اسماعیل نے کہا کہ مراد تاویل دلایل شرعیہ کی ہے دیکھو یہہ کیسی تاویل بعید ابعد محض بیگانہ ہے
بلکہ قابل تاویل کہنے کے بھی نہین کہان رب ٹھہرانا اور تحلیل و تحریم مین شریک اللہ کا کرنا
اور کہان دلیل شرعیہ کا تاویل کرنا۔ اب صاف ثابت ہو گیا کہ جو مولوی اسماعیل نے مراد
آیت و حدیث کی نباہی اور نسبت کیا نصاریٰ کی طرف اسی مقام مین آپ تاویل بعیدہ
کرکے اسی پر عمل کیا کیا بقول آپ کے نصاریٰ تاویل کرتے تھے نص کو اپنے امامون کے

قول کی طرف اور مولوی اسماعیل نے تاویل کی اپنے قول کی طرف جسطرح نصاری نے رب والہ ٹھہرایا احبار و رہبان کو مولوی اسماعیل نے اُسی طرح بقول اپنے رب والہ ٹھہرایا اپنے آپ کو اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا نصاری کا حال ہے من اتخذ الھہ ھواہ انکا حال ہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ؎ تقویۃ الایمان مین فرقہ معتزلہ وظاہریہ کا مقلد ہوگیا چنانچہ لکھا ہے کہ اس زمانہمین دین کی بات مین لوگ کتنی راہین چلتے ہین کوئی پہلون کی رسمون کو سند پکڑتے ہین اور کوئی اپنی عقل کو کچھہ دخل دیتے ہین اور اُن سب سے بہتر راہ یہہ ہے کہ اللہ اور رسول کے کلام کو اصل رکھے اور اُسی پر سند پکڑے اور اپنی عقل کو دخل نہ دے فقط اور تقریر طویل کرکے بعد لکھا سو ہر خاص و عام کو چاہئے کہ اللہ و رسول ہی کے کلام کو تحقیق کرین اور اسیکو سند پکڑین اور سمجھین اور اُسی پر چلین اور اُسکے موافق اپنے ایمان کو ٹھیک کرین (یعنے ہر خاص و عام مسلمان خود مجتہد اپنا آپ بنے) پہلے دو لطیفے انکے سمجھنا چاہئے کہ کیا کام ہے پہلا لطیفہ ہر خاص و عام کو طلب علم دین و تحقیق کتاب و سنت کا حکم دیا اور یہہ بات بھی صریح مخالف ہے کلام اللہ کے کہ سورۂ توبہ مین فرمایا ہے قولہ تعالیٰ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ؎ ترجمہ اور نہین ہے کہ سارے مسلمان نکلین واسطے طلب علم کے سو کیون نہ نکلے ہر فرقہ مین سے انکے ایک گروہ کہ دین مین فقاہت حاصل کرین اور خبر دین اپنی قوم کو جب پھر کر آوین اُنکی طرف شاید وہ بچتے رہین ؎ سبحان اللہ حق سبحانہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ ہر فرقے مین سے چند لوگ دین مین فقاہت حاصل کرین اور اپنی قوم کو خبر دین سب مسلمانون کیواسطے یہہ واجب نہین ہے مولوی اسماعیل برخلاف حکم خدا کے حکم کرتے ہین کہ ہر خاص و عام کو چاہئے اور جمہور مفسرین اس آیت کی تفسیر مین لکھتے ہین کہ طلب علم دین کا تفسیر حدیث کا فرض کفایہ ہے یعنے بعضون نے ادا کیا سب کے ذمے سے اُتر گیا

دوسرا لطیفہ یہہ ہے کہ اہل سنت وجماعت کے مذہب مین اصول دین کے چار ہین کتاب اللہ سنت رسول اللہ اجماع اور قیاس مولوی اسماعیل نے دو اصل دین کے جڑ سے اکھاڑ ڈالے ایک قیاس کہ کل ظاہریہ اسکے منکر ہین اور قیاس کو برا کہتے ہین اگرچہ آپ بھی قیاس کو نظر واستدلال نام رکھتے ہین اتنا نہین سمجھتے کہ نام بدل کر رکھنے سے حقیقت نہین بدل جاتی مثلا آگ کا نام پانی رکھا اور پانی کا نام آگ مگر خاصیت آگ کی گرمی اور جلا دینے مین قایم اور خاصیت پانی کی سردی اور بہا دینے مین موجود ہے قیاس کو اگر رد کرتے ہین اسی رد کے بیان مین قیاس جابجا بھرا ہوتا ہے بغیر قیاس کے لفظون مین صحیح مطلب اور معنے کسطرح سے نکلینگے لیکن بحکم صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ دلون مین اندھیرا اور آنکھون مین پردہ اور کانون کے بہرے ہین پھر کیا سمجھ سکتے ہین۔ اجماع کے بھی اکثر ین فرقے منکر ہین قرآن شریف کی تفسیر ونکو حدیث شریف کی مشروحات مورد شان نزول کو مانتے نہین پھر کسطرح دین کی بات سمجھینگے صرف ونحو منطق معانی اصول فصاحت وکلام پڑھتے نہین پھر کیونکر عربی عبارت کا مطلب پہچانینگے۔ مولانا شاہ عبدالعزیز فرماتے ہین باید دانست کہ اصول احکام دین چہار چیز ست کتاب اللہ وسنت رسول اللہ واجماع وقیاس زیرا کہ بعض احکام دین از کتاب ثابت شدہ مثل نماز وروزہ وحج وزکوٰۃ وحرمت شراب وخنزیر وقمار بازی وحلت گوسپند وگاو ومانند آن وبعضے از حدیث رسول اللہ قول وفعل پیغمبرؐ کہ آنرا سنت گویند مثل نماز جنازہ وحرمت خر واستر ومانند آن حُرِّمَ عَلَیْکُمْ کُلُّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَکُلُّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِنَ الطُّیُوْرِ (یعنے حرام کیا گیا تم پر ہر ایک درندہ جانور ہین سے جو سولے کے دانت والا ہے جیسے کتا بلی اور پرندون مین سے جو چنگل گیر پنجون سے پکڑکر شکار کرتا جیسے چیل کوا وغیرہ) وبعضی باجماع مجتہدین امت مثل حرمت بیع کنیزک کہ از مالک خود فرزندے آوردہ باشد وحرمت دو خواہر در وطی بملک یمین ومانند آن وبعضی بقیاس ظاہر کہ غیر منصوص را بر منصوص قیاس کردہ باشند مثل حرمت سود گرفتن در سکہا کہ صریح ملحق فقط بزر وسیم

پیشوا درین باب وغیرہ آور فرماتے ہین مجتہدین شریعت وشیوخ طریقت اور اُن کے حکم کا اتباع عوام امت پر فرض ولازم ہے دونون لطیفون کا بیان تمام ہوا۔ اب اُن کی ایک ایک بات کا جواب سنو وہ کہتے ہین کہ ان سب سے بہتر راہ یہہ ہے کہ ہر مسلمان خاص وعام اللہ اور رسول کے کلام کو اصل رکھے اور اسکی سند پکڑے۔ مولوی اسمٰعیل نے پہلے بزرگونکی رسمونکو سند پکڑنا اور اونکی تصانیف کو دیکھنا اور علما واولیا کی بات پر عمل کرنا اور عقل کو دخل دینا جدی جدی راہین ٹھہرائین اور اللہ اور رسول کے کلام کو سند پکڑنا ایک جدی راہ ٹھہرائی اور یہہ راہ جو چلے سو صراط المستقیم سے بھٹک گئے حال آنکہ وہ چارون اصول اللہ ورسول کے کلام سے ثابت ہین اور وہ چارون راہین اسی شارع عام کے شعبے ہین اور انھین شعبون سے اس شارع عام کو سیدھی راہ ہے اور جسنے ان شعبونکو چھوڑا وہ ہرگز شارع عام کو نہنچا کوئی کسی کوے مین گرا کوئی بھیڑ مین آوارہ ہوگیا کوئی کسی جنگل مین شیر بھیڑیے کا لقمہ ہوا دیکھو اللہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہے وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ۞ یعنے جو چلے سب مسلمانون کی راہ کے سوا ہم اسکو پھیرینگے جسطرف کو پھر گیا اور پہنچاوینگے اسکو دوزخ مین اور پہنچا بری جگہہ اب انھون نے قرآن مجید کا بھی حکم توڑا

فصل دوازدہم

نشانی گواہی ۶۹ دعوی اہل الحدیث کا بیان سو اسکا حال یہہ ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ فَإِنَّهُ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تابعداری کرو تم سواد اعظم کی یعنے بڑی جماعت کی جو اکیلا ہوا متابعت سے وہ اکیلا دوزخ مین گرایا جاویگا۔ اور فرمایا بِأَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ اس جماعت مین سے جسکی تم پیروی کروگے ہدایت پاؤگے اور فرمایا يَدُ اللهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ فَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ یعنے خدا کا ہاتھ جماعت پر ہے جو کوئی اُن کی پیروی چھوڑ کر اکیلا پڑا اکیلا دوزخ مین گیا۔ اور فرمایا إِيَّاكُمْ وَالشِّعَابَ وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَبِالْكَافَّةِ یعنے خبردار رہو سامنے گھاٹیان ہین تم لازم پکڑو پیروی

جماعت کی اور گروہ صالحین کی ۔ اور فرمایا عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ یعنے لازم پکڑو میری سنت اور خلفائے راشدین جو میرے بعد ہونگے اُنکی سنت کو ۔ اور فرمایا مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا یعنے اسلام میں جو شخص کہ نکالے اچھا طریقہ سو اسکو اُس سنت کا اجر ہے اور جو اس سنت پر عمل کریگا عمل کرنیوالے کا بھی اجر نکالنے والے کے واسطے ہے ۔ مَا رَاٰہُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَسَنًا فَھُوَ عِنْدَ اللّٰہِ حَسَنٌ یعنے مومنین جسکو اچھا جانیں وہ اللہ کے نزدیک اچھا ہے اور فقہا لکھتے ہیں العادۃ الفاشیۃ من احدی الحجج یعنے عادت جو مسلمانوں میں خاص پھیل جاوے ایک حجت ہے ۔ اور سنت کی تعریف کرتے ہیں اَلطَّرِیْقَۃُ الْمَسْلُوْکَۃُ فِی الدِّیْنِ دین میں جو طریقہ جاری ہوگیا وہ سنت ہے بہرحال حقیقت ہے پہلوں کی رسموں کی سند پکڑنیکا اور بزرگوں کے قصے اور مولویوں کی باتوں کا حال تو ابھی شاہ عبدالعزیز صاحب سے منقول ہوا کہ مجتہدین شریعت اور مشایخ طریقت کی اطاعت بحکم خدا فرض ہے اور آیت فَاسْئَلُوْا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ کو اس مطلب پر سند لاتے ہیں اور اھدنا الصراط المستقیم کی تفسیر میں لکھا ہے کہ صراط مستقیم راہ انبیا راہ انبیا و صدیقین و شہدا و صالحین کی ہے انکے اعمال دیکھنے سے اور ان کی باتوں کے سننے سے سیدھی راہ غیر سیدھی راہ سے معلوم ہوتی ہے قولہ تعالی لَعَلِمَہُ الَّذِیْنَ یَسْتَنْبِطُوْنَہٗ مِنْھُمْ یعنے جان لینگے وہ لوگ کہ استنباط کرتے ہیں اُسکو انہیں سے یعنے مسلمانوں میں سے اور شاہ ولی اللہ نے حجۃ البالغہ میں لکھا ہے یحرم الخوض فی التفسیر لمن لا یعرف اللسان الذی نزل القران بہ والماثور عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ والتابعین من شرح غریب وسبب نزول الایات والناسخ والمنسوخ وغیرہم یعنے حرام ہے خوض کرنا یعنے بہت غور کرنا تفسیر میں اس شخص کو کہ جو نہیں جانتا ہے زبان اس زمانے کی کہ جس میں نازل ہوا ہے قرآن اور نہیں جانتا وہ حدیثیں نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی اور اصحاب اور تابعین

کی عجائب و غرائب شرحون کے مطالب اور سبب شان نزول کا اور ناسخ منسوخ اور اسکے
سوائے کئی علوم جو ضرور ہین سوال جواب طلب اور یہہ لکھے ہوئے حدیثو پر ان لوگون کا عمل ہے
یا نہین ۔ مولانا شاہ عبدالعزیز و شاہ ولی اللہ جو مصنف تقویۃ الایمان کے استاد
مرشد و آباو اجداد ہین اُنکے کہنے کو سمجھتے ہین یا نہین انکو بھی مسلمان شمار کرتے ہین یا نہین
اور وہ جو کہدیا کہ عقل کو کچھہ دخل نددے عجب بات ہے عاقل سے کیونکر سرزد ہوا اگر عقل کو
کچھہ دخل نددے تو اللہ و رسول کا کلام کیونکر سمجھے اور کسطرح سند پکڑے مصنف نے عقل کو کچھہ
دخل نہین دیا اسی سبب ایسے اعتراضات واہیات و توہمات نامعقولات بیان کیا پھر
تقویۃ الایمان مین دعوا کیا ہے کہ عوام الناس کا کہنا کہ اللہ و رسول کا کلام سمجھنا بہت مشکل
ہے اسکو بڑا علم چاہئے ہمکو وہ طاقت نہین غلط ہے اسواسطے کہ اللہ صاحب نے فرمایا ہے
کہ قرآن مجید مین باتین بہت صاف و صریح ہین کہ انکا سمجھنا مشکل نہین اور دلیل لائے اس
آیت کو وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ اٰیٰتٍ بَیِّنٰتٍ وَمَا یَکْفُرُ بِھَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ط پھر لکھا
کہ اللہ و رسول کے کلام سمجھنے کو بہت علم نہین چاہئے اور دلیل لائے اس آیت کو ھُوَ الَّذِیْ
بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا الایۃ اور بعد لکھنے ترجمے و فاید کے کہا جو کوئی یہہ آیت
سنکر کہنے لگے کہ پیغمبر کی بات سوائے عالمون کے کوئی نہین سمجھہ سکتا سو اُسنے اس آیت کا
انکار کیا مطلب یہہ ہے کہ ہر مسلمان خاص و عام قرآن و حدیث پڑھکر اسپر عمل کرے کہ سمجھنا
قرآن و حدیث کا آسان ہے اور تقلید مجتہدین کی چھوڑدیوے خود مجتہد بنجاوے جو دل مین
آوے سو کھاوے پیوے اور فعل کرے اور اجماع اور قیاس کو تو پہلے سے اڑا دیا ہے
مولانا شاہ عبدالعزیز اسکی تفسیر فرماتے ہین وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ اٰیٰتٍ بَیِّنٰتٍ یعنے
ما از مقام عظمت خود نازل کردیم بسوی تو آیات یعنی آیتہای قرآنی را وہرگز التباسی و اشتباہی
در آنکہ آن آیات نازل کردہ ماست یا نازل کردہ دیگری گنجایش ندارد زیراکہ آن آیات
بینات دلایل روشن اند ہم ازجہت اعجاز لفظ و ہم ازجہت مطابقت آن آیات با مقتضای

عقل سلیم و ہم از جہت موافقت آن آیات با کتب انبیائے پیشین کہ نزد یہودیان نیز مسلم الثبوت
ست پس انکار این آیات از ینہا نمی تواند شد زیراکہ متضمن انکار جمیع کتب سابقہ ست وما
یکفر بہا الا الفاسقون ط یعنے انکار نمی کنند این آیت را مگر کسانیکہ در کفر از حد گذشتہ اند
و ہر کز بہ کتابی از کتابہای سابق ایمان ندارند و از مقتضای عقل و نقل ہر دو قدم بیرون
نہادہ اند و محتمل ست کہ معنی این آیت چنین باشد کہ این یہودیان اگرچہ با جبرئیل عداوت
دارند و ازین جہت در ورطۂ کفر گرفتارا اما این امر موجب کفر بقرآن نمی تواند شد زیراکہ مابلاواسطہ
جبرئیل بر تو معجزات بسیار نازل کردہ ایم مثل نالۂ ستون باجابت درختان دعوت ترا و شکایت
شتران و آہوان و سلام کردن سنگہا و کوہہا بر تو و جواب و سوالات احبار یہود و غیر ذلک کہ بدان
بہیئت مجموع تیقن برسالت تو میشود و آن معجزات مرتبہ و مشاہدہ را انکار نمیکند مگر کسیکہ از
دایرۂ دین خارج باشد و بہیچ دین و آئین گرویدہ نشود و الا انکار معجزات دیگر انبیا کہ زیادہ
ازین نبودہ ست اورا لازم خواہد آمد۔ اس تقریر سے یہہ ثابت ہوا کہ ہونا آیات قرآنی کا اللہ
کا کلام ظاہر ہے اس سبب سے کہ لفظ معجزہ ہے اور انکے معنے سمجھنا مقتضائے عقل سلیم کے موافق
اور اگلی کتابوں کے موافق ہین یا یہہ کہ آیات بینات سے معجزات مراد ہین یعلمہم الکتاب
والحکمۃ یعنے پیغمبر می آموزد امت را معانی ظاہرہ کتاب والحکمۃ یعنے اسرار و دقایق آن
کتاب کہ در ہر حکم او مستور ست و مخفی تا فقط بہ علم ظاہر اکتفا نمودہ در دام تفسق نیفتد و فقط
بعلم باطن اکتفا نمودہ راہ بیقیدی و اباحت اختیار نکند بلکہ ہر دو را جامع شدہ وراثت نبوت
حاصل کند و رتبۂ تکمیل یابد و ہر چند این دو علم یعنے علم ظاہر کتاب و بواطن آن بعد از نزول
کتاب موافق لغت متعارفہ عرب ممکن بود کہ بعض از ذکیای صحابہ بخودی خود بی استمداد و ارشاد
پیغمبر حاصل توانستند کرد لیکن ہنوز چیزہا باقی بود کہ ہرگز بقوت فکریہ و قوت ذکا نتوان دریافت
ہر چند تلاش و سعی باقصی الغایۃ رسانیدہ شود و لہذا این پیغمبر ما سید المرسلین صلی اللہ علیہ
وسلم در حق شما نعمت عظیم گردیدہ کہ شما را از ان چیزہا ہم نشان میدہا۔ ط اب دیکھو کہ مولوی

اسماعیل کا دعویٰ کہ عوام الناس کو اللہ و رسول کا کلام سمجھنا کچھ مشکل نہیں ہے اور مولوی اسمٰعیل
کی معنی گویا قرآن کی تحریف ہے اور ظاہر ہو گیا کہ وہ خود آیتوں کی معنی نہ سمجھے پھر جنکو وہ عوام
کہیں ان بیچاروں نے سمجھنے کا خیال کرنا تو نہایت عقل سے دور ہے۔ دوسری بات یہہ
ہے ان آیتوں سے تو ظاہر ہو گیا کہ مولوی اسمٰعیل کا دعویٰ نا ثابت ہوا تو اس بات بابت
اللہ رسول کے کلام سے کیا ثابت ہوتا ہے سو دیکھو شاہ عبد العزیز صاف لکھتے ہیں
کہ اسرار شریعت اور دقایق طریقت کا سمجھنا مجتہدین اور مشایخ کو نصیب ہے عوام کو انکی
اطاعت فرض ہے اور سند لائے اس آیت کو فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ
پوچھو اہل علم کو اگر تم نہیں جانتے ہو قولہ تعالیٰ هُوَ الَّذِيْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ
مِنْهُ اٰيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتَابِ وَاُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ
زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَاْوِيْلِهٖ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗ
اِلَّا اللّٰهُ وَالرَّاسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّا
اُولُوا الْاَلْبَابِ ؕ اس آیت میں ایک روایت سے وقف ہے اِلَّا اللّٰہ پر اس صورت میں
معنی یہہ ہوئی کہ اللہ ہی نے نازل کیا تجھ پر کتاب اسمیں بعضی آیتیں محکم ہیں کہ کتاب کی اصل
ہیں اور دوسری متشابہ سو جنکے دلوں میں بدراہی ہے متابعت کرتے ہیں متشابہات واسطے
خواہش فتنے کے اور خواہش اسکے تاویل کی اور نہیں جانتا اسکی تاویل مگر اللہ اور جو علم میں
راسخ ہیں کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اسپر سب ہمارے رب کی طرف سے ہے اور نہیں سمجھتے
مگر عقلمند لوگ ؕ اور ایک روایت میں وقف ہے فی العلم پر یعنے اور راسخون فی العلم
اوسکی تاویل جانتے ہیں دیکھو اس آیت کریمہ سے سوائے اسکے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نہیں
سمجھتے مگر اولوالالباب اور سوائے قید راسخون فی العلم کے یہہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ علم
اسباب کا بھی ضرور ہے کہ تمام کلام اللہ میں کون کونسی آیتیں محکم اور کون کونسی آیتیں متشابہ
ہیں اب اسماعیلیہ کی خدمت میں عرض یہہ ہے کہ جنکو اخص خواص سمجھیں انھیں سے پوچھیں

دیکھے

دیکھیے کہ بے رجوع کیئے کتابون کے طرف کہ بڑے بڑے عالمون نے تصنیف کی ہین اسباکو
بیان نہ کر سکینگے بلکہ تعجب نہین کہ بعد صرف کرنے اپنے حوصلہ کے بھی اس بات کو تنقیح نہ کر سکین
عوام کا تو کیا مذکور ہے — اور اللہ تعالی فرماتا ہے وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا
يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ ۝ یعنے یہہ مثالین بیان کرتے ہین ہم انکو آدمیون کے لئے اور نہین سمجھے
انکو مگر عاقل لوگ ۝ شاہ صاحب تفسیر مین لکھتے ہین مفسر و مجتہد دین را می باید کہ علم ناسخ
و منسوخ داشتہ باشد و بدون این علم او را دخل کردن در علوم دینیہ نمیرسد زیرا کہ بدون
این علم او را حکم شرع از غیر آن امتیاز نمی تواند شد و بسا کہ حکم منسوخ را حکم شارع دانستہ فتوی
خواہد داد و در غلط خواہد افتاد و لہذا ابو جعفر نحاس از حضرت امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ
وجہہ روایت نمودہ کہ ایشان روزی در مسجد کوفہ داخل شدند دیدند کہ شخصے وعظ میگوید
پرسیدند کہ این کیست مردم عرض کردند کہ این واعظ است کہ مردم را از خدا می ترساند
و از گناہان منع میکند فرمودند کہ غرض این شخص آنست کہ خود را انگشت نمائے مردم سازد
او را پرسیدند کہ ناسخ را از منسوخ جدا میدانی یا نہ او گفت کہ این علم خود ندارم فرمودند کہ این
را از مسجد برآرید — و دارمی در مسند خود از حضرت حذیفہ بن الیمان کہ صاحب راز پیغمبر صلے
اللہ علیہ وسلم بود روایت نمود کہ از ایشان کسی مسئلہ پرسید و عرض کرد کہ درین باب حکم
فرمائید ایشان گفتند کہ متصدی فتوی و حکم یکے از سہ کس میشود اول شخصے کہ ناسخ قرآن و
منسوخ او را بشناسد این قسم شخص درین زمان حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ است دویم
شخصے کہ او را قاضی ساختہ باشند چار و ناچار این شغل بر ذمہ او افتادہ و من قاضی نیستم
سوم احمقی کہ خود را بہ تکلف در اعداد علما و مفتیان و مجتہدان داخل می کند من از قسم اول خود
نیستم نہ از قسم ثانی و طبع من راضی نمی شود بانکہ از قسم سیوم باشم شاہ ولی اللہ نے
فوز الکبیر فی اصول التفسیر مین لکھا ہے اما لغت قرآن مجید را از استعمالات عرب بر اصطلاح
قریش اول اخذ باید کرد و اعتماد کلی بر آثار صحابہ و تابعین باید نمود — پس عدم وصول مراد

لفظ و معنی این کہ بسبب استعمال لفظ غریب ست و علاج آن نقل معنی لفظ از اصحابہ و تابعین و سائر اہل معانی باید طلبید و گاہی بسبب یاد نداشتن اسباب نزول آیت ست و تحقیق آن از صحابہ و تابعین باید کرد — اور حجۃ البالغہ میں لکھا ہے کہ تفسیر میں خوض کرنا حرام ہے اسکو کہ نہیں جانتا زبان عرب کو کہ جس میں قرآن مجید نازل ہوا ہے اور نہیں جانتا جو کہ مروی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور صحابہ و تابعین سے شرح غریب اور سبب نزول کو اور ناسخ اور منسوخ سے — اور اصول تفسیر میں لکھا ہے کہ جو علوم تفسیر کیواسطے چاہیئے بغیر انکے تفسیر کرنا داخل ہے تفسیر بالرائی میں کہ حدیث شریف میں ہے مَنْ فَسَّرَ الْقُرْاٰنَ بِرَأْیِہٖ فَلْیَتَبَوَّءْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ یعنے جسنے تفسیر کیا قرآن کی اپنی عقل سے پس طیار کرے وہ اپنے بیٹھنے کی جائے جہنم میں اور ترمذی میں ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ بِغَیْرِ عِلْمٍ فَلْیَتَبَوَّءْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ یعنے جسنے بغیر علم کے قرآن شریف کے معنے کہا پس وہ طیار کرے اپنے بیٹھنے کی جائے جہنم میں — اس بیان سے مولوی اسماعیل کی غلط گوئی خوب ثابت ہوگئی حاجت نہیں ہے اور دلیلیں لانے کی اللہ و رسولؐ کے کلام سے اگرچہ بہت ساری ہیں انتصار الحق نشانی ۱۱۷ میں اور نشانی ۱۲۱ اور فتح المبین نشانی ۱۲۰ میں اور تبصرۃ الحقایق نشانی ۱۱۴ میں موجود ہیں — اور وہ جو مولوی اسماعیل نے کہا کہ جو کوئی یہہ آیت سنکر کہنے لگے کہ خدا و پیغمبرؐ کی بات سوائے عالمون کے کوئی سمجھہ نہیں سکتا سو اُسنے اس آیت کا انکار کیا فقط سو یہہ طعن عاید ہوتا ہے مولانا شاہ عبدالعزیز اور شاہ ولی اللہ پر کہ انھون نے صاف لکھا ہے کہ اسرار شریعت و دقایق طریقت سوائے مجتہدین و مشایخ کے اور کوئی سمجھتا نہیں — اب چند باتین معقول ہم تم سے پوچھتے ہین ایک یہہ کہ تم جو کہتے ہو کہ اللہ و رسولؐ کا کلام عوام کو سمجھنا کچھہ مشکل نہیں کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ باتین بہت صاف و صریح ہیں سو اُسکی کیا صورت ہے کیا ایسا ہے کہ جو قرآن کی عبارت سنے ہند کا ہو یا سند کا فارس کا ہو یا چین کا حبش کا ہو یا کہیں کا

کا خراسان کا ہو یا جزا یر کا سُنے کے ساتھ ہی سمجھ جاتا ہی سو یہہ خلاف ہدایت کے ہی
اور اللہ تعالیٰ نے نہین فرمایا بلکہ فرمایا ہی قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِقَوْمٍ یَعْلَمُوْنَ یا یہہ کہو کہ جب ہمنے
ہندی ترجمہ تحت اللفظ کر دیا تب عوام کو سمجھنا مشکل نہ ہا اور حاجت علم کی نہ رہی سو یہہ بات
نعوذ باللہ تب ہو کہ تمکو بھی اللہ و رسولؐ کے برابر سمجھین اور تمھارے کلام کا ترجمہ بھی بعینہٖ اللہ و
رسول کا کلام سمجھین اور ایمان لانا بھی اسپر فرض ہو جاوے اگرچہ تم غلط کہو یہہ بھی خلاف عقل و
نقل ہی ۔ دوسری بات یہہ کہ تم نے جو آیتونکا مطلب خود کی طرف سے ٹھہرایا ہی شاہ
عبدالعزیز صاحب اسکے برخلاف لکھتے ہین اگر بالفرض تمھارا کہنا سچ ہو تو شاہ صاحب اللہ کا
کلام نہ سمجھے اور جب تمھارے استاد اور استاد الاستاد پیر و مرشد پر بھی باوجود اس قدر
علم و فضل و کثرت مزاولت اور تمام عمر خرچ کرنیکے حدیث و تفسیر کی خدمت اور تصنیف کرنے
تفسیر کے اللہ و رسولؐ کا کلام نہ سمجھے اور کہا کہ سوائے مجتہدین و مشایخ کے عوام نہین سمجھتے ہین
تو پھر آپ عوام بیچارونکو کیونکر تکلیف دیتے ہین اور بار بار فرماتے ہین کہ اللہ و رسول کا کلام
عوام کو سمجھنا کچھہ مشکل نہین اور اُن بیچارونکو احمق بناتے ہین اور منکر قرآن کا کرتے ہین غرض یہہ
یہہ سوالات جواب طلب ہین اور اسکا جواب تبصرۃ الحقایق سے واضح ہی

اے مسلمانو سنو یہہ بڑا دھوکا ہی کہ ہم اللہ و رسول کے کلام کے موافق کہتے ہین سب مذہب
بہتر فرقے کے لوگ بھی کہتے چلے آئے اور اپنی کتابون مین سب اللہ اور رسولؐ کے کلام کی سند لاتے
لاتے ہین مگر انکے فہم مین غلطی ہی کہ معنی کلام کی خلاف تفسیر ماثور کے رسول اللہ و صحابہ و
تابعین و جمہور مفسرین اہل سنت و جماعت کے کہتے ہین یہی انھون کی گمراہی کا باعث ہوا
حدیث مین کثرت اختلاف و روایات کی بڑی گنجایش ہی کلام اللہ سے دیکھو کہ ہر فرقہ
اپنے مذہب باطل پر آیات متشابہات وغیرہ سے دلیل لاتا ہی فرقہ مجسمیہ جو خدا کو جسم و
جہت و دست و پا ثابت کرتے ہین یہہ آیتین پیش کرتے ہین یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ
وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ۔ یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ ۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی

اور فرقہ معتزلہ وجوب لطف پر دلیل لائے کتب علی نفسہ الرحمۃ ۔ وکان حقا علینا
نصر المؤمنین اور انکار ایصال ثواب و انتفاع اموات پر لیس للانسان الا ما سعی
اور انکار عذاب قبر اور ادراک اموات پر لا یذوقون فیہا الموت الا الموتۃ الاولی
۔ انک لا تسمع الموتی ۔ اور انکار دیدار خدا پر لا تدرکہ الابصار اور انکار عصمت
انبیا پر عصی آدم ربہ فغوی اور فرقہ تراسطیہ وغیرہ تناسخ پر بدلناہم جلودا
غیرہا ۔ اور خارجیہ مرتکب گناہ کبیرہ کی تکفیر پر من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم
الکافرون رافضیہ بدا ثابت کرنے پر یمحو اللہ ما یشاء و یثبت تفصیل ان باتون کی تمہیدات
ابو شکور سلمی و شرح المواقف و عقاید توربشتی اور تفسیرون میں ہے جو یہ آیات صحیح ہیں مگر
معنی انکے جو کرتے ہیں سو غلط خلاف تفسیر ماثور کے ہیں جو معنی قرآن و حدیث کے صحابہ و
تابعین و مجتہدین سے بعد تحقیق و تطبیق اور رعایت جمیع شرائط و لوازم کے باتفاق سواد
اعظم قرار پایا وہی صحیح اور جو اسکے خلاف ہو وہ سنت و جماعت سے باہر اور بدمذہبون
کے فرقون میں داخل ہے صرف اتنے کہنے سے کہ ہم اللہ و رسول کے کلام سند لاتے ہیں
جیسا مولوی اسماعیل نے کہا بدمذہبی سے نہیں نکل سکتے سب قدیم و جدید کے بدمذہب بھی
کہتے ہیں جیسے وہ ویسے یہ اسماعیلیہ کو چاہئے کہ انکو بھی حق پر کہدین بلکہ تمام بہتر فرقہ والے
ان وہابیہ سے اچھے ہیں کہ اپنے مذہب کی طرف دوسرونکو دعوت کرتے نہیں اور کسی کو
تکلیف نہیں پہنچاتے یہ وہابیہ تو سب کو مشرک کہنے لگے اور دعوت اپنے مذہب باطلہ
کی کرنا شروع کئے خدا جلد اس فساد کو دفع کرے ۔ اگر در خانہ کس است یک حرف
بس است ۔ دعوا عمل بالحدیث مدعی کا غیر ثابت ہوا ۔ سیف الجبار نشانی ۶۹ ۔ نشانی
۱۱۷ ۔ ۱۴ ۔ ۹ ۔ ۴۶ ۔ ۸۱ ۔ ۱۱۶ ۔ ۱۱۵ ۔ ۱۲۱ ۔ ۱۲۲ ۔ ۱۲۳ ۔ ۱۲۴ میں دیکھو

فصل سیزدہم ۱۳

گواہی نشانی ۱۵۱ کتاب تحفۃ العرب والعجم مصنفہ مولوی قطب الدین دہلوی مطبع حسنی

واقع دہلی ۱۲۸۵ھ مین مطبوع ہوئی ہے — نقل دیباچہ وانتخاب سوالات وجوابات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا اِلٰی سُبُلِ الْاِیْمَانِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الَّذِیْ اَرْشَدَنَا طُرُقَ الْاَمَانِ وَعَلٰی اٰلِہِ الْاَطْھَارِ وَاَصْحَابِہِ الْاَبْرَارِ اَبَدًا اَبَدًا اما بعد مسکین محمد قطب الدین بخدمات عالیات بھائی مسلمانون کے بعد ابلاغ سلام کے بحسب حدیث اَلنُّصْحُ لِکُلِّ مُسْلِمٍ کے التماس کرتا ہے کہ عرصہ تخمینا چالیس بیالیس برس کا گذرا کہ بعد تشریف لیجانے سید احمد صاحب و مولانا محمد اسماعیل صاحب و مولانا عبد الحی صاحب کے طرف پنجاب کے بعضے مفسد مزاجون کے خیال مین کچھ انکار تقلید ائمہ دین متین علیہم الرحمہ کا آیا تھا اور تخم عناد کا فقہا و فقہ کی طرف سے خصوصًا جناب امام صاحب کی طرف سے اونکے دل مین جما تھا منجملہ اونکے مولوی عبد الحق بنارسی نے مدعی خلافت حضرت سید احمد کے نبکرا و راس پردہ مین داد خوب لامذہبی کی دیکر بہت مسلمانون کو بہکایا اور فساد لو احداث مذہب کا پھیلایا تھا سو اُس مرتبہ مین پورب کے دیندار لوگون اور مریدون خاص اور خلفا حضرت سید احمد صاحب نے فتوے حرمین شریفین سے طلب کئے چنانچہ چارون وہان کے مفتیون نے اور تمام وہانکے دیگر علمائے مثل شیخ محمد عابد سندھی مصنف طوالع الانوار حاشیۂ درمختار وغیرہ نے بالاتفاق لکھدیا کہ ایسے لوگ گمراہ اور گمراہ کرنیوالے ہین اور اس فتوے پر مواہیر اپنے ثبت فرمائے بعد اُسکے اُس فتوے پر تمام علمائے مدرسین کلکتہ وغیرہ نے خصوصًا خلفا حضرت سید احمد صاحب نے مُہرین اپنی کین اور ایسے لوگونکی گمراہی پر اتفاق ہوا اسی عرصہ مین مولوی محمد وجیہ الدین صاحب نے جو مدرس اوّل مدرسہ کلکتہ کے اور سرامد علماء پورب سے ہین ایک رسالہ موسوم بہ نظام الاسلام تالیف کیا کہ خوب مدلل بہ آیات و احادیث ہے اِس فرقۂ فتنہ انگیز کے رد مین اور استدلالات اپنے مذہب حنفی مین اور رفع شکوک مخالفین مین کہ خوبی وسکی دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے اور را وسپر تمام علماء کلکتہ وغیرہ کیا مدرسین اور کیا خلفاء

حضرت سید احمد صاحب نے مواہیر ثبت کرائین تب لا مذہب خائب و خاسر ہوئے بعضے ساکت
ہوئے اور بعضون نے تقیہ پر کام فرمایا مگر شور و فساد کا جو اعلان تھا وہ مٹ گیا اور نابود
ہوا بعد اسکے ایک عرصہ کے بعد ایک شخص عبد اللہ صفی پوربی کے دماغ مین بہی خلل پیدا ہوا اور
مکہ معظمہ مین وہ اسی جرم مین قید ہوا اور بہت ذلت و خواری اوسنے اوٹھائی ہٹنی کٹنی کی تب
اوسنے وہان سے توبہ کا اظہار کرکے بباعث بعضے رحم مزاجون کی اعانت کے رہائی پاکر اور
کتنے شہرون مین پھر پھراکر دہلی مین آنکہ وہی فساد لا مذہبی کا پھیلانا شروع کیا بہتونکو لا مذہب
بنایا اور کتنونکو شبہہ مین ڈالکر تباہ کیا اوسوقت مین جناب مولانا محمد اسحٰق صاحب مرحوم اور مولوی
محبوب العلی صاحب مرحوم اور مولوی عبد الخالق صاحب مرحوم دہلی مین موجود تھے اور یہہ صاحب
ایسے لوگون سے بہت ہی ناراض رہتے تھے اور اونکے کلمات سنکر چہرہ مبارک حضرت مولانا
محمد اسحٰق صاحب کا سرخ ہوجاتا تھا اور فرماتے تھے کہ یہہ لوگ ضال ہین اور مولوی محبوب العلی
صاحب ایسے لوگونکو بہتر فرقہ کا مغلوبہ فرماتے تھے اور قلع قمع اُن لوگونکا بوجہ احسن کرتے تھے
اور کوئی لا مذہب اونکے سامنے دم نمار سکتا تھا اور مولوی عبد الخالق صاحب بھی اونکا رد و
کد بوجہ احسن فرماتے تھے اور خوب اونکی گت کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہہ لوگ چھوٹے رافضی
ہین چنانچہ اوسوقت کے لوگونکو خوب معلوم ہے اور جو کہ سمجھہ کچھہ رکھتے تھے وہ بھی نہایت
رنج اوٹھاتے تھے منجملہ اونکے سید نذیر حسین صاحب نے بھی دفع اس فتنے مین بہت سعی کی اور
مولوی حنفی اور عبد المجید پوربی سے اسباب مین بہت گفتگو کرکے اونکو ساکت کیا بلکہ اونکے جوابات
شکوک مین ایک رسالہ لکھا اور اسمین تعریفین امام صاحب کی اور حقیت اپنے مذہب حنفی کی اور
جواب مخالفین کے اور مرجوحیت مذہب غیر کی بیان کی اور رواۃ حدیث پر جو خلاف احادیث
متمسکہ مذہب حنفی کی ہین جرح و قدح بوجہ احسن فرماکر اونکو ضعیف جتایا اور بارہا اپنی
زبان مبارک سے ان لا مذہبونکو رافضیون کا بھائی کہا لیکن عبد اللہ صفی پوربی اور اُنکے
اتباع نے نمانا آخر لاچار ہوکر سب نے صلاح و مشورہ یہ کہ اونہین خاص سید نذیر حسین صاحب

اور مولوی خواجہ ضیاء الدین صاحب بھی شریک تھے سن ایکہزار دو سو چون ہجری مین ایک
استفتا مولانا محمد اسحق صاحب نواسہ و جانشین حضرت شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے
روبرو پیش کیا اونھون نے اُسکے جواب مین تقلید امام معین کو واجب ٹہیرا اور منکر اوسکیکو ضال
ارقام فرمایا پھر اُس فتوے پر دیگر علماء شہر نے بھی کچھ کچھ عبارتین لکھ لکھ کر مہرین کین اور نام
اون علماء کے یہہ ہین مولوی مفتی محمد صدر الدین صاحب و مفتی اکرام الدین صاحب و مفتی رحمت
علی صاحب و مولوی عبد الخالق صاحب استاد سید نذیر حسین صاحب کے و مولوی محمد حیات لاری
صاحب و مولوی مملوک العلی صاحب و مولوی محمد صاحب و میان شاہ احمد سعید صاحب سجادہ
نشین شاہ غلام العلی صاحب مرحوم و مولوی محمد علی صاحب رامپوری خلیفہ سید احمد صاحب
برادر مولوی حیدر علی صاحب و مولوی محبوب العلی جعفری تلمیذ خاص مولانا شاہ عبد العزیز
صاحب کے پھر اس فتوے کا ترجمہ مولوی محبوب العلی صاحب نے اس ڈھنگ پر کیا کہ ہر
جواب مولوی کا ایک باب منعقد کیا پہلے ترجمہ لکھا پھر خلاصہ کیا اور اسکو ایک رسالہ بنا کر نام
فتح الاسلام رکھا پھر اس رسالہ کو مولوی خواجہ ضیاء الدین نے کلکتہ کو واسطے چھپنے کے پاس
حاجی عبد اللہ صاحب کے بہمدست اخون ہارون کے ارسال کیا حاجی صاحب نے وہ فتوی
حرمین شریفین کا جنکا پہلے ذکر ہوچکا ہے اس رسالہ مین منضم کرکے چھپایا اور اس رسالہ کا
نام تنبیہ الضالین رکھا اور وہ رسالہ یہان دہلی مین آیا اور کئی بار چھپا خدا کے فضل سے مذہب
لامذہبون کا نابود ہوا اور اگرچہ بعضے اوسی وطیرہ ہی پر رہے لیکن دبے ہوئے اور تقیہ مین اپنا
کام نکالتے رہے اسی بیچ مین مکہ معظمہ مین کئی بار ایسے لوگ سزایاب ہوئے بعضے تائب ہوئے
بعضے نکالے گئے پھر اس بلا کے دفع مین سید نذیر حسین صاحب بجان و دل ہمارے ساتھ رہے
حتی تنویر العینین کے مضامین کے رد مین جسکو لوگ منسوب مولانا اسمعیل کی طرف کرتے ہین
مدلل ایک رسالہ زبان عربی مین لکھا اور سورۂ فاتحہ کے نہ پڑھنے مین پیچھے امام کے بھی ایک
رسالہ لکھا اور اخفاء آمین اور عدم رفع یدین وغیرہ مین بھی خوب خوب عبارتین اور روایتین

لکھین اور لکھا کہ عدم رفع یدین نماز مین احق ہے اور رفع منسوخ اور مذہب حنفی کی بہت سی تعریفین لکھین چنانچہ وہ ابتک میرے ایک دوست کے پاس موجود ہین اور چونکہ سید صاحب اس فقیر سے نہایت محبت رکھتے تھے ہر جمعہ کو میرے یہان آتے تھے اور بارہا فرماتے کہ ہم اور تو کچھ جانتے نہین ہمکو کوئی بتادے کہ فلانا مسئلہ حنفیہ کا خلاف قرآن یا حدیث کے ہے دیکھو تو ہم کیسا قرآن وحدیث سے ثابت کرتے ہین اور ایک صاحب نے پوچھا کہ تقلید ایک امام کی کیا واجب ہے سید صاحب نے کہا کہ واجب کیا بلکہ فرض ہے چوتھائی سر کا مسح کوئی نکریگا تو وضو حنفی کا صحیح نہوگا پھر بعد ایک عرصہ کے بعضے لوگونکو شیطان نے ورغلانا کہ وہی وسوسے پھر پیدا ہوئے اور تقلید مذہب خاص کو بدعت وضلالت وشرک بتانے لگے بلکہ ایک فتویٰ ٹونک کے نام سے منگوا کے چھپوایا اوسوقت مین میرزا فتح الملک ولیعہد زندہ تھے اونکے ایما سے مولوی بشیر الدین صاحب نے جو ملی عہد بہادر کے ہان منسلک تھے وجوب تقلید امام معین مین فتویٰ لکھا اور اسپر تمام علماء شہر کی مواہیر ثبت ہوئین چرچا لامذہبی کا نہ رہا پر چپکے چپکے اپنا جرگا بڑھتے رہیے بعد غدر کے لامذہبون نے یہہ پیرایہ اختیار کیا کہ سید نذیر حسین صاحب کے پاس حلقہ باندہ باندھکر بیٹھنا شروع کیا کیا مسجد مین اور کیا انکے مکان پر اور جب کوئی بات لامذہبی کی ملنہہ سے نکالین یا عمل کرین تو حوالہ سید صاحب کا دیدین ہم لوگ اونکو جھٹلادین کہ تم جھوٹھے ہو وہ ایسے ہرگز نہین ہین اور جو کوئی صاحب سید صاحب سے اونکا مقولہ کہے کہ وہ آپکا حوالہ دیتے ہین تو سید صاحب یہی فرما دین کہ وہ جاہل ہین اونکا کیا اعتبار آخر نوبت باینجا رسید کہ اماموںپر اور اونکے اتباع پر کھلم کھلا لگے تبرے ہونے اور اتخذوا احبارہم کے مصداق لگے ٹھہرانے تو حنفیون نے وہی فتویٰ مولوی بشیر الدین صاحب کا نکالا اور جن جن کی مُہرین اوسپر بسبب فوت ہونے ولی عہد مرحوم کے نہوئین تھی کرائین چنانچہ سید نذیر حسین صاحب نے یہہ عبارت لکھکر مُہر کی کہ جو کوئی مذہب خاص کی پیروی کو بدعت وضلالت کہے وہ مردود وگمراہ ہے چنانچہ فتویٰ چھپ گیا پر لامذہبون نے نمانا اور لامذہبی مین زیادہ مصر

ہوئے اور نشست برخاست سید صاحب کے پاس زیادہ رکھنے لگے اور سید صاحب کو ایسا ورغلا نا
اور اپنے ساتھہ سانٹھا کہ سید بھی اونکے ممنونی و شکوری مین لٹو ہوکر اونکی حمایت کرنے لگے اور
لگے کہنے کہ مین تو بیس بائیس برس سے ایسا ہی تھا پر کسیکو معلوم نتھا اور مین کیا کرون مجھکو تو
یوہین سوجھتی ہی تب فقیر نے بعد استخارہ مسنونہ کے دو رسالے ایک تنویر الحق اور دوسرا
توقیر الحق لکھا اور اونمین دلایل اپنی مذہب کے قرآن و حدیث و اجماع امت سے لکھے اور
مولوی خواجہ محمد ضیاء الدین صاحب نے ایک رسالہ نظم مین مناقب الابرار مدلل بکتب معتبرہ
لکھا اوسکے جواب مین کسی نے ایک رسالہ نظم بہتانون کا تودا اور تبرّا کا بھرا اور جھوٹھہ کا طومار
کہ منجملہ اوسکے اشعار سے یہہ شعر ہی بیت نہین اتنا سمجھتے ہین یہہ زندیق کہہ ہی
تعمیل حق واجب بہ تحقیق سو اسکے جواب مین مولوی ابراہیم صاحب منگالوی نے ایکرسالہ
مسمّے بہ حق البیان مدلل بروایات کتب معتبرہ لکھکر تمام جھوٹھہ اور بہتان اور افترا اور گمراہی
اوسکی اور غلط حوالے اسکے صاف ظاہر کردئے کہ آجتک اوسکا جواب کسی سے نہو سکا اور وجوب
تقلید امام معین کی جو سید صاحب فرمایا کرتے تھے کتب معتبرہ سے لکھے سو تنویر الحق کے جواب مین
رسالہ معیار لکھا کہ اس سے تمام مقلدین کیا اولیاء اور کیا علماء و صلحاء متقدمین و متاخرین
مشرک و بدعتی ٹھہرے سید صاحب کی ذات سے بعید ہی کہ ایسے واہیات لکھین اگرچہ اسکام
سے وہ امصار و دیار مین ایسے بدنام و خوار ہوئے ہین کہ حاجت بیان کی نہین پر اسکو بھی اونھونے
اپنا نام و نمود سمجھا غرض کہ معیار چھپا اور ملکو مین اوسکی گمراہی پھیلی اور اطراف و جوانب سے اسکے
پیرو ونکی گمراہی اور لامذہبی اور فساد اور انکار تابعیت امام اور تقلید معین کی شکایت مین فقیر
کے پاس خطوط پہنچے تو اگرچہ اوس معیار کی کئی جگہہ رد بخوبی ہوئے اور ہورہے ہین اور تمام
اسکے مولف کے دھوکے بازیان اور سرقے اور بے دیانتیان اور ابلہ فریبیان اور تجاہل عارفانہ
اور ہٹ دھرمیان ظاہر ہورہی ہین بلکہ ایک رسالہ مدار الحق نام جو رد مین اسکے مولوی محمد
ناہ صاحب نے لبھی تمام کتب معتبرہ اہل سنت و جماعت سے یعنے قرآن و حدیث و اصول و

فقہ وعقائد وغیرہ سے لکھا ہی وہ اتمام کو پہنچا ہی عنقریب چھپتا ہی انشاء اللہ تعالیٰ اوسکی کیفیت حقیقت دیکھنے سے معلوم ہوگی اور حق تو یہہ ہی کہ جیسے ذہبی نے کہا ہی کہ حلال نہین ہی اوس کسیکو کہ تصحیح حاکم پر غرہ ہووے جبتک کہ معقبات اور ملحقات میرکو نہ دیکھے اسی طرح حلال نہین اوسکو کہ جو معیار کو دیکھہ کر غرہ ہووے جبتک رسالہ مدار الحق مولفہ مولوی محمد شاہ کو نہ دیکھے پر تھوڑا عرصہ ہوا کہ اس عاجز نے واسطے مزید حفاظت عوام و خواص کے ایک استفتا علماء امصار ہند و ولایت پیش کر کے جواب اوسکا لیا اور مواہیر اونکے اوسپر کرائین پھر اب برس ۱۲۸۴ چوراسی ہجری ہین کہ جو نواب محمد محمود علی خانصاحب والی قصبہ چھتاری واسطے حج کے بیت اللہ شریف مین معہ قافلہ حاضر ہوئے اور یہہ فقیر بھی اونکے ہمراہ تھا اس فقیر نے وہی استفتا ساتھہ تھوڑے سے فرق کے بسبب مزید عبارات اور دلائل اور نقول علما اور صفائی عبارت کے اور احتیاط اسمین یہہ کہ وہ فتوی دو جگہہ نقل کیا ایک علماء مکہ کو دیا اور ایک علماء مدینہ کو دیا اور حرمین شریفین کے مفتیون اور علماء کے آگے خود پیش کرا کے جواب حاصل کیا اور انکے مواہیر سے اوسکو مزین کیا تا جو کوئی اوسکو بغور دیکھے راہ مستقیم سے نہ ڈگے اور ترجمہ اسکا اردو کروا کر بطور رسالہ کے مرتب کیا اور نام اوسکا تحفۃ العرب والعجم رکھا اور بارہا اس فقیر نے حرمین شریفین مین استخارہ مسنونہ کیا اور بالحاح تمام دعا کی کہ یا الٰہی اگر یہی راہ جدید حق ہی تو ہمکو بھی اسی کی طرف ہدایت ہو لیکن جب استخارہ کیا یہی قلب پر الہام ہوا کہ لاکھون کروڑون اچھے لوگ کیونکر خلاف حق کے ہو سکتے ہین کہ حضرت نے فرمایا ہی اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّهٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ یعنے پیروی کرو جماعت کثیر کی

ف مراد اس سے یہہ ہی کہ اکثر مسلمان جیدھر ہون کما قال الملا علی القاری پس بلاشبہ کوئی الگ ہوا جماعت سے الگ کر کر دوزخ مین ڈالا جاویگا اور فرمایا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ اُمَّتِيْ اَوْ قَالَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلٰى ضَلَالَةٍ وَيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ یعنے بلاشبہ اللہ نہین جمع کرتا ہی میری امت کو یا فرمایا امت محمد کو گمراہی پر

کا ہاتھ جماعت پر ہے جو کوئی الگ ہوا جماعت سے الگ کر کر ڈالا جاویگا دوزخ میں نقل کی یہہ
ترمذی نے ف ہاتھ اللہ کا جماعت پر یعنے محافظت اور مدد اور توفیق اور تائید اللہ تعالیٰ
کی ہے جماعت پر یہہ خاصیت ہے اس امت مرحومہ کی اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے کہ جسپر
امت حضرت کی متفق ہوتی ہے حق ہی ہوتی ہے اور فرمایا اِنَّ الشَّیْطَانَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ
کَذِئْبِ الْغَنَمِ یَاْخُذُ الشَّاذَّۃَ وَالْقَاصِیَۃَ وَالنَّاحِیَۃَ وَاِیَّاکُمْ وَالشِّعَابَ وَعَلَیْکُمْ
بِالْجَمَاعَۃِ وَالْعَامَّۃِ رَوَاہُ اَحْمَدُ یعنے تحقیق شیطان بھیڑیا ہے آدمی کا مانند بھیڑیے بکری کے
کہ لیتا ہے بکری بھاگنے والی کو ریوڑ میں سے اور اوس بکری کو کہ دور ہو گئی ہو ریوڑ میں سے
اور اوس بکری کو کہ کنارے پر ہو ریوڑ سے اور بچو تم درون پہاڑ کیسے اور لازم ہے تم پر
جماعت روایت کی یہہ احمد نے ف مراد یہہ ہے کہ جیسے بھیڑیا اکیلی بکری پر بہت دلیر ہوتا ہے
ایسے ہی شیطان اس آدمی پر مسلط ہوتا ہے کہ جماعت علماء سے الگ ہو کر نیا مذہب نکالتا ہے
اور بچو درون پہاڑ کیسے یعنے شاہ راہ اسلام چھوڑ کر گمراہیوں کی گھاٹیوں میں مت بیٹھو بلکہ
فرمایا مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَۃَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَۃَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ
دَاوٗدَ یعنے جو شخص کہ جدا ہوا جماعت سے بالشت بھر یعنے ایک ساعت پس تحقیق نکالا اوسنے
پٹہ یعنے ذمہ اسلام کا گردن اپنی سے روایت کی یہہ احمد اور ابو داؤد نے یعنے اب اس درجہ کو
پہنچا کہ شاید قید اسلام اور بند احکام اوسکے سے باہر آوے بلکہ دو راہہ کی مثال حضرت نے
مثال منافق کی فرمائی ہے اس حدیث میں جو صحیح مسلم میں موجود ہے مَثَلُ الْمُنَافِقِ کَمَثَلِ الشَّاۃِ
الْعَائِرَۃِ بَیْنَ الْغَنَمَیْنِ تَعِیْرُ اِلٰی ھٰذِہٖ مَرَّۃً وَاِلٰی ھٰذِہٖ مَرَّۃً یعنے منافق کی مثال اس
بکری کی ہے جو ماری ماری پھرتی ہو دو ریوڑوں میں کبھی اس ریوڑ میں اور کبھی اُس ریوڑ
میں ف یعنے وہ کمبخت نہ ادھر کا نہ اُدھر کا اور عرب کے علماء پر جو بعضے احمق لوگ طعن
کرتے ہیں بڑی خطا پر ہیں اسلئے کہ وہ خیر البقاع کے رہنے والے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم نے جس جگہہ کے حق میں فرمایا ہے کہ تحقیق ایمان سمٹ آویگا طرف مدینہ کے جیسے کہ

سمٹتا ہی سانپ طرف بل اپنے کے روایت کی یہہ بخاری ومسلم نے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دین البتہ سمٹ آویگا طرف حجاز کے یعنے مکہ اور مدینہ اور متعلقات اونکے کے جیساکہ سمٹ آتا ہی سانپ طرف بل اپنے کے اور البتہ جگہہ پکڑیگا دین حجاز مین جیسے کہ جگہہ پکڑتی ہی بکری پہاڑی چوٹی پہاڑ پر روایت کی یہہ ترمذی نے ۱۲ مشکوٰۃ ف یعنے معنے یہہ ہین کہ دین آخر زمانہ مین نزدیک ظاہر ہونے فتنون کے پھر آویگا طرف حجاز کے جیسے کہ شروع ہوا ہوا تھا اول اوسی سے ۱۲ مرقات جہ جاہی علما کہ وہ بڑے مخلص اور بیغرض ہین ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک سبحان اللہ ایک تو وہ وقت ہمنے دیکھا کہ جناب مولانا محمد اسحاق صاحب علیہ الرحمہ کا کہ وقت پڑھانے حدیث کے جہان تعارض ہو حدیث مین اور روایت فقہی مین اوسیوقت حدیث متمسک حنفیہ کے بیان فرماکر دفع تعارض کا کردیا کہ پڑھنے والے کو تسکین ہوگئی اور سوظنی بہ نسبت مذہب کے ہونے پائی بلکہ حقیت مذہب اپنے دل مین خوب جم گئی یا یہہ وقت دیکھا کہ معاملہ ہی عکس ہوگیا کہ جو روایت فقہی ظاہر مین مخالف حدیث کے معلوم ہوئی تو وہ توجیہ و تاویل جو شارحین مقبول الٰہی لکھہ گئے ہین قبول نہ کرکے اور فقہا کو مخالف حدیث کا ٹھہراکر پڑھنے والے کو خلجان مین ڈالکر اور اپنی اجتہاد کو دخل دیکر شاگرد کو منکر فقہ اور فقہا بناکر تقلید مذہب سے نفرت دلاکر اپنے تقلید کے جال مین پھنساکر لامذہب بنایا مثل مشہور ہی بڑی بہو کو بلاؤ کہ کھیر مین لون ڈالے حال آنکہ غیر مجتہد کو اپنی رائے سے فتویٰ دینا درست نہین جیساکہ علمانے اکثر اصول اور فروع مین تصریح فرمائی ہی افسوس صد افسوس اون لوگون سے کہ مذہب مجتہدین خیر القرون کا چھوڑکر تابعداری غیر مجتہد نافہم اس زمانہ فساد انگیز ونکی کرتے ہین اور زبان طعن کی اکابر دین پر دن رات جاری رکھتے ہین **بیت**

چون خدا خواہد کہ پردۂ کس درد ... میلش اندر طعنۂ پاکان برد

اللّٰھُمَّ اھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ وَاَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

تحفۃ العرب والعجم کے پانچ سوال اور جواب عربی مع دلایل طرفین کے ہین اسکا منتخب ترجمہ یہہ ہے
سوال استفتار ۔ کیا فرماتے ہین علماء دین متین و فقہاء شرع مبین ساکنین حرمین شریفین زاد اللہ شرفہم
و تعظیمہم اس صورت مین کہ عمرو کہتا ہے کہ قرآن و حدیث پر عمل کرنا فرض ہے کہ اسکا سمجھنا آسان ہے
کہ خدا تعالی نے فرمایا فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ الایۃ اور تقلید ائمہ مجتہدین
کی شرک ہے کیونکہ ابن حزم کتاب محلی مین کہتا ہے کہ تقلید کرنا کسی زندہ یا مردہ کی جائز نہین اور لازم
ہے کہ ہر شخص بحسب طاقت اپنے اجتہاد کرے زید جواب دیتا ہے کہ قرآن و حدیث کا سمجھنا موقوف
ہے اوپر بیان و تفسیر کے جو صحابہ و تابعین و مجتہدین سے ثابت اور سواد اعظم کے اجماع و قیاس سے
مطابق تنقیح و تفصیل سے آیا ہے اُسپر عمل کرنا فرض ہے چنانچہ معاذ بن جبل کی حدیث سے ثابت ہوا
ہے اور وہ اہل سنت و جماعت کے ائمہ مجتہدین کا فرمانا ہے ۔ عمرو کہتا ہے کہ کتاب اللہ و سنت رسول
عمل کیواسطے مسلمان کو بس ہین چنانچہ خدا تعالی نے فرمایا اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ
دُوْنِ اللّٰهِ الایۃ تقلید کرنا شرک ہے اور قیاس کو تو ابن حزم نے بُرا کہا اور اجماع تو یہی ہے کہ جسپر بہت
سے مسلمان عمل کرنے لگے کچھ ائمہ اربعہ مین منحصر نہین تقلید مجتہدین کی کرنا خدا اور رسول کا حکم نہین ہے اور
مجتہدین کو ارباب مقرر کرنا تحلیل و تحریم مین شرک ہے زید جواب دیتا ہے کہ ابن حزم خارجیہ فرقہ کا
محدث تھا اور اسیطرح داؤد ظاہریہ و ابن تیمیہ و قرافی و ابن القیم و عبد الوہاب نجدیہ وغیرہ نے
اپنی تصنیفات مین لکھا ہے سو اہل سنت و جماعت سے مخالف معنی آیت کی کرتے ہین لیکن تمہارے اُستاد
اور اُنکے اُستاد اور اُنکے اُستاد کہ جنھون نے علم قرآن و حدیث کا صحابہ و تابعین و مجتہدین خیر القرون
سے اخذ کیا ہے اور اُنکے شاگرد و نہین ایک سے ایک نے سیکھا ہے آجتک وہی سلسلہ اجماع امت کا
ثابت عقلاً و نقلاً چلا آیا ہے ایکدوسرے کی تقلید کرتے رہے اور مجتہد سنت و جماعت کے یہی چار
ہین حنفی شافعی مالکی و حنبلی دوسرے مجتہدونکا کہنا اجماع امت نے قبول نہین کیا یہہ مجتہدین خیر القرون
مین پیدا ہوئے اور برکت قرب زمان رسول اللہ صلعم کی اُنکو حاصل ہے شرک نہین عمرو کہتا ہے کہ اللہ تعالی
فرماتا ہے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ یعنے آسان کیا ہمنے قرآن واسطے ذکر کے پس آیا

کوئی نصیحت ماننے والا ہے ۔ پھر قرافی نے کہا کہ کسی کی بھی علماؤن سے عامی نے تقلید کر لی تو بس ہے
اور ترجمہ عربی کا بحسب لغت کافی و مغنی ہے حاجت نہین کہ سب علوم سیکھے اور تفسیرون اور فقہ کی کتابون
کو دیکھے عقاید و تصوف و اصول دین کو پڑھے قرآن و حدیث اصول دین بس ہے ۳۴ زید جواب دیتا ہے
کہ انھین مجتہدین کی تقلید کرنا واجب ہے کہ عالم اور مفتی مجتہد سے مراد ہے اور وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ
مِن مُّدَّكِرٍ کے معنے جلالین وغیرہ مفسرین نے یون لکھا ہے سہلناہ للحفظ او ہیأناہ للتذکر انتہی اور
سعید ابن جبیر سے روایت ہے یسرنا للحفظ والقراءۃ مراد ہے اور اکثر علماء عرب بھی قرآن کے معنے کر نہین
تفسیرون کے اور روایات صحیحہ کے محتاج رہتے ہین تو عجمی و اہل ہند وغیرہ کیونکر بغیر تفسیر و اصول کے
صحیح معنی کر سکینگے اور اسمین سے احکام نکالنا مسایل کے فرعات جیسے تو بڑی بات ہے ۳۵ عمرو کہتا ہے
کہ علما سے مراد اہل اجتہاد کی لی جاوے پھر بھی چارون مجتہدون مین علوم دین کا انحصار ہو جانا کہان
ثابت ہوا فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ پوچھو اہل علم سے اگر تم نہین جانتے ہو اور یون
بھی علمانے فرمایا قرافی کے قول سے قد انعقد الاجماع علی من اسلم فلہ ان یقلد من شاء
من العلماء من غیر حجر یعنے اجماع اس بات پر ہو گیا ہے کہ جس نے اسلام قبول کیا کسی کی بھی تقلید
کر لی علماؤن مین سے اسپر کچھ زبردستی یا ممانعت نہین ہے ۳۶ زید جواب دیتا ہے کہ اہل سنت وجماعت
کے سب علماء کا اجماع اس بات پر سلف سے خلف تک ہو گیا ہے کہ لا یجوز تقلید غیر الائمۃ الاربعۃ نہین جائز
ہے تقلید کرنا کسیکی سوائے ائمہ اربعہ کے سوا ابو حنیفہ شافعی مالک اور احمد بن حنبل ہین ۔ ابن الہمام نے تحریر
الاصول مین فرمایا اجمع المحققون علی منع العوام من تقلید اعیان الصحابۃ بل علیہم تقلید
الذین سبروا و وضعوا و دونوا ۔ جمع ہوئے محققین اوپر منع کرنے عوام لوگون کو تقلید صحابہ
کی سے بلکہ لازم ہے عوام پر تقلید کرنی اونکی کہ بعد صحابہ کے ہین جنھون نے اصول دین مقرر کئے ہین اور
وضع کئے مسایل اور جمع کئے تمام فروعات کے احکام ۔ اور قاضی ثناء اللہ نے تفسیر مظہری مین آیہ اربابا
مِن دُونِ اللَّهِ کے تحت مین لکھا ہے فان اہل السنۃ والجماعۃ قد افترقت بعد القرون الثلاثۃ
او الاربعۃ علی اربعۃ مذاہب ولم یبق فی الفروع سوی ہذہ المذاہب الاربعۃ فقد

انعقد الاجماع المرکب علی بطلان قول یخالف کلہم یعنے تحقیق اہل سنت وجماعت متفرق ہوئی بعد تینوں قرنوں کے یا چار کے اوپر چار دوں مذہبوں کے اور نہیں باقی رہا ہیچ فرد کے سوا ان چار مذہبوں کے پس تحقیق منعقد ہوا اجماع مرکب اوپر باطل ہونے اس قول کے کہ مخالف ہو چاروں کے۔ اور آیت میں لفظ اہل الذکر متعلق ہی ان ائمہ اربعہ پر کہ دین کی تکمیل اس زمانہ میں انہیں سے ہی غیر میں نہیں عمرؓ کہتا ہی کہ اگر انحصار ان چاروں مذہب میں دین کا کیا جاوے تو تعین ایک مذہب کی غیر واجب ہی چنانچہ زمان صحابہ میں کبھی لوگ دین کے مسایل شیخین رض سے پوچھتے کبھی ابوہریرہؓ سے کبھی معاذ بن جبل سے جیسا وہ کہتے عمل کرتے تھے ابھی اگر کوئی بات حنفی کی کوئی شافعی کی یا مالکی یا حنبلی کی لیکر اسپر عمل کیا تو کیا قباحت ہوئی زیدؓ جواب دیتا ہی بڑی قباحت ہوئی قول السدید فی وجوب التقلید میں امام نووی رح نے فرمایا ہی کہ اجماع امت ہی اسبات پر کہ المجتہد قد یخطی وقد یصیب یعنے اجماع سے ثابت کہ مجتہد کبھی صواب کرتا ہی کبھی خطا لیکن اُسکے صواب کو دو ثواب ہیں اصابۃ و اجتہاد کا اور خطا کو ایک اجتہاد کا ثواب کسواسطے کہ وہ اپنی حیات عزیز اور محنت کو دین کے باب میں بغیر غرض نفسانی کے خرچ کرتا ہی اور تفتازانی فرماتے ہیں اَنَّ اَلقِیَاسَ مُظہِرٌ لَا مُثبِتٌ کہ قیاس ظاہر کرتا ہی حق کو یہ نہیں کہ ثابت کرتا ہی حق کو۔ علامہ قہستانی شرح مختصر وقایہ میں فرماتا ہی واعلم ان من جعل الحق متعددا کالمعتزلۃ اثبت للعامی الخیار فی الاخذ من کل مذہب مایہواہ ومن جعل الحق واحدا کعلمائنا الزم للعامی اماما واحدا کما فی الکشف فلو اخذ من کل مذہب مباحًا مباحًا صار فاسقًا تامًا کما فی الطحاوی۔ یعنے سمجھ کر کہ جسنے حق کو متعدد کہا ہی جیسے معتزلہ تو اوسنے عامی کے لئے یہ اختیار ثابت کیا ہی کہ ہر ایک مذہب میں سے جو اس کی ہوس کے موافق ہو لیا کرے اور جسنے حق کو ایک ٹھہرایا ہی جیسے ہمارے علمائے سنت وجماعت نے تو اُسنے عامی کے لئے ایک امام لازم کیا ہی جیسا کہ کشف میں ہی سو اگر ہر ایک مذہب میں سے مباح مباح لیا کرے تو وہ شخص بڑا فاسق ہوگا چنانچہ شرح طحاوی میں ہی فوجب فی المذہب الصلابۃ ای اعتقاد کونہ حقًا وصوابًا کما فی الجواہر یس واجب ہی اپنے مذہب میں استقلال محکم یعنے اس

مذہب کی حقیت اور صواب کا اعتقاد چنانچہ جواہر مین ہی ومشایخنا قالوا ان مذہبنا صواب یحتمل الخطا ومذہب غیرنا خطأ ویحتمل الصواب للمنع من الانتقال خوفا من اللاعب بمذہب المجتہدین فی الدین فلیس للعامی ان یتحول من مذہب الی مذہب و یستوی فیہ الشافعی والحنفی والحنبلی والمالکی کما فی المصفی والقنیہ اورہمارے مشایخون نے کہا ہمارا مذہب بیشک صواب پر ہی خطا کا احتمال ہی اور غیر کا مذہب خطا پر ہی صواب کا احتمال ہی واسطے منع کرنے عامی کو انتقال کرنیسے یعنے ایک مذہب چھوڑکر دوسرے مذہب مین جانیسے کہ خوف ہی مجتہدین کے مذہب کو کھیل سمجھے دین مین عامی کو یہہ اختیار نہین ہی کہ ایک مذہب سے دوسرے مذہب مین داخل ہوجاوے اور اُسمین شافعی اور حنفی اور حنبلی اور مالکی سب برابر ہین چنانچہ مصفی اور قنیہ مین مذکور ہی کہ ایسی تلفیق مذہب مین جایز نہین ہی اور اس بات سے صاحب مذہب کی تحقیر شان ہوجائیگی اور ضبط وانتظام مذہب کا فوت ہوجائیگا اور حنفی شافعی کے ساتھ اور مالکی حنبلی کے ساتھ باہم جھگڑا نفاق شروع کرینگے آخر چارون مذہب کے مقلدین بداعتقاد ہوکر تقلید چھوڑ دینگے چنانچہ اسی پایہ پر یہہ لامذہب نصارا مشرب نے عمارت آغاز کی ہی ملا علی قاری نے فرمایا ہے وجب علیہ حتما ان یعین مذہبا من ہٰذہ المذاہب الاربعۃ فی جمیع الفروع حاصلہ یرجع الی نفی التکلیف لان مذہب الشافعی مثلا اذا اقتضی تحریم شیٔ ومذہب غیرہ اباحۃ ذلک الشیٔ او علی العکس فہو ان شآء مال الی الحلال وان شآء مال الی الحرام فلا یتحقق الحل والحرمۃ وفی ذلک اعدام التکلیف وابطال فائدتہ واستیصال قاعدتہ وذلک باطل انتہیٰ عامی پر خواہ مخواہ واجب ہی کہ ان چار مذہب مین سے ایک مذہب معین کرلے جمیع فروعات مین اور حاصل کلام یہہ ہی کہ تکلیف مکلف کی جاتی رہیگی اسلئے کہ مثلا شافعی مذہب ایک شی کی حرمت لازم کرے اور دوسریکا مذہب اسی شی کی اباحت یا اسکے برعکس پس وہ شخص اگر چاہے حلت کا کبھی قایل ہو اگر چاہے حرمت کا قایل ہو پس حلت وحرمت دونون متحقق نہین رہینگیا اور اس حال مین تکلیف جاتی رہی اور فائدہ اسکا باطل ہوگیا اور قاعدہ جڑسے اکھڑ گیا یہہ خبط ہوا ضبط

ربط دین و مذہب کا کہاں رہا مولانا شاہ ولی اللہ انصاف میں لکھتے ہیں فاعلم ان الناس کانوا فی المائۃ الاولیٰ والثانیۃ غیر مجمعین علی التقلید بمذہب واحد بعینہ وبعد المائتین ظہر فیہم التمذہب باعیانہم وقل من لا یعتمد علی مذہب مجتہد بعینہ وکان ھذا ھو الواجب فی ذٰلک الزمان انتہیٰ جان لے کہ پہلی اور دوسری صدی کے لوگ کسی ایک مذہب کی تقلید پر متفق نہ تھے اور دوسری صدی کے بعد اُن میں ظاہر ہوا مذہب معین پکڑنا مذاہب اربعہ سے کمتر کوئی شخص تھا کہ کسی خاص مذہب معین پر اعتماد نہ رکھتا ہو اور اس زمانے میں یہی معین کرنا تقلید شخصی کا واجب تھا انتہیٰ اور آج تک وہی قاعدہ جاری ہے فقط امام شعرانی رح نے میزان میں لکھا ہے واعلم انہ لا ینافی ما ذکرنا من الزام العلماء للعامۃ بالتزام مذہب لانہم ما الزموا ہم بذلک الا رحمۃ بھم فلولا الزامہم للعامی بمذہب معین لضل عن طریق الھدیٰ ۔ ومن لم یصل الی شہود عین الشریعۃ الاولیٰ وجب علیہ التقلید بمذہب واحد کما مر خوفا من الوقوع فی الضلال وعلیہ عمل الناس الیوم ۔ اور جان لے کہ یہہ ہمارے اس مدعا کے منافی نہیں ہے کہ علماء نے عامی کے حق میں لازم کر دیا ہے کہ ایک ہی مذہب معین پکڑے رہے اس لئے کہ علماء کا یہہ تقید اُن پر صرف رحمت ہے پس علماء اگر عامی کو ایک معین مذہب لازم نہ کر دیتے تو بیشک طریق ہدیٰ سے نکل جاتے اور جسکو عین شریعت اولیٰ کا شہود میسر نہیں آیا اسپر تقلید ایک ہی مذہب کی کرنا واجب ہے چنانچہ اوسکا بیان گذرا ۔ اس خوف سے کہ گمراہی میں جا گرے اور آج کے دن لوگوں کا عمل اسی تقلید شخصی پر ہے تمام ہوا ترجمہ ۔ طحطاوی شرح در المختار میں لکھا ہے ان ھذہ الطایفۃ الناجیۃ المسماۃ باھل السنۃ والجماعۃ قد اجتمعت الیوم فی مذاہب الاربعۃ وھم الحنفیون والمالکیون والشافعیون والحنبلیون ومن کان خارجا من ھذہ المذاہب فی ذٰلک الزمان فھو من اھل البدعۃ والنار انتہیٰ تحقیق یہہ طایفہ ناجیہ جسکو اہل سنت وجماعت کہتے ہیں ان

دلون چاریہی مذہبون مین مجتمع ہوئی ہین کہ وہ حنفی مالکی شافعی اور حنبلی ہین اور جو شخص اس زمانہ مین ان چارون مذہب سے الگ ہووے تو وہ بدعتی اور جہنمی ہے۔ ملا علی قاری لکھتے ہین فان قیل الیس فی عہد الصحابۃ کان الواحد من الناس مخیرا بین ان یاخذ فی بعض الوقایع بمذہب الفاروق وفی بعض اخر بمذہب الصدیق الاکبر رضی اللہ عنہما قلنا انما کان کذلک لان مسایل الصحابۃ لم تکن لکافۃ لعامۃ الوقایع ولا شاملۃ لکافۃ المسایل لانہم لم یتفرغوا الی تفریع التفاریع وتمہید الاصول والتفاصیل فلاجل الضرورۃ یحل للمقلدین اتباع الامامین اما فی زماننا فمذاہب الائمۃ الاربعۃ کافیۃ لمعرفۃ الکل فلا ضرورۃ الی اتباع امامین انتہی اگر کوئی کہے اور اعتراض کرے کیا صحابہ کے عہد مین یون نہین تھا کہ ہر ایک لوگون مین سے اختیار رکھتا تھا کہ کسی حادثہ مین عمر فاروق کے مذہب پر عمل کرے اور کسی حادثہ مین ابوبکر صدیق کے مذہب پر عمل کرے۔ ہمنے جواب دئے کہ یہہ اختیار اسلئے تھا کہ صحابہ کے مسایل عام اور وقایع وحوادث کیلیئے کافی نہین تھے اور تمام ابواب مسایل کو شامل نتھے کیونکہ صحابہ کو فروع نکالنے کی اور اصول وتفاصیل بٹھانے کی فرصت نہین ملی تھی لاچار اس ضرورت سے مقلدین کا اتباع دو امام کا حلال تھا ہمارا زمانہ سو چارون مذہب ہر ایک باب مین کافی ہین اب دو امام کے اتباع کی ضرورت نہین ہے یہان سے معلوم ہوا کہ فَاسْئَلُوا اَهْلَ الذِّكْرِ سے مراد صاحب ذکر فرد کامل ہے اس لئے کعبۃ اللہ مین چار مفتی ہر مذہب کے جدا جدا موجود ہین جس شخص کو کچھ مسئلہ پوچھنا ضرور ہے تو اپنے مذہب کے مفتی کو پوچھ کر اسپر عمل کرلیگا اور التزام مذہب واحد بطریق الوجوب رکھیگا اور واجب کی معنی فرض کے بھی ایسے مقامون پر آتے ہین تمام ہوا کلام زید کا اب ہم مستفتی آپ علمائے دیندار سے پوچھتے ہین کہ کہنا عمرو کا موافق شریعت کے معمول بہ ہے یا کہنا زید کا موافق شریعت کے معمول بہ ہے آپ کے نزدیک جو صحیح ہو بیان کیجئے بینوا توجروا جزاکم اللہ تعالیٰ فی الدارین خیرا

جواب مفتیان حرمین شریفین کتاب تحفۃ العرب والعجم صفحہ ۵۰

مواہب العرب

مواہب علماء مکہ معظمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین ولا عدوان الا علی الظالمین

تمام حمد واسطے اللہ پروردگار عالمین کے ہی اور آخر کو خوبی واسطے پرہیزگاروں کے ہے اور نہیں ہی غضب مگر ظالمون پر

والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد سید المرسلین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

اور درود اور سلام نازل ہووے ہمارے سید محمد صلی اللہ علیہ وسلم سید المرسلین پر اور اوسکی تمام آل اور اصحاب پر

اللہم اہدنی لما اختلف فیہ من الحق انک تہدی من تشاء الی صراط مستقیم

الہی مجھکو دکھا حق بات جسمین اختلاف ہورہا ہی بیشک توجسکو چاہے سیدھی راہ پر ہدایت کرتا ہی

وبعد فقد تاملت ہذہ الرسالۃ وماجری بین المتناظرین فی ہذہ

اور اس کے بعد مین نے اس رسالے کو اور جو اس باب مین درمیان مناظرین کے گفتگو ہی خوب تامل کیا

المقالۃ فرأیت ما قالہ زید ہو الصواب الذی لا محید عنہ عند اولی

سو مین نے اسکو جو زید کہتا ہی صواب پایا ایسا کہ عقلا کے نزدیک اوسسے اعراض نہین ہی

الالباب لاتفاق کلمۃ من یعتد بہ من علماء الشریعۃ المحمدیۃ

واسطے اتفاق کلام علمائے شریعت محمدی کے جو معتبر ہین

ان من لم یبلغ رتبۃ الاجتہاد یلزمہ التقلید واین الواصل الی ہذہ الرتبۃ

اسپر کہ جسکو اجتہاد کا رتبہ حاصل نہین ہی اسکو تقلید ہی لازم ہی اور اب کہان ہی جو اس بلند رتبہ کو

العلیۃ کیف وقد قال مولانا العلامۃ الحافظ الشیخ قاسم الحنفی تلمیذ

حاصل کرے کیونکر ہوسکے یہہ حالانکہ فرمایا مولانا علامہ حافظ شیخ قاسم حنفی نے

المحقق الکمال ابن الهمام وما کان من اهل القرن التاسع قد طوی بساط
کہ محقق کمال بن ہمام کے شاگرد ہیں اور نوین قرن کے لوگون سے ہین کہ مدت دراز سے
الاجتهاد منذ دهر طويل لفقد شرائطه فاذا کان فی زمن الحافظ
اجتہاد کا فرش لپٹ چکا واسطے گم ہونے شرائط اجتہاد کے اور جب حافظ مذکور کے عہد مین
المذکور فما بالک بهذا الزمان الذی عم فی الجهل وقل العرفان ولو جوز
یہہ حال ہو پھر تجھکو اب اس زمانے مین کیا خیال ہے جسمین جہل پھیل رہا ہے اور عرفان کمتر ہوگیا ہے اگر
لکل عالم ان یجتهد لعظم الخطب واتسع الخرق وعم الضرر وطم البلاء
ہر ایک عالم کو جائز ہو کہ اجتہاد کیا کرے تو دشواری بڑھ جاوے اور خرافات فراخ ہو جاوے اور ضرر پھیل جاوے اور بلا جوش مین آجاوے
وقال کل برائه وتهوسه وفهمه الجامد وذهنه الخامد وغرضه
اور ہر ایک اپنی اپنی رائے اور ہوس کی راہ سے اور اپنے فہم بستہ اور ذہن بے نور اور غرض
الفاسد ولصارت الاحکام لا تنضبط والتنازع والنزاع لا ینقطع کما هو
فاسد سے حکم دیا کرے اور احکام ہرگز منضبط نہ رہین اور مقدمات نبیں اور خصومت تمام نہو چنانچہ اب یہی
الواقع الان فی الدیار الهندیة من بعض الجهلة اللئام الذین هم کالانعام
حال ہے ملک ہندوستان مین بسبب بعضے لئیم جاہلون کے ہو رہا ہے جو کہ مثل ڈانگر جانورون کے ہین
من التکلم فی حق العلماء الاربعة الاعلام وادعائهم الاجتهاد الذی دونه
کہ چارون علماء بزرگ کے بابمین کلام کرتے ہین اور اپنے لئے اجتہاد کا دعوی کرتے ہین جو بدون اسکے
خرط القتاد فاللائق بهذه الطائفة التعزیر والردع والتحذیر من اتباعهم
کانٹے سوتنے ہین سو اس گروہ کے واسطے تعزیر اور جھڑکی اور دھمکی سزاوار ہے کہ انکا اتباع نہو
ویجب علی ولاة الامور ضاعف الله لهم الاجور تعزیرهم التعزیر البلیغ ولا حول
اور اولی الامر پر خدا تعالی ان کا ثواب دوچند کرے اونکے بڑی تعزیر دینی واجب ہے اور نہین
ولا قوة الا بالله العلی العظیم وهو حسبنا ونعم الوکیل فالعبد ۔۔۔ وامر
گناہ سے اور نہ قوت عبادت کی مگر الله علی عظیم سے اور وہ ہمکو کافی ہے اور اچھا ۔۔۔ دکی یہہ تقریر لپنے ۔۔۔

بِرَقْمِهِ خَادِمُ الشَّرِيعَةِ وَمِنْهَاجِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ سِرَاجُ الْحَنَفِيِّ مُفْتِيْ

اور اسکے لکھنے کی اجازت دی خادم شریعت اور منہاج عبد الرحمن بن عبد اللہ سراج حنفی نے جواب

مَكَّةَ الْمُشَرَّفَةِ حَالًا كَانَ اللّٰهُ لَهُمَا حَامِدًا مُصَلِّيًا مُسَلِّمًا

(مہر: یا اللہ — عبد الرحمن سراج — توفیقی)

مکہ مشرفہ کا مفتی ہی حمد اور صلوۃ اور سلام کرتے ہوئے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَصَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَالسَّالِكِيْنَ

تمام حمد اللہ کو جو اکیلا ہے اور درود اور سلام نازل ہوئے ہمارے سید محمد صلعم پر اور اسکی آل اور اصحاب پر اور اُنپر جو اُسکے

نَهْجَهُمْ بَعْدَهُ اَللّٰهُمَّ اَسْاَلُكَ الْهِدَايَةَ لِلصَّوَابِ قَدْ تَاَمَّلْتُ هٰذِهِ الرِّسَالَةَ

رستہ پر چلتے ہیں بعد اسکے الٰہی میں تجھسے صواب کی ہدایت چاہتا ہوں میں اس رسالہ کو

وَجَرٰى بَيْنَ الْمُتَنَاظِرِيْنَ مِنَ الْمَقَالِ ثُمَّ تَاَمَّلْتُ مَا اَجَابَ بِهِ مَوْلَانَا مُفْتِيْ

اور مناظرین کی گفتگو کو خوب تامل کیا پھر میں نے مولانا مفتی اسلام اکے جواب کو غور کیا

الْاِسْلَامِ فَرَاَيْتُهُ جَوَابَهُ هُوَ الْعُمْدَةُ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ الْاَعْلَامِ وَهُوَ الصَّوَابُ الَّذِيْ يُعَوَّلُ

تو اونکے جواب ہی کو علمائے اسلام کے نزدیک عمدہ اور صواب پایا جسپر اعتماد ہی

عَلَيْهِ وَيُرْجَعُ عِنْدَ الْاِشْتِبَاهِ اِلَيْهِ فَعَلٰى وُلَاةِ الْاُمُوْرِ ثَبَّتَ اللّٰهُ بِهِمْ

اور شبہ پڑے تو اودھر مراجعت کی جاوے سو شرع کے حاکموں پر اللہ اونکے دین کے

قَوَاعِدَ الدِّيْنِ وَقَمَعَ بِهِمُ الْمُبْتَدِعَةَ وَالْمُلْحِدِيْنَ اَنْ يُعَزِّرُوْا مَنْ يَّخْرُجُ عَنْ

قواعد قائم رکھی اور اونکے سبب سے بدعتی اور ملحد لوگون کی بیخ کنی کری یہہ لازم ہی کہ جو شخص ائمہ اربعہ مجتہدین کے

اِتِّبَاعِ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ الْمُجْتَهِدِيْنَ وَيُعَذِّبُوْهُ بِمَا يَسْتَحِقُّهُ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ

اتباع سے باہر قدم رکھے اوسکو تعزیر دیں اور اسکو شکنجہ کریں اوسکے لائق ذلت کا عذاب

وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ لِلصَّوَابِ وَاِلَيْهِ الْمَرْجِعُ وَالْمَاٰبُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى

اور اللہ صواب کی توفیق دینے والا ہی اور اوسکی طرف بازگشت اور پھرنا ہی اور درود ہو اللہ کا ہمارے سردار محمد صلعم پر اور اسکے

اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ قَالَهُ بِفَمِهِ وَكَتَبَهُ بِقَلَمِهِ كَثِيْرُ الذُّنُوْبِ وَالْاٰثَامِ خَادِمُ الطَّلَبَةِ

آل اور اصحاب پر اور سلام یہہ تقریر کی اپنی زبان سے اور اسکو لکھا اپنی ہاتھ سے عاصی گنہگار خادم طلباء

الْعَامِرُ بِالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الْمُرْتَجِي رَبَّهُ الْغُفْرَانَ أَحْمَدُ بْنُ زَيْنِي دَحْلَانَ

علم نے مسجد حرام مین جو اپنے رب سے امید مغفرت رکھتا ہی احمد بن زینی دحلان

مُفْتِي الشَّافِعِيَّةِ بِمَكَّةَ الْمَحْمِيَّةِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَلِوَالِدَيْهِ وَأُسْتَاذِهِ وَلِإِخْوَانِهِ

مفتی شافعی مذہب نے مکہ شریف مین اللہ بخشے اسکو اور اسکے والدین کو اور استاذ کو اور بھائیونکو

وَمُحِبِّيهِ الْمُسْلِمِينَ آمِينَ (احمد دحلان)

اور مسلمان دوستون کو آمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحمت والا ہی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ وَعَلٰى آلِهِ

تمام حمد اللہ کی ہی جو پروردگار عالمین کا ہی اور درود اور سلام اوسکے رسول پر جو محمد امین ہین اور اونکی آل

وَصَحْبِهِ هُدَاةِ الدِّينِ وَبَعْدُ فَلَمَّا طَالَعْتُ هٰذِهِ الرِّسَالَةَ مِنْ أَوَّلِهَا إِلٰى

اور اصحاب پر جو دین کے ہادی ہین اوسکے جب مین نے یہہ رسالہ تمام اوّل سے

آخِرِهَا طَلْقًا طَلْقًا وَوَجَدْتُ الْحُكْمَ الَّذِي اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ حَقًّا حَقًّا وَمُوَافِقًا

آخر تک تھوڑا تھوڑا پڑھا اور مین نے وہ جو حکم اُس مین مذکور ہی حق حق اور قرآن

لِلْقُرْآنِ الْأَزْهَرِ وَالْحَدِيثِ الْأَبْهَرِ وَالْإِجْمَاعِ الْأَطْهَرِ وَالْقِيَاسِ الْأَشْهَرِ لِأَنَّهُ مُقَرَّرٌ مُثْبَتٌ

اوسکے موافق اور حدیث نورانی اور اجماع پاک اور قیاس مشہور کے مطابق پایا کیونکہ تقریر مین یہہ حکم

فِي التَّقْرِيرِ وَمُحَرَّرٌ ثَابِتٌ فِي التَّحْرِيرِ وَمُجْمَعٌ عَلَيْهِ عِنْدَ النَّحَارِيرِ وَلَا يَحُومُ حَوْلَهُ

مقرر مثبت ہی اور لکھی ہوئی جگہہ مین لکھا ہوا ثابت اور زبردست علما کا متفق علیہ اور اُسکے گرد نہ

شَكٌّ وَشُبْهَةٌ وَلَا ظَنٌّ وَتَخْمِينٌ وَرِيبَةٌ قُلْتُ بِصِحَّتِهِ أَنَا الْفَقِيرُ تُرَابُ أَقْدَامِ الْعُلَمَاءِ

شک اور شبہ ہوسکتا ہی اور نہ ظن اور تخمین اور بدگمانی تو مین اسکی صحت کا قایل ہوا مین فقیر علما کی خاک

الْمِسْكِينُ الْجَانِي أَحْمَدُ الْمُهَاجِرُ الدَّاغِسْتَانِي الْمَكِّي مُدَرِّسُ الْمَدْرَسَةِ السُّلَيْمَانِيَّةِ

مسکین گنہگار احمد مہاجر داغستانی مکی سلیمانی مدرسہ کا مدرس

وَمُهِرَتْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا وَاغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدِينَا وَلِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ

اور مہر کردی الٰہی مجھکو علم زیادہ دے اور ہمکو بخشدے اور ہمارے والدین کو اور تمام مومنین اگلے اور پچھلے کو

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ أَمَّا بَعْدُ فَقَدِ اطَّلَعْتُ

تمام حمد واسطے اللہ کے جو اکیلا ہے اور درود و سلام اوس رسول پر کہ جسکے بعد نبی نہیں ہے پھر اس کے بعد کہ میں نے

عَلٰى هٰذِهِ الرِّسَالَةِ وَتَأَمَّلْتُ جَوَابَ مُفْتِي الْإِسْلَامِ فَوَجَدْتُهُ حَقًّا لَا رَيْبَ فِيهِ وَلَا شَكَّ

اس رسالہ کو دیکھا اور مفتی اسلام کے جواب میں تامل کیا سو میں نے اوسکو حق پایا اوسمیں کچھ شک شبہ نہیں ہے اور اسمیں شک نہیں ہو سکتا

بِعِتْرَتِهِ هَادِيًا لِأَهْلِ الرَّشَادِ فَأَمَّا لِأَهْلِ الزَّيْغِ وَالْفَسَادِ فَعَلٰى وُلَاةِ الْأُمُورِ

نیکبختوں کے لئے ہادی ہے اور کجی اور فساد والوں کو بیخ کن ہے سو شرعی حاکموں پر

ضَاعَفَ اللّٰهُ لَنَا وَلَهُمُ الْأُجُورَ أَنْ يُعَزِّرُوا مَنْ أَلْحَدَ فِي الدِّينِ وَخَرَجَ عَنْ اتِّبَاعِ

ہمارا اور اونکا اجر دوچند کرے اللہ یہہ لازم ہے کہ جو دین کے اندر الحاد جھگڑا پیدا کرے اور آئمہ

الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ الْمُجْتَهِدِينَ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ وَسَلَكَ سَبِيلَ

مجتہدین کے اتباع سے باہر ہو جاوے اسکو سزا دیویں الٰہی ہمکو انہیں شریک مت کر جو اپنی ہوا ہوس کے پیچھے پڑے

الشَّيْطَانِ فَأَغْوَاهُ كَتَبَهُ حُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ مُفْتِي الْمَالِكِيَّةِ بِبَلَدِ اللّٰهِ الْمَحْمِيَّةِ مُصَلِّيًا

اور شیطان کی راہ چلا پھر شیطان نے اوسکو بہکایا یہہ حسین بن ابراہیم مالکی مذہب کے مفتی نے مکہ شریف میں لکھا صلوٰۃ

مُسَلِّمًا حَامِدًا

اور سلام کرتے ہوئے

حسین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۞ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا اطَّلَعْتُ عَلٰى

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم والا تمام حمد واسطے پروردگار عالمین کے الٰہی مجھکو علم زیادہ دے میں

هٰذِهِ النُّبْذَةِ اللَّطِيفَةِ وَرَأَيْتُ مَا أَفْتٰى بِهِ مَوْلَانَا حَامِلُ رَايَةِ الْإِمَامِ الْأَعْظَمِ

اس مختصر لطیفہ پر مطلع ہوا اور میں نے فتوے مولانا امام اعظم ابو حنیفہ کے علم بردار کا

أَبِي حَنِيفَةَ وَمَا كَتَبَهُ مَوْلَانَا الْعَلَّامَةُ شَافِعِي الْعَجَمِ مُفْتِي مَذْهَبِ الْإِمَامِ الشَّافِعِيِّ

اور لکھا ہوا مولانا علامہ شافعی مرض جبل کا مفتی مذہب امام شافعی کے کا

وَمَا سَطَرَهُ العَلَّامَةُ النَّاسِكُ السَّالِكُ فِي أَقْوَمِ المَسَالِكِ مُفْتِي مَذْهَبِ إِمَامِ
اور لکھا ہوا علامہ ناسک چلنے والے راست ترین راستہ مفتی مذہب امام

دَارِ الهِجْرَةِ الإِمَامِ مَالِكٍ فَرَأَيْتُهُ هُوَ الحَقُّ الصَّرِيحُ وَهُوَ مَذْهَبُنَا عَلَى الرَّاجِحِ الصَّحِيحِ
دار الہجرت امام مالک کے مذہب کا دیکھا سو میں نے اوسی کو حق صریح پایا اور یہہ ہی ہمارا مذہب ہے بقول راجح اور صحیح کے

قَالَ فِي الغَايَةِ وَيَتَعَيَّنُ الآنَ تَقْلِيدُ أَحَدِ الأَئِمَّةِ الأَرْبَعَةِ لِعَدَمِ حِفْظِ مَذَاهِبِ
غایت میں کہتا ہے اب چاروں امام میں سے ایک کی تقلید متعین ہے کیونکہ اور کا مذہب محفوظ نہیں ہے

غَيْرِهِمْ وَالمُنْكِرُ لِلتَّقْلِيدِ يُنَادِي مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ وَقَوْلُهُ بِأَنَّ التَّقْلِيدَ شِرْكٌ
اور منکر تقلید کا دور سے پکارتا ہے اور منکر کا یہہ قول کہ تقلید شرک ہے

وَاسْتِدْلَالُهُ عَلَى ذَلِكَ بِالآيَةِ وَالحَدِيثِ كَلَامٌ مُفْتَرًى وَقَوْلٌ خَبِيثٌ فَيَجِبُ
اور اسکی سند آیت اور حدیث پکڑنا افترے اور ناپاک بات ہے سو اوسکی

قَمْعُهُ وَزَجْرُهُ وَرَدْعُهُ إِنْ أَمْكَنَ اللهُ مِنْهُ وَإِلَّا فَنَكِلُ عُقُوبَتَهُ إِلَى اللهِ
بیخ کنی اور زجر اور دفع واجب ہے اگر اللہ تعالیٰ اوسکی طاقت دے اور نہیں تو اوسکی عقوبت خدا کے حوالہ ہے

وَهُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الوَكِيلُ كَتَبَهُ الحَقِيرُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُمَيْدٍ مُفْتِي الحَنَابِلَةِ
اور وہ ہمکو کافی ہے اور اچھا ذمہ دار اسکو لکھا حقیر محمد بن عبد اللہ بن حمید حنبلی مذہب کے مفتی نے

بِمَكَّةَ المُشَرَّفَةِ حَامِدًا مُصَلِّيًا مُسَلِّمًا
مکہ مشرفہ میں حمد اور صلوٰۃ اور سلام کہتے ہوئے

فصل چہاردہم نشانی گواہی ۱۲۰ کتاب فتح المبین فی کشف مکاید غیر المقلدین مصنفہ جبر التحریر صاحب التفسیر والتحریر مولانا محمد منصور علیخان بن مولانا محمد حسن مرادآبادی مطبوعہ دار العلم لکھنؤ باہتمام مولوی محمد یعقوب در مطبع نجم العلوم سنہ ۱۳۰۱ صفحہ ۴۳-۴۴ میں وہ بیہ لا مذہب غیر مقلدین کے عقاید باطلہ لکھے ہیں (نقل کفر کفر نباشد) اوّل یہہ کہ خدائے پاک کا جھوٹ بولنا ممکن کہتے ہیں چنانچہ صفحہ ۵ کتاب صیانۃ الایمان مطبوعہ مرادآباد تصنیف مولوی شہود الحق شاگرد مولوی نذیر

حسین مین مندرج ہی حال انکہ حق سبحانہ تعالی کو صفات ذمیمہ سے منزہ اعتقاد کرنا فرض ہی اگر کسی نے کہا یا خالق الکلاب والخنازیر کافر ہوگا دویم انبیا علیہم السلام سے احکام نبی مین بھول چوک کے قایل ہین جیسا کہ مولوی نذیر حسین صفحہ ۱۲ کتاب رد تقلید بکتاب المجید مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی مین اس مضمون کا اقرار کرتے ہین اور طرہ یہہ کہ اسکی صحت پر مولوی نذیر حسین و شریف حسین وغیرہما غیر مقلدین کی مہرین بھی ثبت ہین (اپنے مکتب کے لڑکونکے نام کی مہرین بنا رکھین ہر مسئلہ پر لگا دیتے ہین چنانچہ کتاب نشانی ۲۲ اسے ثابت ہوا ہی) حال انکہ انبیا علیہم السلام تبلیغ احکام مین بالاتفاق معصوم ہین سیوم یہہ کہ آنحضرتؐ کے خاتم النبیین ہونے سے انکار کرتے ہین چنانچہ یہہ مضمون صفحہ ۲-۱۶ نصر المؤمنین مصنفہ اخوند صدیق پشاوری شاگرد نذیر حسین سے ظاہر ہی کہ اُنھون نے خاتم النبیین کے الف لام کو عہد خارجی کا لکھا ہی جسکے معنے یہہ ہین کہ بعضے نبی کے خاتم ہین نہ سب نبی کے حال انکہ کل انبیا کے خاتم اور نبی آخر الزمان ہین کہ بعد آپکے کوئی نبی نہین ہوگا (جو آپ کو خاتم النبیین نہ جانے وہ کافر ہی) یہان نشانی ۱۸ - جو فتوی نظام المطابع مدراس مین چھپا ہی اور نشانی ۱۹ جو فتوی مولوی کا شیخ محمد یعقوب کے اہتمام سے مطبع اسلامی مین چھپا ہی اور مماثلت کسی امر مین آنحضرتؐ سے کسیکو نہین ہی اس امر کو ثابت کیا ہی دیکھنا چاہیئے چہارم کہتے ہین کہ حدیث احاد سے یعنے سوائے حدیث متواترہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ثابت نہین ہوتا جس کا یہہ مطلب ہوا کہ آنحضرتؐ سے سوائے ایک دو معجزے کے زیادہ صادر نہوئے کیونکہ سوائے قرآن کے اور معجزات حدیث متواترہ سے ثابت نہین یعنے حدیث احاد سے ثابت ہین چنانچہ یہہ مضمون کتاب دلیل محکم مطبوعہ دہلی تصنیف مولوی نذیر حسین سے ظاہر ہی اور یہہ کہنا خلاف عقیدہ اہل سنت وجماعت کے ہی چنانچہ فصل دوازدہم کتاب ہذا مین مولانا شاہ عبد العزیز کی تفسیر سے ردیہ اس قول کا مرقوم ہی اور کتاب مدارج النبوۃ و معارج النبوۃ مین ہزارون معجزونکے بیان ہین پنجم اجماع کل امت کا جسکی سند ہمکو معلوم نہین حجت شرعی نہین ہی جیسا کہ صفحہ ۱۳۱ کتاب معیار الحق نشان ۱۴ مطبوعہ لاہور مصنفہ مولوی نذیر حسین مین اور صفحہ ۲۴ کتاب اعتصام السنہ مطبوعہ کانپور تصنیف مولوی عبد اللہ

مہدی معروف بمولوی جھاؤ ساکن ہو مین موجود ہے (یہہ قول داؤد ظاہری اور ابن تیمیہ کا ہے اُسکا
رد یہ شرح شاشی اور نور الانوار شرح منار مین موجود ہے) ششم مجتہد کا قیاس شریعت مین قابل اعتبار
نہین ہے چنانچہ اسی کتاب معیار الحق کے صفحہ ۹۰ مین اور اعتصام السنہ کے صفحہ ۳۶ مین مرقوم ہے اُس کا
رد بھی کتب اصول مذکورہ مین ہے ہفتم کتاب دراسات اللبیب مطبوعہ لاہور مصنفہ ملا معین کی
صفحہ ۲۱۹ مین لکھا ہے کہ حضرت امام مہدی کے زمانہ مین رجعت ہوگی یعنے جو لوگ اونکی محبت مین مرگئے
ہین اور نہ پایا اُنھون نے زمانۂ امام کو تو بحکم خدا تعالی قبرون سے قبل قیامت کے زندہ ہوکر اُنسے
مستفید ہونگے چنانچہ اصل عبارت عربی اس کتاب کی یہہ ہے من مات علی الحب الصادق للامام العصر
المهدی علیه السّلام ولم یدرك اوانه اذن الله سبحانه ان یحییه فیفوز فوزاً عظیما فی
حضوره وهذه رجعته فی عهده حال آنکہ مسئلہ رجعت کا اہل سنت وجماعت کے نزدیک مردود
ہے چنانچہ امام نووی شارح مسلم لکھتے ہین کہ رجعت باطل ہے اور معتقد اُسکے رافضی ہین پس معلوم
ہوا کہ یہہ طریقہ رفّاض کا ہے نہ اہل سنت وجماعت کا ہشتم کہتے ہین کہ بارہ امامؑ اور حضرت فاطمة
الزہراؑ معصوم ہین اُنسے خطا کا ہونا محال ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضؓ اور جو صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت
مرتضی علی رضؓ کے مخالف ہوئے بیعت خلافت مین اور حضرت فاطمہ رضؓ کے ارث دینے مین وہ سب کے سب
خطاوار ہین اور عصمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عقلی ہے اور عصمت امام مہدی کی نقلی ہے چنانچہ
یہہ مضمون اسی کتاب دراسات کے صفحہ ۲۱۳ مین مرقوم ہے حال آنکہ یہہ عقیدہ بھی خاص روافض
کا ہے اہل سنت وجماعت کے نزدیک انبیا معصوم ہین اور اولیا محفوظ ہین چنانچہ شاہ عبد العزیز
تحفۂ اثنا عشریہ کے باب دہم مین لکھتے ہین دیکھو نہم اس کتاب دراسات مین حدیث اَصحابِی
کَالنُّجُومِ بِاَیِّهِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ کو بمقابلۂ عصمت انبیا کے موضوع قرار دیا ہے اور حدیث
اِقْتَدُوا بِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِی اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَر سے جواز اقتدائے شیخین کا قایل ہوا ہے اور وجوب
واستحباب کو بالکل اُڑا دیا ہے چنانچہ عبارت عربی اوسکی یہہ ہے والحدیث الاوّل موضوع
والّا لکان قوله اهتدیتم فیه خاصة مما یدل علی عدم خطائهم والثانی منه جواز

الاقتداء بہما و ہو لا یقتضی عدم خطائہما باوجودیکہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے اپنی کتاب سیف المسلول مین حدیث اصحابی کالنجوم کی نسبت کہا ہی کہ منه مشہور و قد رواه البیہقی باسانید متنوعة یرتقی بہا الی درجة الحسن۔ اور دوسری حدیث اس موقع پر یہی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ مین نہین جانتا کہ زندگی میری کتنی ہی پس اقتدا کرو تم میرے بعد ابو بکر کی اور عمر کی۔ افسوس کہ باوجود اقتضائے صیغہ امر کے جواز اقتدا کے معنے لیا اور وجوب و استحباب بالکل چھوڑ دیا دہم حضرت ابو بکر صدیق رض حضرت فاطمہ زہرا رض کے ساتھہ اور حضرت عمر رض حضرت علی کے ساتھہ (معاذ اللہ) عداوت اور کینہ رکھتے تھے چنانچہ صفحہ ۹۶ کتاب اعتصام بالسنتہ مذکور مین مسطور ہی یہہ اعتقاد بھی بالکل خلاف اہل سنت و جماعت کے ہی (یہہ حضرات اولیاء اللہ تھے اور اولیاؤنکے دلون مین ہرگز کینہ حسد بغض نہین ہوتا ہی کیونکہ حضرت علی رض نے شیخین سے بیعت کی تھی پھر دل مین ہر کینہ رکھنا منافق کا کام ہی نعوذ باللہ منہا تو کیا یہہ لوگ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو منافق سمجھتے ہین

بیت کفر ست در طریقت ما کینہ داشتن ... آئین ماست سینہ چو آئینہ داشتن

ایضاً با صاف دل مجادلہ با خویش دشمنی ست ... ہر کس کشد بآئینہ خنجر بخود کشد

یازدہم چارون امامون کے مقلد اور چارون طریقون کے تبع یعنے حنفی شافعی مالکی و حنبلی اور رفاعیہ چشتیہ نقشبندیہ اور مجددیہ یہہ سب لوگ مشرک و کافر ہین ایسا لکھا ہی (یہہ کفر و شرک اسی لکھنے والے کی طرف عود کرتا ہی) چنانچہ گواہی نشانی ۱۸ کتاب نصرة المسلمین الرد علی غیر المقلدین مولفہ مولوی عبد الغفور خان بہادر المتخلص بہ نساخ و شرح رباعیات مطبع حامی الاسلام دہلی باہتمام مولوی فیض الحسن خان سنہ ۱۲۸۶ مین مطبوع ہوئی دیکھنا منظور ہی کہ جواب ترکی بترکی خوب دیا ہی اور سب کارد یہہ لکھا ہی اسیطرح نواب صدیق حسن خان نے فقہ کو جعلسازی و مکاری اور فقہا کو اور انکے مقلدین کو مشرک و بدعتی و دغاباز لکھا ہی چنانچہ کتاب ترجمان وہابیہ مطبوعہ مفید عام آگرہ مین صفحہ ۳۵ - ۳۶ مین یہہ عبارت موجود ہی کہ سرچشمہ سارے جھوٹے حیلون و مکرون کا اور کان تمام فریبون اور دغابازیون کی علم فقہ درائتی ہی اور رہا جال ان سب خرابیون کا فقہا و مقلدین کی لوچال ہی اور

ساری خرابی ڈالی ہوئی ان ملاؤن کی ہے جو دام تقلید مین گرفتار ہین اور نشۂ شرک و بدعت مین
سرشار اور تمام عالم کا فساد اور ساری خرابیون کی بنیاد گروہ مقلدین سے ہے اور اوسی کتاب کے
صفحہ ۵۲ مین لکھا ہے کہ کثرت نوافل و نماز و طاعات اور صدقات طعام وغیرہ واسطے ثواب رسانی
اموات کے طریقہ ہنود کا ہے انتہی اور معلوم ہوا ہے کہ کتاب ہدایت المرتاب بردما فی کشف الحجاب مصنفہ
مولوی نومسلم محمد سعید گنجاہی کے مطبع پبلک اونبالہ مین چھپی ہے اوسمین مولوی عبد الرحمٰن قاری،،
مصنف کشف الحجاب کو اور مولانا ابو الحسنات مولوی عبد الحی لکھنوی مصنف کتاب اقامۃ الحجۃ،،
اور کتاب ابراز الغی جو ردیہ ہے صدیق حسن خان کی تصنیفات کا خوب لعن طعن سے یاد کیا ہے اور
خلاف آداب علمائے مناظرہ حضرت امام الائمہ و مجتہدین خیر القرون کو سب و شتم کیا ہے اور خوشامد و
شقاوت کی راہ سے صدیق حسن خان کو والیہ بھوپال کے دربار مین ان ہذا الا ملک کریم کا مصداق لکھا ہے
اور امام برحق و مجتہد مطلق اور مجدد اسی صدی کا قرار دیا ہے اور امیر المومنین بنایا ہے اور فساد عظیم
شریعت محمدیہ مین برپا کیا ہے اور نواب بھوپالی سے بیس ہزار روپے لیکر مصر مین تفسیر قرآن اور کتابین
نئے مذہب کی چھپوائین ہین خدا خیر کرے ۔ عجب ہے کہ اکثر نومسلم مولوی غیر مقلدین مفسدین فی الدین
بنے ہین نواب بھوپال کے نام سے جو چاہتے ہین چھپوا کر انکو خوش کرتے ہین تمام مسلمانون کو ایذا دیتے ہین اور کیا
اونکو پیغمبر مہدی آخر الزمان بناتے ہین نعوذ باللہ منہا ۔ اور کتاب اعتصام بالسنۃ کے صفحہ ۷ — ۸
مین لکھا ہے اور مولوی محمد یسین نے رسالہ اشعار الحق جواب رسالہ تنویر الحق مین سب مقلدون کو
اخوان یزید اور رافضی پلید اور شیطان و کافر لکھا ہے اور اسیطرح محی الدین نومسلم جات
کتب فروش لاہوری نے بھی کتاب ظفر المبین مطبوعہ لاہور مورخہ ۷ رمضان ۱۲۹۷ ہجریہ
مین چھاپی ہے اس کتاب مین تقلید کو شرک اور حرام اور مقلدین کو مشرک اور کافر لکھا ہے
اور چارون امامون کے مصلون کو جو کعبۃ اللہ مین ہین ضلالت اور بدعت قرار دیا ہے جسکا
جی چاہے دیکھ لے ان کے صفحون کی نشانی عدد مطابق ظفر المبین حصہ اول مطبوعہ ۱۲۹۷
کا ہے جسکی تاریخ طبع لفظ خرافات ہے مین سے نکلتی ہے اور فتح المبین اسی کتاب کے صفحہ
۱۲۸۲

شمار عادۃ پر ردیہ لکھا گیا ہے جب محی الدین نے سنا کہ ردیہ اسکا چھپتا ہے اسی وقت سنہ ۱۲۹۸
مین ظفر المبین حصۂ اول دوبارہ چھاپا اور عبارت مین کم بیش الفاظ مین تغیر تبدل کر دیا ہے
چنانچہ فتح المبین کے صفحہ اول مین اس امر کی تصریح لکھی ہے اور معترض نے جو پچیس مغالطے
مقلدین کی طرف منسوب کرکے بارہوین مغالطے مین سو مسئلے نکالے ہین اور ہر مسئلے مین بطریق
طعن لکھا ہے کہ اسمین امام اعظم نے خلاف احادیث صحیحہ و آیات صریحہ کا عمل کیا ہے سو مولف
فتح المبین نے جملہ مطاعن کو دفع کرکے بدلایل قرآن و حدیث ہر ایک کا جواب باصواب دیا ہے
اور حنفیہ کے ہر مسئلہ کا ماخذ کتاب و سنت سے و دلایل اجماع امت سے بتلا دیا ہے اور کوئی
کلمہ خلاف آداب حضرات محدثین کی شان مین نہین لکھا ہے اور مثل معترض کے بزرگون پر لعن و طعن
کو جایز نہین رکھا ہے نعوذ باللہ من ہذہ الشر والفساد والکفر والعناد **تنبیہ**
مقام عبرت ہے اور کتنی جرأت ہے کہ جب اونھون نے علمائے مقلدین اور اولیائے کاملین کو بے
دھڑک مشرک اور کافر کہدیا اور لکھدیا اور کتابون مین چھپوا دیا تو اب لکھنے والونکے کفر و الحاد
مین کیا شک باقی رہا — افسوس صد افسوس ان ناعاقبت اندیشون اور بیخبرونکو اتنی بھی خبر نہین
کہ ہماری اس بیہودہ گوئی اور ناشایستہ و پوچ و لچر تحریر و تقریر سے خود ہمارے امام المحدثین
اور مقتدائے عالمین حضرت امام محمد اسمعیل علیہ الرحمہ بھی معاذ اللہ کافر و مشرک ہوتے ہین
وجہ کہ وہ بھی مقلد ہین امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اور داخل ہین زمرۂ مقلدین شافعیہ
زبدۃ المحدثین مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی نے اپنی کتاب الانصاف فی بیان سبب الاختلاف
مین لکھا ہے ومن ہذا القبیل محمد بن اسماعیل البخاری فانہ معدود فی طبقات
الشافعیۃ ومن ذکرہ فی طبقات الشافعیۃ الشیخ تاج الدین السبکی وقال انہ تفقہ
بالحمیدی والحمیدی تفقہ بالشافعی واستدل شیخنا العلامۃ علی ادخال البخاری
فی الشافعیۃ بذکرہ فی طبقاتہم وکلام النووی الذی ذکرناہ شاہد لہ انتہی یعنے
جسطرح ابو جعفر بن جریر طبری شافعی المذہب ہین اسی طرح امام محمد بن اسماعیل بخاری بھی مقلدین

شافعیہ مین شمار کئے گئے ہین اور جس شخص نے اونکو طبقات شافعیہ مین ذکر کیا ہے وہ امام تاج الدین السبکی ہین اور اونھون نے فرمایا کہ امام بخاری نے علم فقہ سیکھا امام حمیدی سے اور حمیدی نے امام شافعی سے اور دلیل لائے ہین ہمارے شیخ علامہ بخاری کے داخل ہونے پر شافعیہ مین ساتھ مذکور ہونے انکے طبقات شافعیہ مین۔ اور کلام امام نووی کا جو ذکر کیا ہم نے اوسکو گواہی دے رہا ہے اس بات کی کہ امام بخاری شافعی المذہب ہین انتہی۔ پس جب ایسے بڑے امام المحدثین نے بدون تقلید کے دین مین چارہ نہ دیکھا ناچار مذہب شافعی اختیار کیا تو اب ان لامذہبون کو بہ تقلید امام بخاری علیہ الرحمہ کے ضرور چاہئے کہ کسی مذہب کی تقلید اختیار کرین اور اپنی لامذہبی پر ہزار نفرین اور پھٹکار کرین۔

دوازدہم جو شخص ایمان باللہ والیوم الاخر وتصدیق بما جاء النبی رکھے اور حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانے اس شخص کو غیر مقلدین مسلمان متقی اور مصداق اس آیت کا جانتے ہین۔ اولٰئک الذین صدقوا واولٰئک ھم المتقون چنانچہ یہہ مضمون رسالہ ثبوت الحق الحقیق تصنیف مولوی نذیر حسین مطبوعہ چشمہ فیض دہلی محلہ پیپل مہادیو کے صفحہ اول مین مندرج ہے حال انکہ صرف موصوف بالایمان اور تصدیق بما جاء بہ النبی کرنے سے مسلمان درجہ متقین کو نہین پہنچتا ہے ورنہ باوجود ہونے مرتکب کبائر و محرمات قطعیہ کے اور تارک ہونے واجبات حتمیہ کے متقی اور مصداق ہونا اس آیت کا لازم آتا ہے اور یہہ بالاتفاق تمام علماء اہل سنت وجماعت کے نزدیک باطل ہے بلکہ متقی کذائی ہونے مین اتصاف بالحسنات واحتراز عن السیئات بھی ضرور ہے اور مصداق آیہ مذکور کے وہی لوگ ہین جو باوجود موصوف بالایمان ہونے کے موصوف بالفضایل عملیہ [illegible] بدہ صحیحہ بھی ہون جیسے بذل اموال وایتاء الزکوٰۃ واقامۃ الصلوٰۃ واداء صوم و [illegible] وایفاء عہود ومواثیق وصبر واستقلال بوقت مصیبت وملال غرض کہ جملہ ضروریات دین [illegible] مستحبات اسلام پر بھی عمل ہونا چاہئے سیزدہم اسی کتاب ثبوت الحق الحقیق کے صفحہ ۳-۴ ۷ مین [illegible] نذیر حسین نے تقلید کو بدعت مذمومہ اور مخالف طریق اسلام قرار دیا ہے اور ائمہ مجتہدین مثل احبار ورہبان یعنے علماء یہود و ترسا کے بنایا ہے اور حضرات مقلدین کو مصداق ان

آیات کا ٹھہرایا ہی اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ۔ حال آنکہ یہ آیتین
یہود و نصاریٰ کی اور کفار و مشرکین کی شان مین وارد ہین افسوس کہ مصداق اسکے مجتہدین
و مومنین ٹھہرائے جائین اس سے بڑھکر تعصب اور گمراہی کیا ہوگی بیت

از برون طعنہ زنی بر بایزید وز درونت ننگ میدارد یزید

خیال کرنا چاہئے کہ تفسیر آیات سے ظاہر ہی یعنے بنا لیا کافرون نے اپنی قوم کے عالمون اور
درویشون کو پروردگار اپنا سوائے اللہ کے اور مسیح بیٹے مریم کو ۔ یعنے جب کہا جاتا ہی اُن
لوگون سے کہ پیروی کرو تم شریعت کی تو جواب دیتے ہین وہ کہ پیروی کرتے ہین ہم اس طریق
کی کہ جسپر پایا ہم نے باپ دادا کو ۔ بنی اسرائیل نے جو تحریم ما احل اللہ اور تحلیل ما حرم اللہ مین
احبار و رہبان کی اتباع کی اونکو الوہیت مین شریک کیا تب کافر و مشرک بنے ہین ۔ یہان
نشانی ۔ ۶۹ ۔ ۱۳۰ ۔ ۱۱ ۔ ۱۲ کتاب رسم الخیرات اور تحلیل ما احل اللہ تصنیف مولانا خلیل الرحمن
انبہ آبادی کی دیکھنا ضرور ہی ۔ ہم پوچھتے ہین کہ وہ تحلیل و تحریم محرمات و مباحات یقینیہ
و ضروریہ کی تھی یا ایسے محرمات و مباحات کی کہ جسکی حرمت و حلت مین اختلاف ہی اور ضرورت
اجتہاد کی ہی پس در صورت اوّل نذیر حسین کو ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم کی نسبت بھی تحلیل و تحریم
محرمات و مباحات یقینیہ و ضروریہ کی مثال ثابت کرنا چاہئے ع ولیکن چو گفتی دلیلش بیار
حتیٰ کہ اونکے مقلدین بہ سبب اتباع کرنیکے ایسی تحلیل و تحریم مین مشرک و کافر قرار دئے جاوین
اور بدون اثبات اس امر کے مقلدین ائمہ تمھارے قیاس ناروا اور اجتہاد بیجا سے کافر و مشرک
نہین ٹھہرتے بلکہ تم کافر و مشرک بنجاتے ہو دیکھو نشانی ۹۶ کتاب تحفۃ الفقیر الاجر اعلی المسلم بالتکفیر
مصنفہ جناب مولوی عبد القادر باعکظ سلمہ اللہ تعالیٰ جو باہتمام مجلس تائید الاسلام مطبع محمدی واقع
دہلی مین سنہ ۱۲۹۶ مطبوع ہوئی ہی اور جامع الفتاوی جلد اول صفحہ ۲۷۴ مین استفتا ۶۴ کا دیکھو
اور در صورت ثانی معاذ اللہ صحابہ کرام و تابعین ذوی الاحترام و علمائے سلف و خلف اہل اسلام

ومحدثین کلام حضرت فخر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مشرک وکافر ہونا لازم آتا ہے غور کرو
دیوانون کے مانند بات نکہو کیونکہ اونھون نے انت طالق کے لفظ سے طلقات ثلاثہ واقع ہونے مین
حضرت عمر الفاروق رضی اللہ عنہ کا اتباع کیا ہے تب کافر ہونا خود بدولت کا اور آپکے مجتہدین
اکابر کا مثل شوکانی وابن القیم و داؤد ظاہری وابن حزم وغیرہم کا لازم آتا ہے اسواسطے کہ انھون
نے لفظ مذکور سے طلقات ثلاثہ نہ واقع ہونیمین خارجیہ ابن تیمیہ ومعتزلہ و واصل بن عطا عبد اللہ بن
سبا غدار کے مانند قرآن وحدیث کے منکرونکی تقلید کی ہے پس شق اول تو بدیہی البطلان ہے
کہ صحابہ سے تحریم ما احل اللہ یا تحلیل ما حرم اللہ ہرگز نہین ہوسکتی اور شق ثانی بزعم مولوی نذیر حسین
کہ خود آپ پر متعین ہوگئے اب اسکا کیا جواب دیتے ہو کیون ایسی بات کیجئے کہ اُلٹا الزام اسکا اپنے
اوپر لیجئے چنانچہ فتح المغیث اور نہج المقبول مین صاف لکھا ہے کہ مطلقہ ثلاثہ کو بغیر حلالہ یعنے بغیر نکاح
دوسرے مرد سے پہلے خاوند سے نکاح کرنا حلال ہے اب فرمایئے حتیٰ تنکح زوجا غیرہ آیت قرآن
سے مخالف حکم دیا اور تحلیل تحریم کیا سو بیشک کافر ہوگیا یا نہین ط صفحہ ۱۸۴ فتح المبین اور صفحہ
۲۶ طریقۂ محمدیہ وصفحہ ۲ فتح المغیث کا دیکھو چہاردہم رسالہ الاحتوا علی مسئلۃ علی العرش استوا
نواب صدیق حسن خان بھوپالی مطبوعہ گلشن اودہ لکھنؤ مین لکھا ہے کہ خدا عرش پر بیٹھا ہے
اور عرش اوسکا مکان ہے (معاذ اللہ) اور دونون قدم اپنے کرسی پر رکھے ہین اور کرسی اُسکے
قدم رکھنے کی جگہہ ہے اور ذات خدا کی جہت فوق اور طرف علو مین ہے اور اوسکو فوقیت جہت
کی ہے نہ فوقیت رتبہ کی اور وہ عرش پر رہتا ہے اور اُترتا ہے ہر شب کو طرف آسمان دنیا
کے اور اُسکے لئے دہنا بایان ہاتھ اور قدم ہے اور ہتیلی اور انگلیان اور دو آنکھین اور منہہ اور
پنڈلی وغیرہ سب چیزین جسمیت کی ثابت ہین اور جو آیتین اس بارے مین ہین سب محکمات ہین
آیات متشابہات نہین اور آیات واحادیث مین تاویل نکرنا چاہئے سب آیتین اور حدیثین
اپنی ظاہر معنی پر محمول ہونگی اور اوسی ظاہر معنی پر عمل اور اعتقاد رکھنا چاہئے انتہی حال آنکہ یہ
فرقہ جسمیہ ومشبہیہ وظاہریہ وجہلہ حنابلہ کا ہے اور مخالف ہے اہل توحید وارباب

تنزیہ سنت وجماعت سے ہی چنانچہ اس رسالہ کے رد مین رسالہ استیلاء علی الاحتوا مصنفہ مولانا عبد الحی لکھنوی مطبع مصطفائی کانپور مین چھپا ہی اور دوسرا رسالہ بھی موسوم بہ ضوء الایمان فی تنزیہ الرحمن مطبع رحیمی لودھیانہ مین مطبوع ہوا ہی ان دونون رسالون مین مذہب اہل حق کو خوب تفصیل سے لکھا ہی اور نواب صاحب بھوپال کے عقاید کا رد بخوبی کیا ہی کہ وہ حق تعالی کی صفات واردہ فی الشرع پر ہرگز ایمان نہین لائے ہین بلکہ ظواہر معنی اپنی رائے سے تاویل کرکے اُس پر ایمان لائے ہین اور ابن تیمیہ وابن حزم خارجیہ کے مقلد بنگئے اور اس سبب سے مصداق زائغین اور مفتن فی الدین کے ہوئے ہین جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہی فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ۔ یعنے جن لوگونکے دلون مین کجی اور گمراہی ہی سو وہ پیروی کرتے ہین ظواہر معنی آیات تشابہ کی بغرض فتنہ انگیزی اور واسطے چاہنے حقیقت اسکی کے حالانکہ حقیقت اوسکی اللہ ہی جانتا ہی ۔ پس اس بارہ مین مذہب اہل سنت وجماعت کا یہی ہی کہ آیات واحادیث صفات باریتعالی باعتبار الفاظ وکلمات کہ محکم ہین یعنے صاف اور واضح الدلالہ ہین اور باعتبار مفاہیم اور معانی کے تشابہ ہین یعنے اونکے کئی معنے ہین اور اجمالاً اوسکے ظاہر الفاظ پر ایمان لانا کافی اسمین بھید مخفی ہی اور بلاضرورت اوسکی تفسیر اور تاویل نکرین اور حق تعالی کو اون صفتون حقایق سے پاک اور منزہ جانین اور اسکے معنی کو معین نکرین مثلاً یہہ نہ کہین کہ استوا بمعنی استقرار وجلوس کے ہی یا ید بمعنی قدرت یا جارحہ کے ہی یا وجہ بمعنی ذات یا منہہ کے ہی بلکہ اتنا کہنا ہی کہ اللہ تعالی اپنی قدرت کاملہ سے عرش پر مستوی ہی اور صاحب ید اور صاحب وجہ ہی ظاہر معنی تشابہات کے لینے سے اللہ تعالی کیواسطے جسم اور صورت اور جہت تحتانی وفوقانی مکان وزمان وجوارح ودیگر لوازم جسمیت مین صفات الحوادث والممکنات ثابت ہوتے جب عرش مخلوق ہوا تھا تب بھی وہ اپنی صفات ازلی سے قایم تھا الآن کما کان ہی اللہ قدیم ہی اپنی ذات وصفات مین اور ان چیزون سے منزہ وپاک ہی اور اُسکا نہ منہہ ہی ا

ہے اور نہ وہ چڑھتا ہے اور نہ اُترتا ہے اگرچہ بلا کیف سہی یہاں سے ظاہر ہوا کہ تمام وہابی لامذہب
اپنے امام برحق و مجتہد مطلق صدیق حسن خان کی تقلید کرتے ہیں فافہم وخذ ھذا من عقاید
الفقہاء والمحدثین ولاتکن من الظواھریۃ المفسدین فی الدین چنانچہ شارح عقاید
نسفی و تمہیدات ابو شکور سلمی و شرح مواقف میں مرقوم ہے ط پانزدہم بیس رکعت تراویح کو بدعت
اور ضلالت جانتے ہیں اور اس بارے میں حضرت عمر رض کو صریح خاطی اور مخترع بدعت ضلالت
کا ٹھہرایا ہے چنانچہ نواب صدیق حسن خان بھوپالی نے کتاب انتقاد الرجیح مطبوعہ مطبع علوی
لکھنؤ کے صفحہ ۶۲ ـ ۶۳ میں حضرت عمر رض کو نہایت بے باکی سے صاف خاطی اور بدعت ضلالت
کا مخترع لکھا ہے کہ عبارت عربی اسکی یہہ ہے واما قوله نعم البدعة هذه فليس في البدعة
ما يمدح بل كل بدعة ضلالة وليس المراد بسنة الخلفاء الراشدين الا طريقتهم الموافقة
بطريقته من جهاد الاعداء وتقوية شعائر الدين ونحوها ومعلوم من قواعد الشريعة
انه ليس لخليفة راشد ان يشرع طريقة غير ما كان عليه النبي ثم ان عمر نفسه الخليفة
الراشد سمى ما راٰه من تجميع صلاته ليالى رمضان بدعة ولم يقل انها سنة ط اس تقریر
سے صاف ظاہر ہے کہ نواب بھوپالی نے جماعت تراویح کو مخالف حکم آنحضرت صلعم کے سمجھکر اوسپر اطلاق
سنت کا ناجایز خیال و قیاس کیا ہے حالانکہ قول و فعل صحابہ کرام رض بھی سنت ہے جیسا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا علیکم بسنتی وسنۃ خلفاء الراشدین من بعدی
اور سوائے اُسکے اس بیس رکعت تراویح کو بدعت عمری کہنا رافضیونکا قول ہے کما ذکرہ السیوطی
فی جامعہ اور آٹھ رکعت تراویح کو سنت کے بہانے سے راحت نفس کی سمجھ کر پڑھنا اور بیس
رکعت کو بدعت عمری کہکے مشقت کے سبب سے چھوڑ دینا ہے سبحان اللہ دعویٰ یہہ کہ ہم
پوری پوری سنت پر عمل کرتے ہیں اور عمل یہہ کہ آدھی سنت پر چلتے ہیں اور وہ آدھی بھی پوری
نہیں ـ اور طرہ اسپر یہہ کہ جو تمام امت محمدیہ شرق سے غرب تک بیس رکعت تراویح کی پڑھتے
اور سنت قولی و فعلی دونوں پر عمل کرتے ہیں بدعتی اور تارک سنت نبوی ہو جائیں اور

خود جو ہم سنت پر چلتے ہین عامل بالسنتہ کہلاتین یہہ بھی عجیب دھوکے بازی کی بات ہی جو پیرو سنت کہلاتے ہین وہ راہ راست پر نہین آتے ہین اور جو سنت کو بجالاتے ہین وہ بدعتی کا خطاب پاتے ہین کیا اندھیر ہی اور کیسا اُلٹا پھیر ہی کہ غیر مقلد نے صرف آٹھہ رکعت پڑھکے فراغت پائی تخفیف عبادت کی راحت اٹھائی اور مقلد ہرچند کہ بیس رکعت ادا کرتے ہین جو آٹھہ اور بارہ دونکو شامل ہی اتنا بار مشقت اٹھایا لیکن پیرو سنت کے میدان تکمیل مین پیروی سے قدم نہ ہٹایا حقیقت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ رمضان مین نماز تراویح ایک مرتبہ تہائی شب تک پڑھی (آٹھہ رکعت) اور دوسرے مرتبہ نصف شب تک پڑھی (بارہ رکعت) اور تیسرے مرتبہ یہان تک پڑھی کہ وقت سحری کا ہوگیا تھا (بیس رکعت) جیسا کہ احادیث صحیحہ مین ثابت ہی پس غیر مقلدین اسی طرح طول قیام کے ساتھہ کہان پڑھتے ہین تاکہ پوری پوری سنت قولی و فعلی کی تکمیل ہو مگر مقلدین پڑھتے ہین آٹھہ رکعتین سنت فعلی کی ادا کرتے ہین اور بارہ اسپر بڑھائے تو بیس رکعت سنت قولی کی ادا کرتے ہین اور وہ آٹھہ بیس مین داخل ہوجاتی ہین ــ یہان گواہی نشانی ۸۴ فتوائے تراویح مصنفہ ابوالحسنات مولانا عبدالحی لکھنوی سنہ ۱۲۹۰ مطبع نولکشور کا دیکھنا چاہئے ــ اور کتاب مفاتیح الاسرار التراویح نشانی ۹۰ مصنفہ مولوی غضنفر علی مطبوعہ مطبع محمدی واقع لاہور سنہ ۱۲۹۲ بہت معتبر ہی شانزدہم کتاب منجی المومنین مطبوعہ مطبع محمدی لاہور تصنیف قاضی محمد حسین ساکن اچرا ضلع مالوان علاقہ بمبئی کے صفحہ ۷۹ سے تا صفحہ ۸۴ مین لکھا ہی کہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کہنے والا کافر اور مشرک ہی کہ اوسنے یہہ تینون شرک کئے اشراک فی العلم اور اشراک فی التصرف اور اشراک فی العبادۃ اور اسیطرح یا رسول اللہ کہنے والا بھی کافر اور مشرک ہی حالانکہ یہہ کہنا بالکل تعصب اور نفسانیت سے بھرا ہی اور خود معترض علم معرفت سے بے بہرہ ہی نشانی ۶۹–۸۴–۹۴–۲۲–۱۲–۶–۱۳–۶–۷۶–۶۱ دیکھو جامع الفتاوی جلد اوّل صفحہ ۸۰ مین تفصیل مرقوم ہی اور صفحہ ۲۵ مین استفتا ۴۸ محضر علمائے بمبئی کا منجی المومنین کے رد مین مسطور ہی ہفدہم کتاب منجی المومنین کے صفحہ ۱۱۹ مین لکھا ہی جو کوئی اذان مین وقت سننے اشہد ان محمد رسول اللہ

کے انگوٹھونکو چومکر آنکھون پر رکھے وہ بدعتی ہے اور جسقدر اس بارہ مین حدیثین ہین وہ سب موضوع
اور بناوٹی ہین اور عمل کرنا اوسپر موجب ضلالت ہے حالانکہ یہہ کہنا بھی بالکل حماقت وجہالت ہے
ـ ثانی گواہی ۱۹ ـ ۲۰ ـ ۲۱ ـ ۲۲ دیکھو الغرض آنحضرتؐ کی تعظیم وتکریم ومحبت کے باب مین
ان لوگون نے عداوت وتعصب کو اپنا طریقہ بنایا ہے اور فضایل اعمال کے واسطے جو کچھہ محدثین
وفقہا نے لکھا اس سے بھی منکر ہین نعوذ باللہ منہا ہجدہم اسی کتاب منحۃ المومنین کے صفحہ ۱۲۶
سے تا صفحہ ۱۲۸ تک مرقوم ہے کہ آنحضرتؐ کا عالم برزخ مین احوال اور اعمال امت پر واقف
ہونا بدیہی البطلان ہے اور اعتقاد اوسپر موجب شرک جلی اور مستلزم اثبات علم غیب ہے کہ یہہ خاصہ
علام الغیوب کا ہے اور جو بواسطہ ملائکہ سیاحین کے احوال امت پر آپ مطلع کیئے جاتے ہین سو یہہ
بھی غیر متیقن اور غیر مثبت ہے اور قابل اعتبار کے نہین ہے کہ سوائے ارباب سیر کے کسی نے معتبرین
اہل سنت وحدیث سے اوسکو نقل نہین کیا بلکہ اسکے خلاف پر وارد ہین ـ حالانکہ احادیث صحیحہ
سے یہہ بات ثابت ہے کہ قبر شریف مین آنحضرتؐ پر احوال واعمال امت پیش کیئے جاتے ہین جن لوگون
کے اعمال صالحہ ہوتے ہین تو آپ خوش ہوتے ہین اور جنکے اعمال بد ہوتے ہین تو آپ انکے حقمین
دعا واستغفار فرماتے ہین جذب القلوب الی دیار المحبوب مصنفہ شاہ عبدالحق دہلوی محدث اور
سیر المحمدیہ دیکھنا چاہیئے نوزدہم اوسی کتاب منحۃ المومنین مین صفحہ ۱۳۰ سے تا ۱۳۳ لکھا ہے کہ میت
کو ادراک اور سماع ثابت نہین ہے ارواح مفارقہ کو تعلق اور حیات صرف بقدر ما یتالم ویتلذذ بہ
حاصل ہے اور جو حدیثین کہ شرح الصدور فی حال الموتی والقبور مصنفہ علامہ سیوطی در بارۂ اثبات
سماع موتی کے وارد ہین وہ قابل تمسک نہین کہ اکثر حدیثین اسمین رسایل جلال الدین کی طبقہ
رابعہ سے لکھی ہین اور احادیث طبقہ رابعہ اس قابل نہین ہین کہ کسی عقیدہ یا عمل کے اثبات مین
شواہد تمسک ہوون ـ حالانکہ عقیدہ اہل سنت وجماعت کا اس بارہ مین یہہ ہے کہ ادراک
اور سماع اموات کو حاصل ہے اور یہہ بات قرآن وحدیث سے ثابت ہے اگرچہ اس جاہل کو نہہ
معلوم ہوا لوگیا ہولے بیستم اسی کتاب کے صفحہ ۱۳۴ مین مرقوم ہے کہ ارواح انبیا کے کرام

اولیائے عظام سے خلق اللہ پر کسی طرح کا فیض نہیں ہوتا ہے اور افعال اختیاریہ و غیر اختیاریہ میں استفاضہ اُنسے شرعاً و عقلاً ناجایز بلکہ بدیہی البطلان ہے ورنہ بعثت انبیا کی مرۃ بعد اُخریٰ بیکار اور بیفائدہ ہوجاتی اور ایک ہی وجود شریف حضرت آدم علیہ السّلام کا قیامت تک کافی ہوجاتا — اور وہ استفادہ و تعلیم و تعلم کے جو آنحضرت سے بعد انتقال زمانۂ صحابہ میں پائے گئے اور وہ سب بے اصل معلوم ہوتے ہیں ورنہ اگر قبر شریف سے تعلیم و افادہ ہوتا تو آپکے تعین کفن و کیفیت دفن و غسل و دیگر مسایل عبادات و معاملات میں فیما بین صحابہ اختلاف نہ پڑتا اور نوبت محاربات و منازعات کی نہ آتی اور اسی طرح اختلاف تابعین و تبع تابعین و ائمہ مجتہدین و مفسرین و محدثین کا ہرگز نرہتا بلکہ کارخانہ قیاس و اجتہاد و استنباطات مسایل و تتبع روایات احادیث و فقہ کا درہم برہم ہوجاتا انتہیٰ (دیکھو صراط المستقیم مولوی اسمٰعیل تمھارے پیشوا مجتہد کی جسمیں اہل قبور سے فیض پانا ثابت کیا ہے) خدا ہی بچائے ایسے سوء عقیدت اور بدگمانی سے کہ صریح اس سے معجزات انبیا و کرامات اولیا کا انکار پایا جاتا ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم منجی المومنین والے نے تو اپنے اُستاد و مرشد مولوی اسمٰعیل و مولوی اسحاق کو بھی جھوٹا و گمراہ ٹھہرایا اور کتاب صراط المستقیم و مائۃ المسایل و اربعین مسایل کو بھی رد کر دیا کہ اسمیں تو فیض ارواح اہل قبور سے سید احمد صاحب کو ملا ہے ایسا خود مولوی اسمٰعیل لکھتے ہیں اونکے طرف کے گواہ باہم مخالف ایک دوسرے کی تردید کرتے ہیں معاذ اللہ من ھذا الکذب والبھتان بیست و یکم اسی کتاب کے صفحہ ۱۳۵ میں مرقوم ہے کہ استمداد اہل قبور سے بایطور کرنا کہ یا حضرت واسطے حصول مطالب کے دعا فرمائیے یہہ خلاف شرع بلکہ موجب شرک ہے کہ یا حضرت کہنا سماع کو چاہتا ہے اور ادراک و سماع اہل قبور سے بالکل منتفی ہے اور نیز واسطے دعائے اہل قبور کے کوئی اثر مترتب نہیں پس دعا کرانا اُنسے لغو ہے انتہیٰ پس یہہ عقیدہ مفتریہ کا ہے ۲۲ بست و دوم اور اسی کتاب کے صفحہ ۱۳۵ میں لکھا ہے کہ سفر کرنا بقصد تحصیل برکت سے امکنہ ثلاثہ یعنے مسجد نبوی و مسجد حرام و مسجد بیت المقدس کی طرف بحکم لا تشدوا الرحال

الا الی ثلثۃ مساجد الخ منصوص ہے اور بجز ان مقامات کے اور کسی قبر نبی یا ولی کی دور
سے جانا جایز نہین کہ خود حدیث صحاح کی موجود ہے کہ فرمایا لا تتخذوا قبری وثنا اور دعا
مانگی ہے آپنے اللھم لا تجعل قبری وثنا یعنے اللہ نہ بنا میری قبر کو بت کہ لوگ اسکی پرستش کرین ۔
یہان سے معلوم ہوا کہ وثن صنم سے عام ہے کہ صورت وغیر صورت دونون پر بولا جاتا ہے اور بھی
یہہ بات دریافت ہوئی کہ قبر بھی بر تقدیرے داخل اوثان ہے اسی واسطے خواجہ بہاؤ الدین نقشبند نے
فرمایا بیت تو ناکی گور مردان را پرستی بگرد کار مردان کن درستی انتہی ما فی منحۃ المؤمنین
بل ھذا امہلکۃ من الاضلال لعوام المسلمین اب ان غیر مقلدون کا کیا کہنا کہ جسطرح محمد بن
عبد الوہاب نجدی نے آنحضرت کی مزار شریف کو اسی کج فہمی کے سبب صنم اکبر قرار دیکر انہدام کا حکم کیا
تھا یہہ بھی ویسا ہی کیا چاہتے ہین اور یہہ خبر نہین کہ خود حق تعالی مانعین زیارت نبوی پر لعنت فرماتا
ہے اسواسطے کہ جب یہہ حدیث صحیح دربارۂ وعید غیر مجوزین زیارت نبوی کے وارد ہوگئی من
حج ولم یزر قبری فقد جفانی یعنے جسنے حج کیا اور نہ زیارت کی میری قبر کی سو اسنے بیشک مجھپر
ظلم کیا جب اللہ تعالی مطلق ظالمون کے حق مین فرماتا ہے لعنۃ اللہ علی الظالمین پس جو لوگ
کہ آنحضرت پر ظلم کرنا جایز رکھینگے وہ تو اللہ تعالی کے نزدیک بڑے ملعون ہوونگے ۔ نشانی گواہی
۴۰ کتاب محبوب الزاہرین مصنفہ مولوی کرامت علی جونپوری خلیفہ سید احمد صاحب مطبع الطاف حسین
واقع لکھنؤ نشانی ۱۰۵ ـ ۱۰۷ ـ ۷۰ ـ ۱۲۴ ـ ۱۱ ـ ۱۴ ـ ۱۳ ـ ۳۱ ـ ۲ ـ ۳۲ ـ ۳۳ ـ ۴۳ ـ
۴۲ ـ ۶۳ ـ ۶۲ ـ ۸۱ ـ ۹۹ ـ ۱۰۸ مین دیکھو بیست وسیوم ختم پنج آیات وسیوم
میت ومصافحہ جمعہ ومعانقہ عیدین ومجلس میلاد خیر العباد وعمل اسقاط میت وغیرہ یہہ سب امور
بدعت اور ضلالت ہین چنانچہ یہہ مضمون تحقیق الکلام فی مسئلۃ البیعۃ والالہام تصنیف ابو عبد اللہ
قصوری عرف غلام علی پنجابی مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر مورخہ ۱۲۹۸ کے صفحہ ۱۵ مین مرقوم ہے
ان مسایل کی تردید وتصحیح کتب ردوہابیہ خصوصاً رسم الخیرات نشانی ۱۱ تصنیف مولانا خلیل الرحمن
مصطفی آبادی اور نشانی ۱۲ ـ ۱۸ ـ ۲۲ ـ ۳۵ ـ ۴۵ ـ ۶۱ ـ ۱۱۴ ـ ۱۰۵ ـ ۱۰۶ ـ

بیت وچہارم اسی کتاب کے صفحہ ۲۰-۲۱ مین لکھاہی کہ تاثیر اوراد و اعمال سلب امراض و افاضۂ توبۂ عاصی وتصرف خیال و آگاہی نسبت اہل اللہ واطلاع خطرات قلبیہ وکشف وقایع آئندہ و دیگر تصرفات اولیاء اللہ وکشف قبور وکشف ارواح وتعویذات وطریق دفع بلیات وغیرہ من اعمال المشایخ الصّوفیہ سب شرک اور بدعت ہین اور خلاف حدیث وسنت (کتاب صراط المستقیم مین حال آنکہ مولوی اسماعیل نے کشف قبور وسلب امراض وافاضۂ توبۂ عاصی وتصرف خیال و وآگاہی نسبت اہل اللہ واطلاع خطرات قلبیہ وکشف وقایع آئندہ وغیرہ اپنے پیر ومرشد سید احمد صاحب کے اوصاف مین ثابت کیاہی اگر یہہ سچ ہین تو وُہ جھوٹھا ہی اگر وہ سچّا ہی تو یہہ جھوٹھے ہین حقیقتاً دُونون سچے ہونے مین کیا شبہ ہی اور نشانی ۱۵ کتاب احقاق مصنفہ مولوی کرامت علی جونپوری خلیفہ سید احمد صاحب وحصن الحصین وحرزالامان ومفاتیح الجنان وفتوح الاوراد وقول الجمیل مصنفہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ومزرع الحسنات شرح دلائل الخیرات وغیرہ دیکھو — بیت وپنجم اسی کتاب کے صفحہ ۲۸ مین بعد انکار ورد بیعت صوفیہ کہ سب شرک و بدعت مصنف کے نزدیک ہین لکھتاہی کہ بہت بڑا استدلال اس بیعت کے حرام ہونے پر یہہ ہی کہ بیعت مروجہ یعنے پیری مریدی سے دین اسلام مین اس قدر فتور اور فسادات پڑے ہین کہ جن کا شمار امکان سے باہر ہی شرک فی الوہیّت وشرک فی الربوبیّت وشرک فی الدّعا جسقدر اقسام شرک کے ہین سب اسی سے پیدا ہوئے ہین سچ پوچھو تو یہی بیعت مروجہ باعث ہوتی ہی کلمات کفریہ واعتقادات حلولیہ کی جسکو فنا فی اللہ اور فنا فی الشیخ سے تاویل کرتے ہین انتہی — مقام حیرت اور جائے عبرت ہی کہ اس شخص نے بتقلید نفس پلید بلکہ باتباع شیخ نجدی وخبث یزید کے حضرات صوفیہ کرام کی شان موفور الاحسان مین کیسی کیسی صریح بے ادبیان کی ہین گویا گالیان دی ہین منتقم حقیقی دانا بیناہی اُسکا بدلا لیوے اور انکو ہدایت دیوے بیت وششم اسی کتاب کے صفحہ ۳۳ مین لکھاہی کہ درود مستغاث اور دلایل الخیرات وکبریت احمر ودرود اکبر وغیرہ کتب درود سب بے اصل اور محض اختراعی ہین بلکہ یہہ درود ہی نہین انتہی —

خدا بچاوے ایسے خیالات واہیہ اور مقولات بیہودہ سے کہ بالکل خباثت دلی اور عداوت قلبی آنحضرتؐ سے صاف معلوم ہوتی ہی اس قصوری کے عقل کا قصور ہی جو شان انبیا و اولیا میں ایسے بے باک کلام کرتا ہی بیست و ہفتم اس کتاب کے صفحہ ۱۴۰ - ۱۴۱ مین فرط محبت عقلی کو آنحضرتؐ کے ساتھہ شرک لکھا ہی اور آپکے ساتھہ جو زیادہ محبت رکھے اور آپ کی صفت و ثنا کرے اوس کو مشرک کہا ہی نعوذ باللہ اور اُسی بنا پر صفحہ ۱۴۳ مین حضرت مولانا نظام الدین گنجوی رح کو مشرک لکھدیا ہی کہ اُنھون نے بہ سبب فرط محبت کے سکندر نامہ مین یہہ بیت نعتیہ معراج کے بیان مین لکھی ہی بیت ؎ چہ گویم کہ عیسیٰ بموکب روان　　بہار و بیش خضر و موسیٰ دوان کیونکہ پیغمبرون کی توہین و حقارت اسمین ثابت ہوتی ہی اور یہہ کفر ہی - حالانکہ بنظر انصاف بغیر اعتساف اگر غور سے دیکھا جاوے تو ایسے سید المرسلین خاتم النبیینؐ کی سواری معراج کے ساتھہ جلو مین ہونا پیغمبرون کا موجب کمال تعظیم اہل موکب ہی اور اُس صاحب لی مع اللہ کے ہمراہ چلنا ہمراہیونکو باعث فخر و نہایت تکریم کا سبب ہی اور احادیث سے ثابت ہی کہ معراج کی شب کو آپ بمقام مسجد اقصٰے سب پیغمبرونکے امام ہوئے تھے اور سبھون نے آپکے پیچھے اقتدا کی تھی اور نماز پڑھی تھی اسی طرح سے آسمانون مین بھی ملایکہ مقرب اور انبیاء مرسل نے آپ کی تعظیم کے لئے استقبال کرکے ملاقات کی اور اپنی اپنی حد اختیار تک آنحضرتؐ کے ہمراہ رہے اسمین تو کوئی پیغمبرونکی توہین و تحقیر نہ ہوئی پھر یہہ لوگ اب تک شرک و کفر کے معنے سمجھنے ہی نہین ایسے بڑے ولی کامل کو تہمت کفر لگا دی نعوذ باللہ منہا - ہان البتہ بزرگی و سرداری خاتم المرسلینؐ کی سب پر ظاہر اور ثابت ہوتی ہی اسمین کیا قباحت ہی کہ خود حق تعالیٰ نے آپکو سارے پیغمبرون کا سردار اور بادشاہ بناکر بھیجا ہی اور سب اہل اسلام کا بھی یہی اعتقاد ہی کہ آپ افضل الانبیاء خاتم النبیین اور سید المرسلین ہین پس اس شعر کے سبب حضرت نظامی کو مشرک کہنا قصوری صاحب کی عقل کا قصور ہی اور دماغ مین بالکل فتور ہی (مصداق آیہ کریمہ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بیست و ہشتم اسی کتاب کے صفحہ ۵ مین لکھا ہی کہ الہام فقط دل کے خیال کو کہتے ہین خواہ خدا کی طرف سے ہو

خواہ شیطان کی جانب سے خواہ وہ خیر ہو خواہ شر ہوا ور الہام ہر ایک کو ہوتا ہے مکھی سے لے
انسان تک اور کافر سے لے مسلمان تک اسمین کسی کی خصوصیت نہین ہے اس الہام کو اولیاء اللہ
کا خاصہ سمجھنا خطا ہے بلکہ ہر ایک مسلمان اولیاء اللہ ہے اور الہام کسبکا خاصہ نہین انتہی کلامہ واہ
اب کیا پوچھنا ہے کہ مکھی اور کافر مشرک کو بھی الہام ہونے لگا اور ہر مسلمان خواہ فاسق ہو خواہ
فاجر اولیاء اللہ ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ایسی سمجھ کے آدمی سے خدا بچاوے
اور کسی مسلمان کو اونکے دام وسوسہ شیطانی مین نہ پھنساوے ظاہر ہے کہ وسوسہ امور شر مین شیطان
کی طرف سے ہوتا ہے اور الہام امور خیر مین رحمٰن کی جانب سے ہوتا ہے جیسا کہ علمانے بیان کیا
الالهام القاء معنیً فی القلب بطریق الفیض من الخیر لیخرج الوسوسۃ یعنے الہام وہ
ہے کہ خدا کی طرف سے معنی ڈالنا دلمین خیر سے از راہ فیض باطن کے تاکہ وسوسہ نکلجاوے بیت وہم
اسی کتاب کے صفحہ ۴۴ - ۵۴ مین لکھا ہے کہ سب افعال اور اقوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
تشریعی اور محمود نہین ہین اور عصمت مطلقہ آپ کے واسطے ثابت نہین ہے ورنہ صحابہ آپکی بعض
خطاؤن پر اعتراض نکرتے انتہی یہان تو ملا قصوری آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی خوش
عقیدہ نہین ہین اور اونکو پیغمبر معصوم نہین سمجھتا ہے اور آپکے بعض اقوال وافعال کو خلاف
شرع اور نامحمود بتاتا ہے اور انھین کی امت مین ہوکر انھین پر اعتراض جماتا ہے اور نسبت
اوسکی صحابہ کی طرف لگاتا ہے معاذ اللہ اگر کوئی بادشاہ دنیا ہوتا تو اس گستاخی اور بےادبی
کی ضرور سزا دیتا اور دائرہ اسلام سے خارج کرکے بدلا اسکا قرار واقعی لیتا خیر اب ہم ملا قصوری
کے اس قصور سراپا فسق و فجور کو منتقم حقیقی کے سپرد کرتے ہین کہ وہ اپنے حبیب پر افترا اور
اعتراض کرنیوالے کو خوب سمجھ لیگا جو چاہیگا اسکی سزا دیگا حال انکہ عقیدہ اہل سنت وجماعت کا
آنحضرت کی نسبت یہہ ہے کہ جملہ افعال واقوال آپکے محمود اور مشروع ہین اور عصمت مطلقہ آپکو
حاصل ہے سب صحابہ آپکے تابع فرمان بردار تھے کسینے آپ پر اعتراض نہین کیا بلکہ بعض معاملات
نا بطریق مشورت اور بمقتضائے مصلحت وقت کے عرض حال کرتے تھے اور آپکو ہر کام مین الہام

مطلق اور پیشوائے برحق سمجھتے تھے اور کسینے مخالفت اور عدول حکمی آپ کی نہین کی کہ اسپر یہہ آیت واضح الدلالت ناطق ہے وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا یعنے نہین لایق ہے واسطے کسی مومن کے اور نہ مومنہ کے جبکہ مقرر کردے اللہ اور اوسکا رسول کوئی کام یہہ کہ ہووے واسطے اونکے اختیار اپنے کام سے اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ اور اُسکے رسول کی سووہ بالکل گمراہ ہوگیا۔ سسی ام اسی کتاب کے صفحہ ۵۰ مین تضمین اور اقتباس قرآنی کو کفر اور ممنوع لکھا ہے اسی بنا پر حضرت شیخ سعدی و حضرت مولانا جامی اور حافظ شیرازی ایسے بزرگونکو جنکی جلالت و عظمت و ثقاہت متفق علیہ زمانہ ہے کافر بنا دیا اور اُنپر تکفیر کا فتوی لگا دیا صرف اس قصور پر کہ سعدی نے گلستان مین فرمایا **بیت** زنہار از قرین بد زنہار

وقنا ربنا عذاب النار　　　اور جامی نے زلیخا مین فرمایا **بیت**

شد از سبوحیان گردون صدا ده　　　کہ سبحان الذی اسری بعبده

اور حافظ نے فرمایا اپنے دیوان مین **فرد**　　　چشم حافظ زیر بام قصر آن حورا سرشت

شیوۂ جنات تجری تحتہا الانہار داشت　　　گویا آیات کو تضمین کر کے قرآن کو سیاق سے سے نکالکر اپنے جنس کلام سے کیون کر دیا اسواسطے کہ یہہ آیتین جس محل پر اور موقع پر نازل ہوئی تھین اُسکے خلاف یہان وارد کیا ہے ۔ حال انکہ پہلے شعر مین تضمین آیت کی نہین کیونکہ آیت تو فقط وقنا عذاب النار ہے یا فقنا عذاب النار ہے پس قصوری صاحب کا فہم قرآن مین سراسر پر قصور ہے ورنہ کبھی اسکو آیت قرار دیکر ایسے بزرگ کی تکفیر پر مستعد نہو جاتے اور یہہ سمجھنا کہ شعر جامی مین آیت سیاق سے نکلگئی صرف منشائے سوء فہمی ہے اور عقل کی کمی ہے کوئی عاقل اسکو نہ کہیگا کہ اپنے سیاق و سباق سے نکل گئی کیونکہ اس شعر کا یہی مطلب ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج مین آسمان پر پہنچے تو ملائکہ نے آپکا یہہ عروج اور مرتبہ عالی دیکھکر اس آیت کو جو خاص بیان معراج مین وارد ہے حکایۃً بطور تسبیح باریتعالی کے بعینہٖ پڑھدیا اسکا مضمون

ا دا کر دیا جیسے احادیث مین وارد ہی کہ آنحضرتؐ بوقت افتتاح صلوٰۃ آیت اِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهِيَ الخ جو خاص حضرت ابراہیم کے حق مین وارد ہی نقلاً و حکایۃً پڑھا کرتے تھے — اور علیٰ ہذا القیاس شعر حافظ مین بھی جو استعارۂ لطیف عارفانہ و تشبیہ بلیغ شاعرانہ ہی وُہ ہرگز منافی سیاق آیت کے نہین ہی جو شاعر ہی وہ اسکے مضمون باریک سے ماہر ہی اور جو قصوری ہی وہ اس نازک خیال کے فہم سے قاصر ہی — جسکو علم فصاحت و معانی و بیان مین دخل کمال ہی اور صنایع بدایع لفظی و معنوی جانتا ہی اُسکو صنعت تضمین و اقتباس کی خوبی اور ایسے عارفون کے کلام سمجھنے کی طاقت پیدا ہوتی ہی جب آدمیون کا کلام استعارات خفی و جلی نہین سمجھتے ہین سو خدا اور رسول کے کلام کو جو افصح الفصحا و ابلغ البلغا کو ہزار طرحکا غور اوسکے اشارات وکنایات پر و دلالت مجمل و مفصل پر با وجود تبحّر جمیع علوم معقول و منقول سر بجیب گریبان تحیر و تفکر مین جھکانا پڑتا ہی اور کئی تفسیر و نکو جو آجتک سیکڑون تالیف ہوگئی ہین مطالعہ کرنا ضرور ہوتا ہی کیونکہ جاہل فقط ہندی ترجمہ پرسے کیا سمجھنے ہونگے سو معلوم ہوگیا ہی پھر دعوا یہہ کہ خدا اور رسولؐ کا کلام سمجھنا آسان ہی خدا ہدایت دیوے اور مسلمانون کو اونکے شر سے بچاوے آمین — اور اسی کتاب فتح المبین کے ۴۲ صفحہ پر یہہ حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی سمعتُ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیکوننّ بین یدی السّاعۃ دَجّالون وبین یدی الدّجال کذّابون ثلاثون او اکثر فقلنا ما ایاتہم قال یا تُنکم بسنۃ لم تکونوا علیہا لیغیّروا بہا سنّتکم و دینکم فاذا رایتموا ہم فاجتنبوا و اعادوا یعنے تحقیق سنا مین نے آنحضرتؐ سے کہ فرماتے تھے کہ قریب قیامت کے آخر زمانے مین نکلینگے دجّا اور قریب زمانہ دجال کے نکلیگا ایک چھوٹا فرقہ تیس آدمیون کا یا زیادہ کا ظاہر ہوگا سو عرض کیا ہمنے یا رسول اللہؐ کیا علامتین ہین اُس فرقۂ کذّاب کی فرمایا لاوینگے وُہ نئی حدیثین یعنے سکھاوینگے کو نیا طریقہ کہ تم اس طریق پر نہوکے اور اُسکو سنت کہکے تمکو دھوکا دینگے تا بدل دین اُسکا یعنے ... را دین اسلام کہ جسپر تم عمل کرتے ہو جب دیکھو تم اُس قوم کذّاب کو تو دور رہو اُس سے اور ... دنکو

غیر مقلدین کے عملیات

فصل پانزدہم

دین اسلام کا دشمن جانو

فتح المبین محی کشف مکاید غیر مقلدین کے صفحہ ۴۶۲ مین بیان کئے ہین بالکل اہل سنت وجماعت سے مخالف ہین کیونکہ شوکانی معتزلہ کو اپنا امام بنا کر اوسکی تصنیفات کا ترجمہ بنام طریقہ محمدیہ اردو مین نواب صدیق حسن خان نے بنواکر مطبع فاروقی واقع دہلی مین چھپوا دیا نذیر حسین کی بھی شرح دستخط اسپر یون ہے کہ موحدین بیدھڑک اسپر عمل کرین اور نواب مترجم اُسکے دیباچہ مین لکھتے ہین کہ متبع سنت آنکھہ بند کر کر اوسپر عمل کرین اور اپنی اولاد اور بی بیون کو پڑھاوین۔ اور یہی مضمون کتاب بنام فتح المغیث بفقہ الحدیث مطبوعہ مطبع صدیقی لاہور کے صفحہ ۵ مین مندرج ہے یہہ وہی کتاب طریقہ محمدیہ ہے کہ جسکا نام بدلکر نواب بھوپال نے دوبارہ سہ بارہ بھوپال و لاہور مین چھپوا دیا ہے اوّل یہہ کہ پانی اگرچہ نہایت قلیل ہو نجاست پڑنیسے ناپاک نہین ہوتا جب تک رنگ و بو مزہ اُسکا نہ بدلے ۔ دویم کسی کوئین مین سوّر کتا یا بلّی ڈوب مرے کہ جس سے پانی کے اوصاف ثلاثہ مین تغیر نہ آیا ہو یا ایک لوٹے یا گھڑے مین بول یا شراب یا کوئی نجس چیز گرے رنگ و بو مزہ مین نہ بدلے یا سوّر یا کتّے نے منہہ ڈالا ہو تو وہ پانی پاک ہے اور پاک کرنیوالا ہے کھانا پینا وضو کرنا سب جایز ہے ۔ سیوم فتح المغیث کے صفحہ ۱۵ مین لکھا ہے کہ زکوٰۃ واجب نہین مگر اونٹ گائے بکری مین اور اموال تجارت مین بھی زکوٰۃ نہین اور بھینس بھیڑ وغیرہ جانورون مین اور سونے چاندی کے زیور مین بھی زکوٰۃ نہین اگرچہ لاکھون کرورون روپئے کا مال ہو چہارم پیشاب کے بعد کلوخ لینا بدعت ضلالت ہے پنجم تیرہ رکعت زیادہ نوافل پڑھنا اور تہائی رات سے زیادہ عبادت مین جاگنا بدعت مذمومہ ہے ششم سوتیلی خالہ یعنے جسکا باپ ایک اور مان جدا جدا ہو اُس کو بھانجے سے نکاح کرنا درست ہے ہفتم درصورت جماع بلا انزال بغیر غسل نماز ادا کرنا جایز ہے ہشتم چاندی کے زیورات مرد کے لئے پہننا درست ہے نہم مطلقہ ثلاثہ کو بغیر حلالہ کے نکاح کر لینا پہلے شوہر سے جایز ہے دہم ختم نبوت کا صریح انکار کتاب نصر المومنین مصنفہ ملا صدالو پشاوری شاگرد نذیر حسین نے کیا ہے یازدہم اکل شحم خنزیر و پنیر مایہ خوخ منسوب کیا ہے

آنحضرت و اہل بیت و صحابہ کی طرف ہذا بہتان عظیم وغیر ذلک من القبائح التی
لایحسن ذکرہا فی ہذا المقام دیکھنے والے کی تسلی کو نمونہ از خروارے بس ہے اس کتاب میں
اکسواٹھائیس ملا کر بدغیر مقلدین کے کھولدئے ہیں اور بہایت تہذیب سے جواب ہر سوال کا لکھے ہیں
مقلدین کو حصن حصین ہے خدا جزا خیر دیوے یہہ مسایل تمام خارجیہ کی مذہب کی کتابوں سے لکھے
ہیں جو اہل سنت و جماعت کے نزدیک باطل ہیں چنانچہ عقود الجواہر میں مرقوم ہے وقد روی
عن حماد بن زید یقول سمعت ایوب السختیانی وقد ذکر عندہ ابو حنیفۃ بنقص
فقال یریدون ان یطفؤا نور اللہ بافواہہم ویابی اللہ الا ان یتم نورہ وقد راینا
مذاہب جماعۃ ممن تکلم فی ابی حنیفۃ قد ذہبت واضمحلت ومذہب ابی حنیفۃ
باقی الی یوم القیمۃ وکلما قدم ازداد نورا وبرکۃ والناس الآن مطبقون علی ان اصحب
السنۃ والجماعۃ ہم اہل المذاہب الاربعۃ مثل ابی حنیفۃ ومالک والشافعی واحمد
وکل من تکلم فی مذہب ابی حنیفۃ درس مذہبہ حتی لا یعرف ومذہب ابی حنیفۃ
باق ملاء الارض شرقہا وغربہا واکثر الناس علیہ انتہی ملخصا

فصل شانزدہم

فتح المبین صفحہ ۳۴۳ میں فتوائے جامع الشواہد فی اخراج الوہابین عن المساجد مرقوم ہے جس پر
اکسواسی علمائے ہند کی دستخط و مہریں ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے اہل سنت و جماعت اس مسئلہ میں کہ یہہ گروہ وہابین غیر مقلدین لا مذہب
جنکا عقیدہ اور عمل اوپر بیان ہوا مثل اور فرقہ ضالہ کے اہل سنت و جماعت سے خارج ہیں یا
نہیں اور یہہ مقلدین کو اونکے ساتھہ مخالطت و مجالست کرنی اور ان کو اپنی مسجدوں میں باوجود
خوف فساد کے آنے دینا درست ہے یا نہیں ۔ اور ایسے غیر مقلد شخص کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا
ہے بینوا بالتفصیل وتوجروا باجر الجزیل الجواب ہو اللہ ملہم بالحق والصواب
یہہ فرقہ وہابیہ غیر مقلدین لا مذہب جنکا عقیدہ مذکور ہوا مثل فرقہ ضالہ کے اہل سنت و جماعت
سے خارج ہیں بلکہ رافضی خارجی و معتزلہ سے بھی بدتر ہیں وہ تو صحابہ و اہل بیت کی شان میں

گفتگو کرتے ہین اور یہہ تو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عداوت اور نافرمانی کرتے ہین ۔ ایسے لوگون سے مخالطت و مجالست نہ کرنا اور اونکو اپنی مساجد مین آنے نہ دینا اونکے پیچھے نماز نہین پڑھنا کہ شرعًا ممنوع ہے اور باعث خوف فتنہ دین ہے صواعق مین مرقوم ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰہَ اخْتَارَنِیْ وَاخْتَارَلِیْ اَصْحَابِیْ فَجَعَلَہُمْ اَنْصَارِیْ وَاَصْہَارِیْ وَاِنَّہٗ سَیَجِیْ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یَنْقُصُوْنَہُمْ فَلَا تُوَاکِلُوْہُمْ وَلَا تُشَارِبُوْہُمْ وَلَا تُنَاکِحُوْہُمْ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَہُمْ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَیْہِمْ انتہی یعنے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے اختیار کیا میرے واسطے میرے صحابہ کو پس گردانا اون لوگون کو انصار اور سسرال میری اور بیشک قریب ہے کہ آخر زمانے مین ایک قوم ایسی آویگی کہ حقیر جانینگے اونکو سو کھانا پینا اور آپسمین اُنکے ساتھ نکاح کرنا چھوڑ دو اور نہ نماز پڑھو ساتھ اونکے اور نہ اُنکے جنازے پر ۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مِثْلُ اَہْلِ بَیْتِیْ کَسَفِیْنَۃِ نُوْحٍ مَنْ رَکِبَہَا نَجٰی وَمَنْ تَخَلَّفَ ہَلَکَ یعنے میری اہل بیت جیسی نوح کی کشتی ہے جسنے اوسکو قایم پکڑا نجات پایا اور جسنے اُنسے خلاف کیا ہلاک ہوا ۔ حقایق تنزیل مین لکھا ہے من صح ایمانہ واخلص توحیدہ فانہ لا یوانس الی المبتدع ولا یجالسہ ولا یواکلہ الخ یعنے مرد صحیح الایمان وہ ہے کہ بتدع کے ساتھ اُنس نہ کرے کھانے پینے مین اونکے ساتھ مجالست نہ کرے الخ طحطاوی مین لکھا ہے ہذہ الطایفۃ الناجیۃ قد اجتمعت الیوم فی مذاہب الاربعۃ وہم الحنفیون والمالکیون والشافعیون والحنبلیون ومن کان خارجًا من ہذہ المذاہب الاربعۃ فی ذلک الزمان فہو من اہل البدعۃ والنار انتہی یعنے گروہ نجات پانیوالا جمع ہے آجکے دن چارون مذہب مین حنفی اور شافعی اور مالکی اور حنبلی ہین اور جو شخص ان چارون مذہب سے اس زمانہ مین خارج ہوا ہو وہ بدعتی اور دوزخی ہے ۔ پس جب لامذہب غیر مقلدین مثل خارجیون کے ٹھہرے وحکم الخوارج عند جمہور الفقہاء والمحدثین حکم البغاۃ وذہب بعض

المحدثین الی کفرھم یعنے حکم خارجیون کا نزدیک علماء محدثین کے و فقہائے مقلدین کے حکم باغیون کا ہی اور بعض محدثین نے تو انکے کفر کا حکم دیا ہی ہرگز انکے پیچھے نماز جایز نہین ـ قاضی شیخ احمد و قاضی محمد عادل اہل دہلی کی مہرین ہین ـ مولوی محمد علی کی شرح و دستخط ایسا شخص گروہ اہل سنت وجماعت سے خارج ہی اور نماز اوسکے پیچھے نہ پڑھنا چاہیئے ـ شرح دستخط مولوی محمد عبداللہ الحسینی مجیب لبیب نے جو مسایل و احکام غیر مقلدین کے واسطے جو اہل سنت وجماعت سے خارج ہوئے ہین اور بطور دلیل اونکی کتابون سے اونکے عقیدے و اعمال لکھے ہین انمین سے بعض احکام اونکی بعض کتابون مین راقم نے بھی دیکھا ہی غیر مقلدین کے مسایل مخترعہ و احکام مبتدعہ بلاشبہ قابل رد و انکار ہین کہ اونمین سے بعضے موجب کفر اور بعض موجب فسق و ابتداع اور عموماً یہہ سب احکام اہل سنت وجماعت کے نزدیک محض لغو اور بے اعتبار ہین ایسے عقیدے و احکام کا معتقد و ملتزم بلاشبہ اہل سنت وجماعت سے خارج ہی تو اوسکے پیچھے اہل سنت وجماعت کو نماز پڑھنا جایز نہین اور ایسے شخص کے آنے سے مسجد مین فتنہ و فساد پیدا ہوتا ہی تو اوسکو مسجد مین آنے سے منع کرنا بہتر ہی واللہ اعلم کتبہ محمد عبداللہ الحسینی الواسطی البلگرامی مدرس مدرسۂ عربی دہلی ـ شرح دستخط حافظ فتح محمد الفاروقی دہلوی فی الواقع اس فرقۂ لامذہب کو کہ جنکے عقاید موافق تحریر مفتی تحریر ہین اہل سنت وجماعت سے خارج سمجھنا اور اونکے پیچھے نماز نہ پڑھنا اور بسبب فتنہ و فساد کے مسجد مین آنے نہ دینا ـ شرح دستخط مولوی عبدالرحمن پانی پتی تخمیناً چھیالیس سال سے ۱۲۵۴ سنہ سے تا سنہ ۱۳۰۰ تک اس فرقہ کو خوب دیکھا مسایل مندرجہ فتوائے ہذا کے سوا اور بھی بڑی بڑی مخالفت حدیث پر یہہ فرقہ جری ہوئے کی ہی مولانا اسحاق صاحب مرحوم ملا انکو وعظ مین ضال اور مضل وعظ مین فرمایا کرتے تھے اور یہہ لوگ باہر نکلکر ایسا کہتے تھے مولانا اسحاق صاحب کا مذہب وہی ہی جو ہمارا ہی وہ ظاہر مین اسطرحسے کہ [illegible] کرتے تھے بعضے تقیہ کرتے ہین اسی طرح یہہ لوگ ہر عالم دیندار کو ہم مذہب اپنا بتلا کر دین ایسے

اور قرآن و حدیث سے منحرف کرتے ہیں اُنکے دین محمدی سے مخالف ہونے اور سنت و جماعت
کے مخالف ہونے میں کچھ شک و شبہ نہیں ہے جیسے روافض و خوارج کے پیچھے نماز پڑھنی [illegible]
ہی انکے پیچھے نماز پڑھنی ہے اور ان کی امامت جائز نہیں تفصیل طول ہے — شرح و دستخط مولوی
عبد الرحمن دہلوی یہہ فرقہ غیر مقلدین بیشک خارج اہل سنت و جماعت سے ہے [illegible]
کرنی ایسی ہی جیسی اہل ہوا و اہل بدعت سے امامت اونکی جائز نہیں کیونکہ [illegible] تاویلات
اونکے مخالف حدیث اور قرآن کے ہیں شرح دستخط مولوی عبد السلام الکشمیری وطنا
والحنفی مذہبا والچشتی المحمدی مشربا بتحقیق مفتن در مسجد بحکم الفتنة اشد من القتل یعنی
فتنہ کرنا قتل کرنے سے زیادہ گناہ کا کام ہے لایق اخراج کردن از مسجد است زیرا کہ فرقہ اینہا
متشابہات اند مثل آیات محکمات میدانند چنانچہ نواب بھوپال در رسالہ احتوا فی الاستوا
مرقوم کردہ حال آنکہ وما یعلم تاویلہ الا اللہ ثابت ہے یعنے آیات متشابہات کی تاویل
کوئی نہیں جانتا سوائے خدا تعالی کے پس بمصداق من فسر القرآن برأیہ فلیتبوأ مقعدہ
من النار گردیدہ یعنے جسنے اپنی رائے سے آیت قرآن کی تفسیر کیا تو اپنا مقام جہنم میں بنایا و نیز منکرین اجماع
وقیاس اند و مجتہدین را بد میگویند و مقلدین را مشرک میدانند و نیز کتمان عقیدہ باطلہ خود عند
ظہور الحق میکنند — اسی طرح کتاب میں علمائے رامپور و لدھیانہ و دیوبند و امرتسر و لکھنؤ و
جونپور و کانپور و بریلی و بدایون و سہارنپور و مرادآباد و شہر دہلی و پیلی بھیت و لاہور و بنگالہ
و کلکتہ وغیرہ وغیرہ اکیاسی مہریں و دستخط ہیں

فصل ہفدہم

گواہی نشانی ۱۲۳ کتاب ما احسن الادلة القویة لدفع الحیل الوہابیة مصنفہ عمدة العلماء
الزمان زبدة الفضلاء ہندوستان جامع العلوم معقول و منقول واقف غوامض فروع
و اصول مولانا مولوی عبد القادر مدرس ہوگلی کالج سلمہ اللہ تعالی اسکے صفحہ ۱۳۲ میں
سے چند سوال و جواب کا منتخب یہہ ہے فصل سوم در جواب ہفت سوالات مولوی گوہر علی
صاحب علیگڈہ جناب حضرت گوہر علی صاحب علی گڈھی — آپکی اگست مہینے کی نوین

کی تحریر جو اخبار دارالسلطنتہ مین لکھی ہوئی ہے کسی صاحب نے بلا پتہ کے دکھاؤ اور مجھکو جواب دینے پر اسکے مجبور کیا ۔ جسمین مین نے آپکی عقل کا ثبوت جب تحریر سے پورا پایا کیونکہ آپنے اسکے آخر مین یہہ جملہ لکھا ہے ۔ جواب دیجئے اگر سچے دلواے ہو ورنہ حنفی پھر کبھی جرات نہ کرین ۔ آپنے اپنے سوالات کے جواب دینے کا نام دلیری رکھا اسلئے ماشا اللہ دارالسلطنتہ نے دلیری سے جواب باصواب دیا ہے حضرت دلیری کے لفظ سے ڈرا کر سوال کرنا اور جواب شافی پاکر بھی متنبہ نہوناکیسے یہہ کیسی دلیری ہے ۔ یہ دلیری کیا تو نہین بلکہ ریاکاری ہے خیر آپ عمل کیجئے یا نہ کیجئے ہم کو کچھ اسکی پروا نہین ہے ۔ حضرت آپکے سوالات مجمل کو مفصل کرکے ہر سوال کا جواب دیا انکی اثبات کی نظر سے دیکھئے اعتساف نہ فرمائیے ۔ پہلا سوال حنفی کے نزدیک سنت ادا کرنے والون سے کیون بغض پیدا ہوگیا

الجواب ہرگز حنفیونکو سنت ادا کرنیوالون سے بغض نہین تھا نہ ہوا نہ ہوگا یہہ فقط آپکا دھوکا دینا اور حمقا وجہلا کو بگاڑنا ہے اور لطایف الحیل سے انکو دام تزویر مین پھنسانا ہے ۔ ہان چند ان ہواپرستون اور شیخ نجدی کے مقلدون سے جو ائمہ اربعہ کرام کی تقلید چھوڑکر نجدیہ وظاہریہ ومجسمیہ ومعتزلہ کی تقلید اختیار کرتے ہین اور مجتہدین عظام اور مقلدین ذوالاحترام کو بدلایل چند اقوال منتخبہ بلا ان کے اور شرک فی الرسالہ وشرک فی العادۃ کے دعوے سے مشرک کہتے ہین خصوصاً امام الاعظم رح کی شان مین نا ملایم کلام کرتے ہین اور خدعاً سنت کے نام سے غیر سنت پر عمل کرتے ہین اور کرنے کی ترغیب دیتے ہین اور اکثرون نے شراب کو شربت انار کہکر نوشجان فرمایا ہے اور لطایف الحیل سے مثل عبداللہ بن سبا یہودی کی ملت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو خاک مین ملانا چاہتے گویا انہین لوگون کی شان مین شیخ سعدی علیہ الرحمہ کی منطبق حال یہہ ابیات ہین

ابیات

زہے جو فروشانِ گندم نما
جہان گرد شب کوک خرمن گدا
سوئے مسجد آوردہ دکّان کید
کہ در خانہ کمتر توان کرد صید
نہ پرہیزگار و نہ دانشور اند

همین بس که دنیا بدین می خرند　　عبائے بلا لانه در تن کنند
بدخل حبش جامه زن کنند　　ز سنت نه بینی در ایشان اثر
بجز خواب پیشین و نان سحر　　البتہ بغض وعناد رکھتے ہین حتی کہ اس

حدیث شریف کے موافق عین ایمان سمجھتے ہین قال النبیّ صلی اللہ علیه وسلم مَن رَأی مِنکُمْ
مُنکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذٰلِکَ
اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ اخرجہ الخمسة الا البخاری کذا فی التیسیر یعنے جسنے تم مین سے دیکھا
منکر کو پس لازم ہی کہ اپنے ہاتھ سے اسکو مٹاوے پس اگر اتنی طاقت نہین تو زبان سے اوسکو
مٹاوے پس اگر اتنی بھی طاقت نہین تو اپنے دل سے اس سے بیزار ہو جاوے اور یہہ بہت ضعیف
درجہ ایمان والے کا ہی بخاری کے سوائے پانچون کتابون مین ہی چنانچہ تیسیر الاصول مین لکھا ہی
۔ ابی حضرت جب یہہ لوگ منکر قرآن و حدیث کے اور اجماع و قیاس کے ہوئے ہین بزرگان
دین کو بد کہتے ہین اور خود بریہہ مادہ بغض کا ٹھہرا ہی تب حنفیون کے دلون مین بھی حدیث
مذکور کے موافق بغض پیدا ہو گیا الحبّ للہ والبغضُ للہ اب تو یہہ امر امر شرعی ٹھہرا پھر
امر شرعی مین مذمت کی کیا وجہہ ۔ کیا خوب الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے ۔ ابحضرت پھر ایسے
لوگون کا سنت اور عمل بالحدیث کا دعا کرنا کیسا جیسا نادان کے پاس ملمع کو سونا اور سونے کو
ظاہر کرنا **بیت** بدین ای فرومایہ دنیا مخر　جو خر بانجیل عیسیٰ مخر　خواہ نخواہ
سنت کا نام لیتے ہین اور حقیقت مین کسکی سنت ادا کرتے ہین کچھہ غور فرمائیے ۔ ابحضرت یہہ
سنت ادا کرنے کی بات نہین بلکہ سنت کی بربادی کی پہلی جھلکی ہی کہ یہہ نرالی ادا آپنے شیخ نجدی
سے سیکھی ہی نہین تو آپ جس مولفات بعد خیر القرون سے یعنے صحاح وغیرہ کے تکیہ پر یہہ شور و
شغب غل و دھمک کر رہے ہین اور دھوکے سے ملمع کی چمک دکھا رہے ہین اسمین بھی تو
یہہ حدیثین ہین اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ ۔ عَلَیْکُمْ بِالسَّوَادِ الْاَعْظَمِ ۔ عَلَیْکُمْ بِالْجَمَاعَةِ
اَیْدُ اللہِ عَلَی الْجَمَاعَةِ ۔ لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَةِ لکھی ہوئی ہین پھر کیون اس سنت کو

ایک کی نسبت طرف … بلکہ یہہ نسبت بھی ان تینون مین بخوبی پائی جاتی ہے کیونکہ ایک
کی نسبت طرف چار … چار کی نسبت طرف رسول کے اور رسول کی نسبت طرف جو شخص
کہ کیسی جیسی … کی نسبت … اب آپ غور فرمایئے کہ … ائمہ کی تقلید
آپ کرتے ہین عدد وشمار مین جو شخص بھی … ہونگے اور عدد وشمار ائمہ کے دس بیس سے
زاید ہو جاینگے تب ایک اور چار کی نسبت بھی اسمین باقی نہ رہی - پھر آپ کی یہہ تقریر کہ ہر ایک
کی تقلید ہونی چاہئے - گرد وغبار کیطرح اڑ گئے - برباد ہو گئے خاک مین مل گئے - اب آپ اس
بات سے مفصل بیان فرمایئے ائمہ اربعہ کی مذمت کرتے ہین یہی بات آپ مین بھی آتی کہ بعضیت
مین دونون کی برابری ثابت ہوی خذوا هذا او لودوا انفسكم ولا تلوموا غيركم فان جوا
الينا فتبيعوا والا فتهلكوا چوتھا سوال یہہ ہے چارون کو اللہ نے مقبول جہان کیا تو چاہئے کبھی
امام اعظم کے مسایل پر عمل کرین کبھی امام شافعی کے کبھی امام مالک کے کبھی امام احمد حنبل کے یہہ کیا
ضرور ہے آپ لوگون نے امام اعظم ہی کو بزرگ مان رکھا ہے اسکا کیا سبب ہے الجواب
اگر چارون ائمہ مقبول خدا ہونے کے سبب سے چارونکے مسائل پر ہر شخص کو عمل کرنا لازم ہوتا
تو ہر امت کو ہر چار کتاب آسمانی توراۃ زبور انجیل فرقان یا ہر انبیا کے احکام پر عمل کرنا واجب
ہوتا اگر ایک کو افضل جانکر تقلید کرنے سے دوسرون کا بطلان لازم ہوتا تو ہرگز وہر آئینہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رض کو امامت سے باز رکھکر حضرت ابوبکر صدیق رض کو افضل جانکر امامت
کا حکم صادر نفرماتے - کیا اس خصوصیت امامت سے باقی صحابہ کی صحابیت باقی رہی ویسا
ایک امام کی تقلید کی خصوصیت سے باقی امامون کی امامت باقی وقایم رہی - جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے عشرہ مبشرہ مین سے ایک کو تفضیل دیا تب ہم نے بھی اگر ائمہ اربعہ مین سے
ایک کو وہی فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بقولہ تعالی اتبعوا احسن ما انزل الیکم
سے تفضیل دیا تو کیا قصور کیا کہ آپنے ملامت کا جھنڈا اڑایا اور اگر تقلید شخصی واجب نہوتی تو
قرآن مین یہہ آیت ثم اوحینا الیک ان اتبع ملة ابراهيم حنيفا نازل نہوتی کیونکہ

کل انبیا اپنی اپنی نبوت مین محق وصادق تھے مع ہذا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت کے اتباع کرنے کو فرمایا۔ نہیہ حدیث حضرت عایشہؓ سے مروی ہوئی عن عایشۃ رض قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینبغی لقوم فیھم ابو بکر ان یومھم غیرہ رواہ الترمذی کذا فی مشکوٰۃ نہ یہہ حدیث ابن عمرؓ سے شہرت پائی عن ابن عمر رض قال کنا فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نعدل بابی بکر ثم عمر ثم عثمان ثم نترک اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نفاضل بینھم رواہ البخاری وفی روایۃ لابی داؤد قال کنا نقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حی افضل امۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعدہ ابو بکر ثم عمر ثم عثمان کذا فی المشکوٰۃ اور آپ جو فرماتے ہین کہ کبھی اسکی تقلید کرنی چاہیئے اور کبھی اسکی تقلید کرنی چاہیئے یہہ بات بہت بری ہے۔ کیونکہ اسمین تلہی لازم آتی ہے اور خواہش نفس کی تقلید کرنی پڑتی ہے اور تلہی تو بالاتفاق علما حرام ہے اور تقلید نفس کی تو ان النفس لامارۃ بالسوء سے منہی عنہ ہے اے حضرت آخر آپ کسی نہ کسی کی تقلید تو کیجیئگا تامل وغور سے دیکھیے کسکی تقلید کیجیئگا اپنے نفس کی یا غیر کی صورت اول مین خاصہ شیطان یعنے خناس الذی یوسوس فی صدور الناس ہنیگا صورت ثانی مین ایک کی یا سارے کی۔ ایک کی تو ہمارا مقال۔ سارے کی تو محال اور بعضیت مین دونون کا ایک حال پھر دیکھیے تو نتیجہ ملامت کا کیا مآل اور کسی مین کسی کی تقلید کرنی شیطانون اور منافقون کا خصال زیادہ اس مین کیا قیل وقال پس یہی ہے حرمت عدم تقلید شخصی پر دال۔ اور کل ائمہ کو خاطی وبے ادب سمجھکر کسیکی کسی مسئلہ مین تقلید کرنا گویا آپکو لقمان حکیم سمجھنا کہ اُسنے خاطی وبے ادبون کے افعال واقوال مین یہی عمل کیا اسلئے یہہ کلام لقمان را پرسید ند کہ ادب از کہ آموختی گفت از بی ادبان۔ مشہور ہوا۔ اسی طرح سے آپنے بعضے قول ائمہ کو موافق خواہش نفس کے پسند کیا اور بعض کو مہمل جانکر ناپسند کیا اور طرح دیا اور اُسکا نام آپنے ہدایت اور مذہب ٹھہرایا یہہ ہدایت آپ کی عین ضلالت ہے کیونکہ آپنے تقلید کی ائمہ کی بلکہ نفس کی کی اور نفس واحد ہے تب ہم اور آپ تقلید شخصی مین مساوی ٹھہرے

لیکن فرق یہہ ہے کہ ہم نے امام الائمہ تابعی خیر القرون کی تقلید کی اور آپنے نفس و شیطان کی العیاذ باللہ ۔ اور امام اعظم صاحب ہی کو اعظم و بزرگ جان رکھنے کی وجہہ یہہ ہے کہ ان کی بزرگی اور افضلیت پر ائمہ ثلثہ وغیرہم متفق ہین اس وجہ سے کہ انکی پیدایش علی الاختلاف روایات سنہ ۶۱ یا سنہ ۸۰ ہجری مین ہوئی اسلئے بحدیث خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یجی قوم تستبق شہادۃ احدہم یمینہ ویمینہ شہادتہ وفی روایۃ ثم یظہر الکذب وفی روایۃ ثم یفشوا الکذب الخ ۔ زمان مبشر بالخیر ہین یعنے زمان ثم ثانی ہین اونکی پرورش ہوئی اور اسوقت کے دین خالص کی اونکو تعلیم ملی کہ صدہا صحابہ کبار و دیگر تابعین ابرار کی صحبت انھون نے اُٹھائی ۔ بناءً علیہ تابعیت اُنکی ثابت ہوئی اور اسی تابعیت سے اُن کی افضلیت متحقق ہوئی ۔ چونکہ اور کسی امام کی ایسی پیدایش نہوئی یہہ فضیلت اونکو ملی اس وجہ سے اعظمیت کی خصوصیت انہین مین آگئی پھر بعض معاندین کے طعن و تشنیع سے انکے اور انکے مقلدین کا کیا بال بنکا ہوگا ۔ بلکہ وُہ خود بحدیث ملعون من ضار مؤمنا او مکر بہ ۔ اور بحدیث من ضار مؤمنا ضار اللہ تعالی الخ اخرجہما الترمذی جہنم کے جنجال مین پڑیگا **بیت**

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ۔ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

پانچوان سوال ۔ اس حضرت یہہ سوال کرنا تھا دم بخود ہوکے رہگئے بلکہ بہانہ کرکے دُم دباکے بھاگے **الجواب** حضرت گستاخی معاف کیا آپکے لوگونکو دُم بھی ہوتی ہے ورنہ آپ کے خصم نے دُم کہان سے پائی کہ دُم دباکر بھاگا یہہ صفت اُس کتے کی ہے جو دوسرے کُتّے بلند دمدار سے مغلوب ہوکر دُم دباکر بھاگتا ہے پھر کہئے کہ دمدار کُتّا کون ہُوا ۔ **لاحول ولا قوۃ الا باللہ** حضرت مسلمانون کو کتا بنانا کیا دینداری کی بات ہے یا بربادیِ ملت یا عداوت کی گھات ہے اور ہمارا جو کچھ لکھنا البادی اظلم اور ستم بر ستم پیشہ عدل ست و داد پر عمل کرنا ہو چھٹا سوال میرے سوال کا جواب خود دیجئے یا کسی سے دلوائیے **الجواب** ایک مرتبہ آپنے اپنے سوال کا جواب بذریعہ اخبار دار السلطنۃ پایا اب مجھسے بھی یہہ جواب لیجئے

ساتوان سوال یہہ معاملہ دین و مذہب کا ہی جواب اسکا ثواب سے خالی نہ ہوگا
الجواب ان معاملہ دین کا ہی اگر دینداری سے حق طلبی کا مناظرہ کرے ملاسنہ و مجادلہ کا نام معاملہ دینداری نہین بلکہ اُنکے مرتکبون کو حسب نصّین عذاب ہی دلیل ہر ایک کی تذکرۃ المذاہب مذکورہ مین دیکھنا

فصل ہجدہم گواہی اسی کتاب کی ثانی ۱۲۴۳ کی فصل اوّل مین کسی غیر مقلد دہلوی نے اپنا نام چھپا کر سوالات کئے اُس مصنف موصوف سلمہ اللہ تعالی نے تیرہ سوالون کے جواب باصواب دئے ہین گویا کرشمہ علمی ظاہر کیا ہی جواب نترکی بترکی اس مقدمہ مین واسطے فصل خصومات کے شافی وکافی ہین حقیقت مین نام اس کتاب کا ما احسن الادلۃ القویہ لدفع الحیل الواہیہ اسم بامسمّی ہی ہر جواب مین تہذیب اخلاق برعایت علم مناظرہ دلایل معقول ومنقول بطریق فاضلانہ واضح ولایح ہوتے ہین سوال اوّل تقلید شخصی کی کیا تعریف ہی اُسکو قرآن اور حدیث سے فرمائیے الجواب سوء ادبی معاف حضرت بڑی حسرت وافسوس کی بات ہی کہ آپ کے سوال سے آپ کی جہالت وحماقت پیدا ہی اور غباوت وبلادت ہویدا **بیت**

بے کمالیہا ی نادان از سخن پیدا شود | پستۂ بے مغز چون لب واکند رسوا شود

سوال کرنے سے نا کرنا اچھا تھا **بیت**

تا مرد سخن نہ گفتہ باشد | عیب و ہنرش نہفتہ باشد

بیت نہ گفتے ندارد کسی با تو کار | لیکن چو گفتی دلیلش بیار

چو مردم سخن گفت باید بہوش | وگرنہ شدن چون بہایم خموش

کیا حضرت آپکے نزدیک قرآن و اصول ومنطق فلاسفہ وغیر ذلک کی کتابین ہین جنسے اشیاء کا ثبوت چاہتے ہین **مصرع** برین عقل و دانش بباید گریست اجی صاحب فقط اسمین قصص واحکام الٰہی اوامر ونواہی شرعی ہین اس مین تقلید شخصی کی تعریف کیونکر ملیگی آپ کو اگر اس بات کا دعوا ہی تو پہلے [illegible] حدیث صحیح یا مرفوع یا مقطوع یا موقوف یا مرسل یا متفق علیہ وغیر ذلک کی تعریف [illegible]

لوگون کا عمل ہی قرآن وحدیث سے بیان فرمائیے بلکہ فرائض و واجبات وغیرہما ہی کی تعریف
تو قرآن وحدیث سے ثابت کیجئے بعد اسکے تقلید شخصی کی تعریف قرآن وحدیث سے ثابت کرنیکو
مجھ سے پوچھئے **مصرع** تم ہمکو ہی کہتے ہو کچھ اپنی بھی خبر ہے　دگر آہستہ وار نہ برقع
منہہ پر ڈالکر پردہ مین محجوب رہ کیجئے مردانہ مناظرہ مین منہہ نہ دکھلائیے کہ آخر کو ننگ و
ناموس کھوئیگا اور خوب ہی پھر پچھتائیگا۔ حضرت یہہ آپ کا سوال کرنا نہین مگر شیطان کی شادی
رچانا اور وہمی گلگلے یا خیالی پلاؤ پکانا ہے **مصرع** بہر رنگے کہ می خواہی جامہ می پوش من انداز قدت را می شناسم
وہ خیالی پلاؤ یہہ ہے کہ آپ نے اپنے دل مین ٹھہرا رکھا ہے کہ جب مقلد تعریف تقلید شخصی
کی قرآن وحدیث سے ثابت نہ کر سکیگا تو آپ یہہ کہیئے گا کہ بے قرآنی وحدیثی بات پر عمل کرنا جایز
نہین۔ لیکن آپ جس ہتیار سے لڑنے آئے تھے اوسی سے ہی مارے پڑے خوب ہی منہہ کی کھائی
بیت شد غلامی کہ آب جو آرد　آب جو آمد و غلام ببرد　آپ تو سوال آپکا
آپ پر پلٹا اسکا جواب آپ پر واجب ہوا **مصرع** دعوا جو آپ کا تھا وہ برعکس ہو گیا
دوسرا سوال تقلید شخصی کس زمانہ سے جاری ہے　**الجواب** قبل تدوینات صحاح ستہ زمان
مبشر بالخیر سے جاری ہے۔ نہین تو جناب بخاری ومسلم ونسائی وغیرہم رح کو امام شافعی رح کا مقلد ہونا کیونکر
ثابت ہوتا کیون یہہ امر تواریخ وسیر کی کتاب سے دریافت نہ کیا کا شکے آپکو اونکی تقلید کی آگاہی ہوتی
اور جو کتابین حنفی مذہب مین قبل از تدوینات صحاح ستہ کے مثل جامع صغیر و جامع کبیر ا
کے جو شاگرد رشید امام اعظم رح اور استاد امام شافعی رح کے ہین تصنیف ہوئین اونکی خبر ملتی تو
بیک آپ کی زبان سے ایسی بات نہ نکلتی اور امام شافعی رح کے شاگرد الحمیدی ہین اور الحمیدی
شاگرد امام بخاری ہین اور جو اونکی تقلید کا حال دریافت کرنے کی قدرت وعلم نہین
تو آپکے سامنے بیان کرنا اس مثال کا مصداق ہوتا ہے یعنے اندھے کے آگے رونا اپنی آنکھین
کھونا ہے۔ جب آپکو محدثین کی تقلید سے جو اظہر من الشمس اور ابین من الامس ہے اتنی بیخبری
ہے پھر آپکو رموز شریعت وغوامض طریقت سے کیا خبر ہوگی **بیت** تو خود می شنو

بانگ دہل را رموز سلطان راچہ دانی تیسرا سوال تقلید عالم حی کی افضل ہی یا مردہ کی الجواب ہاں روافض کے نزدیک عالم حی کی تقلید مردہ کی تقلید سے افضل ہی کہا ئی کنہم غول المیت میت کیا بدبو چھپانے سے چھپتی ہی آخر کو نکل ہی پڑتی ہی کیون حضرت آپکے سوال نے آپکے اعتقاد ما فی الضمیر کی کیسی خبر دی اور مضمون کل اناء یترشح بما فیہ آپ کی ظرفیت کھل گئی کیون خواہ نخواہ تقیہ سے سُنی بنکر تقلید و عدم تقلید کی بحث کرتے ہین آپ خوب جانتے ہین کہان تک رفض کو چھپا ئیگا آخر کو نکل ہی پڑا جسطرح قی کرنے سے ماکولات مسروقہ بیت الخلا مین پڑتی ہی اسی طرح اپکے مبطنی بات نکل پڑی بخوبی رافضیت ثابت ہوگئی۔ لیکن آپنے اپنے پندار مین ٹرا ہی فساد بو یا یعنے بسبب موت کے ایمۂ اربعہ کی تقلید سے لوگونکو برگشتہ کرانے کو اچھا ڈھنگ نکالا بلکہ خوب ہی دھوکے کا رنگ جمایا لیکن یہان وہ گڑ نہین جو مکھی بیٹھے خیر جو ہو سو ہوا ب مین کہتا ہون کہ مردہ کی تقلید سے عالم حی فی زماننا کی تقلید ہرگز افضل نہین۔ بلکہ سراسر ضلالت واتباع ہوائے نفسانیت ہی نہین تو مضامین حدیث عن ابی مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم سیجی الخ وفی روایۃ خیر الناس قرنی کذا فی تحفۃ الاخیار۔ وحدیث عن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکرموا اصحابی فانہم خیارکم ثم الذین یلونہم ثم یظہر الکذب حتی ان الرجل لیحلف ولا یستحلف ویشہد ولا یستشہد الخ کذا فی مشکوٰۃ اور بخاری نے جو بات لکھا ہی لا یاتی زمان الا الذین بعدہ اشر منہ منعکس ہوگا مطلب یہہ کہ جو زمانہ رسول اللہ کے زمانے سے دور تر ہوگا بدتر ہوتا جائیگا اگر آپ کہتے ہین کہ افضل ہی تو آپ کو مناسب ہی کہ امام شوکانی ونسائی و دراسی و ابن جوزی و داود ظاہری واصفہانی وبخاری وترمذی و دارقطنی و دارمی وغیرہم سب کی تقلید نفرمائیے کہ وے مردے ہین نہ روافض کو مناسب ہی کہ محمد ابن ایوب الکلینی و ابن بابویہ و ابن مطہر حلی وشیخ مفید و شریف مرتضی کی تحریرات پر تقلید کرین کہ یہہ بھی مردے ہین مگر آپکے کل پیشوائے دین انھین

بزرگون کی تقلید کرتے آئے ہین اور کرتے جاتے ہین باوجود اُسکے تقلید عالم حی کو افضل کہتے پھرتے
ہین اور لما تقولون ما لا تفعلون کا مصداق بخوبی ہوتے ہین۔ اگر انصاف کیجیے اور اعتساف
نفرمائیے تو اس افضلیت مین بڑی قباحت لازم آتی ہی کیونکہ جس عالم حی کو آپ لوگون نے افضل
جانکر تقلید کی اُنھون نے کسی کی تقلید کی یا نہ کی اگر نہ کی احکام شرعی کیونکر سیکھے کیا اُنکو نبوت ملی
یا وحی اونپر نازل ہوئی یا نفس امارہ کی تقلید کی۔ اول تو بحدیث لا نبی بعدی سے وحی منقطع
ہوئی ثانی آیہ کریمہ ان النفس لامارۃ بالسوء سے مذموم و منہی عنہ ہی اور اگر تقلید کی تو کسی
مردہ کی کی یا زندہ کی مردہ کی صورت مین تو بقول آپکے افضلیت کی صورت جاتی رہتی ہی اور
زندہ کی صورت مین وہی اوپر کی قباحت مع تسلسل لازم آتی ہی بہر صورت آپکے سوال پر اضلال
کا زوال ہی نہ اسکی افضلیت پر کسی ائمہ وغیرہ کا مقال ہی ہان یہہ مغلظ اغضی النسل سرگروہ غیر مقلدین
کا قیل و قال ہی کیون نہو اونکی سرشت کا یہی خصال ہی **ابیات** درختی کہ تلخست او را سرشت
گرش در نشانی بباغ بہشت ۔ ور از جوی خلدش بہنگام آب ۔ بزیخ انگبین ریزی و شہد ناب
سرانجام گوہر بکار آورد ہمان میوۂ تلخ بار آورد چوتھا سوال تقلید کا واجب
ہونا ایک مسئلہ ہی فرمائیے امام صاحب وجوب کے قایل ہین یا نہین اگر قایل ہین تو کس کتاب
مین ہی اسکی سند بیان فرمائیے **الجواب** اس سوال کا جواب ہمارے اس سوال کے جواب پر
موقوف ہی کہ سند محدثین کی مُسند ہونا ایک مسئلہ ہی فرمائیے تو کسی شارع نے اس مسئلہ کو سند
[illegible] ب یا نہین اگر گردانا ہی تو اسکی سند بیان کیجیے۔ اگر آپ فرمائین کہ عبد اللہ بن المبارک
[illegible] لہ الاسناد من الدین ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء کذا فی مقدمۃ المسلم
سند کو دین سے گردانا ہی تو اسکا جواب کئی وجوہ سے دونگا اولاً ابن مبارک رح جو شاگرد
امام اعظم رح کے ہین شارع نہین کلام میرا شارع کی سند گرداننے مین ہی ثانیاً اگر قول ابن
المبارک کو سند کی سند ہونے مین اسناد اور اعتبار ہو تو پھر اُنکے قول کو جو اپنے استاد امام
اعظم کی تقلید اور مدح مین موجود ہی کیون اعتبار نہو فنعم ما قال اللہ تعالیٰ تؤمنون ببعض

ونکفر ببعض ویرید ون ان یتخذ وا بین ذالک سبیلا ثالثاً مجرد قول ابن المبارک کو دین مین دخل کرنا اور اُنکے اسناد کے اقوال ستنبط نصیبین کو دین سے خارج سمجھنا کسقدر نفسانیت اور عداوت کی بات ہے بمضمون استفت عن نفسک اپنے ہی نفس سے پوچھ لیجئے رابعاً اگر کل سند محدثین معتبر فی الدین کی ہو تو رحلت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی دو دو بار سہ سہ بار ہونی لازم آتی ہے العیاذ باللہ کیونکہ متفق علیہ حدیث مین ابن عباسؓ کی ایک روایت مین آنحضرتؐ کی رحلت کو بسن ترسٹھ[۶۳] لکھا پھر وہی ابن عباس کی دوسری روایت مین پینسٹھ[۶۵] لکھا پھر حضرت انسؓ کی ایک روایت مین ساٹھ لکھا پھر اونکی دوسری روایت مین ترسٹھ[۶۳] اب بتائیے ان چارون حدیثون مین سے جو دو محدث معتبر نے یعنے بخاری ومسلم نے اونکو دو راوی معتبر کی طرف سے بسند مرفوع منسوب کر رکھا ہے کون حدیث بسند صحیح صحیح ہے اگر کل صحیح ہے تو تکرار رحلت کی سند بھی بیان فرمایئے اگر حضرت انس کے ساٹھ کی روایت کو صحیح کہین تو باقی ۶۳ و ۶۵ کی روایت کو کیا کہیگا علی ہذا القیاس اگر حضرت ابن عباسؓ کی ۶۵ کی روایت کو صحیح فرماوین تو باقی روایتون مین کیا اشارہ کیجئےگا باطل تو نہین کہہ سکتے ہین کہ آپنے سند کو دین قرار دیا ہے نہ کل کی حقیقت کا اقرار کر سکتے ہین کہ تکرار رحلت کی لازم آتی ہے فما ذا تقولون ایہا المعاندون فلوموا انفسکم ولا تلوموا غیرکم مین نے اس بحث کو اچھی طرح سے تذکرۃ المذاہب کے صفحہ ۶۵ مین لکھا ہے اگر جی چاہے دیکھ لیجئے خامساً ابن المبارکؒ کے قول سے کل محدثین کے سند کو دین سے ہونا سمجھنا چاہیئے اگر سب سند دین [illegible] وکل احادیث موضوعات مستندہ کو دین سے ہونا لازم آتا بلکہ جو سند ابن المبارک کے زمانہ [illegible] مختص تھی البتہ وہ سند سند شرعی تھی نہ ہر کہ ومہ کی سند سند شرعی ہے کما زعمتم کیونکہ سند [illegible] جب ہوئی کہ لوگ حدیثین وضع کرنے لگے نہین تو ضرورت نہ تھی چنانچہ ابن سیرین کے قول سے جو مقدمہ صحیح مسلم مین ہے یہہ بات ظاہر ہے عن ابن سیرین قال لم یکونوا یسئلون عن الاسناد فلما وقعت الفتنۃ قالوا سموا لنا رجالکم فینظر الی اہل السنۃ

فیوخذ حدیثہم و ینظر الی اہل البدع فلا یوخذ حدیثہم ۔ پھر جب سندین بھی وضع
ہونے لگین تو کلیت الاسناد من الدین کی باطل ہو گئی اور ضلالت آگئی کیونکہ اسناد پرستی کا
نتیجہ اس تین حال سے خالی نہین حدیث کا حدیث ہونا ۔ حدیث کا حدیث نہ ہونا ۔ غیر حدیث
کا حدیث ہونا ۔ البتہ صورت اول مین تو موجب ہدایت ہے مگر وجود اوسکا شاذ النذوذ
ہے اور صورت ثانی و ثالث مین بالکل ضلالت ہی ضلالت ہے حضرت دور کیون جاتے ہو
اسی روایات مذکورہ مین غور کیجیے گا تو تاریخ رحلت و ولادت کی ضلالت سے غیر حدیث کو
حدیث اور حدیث کو غیر حدیث ہونا لازم آجائیگا غد ہذا اور سنیئے آپ لوگ خدا و رسول ہی
کے قول پر عمل کرنیکا ادعا کرتے ہین اور فقہ و اصول پر عمل کرنیکو ضلالت سمجھتے ہین اسلئے مین
آپ لوگون کی خدمتون مین گذارش کرتا ہون کہ متفق علیہ یعنے بخاری و مسلم کی اتفاق کی ہوئی
حدیثون کو عمدہ ترین حدیثون کا ہونا ایک مسئلہ ہے فرمائیے تو یہہ قول خدا کا یا رسول خدا کا یا کسی
صحابی کا یا کسی تابعی کا یا کسی تبع تابعی کا یا کسی مجتہد کا یا خود صاحب صحیحین کا ہے اگر خدا و رسول
کا ہے تو اوسکی سند بیان فرمائیے نہین تو عمل بالحدیث والقرآن کا دعوا چھوڑئیے خواہ نخواہ شرک
کا الزام اپنے اوپر التزام نہ کیجئے اور اگر باقی بزرگون سے کسیکا بھی قول ہے تو اوسکی سند بیان کیجیے
نہین تو اسپر عمل کرنے کو فقہ اور اصول کے عمل کرنے سے بہتر نہ سمجھئے **مصرع** ہم الزام اونکو
دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا ۔ اجی حضرت تقلید کا واجب ہونا تو امر نفسی ہے امام صاحب کے
قایل ہونے یا نہ ہونے پر کچھہ موقوف نہین یہہ امر فقط تذکرۃ المذاہب کے مقصد ثانی کے ملاحظہ
سے معلوم ہو جائیگا دوسری کتاب کی حاجت و ضرورت نہین رہے گی ۔ **بیت**

یک حرف بس است اگر شعور است ورنہ چہ چراغ پیش کور است

پانچوان سوال تقلید کے وجوب کا آپ لوگون کو عمل ہے یہہ تو فرمائیے وہ کسکا قول ہے
اور کسکے قول پر عمل ہے **الجواب** جواب اسکا بھی ہمارے اس سوال پر موقوف ہے کہ صحاح
ستہ کی صحت پر آپ لوگون کا اعتقاد ہے یہہ تو فرمائیے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اون کی

صحت کے قایل تھے یا نہین اگر قایل تھے تو کس کتاب مین ہی سندا وسکی بیان فرمائیے اگر
قایل نہین تھے تو وہ کسکا قول ہی اور کسکے قول پر عمل ہی اگر تذکرۃ المذاہب کے ۵۱۰ ـــ
۶۶ صفحہ پر نظر فرمائیے تو بخوبی اوسکی صحت اور عدم صحت کا حال دریافت ہوجائیگا اور سنیئے عدم
وجوب تقلید پر آپ لوگون کا عمل ہی یہہ تو فرمائیے وہ کسکا قول ہی اور کسکے قول پر عمل ہی
چھٹا سوال اجماع کی کیا تعریف ہی الجواب اجماع کی تعریف ہمارے اصول کی کتابون
مین موجود ہی عیان راچہ بیان ـ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب راچہ گناہ
تاہم اگر اسکے سمجھنے مین دقت ہو تو تذکرہ کے ۶۰۳ صفحہ پر نظر کیجئے ساتوان سوال صحابہ
رضوان اللہ کا اجماع کیا ہی اور صحابہ کا اجماع آپ کے اجماع سے ٹوٹ سکتا ہی یا نہین ـــ
الجواب اسکا بیان بھی تذکرہ کے ۶۰۷ صفحہ مین دیکھئے یعنے اجماع امور شرعیہ مین فائدہ
یقین وقطعی کا دیتا ہی پروہ کئی قسمون پر منقسم ہوتا ہی درجہ ہر ایک کا متفاوت ہی
اُن مین سے قوی تر اجماع صحابہ رض کا ہی اور آپکے اجماع سے اجماع صحابہ رض ٹوٹ نہین سکتا ہی
جیسا روافض کے انکار سے اجماع مذکور نہین ٹوٹتا نہ خوارج کے قول سے حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ
کی فضیلت کا زوال ہوا لیکن اس تقریر سے آپ اپنے دل مین یہہ نہ سمجھین نہ شیطان کے اس وسوسہ
کو دخل دیوین کہ جب بمضمون اجمع الصحابۃ علی ان من استفتی ابا بکر و عمر فلہ ان یستفتی
ابا ہریرۃ ومعاذ بن جبل وغیرہما رضی اللہ عنہم کما قال البعض اجماع صحابہ اوپر منعقد
ہوچکا ہی کہ جو کوئی استفتا کرے ابو بکر و عمر رض سے اسکو جایز ہی ابو ہریرہ و معاذ بن جبل رض سے
استفتا کرنا تب ہر مستفتی کو جائز ہی کہ جس کسیکو چاہے اس سے استفتا کرے پھر خصوصیت استفتائے مذہب
واحد کی کیا ضرورت ہی کیونکہ اولاً غیر صحابی کو صحابی کی برابری سمجھنا قیاس مع الفارق پر عمل کرنا
ہی لیس مشتری الاملاک کمشتری الافلاک ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک ـــ
ثانیاً فلہ ان یستفتی ابا ھریرۃ الخ اس صورت مین کہ جس صورت مین فتوی مین شیخین
کی مخالفت نہو اتحاد ہو ـ اس بحث کو تذکرہ کے ۶۲۳ صفحہ مین نظر کیجئے ثالثاً یہہ جواز استفتا

بحدیث اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم صحابہ کے زمانے تک منحصر تھا کہ باعث
قرب زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فتنہ و فساد کا دخل شریعت میں نہین پایا جاتا تھا
اب بسبب وضع وضاعین و نفاق منافقین و عناد معاندین کے وہ خصوصیت قول صحابہؓ کی
باقی نرہی اضلال مضلّین کی مداخلت ہوگئی اسلئے محققون نے عوام کو صحابہ کی تقلید کرنے سے
باز رکھا اور اُنپر ایمۂ اربعہ کا اتباع واجب کیا چنانچہ اوسکی دلیل تذکرہ مذکور کے ۹۶-۴۰-
۷۵ صفحہ مین مندرج ہی آٹھوان سوال یہہ چار مذہب جو قایم ہین وہ کب قایم ہوے ہین
الجواب دوسرے سوال کا جواب عین اُسکا جواب ہی نوان سوال جو امر دین کہ بعد ازمنۂ ثلثہ
کے قایم ہوا ہی وہ کیا ہی آیا درست ہی یا مردود الجواب اپنے امر مطلق کو جب دین کے
ساتھ مقید کیا اور اپنی زبان سے امر دینی کا اقرار کیا پھر وہ کیونکر مردود ہوگا واہ کیا تنکے سی
بات پہاڑ کا سا مغالطہ بیت از محیط فضل زیبا گوہرے آمد پدید
بر سپہر شرع روشن اخترے آمد پدید آپنے اپنے دل مین تصور کیا تھا کہ اگر مجیب
درست کہیگا تو ہمارا مذہب جدید درست ہوگا اور اگر مردود کہیگا تو مذاہب ائمہ اربعہ مردود ہوگا
بیت اگر را با نگر تند و کج کردند از ایشان بچہ شد کاشکے نام حضرت
مذاہب اربعہ تو برعایت الاقرب فالاقرب زمان بشر بالخیر مین مدون ہوئے ہین جیسا
دوسرے سوال کے جواب مین گذرا نپر مردود کا اطلاق آپ نہین جاسکتا ہی ہان آپکا مذہب جدید
البتہ مردود ہی جو شر القرون مین پیدا ہوا ہی حضرت آپ کی لاٹھی کی مار آپ پر پڑی کیون نہ
آسمان پر تھوکنے سے منہہ پر تھوکا پلٹتا ہی بیت بر بلندان سخن بسوی خود ست
تف بسوی فلک بر روی خود ست دسوان سوال جو منسوب بوہابی ہین وہ لوگ
مسلمان ہین یا کافر اگر کافر ہین تو کیون اور اگر مسلمان ہین تو فاسق ہین یا فاجر اگر فاسق یا فاجر ہین
تو کیون الجواب وہابیون کا کافر ہونا یا نہ ہونا بمضمون استفت عن نفسک آپ لوگ اپنے
دلون سے پوچھئے وہ خود کفر کا فتوی دینگے کیونکہ جب آپ لوگ حنفیون کو ابو حنیفہؒ کی طرف منسوب

ہونے کے سبب سے کافر بولتے ہین تب اس دلیل سے وہابیونکو عبدالوہاب کی طرف منسوب ہوتیہین بطریق اولی کافر کیون نہ کہینگے لیکن ہین انکو بدلیل فلو اخذ من کل مذہب مباحہ صار فاسقا تاما کما فی الکشف والجامع الرموز والطحاوی اور بدلیل حنفی انتقل الی مذہب الشافعی قال فخر الدین محمود بن محمد اکبر اگر این مرد عامی ہست ساقط القول والشہادۃ شود اگر از اہل علم ہست مبتدع وضال گردد کذا فی جواہر البیضاوی فاسق ومبتدع وضال سمجھتا ہون اور بحدیث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ہدم الاسلام رواہ البیہقی کذا فی المشکوۃ انکی توقیر نہین کرتا ہون لیکن کافر بولنے مین ڈرتا ہون کیونکہ ہمارے مذہب مین ان حدیثونکے مطابق قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرمی رجل رجلا بالفسق والکفر الا ردت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذا اخرجہ البخاری وغیرہ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس المؤمن بطعان ولا لعان ولا فاحش ولا بذی اخرجہ الترمذی بڑی احتیاط ہی جھٹ پٹ ہر کسی کو کافر نہین کہا جاتا ہی دیکھیے آنکھ پھاڑکر عمل بالحدیث ہمکو یا آپ کو۔ غیر مقلدین کو عمل بالحدیث کا دعوی کرنا کیا جیسا خوارج وروافض کو حقیت مذہب کا دعوی کرنا ہی نہ نہ بلکہ زن قحبہ کو عفت وعصمت کا دعوی کرنا اور زن مخدرہ وعفیفہ پر زنا کا بہتان لگانا ہے اپنے گریبان مین منہہ ڈالکر نہین دیکھتے دوسرون پر طعن کرتے ہین **بیت** اپنی فضیحتون پر نہین کچھہ نہین نظر اندھے ہین خود پر اور ونکو جانتے ہین بے بصر

گیارہوان سوال جو مسلمان فاسق ہین انکی امامت درست ہی یا نہین **الجواب** اگرچہ اس عبارت ہدایہ سے یکرہ تقدیم العبد والفاسق تا وان تقدموا جاز لقولہ علیہ السلام صلوا خلف کل بر وفاجر فاسق کی امامت مع الکراہۃ درست ہی حالت مجبوری مین جیسے حجاج کی امامت صحابہ کبار کیواسطے حالت مجبوری مین درست ہوئی اور مورد حدیث صلوا خلف کل بر وفاجر کا بھی حالت مجبوری ہی ورنہ بخاری مین یہہ عبارت ہی قال الزہری لا نری ان یصلی خلف المخنث

الاعن ضرورة لابد منہا نہین لکھی جاتی کشف الغمة مین یہہ عبارت وکان الصحابة
یصلون خلف الحجاج وکفی بہ جائرًا ۔ وھذا کلہ اذا خیف الفتنة من ترک الصلوٰة
خلف ذلک الامام والافقد کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثیرا مایقول جعلوا
ائمتکم خیارکم فانہم وافدکم فیما بینکم وبین ربکم تو قیم پائی لیکن حالت اختیار مین
حدیث من صلی خلف عالم تقی فانما صلی خلف نبی کذا فی الھدایہ اور حدیث کان
صلی اللہ علیہ وسلم کثیرًا مایقول اجعلوا ائمتکم الخ پر عمل کرنا چاہیئے نہ فاسق بدعتی کو
۔ اسکو رضا و رغبت سے امام بنانا نچاہئے کیونکہ اسکی امامت سے تعظیم اوسکی لازم آتی ہی اور
تعظیم و تکریم فاسق کی کرنا درست نہین بلکہ حسب شرع اہانت لازم ہی اسلئے شرح سفر السعادہ
وغیرہ مین حدیث لایؤمّن فاجرًا مؤمنًا منقول ہی اور ابراہیم بن میسرہ سے مشکوٰۃ مین
یہہ روایت مشہور ہی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وقّر صاحب بدعة
فقد اعان علی ھدم الاسلام رواہ البیہقی اور طحطاوی مین یہہ عبارت مسطور ہی اما
الفاسق العالم فلا یقدم لان فی تقدیمہ تعظیمہ ۔ وقد وجب علیہم اہانتہ شرعًا
ومفادہ کراھة التحریم فی تقدیمہ ۔ اگر آپنے بلحاظ رفض کے یہہ سوال کیاہی تو اوس کا
جواب تحفہ اثنا عشریہ مین مولانا شاہ عبدالعزیز نے بخوبی دیا ہی بارہوان سوال اب کوئی
مجتہد ہوسکتا ہی یا نہین اگر نہین ہوسکتا ہی تو کیون ۔ الجواب اگرچہ مجتہد ہونا اس
زمانے مین عقلًا و شرعًا ممنوع نہین ہی مگر تجربةً و عادةً غیر ممکن ہی کیونکہ لامحالہ مدار اجتہاد
کا کتب شر القرون پر ہوگا اور ان کتابون کی خرابی حدیث خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم
ثم الذین یلونہم ثم یجی قوم تستبق شہادة احدہم یمینہ ویمینہ شہادتہ و
فی روایة یظہر الکذب الخ کذا فی البخاری والمسلم والمشکوٰۃ و تحفة الاخیار سے
ظاہر ہی پھر جو مسائل اُنسے استنباط کئے جائینگے ضرور کذب و بہتان سے مخلوط و مستنبط ہونگے
تب کذب و بہتان کا نام شرع ٹھہریگا اور شرع مثل عنقا ناپیدا ہو جائیگی اسلئے علمائے کرام و

و فضلائے عظام نے لکھا ہے کہ بعد قرن ثالث یا رابع کے اجتہاد کا درجہ مسدود ہو گیا اور جن جن بزرگون نے عدم انسداد کا دعوی کیا ہنبیر از ور مارا مگر ایک مسئلہ بھی اُنسے استنباط نہوا۔ بالآخر عاجز ہو کر دنیا سے کوچ کیا چنانچہ امام شعرانی الشافعی اپنے میزان مین لکھتے ہین وقد قال بعضهم ان الناس الان یصلون الی ذلك من طریق الکشف فقط لا من طریق النظر والاستدلال فان ذلك مقام لم یدعه احد بعد الائمة الاربعة۔ الامام محمد بن جریر ولم یسلموا له ذلك کما مر وجمیع من ادعی الاجتهاد المطلق المنتسب الذی لا یخرج عن قواعد امامه کابن القاسم واصبغ مع مالك ومحمد وابی یوسف مع ابی حنیفة وکالمزنی والربیع مع الشافعی اذ لیس فی قوة احد بعد الائمة الاربعة ان ینکر الاحکام ویستخرجها من الکتاب والسنة فیما نعلم ابدا ومن ادعی ذلك قلنا له فاستخرج لنا شیئا لم یسبق لاحد من الائمة استخراجه فانه یعجز فقط اسی طرح کی بہت سی دلیلین تذکرہ مین مندرج ہین دیکھ لیجئے لا تیرھوان سوال اگر اسوقت کوئی مجتہد ہووے تو اوس کی پیروی درست ہی یا نہین اگر درست ہی تو کیون اگر نادرست ہی تو کیون الجواب اگر فی زماننا کوئی اجتہاد کا دعوی کرے بارھوین سوال کے جواب سے پیروی اسکی درست نہین فقط

فصل نوزدہم اشتہار سوالات عشرہ محمد حسین لاہوری جو سرگروہ غیر مقلدین لامذہب لونکا ہی ہن مولوی عبد العزیز صاحب و مولوی محمد صاحب و مولوی اسماعیل صاحب ساکنان ہلیہ وال اور جو انکے ساتھ طالب علم ہین جیسے میان غلام محمد صاحب ہوشیار پوری و میان نظام الدین صاحب و میان عبد الرحمن صاحب وغیرہ یعنے جملہ حنفیان پنجاب و ہندوستان کو بطور اشتہار وعدہ دیتا ہون کہ اگر ان لوگون نے کوئی صاحب مسایل ذیل مین کوئی آیت یا حدیث صحیح جسکی صحت مین کسیکو کلام نہو اور اس مسئلہ مین جسکے لئے پیش کیجاوے نص صریح قطعی الدلالۃ ہو پیش کرین تو فی آیت اور فی حدیث یعنے ہر آیت اور ہر حدیث کے بدلے مین دس روپیہ بطور انعام دونگا۔ رفع یدین نہ کرنا آنحضرت کا بوقت رکوع جانے اور رکوع سے سر اٹھانے ثانیا آنحضرتکا

نماز مین حنفیہ آمین کہنا ثالثاً آنحضرت کا نماز مین زیر ناف ہاتھ باندھنا رابعاً آنحضرت ﷺ کا
مقتدیون کو سورۂ فاتحہ پڑھنے سے منع کرنا خامساً آنحضرت کا یا باری تعالیٰ کا کسی شخص پر کسی امام
کی ائمہ اربعہ سے تقلید کو واجب کرنا سادساً ظہر کا وقت دوسرے مثل کے اخیر تک باقی رہنا
سابعاً عالم مسلمانون کا ایمان اور پیغمبرون کا اور جبرئیل کا مساوی ہونا ثامناً قضا کا ظاہر و
باطن نافذ ہونا۔ تشریح مثلاً کسی شخص نے ناحق کسی کی جورو کا دعوا کیا ہو کہ یہہ میری جورو
ہے اور قاضی کے سامنے جھوٹے گواہ پیش کر کے مقدمہ جیت لے اور وہ عورت اوسکو ملجاوے
تو وہ عورت بحسب ظاہر بھی اسکی بی بی اور اس سے صحبت کرنا بھی حلال ہے تاسعاً جس شخص محرمات
ابدیہ جیسے ماں بہن سے نکاح کر کے اس سے صحبت کرے تو اوسپر حد شرعی جو قرآن یا حدیث مین وارد
ہے نہ لگانا عشراً تحدید آب کثیر جو وقوع نجاست سے پلید نہو دہ در دہ سے کرنا **تنبیہ**
ان مسایل کی احادیث کی تلاش کرنیکے واسطے مین ان صاحبون کو اس قدر مہلت دیتا ہون جسقدر
یہہ چاہین زیادہ مہلت مین انکو بھی گنجایش ہے کہ یہہ اپنے اور غیر مقلد بھائیون سے مدد لین۔ المشتہر ابو سعید
محمد حسین لاہوری [مہر ابو سعید محمد حسین] (یعنی مؤلف عبد العزیز صاحب کو بغور پڑھنا چاہئے کہ تحدید عشراً لکھے ہین)
اسی کتاب کے صفحہ ۲۳ مین ان سوالات کے نیچے مولانا عبد القادر صاحب الحنفی پروفیسر عربی ہوگلی کالج
نے دس سوالات اوسی کی الٹ یعنے برعکس مین لکھے ہین اور جو کوئی غیر مقلدین مین سے اسکا جواب
بشرط مذکورہ دیویگا ہر ایک آیت و حدیث کے بدلے بیس بیس روپئے دینے کا وعدہ کیا ہے اور
ان غیر مقلدین کے سوالون کی تفصیل اور انکے جواب بھی بدلایل مرقوم کئے ہین اور غیر مقلدین کے
ان دس سوالات مسطورہ مشتہرہ کا جواب بخوبی دلایل معقول و منقول کے ساتھ دئے ہین چنانچہ
صفحہ ۲۴ سے تا صفحہ ۲۲۳ تک یہی تفصیل لکھی ہے فقط اور دوسرا جواب ان سوالات عشرہ مولوی
محمد حسین لاہوری کا حضرت مولانا محمد عمر و مولانا محمد حبیب اللہ پشاوری نے گواہی نشانی ۲ کتاب
عشرہ بشرہ مین جسکے صفحہ ۲۳۶ مین اول سے آخر تک اسی بحث مین لکھے ہین اور اقوال محدثین
فقہا و قواعد علم اصول کے واضح طور سے بیان کئے ہین اور مصنف فتح المبین نے بھی خوب

جواب دئے ہین خدا ان علما کو جزائے خیر دیوے کہ اچھی طرح سے مجتہدین اربعہ کی جانب سے مقلدین کی مدد کی ہے اور غیر مقلدین لا مذہب کی تمام تقریر ونکو کتاب ربانی و براہین حقانی سے رد و باطل کر دیا ہے شکر و سپاس حق سبحانہ و تعالی کا ہے جو اس دین محمدی کا نگہبان ہے مقلدین اہل سنت و جماعت کے ایسے کامل اور بڑے بڑے فاضل عالم آجتک یہان قایم دایم رکھے ہین اور اونکو توفیق حق بولنے کی دی ہے کیونکہ ان لا مذہب غیر مقلدین نے دین اسلام کو انہدام کرنیمین کچھہ دقیقہ باقی نہین رکھا تھا چنانچہ اس رسالہ عشرہ مبشرہ کے خاتمے مین لکھا ہے کہ مولوی محمد حسین لاہوری کو خدا نے ہدایت دیا ہے اور تقلید ایمہ اربعہ کے قایل ہوئے اور اپنی کم فہمی کی ضد و اصرار سے توبہ کئے فقط فرق اتنا ہے کہ ہم اہل سنت و جماعت وجوب تقلید ایمہ اربعہ کے قایل ہین اور وہ استحباب کے مگر بعض انکے شاگرد وغیرہ ابتک بھی تقلید کو شرک و بدعت کہتے ہین خدا ہدایت دیوے آمین یارب العالمین ہم اہل سنت و جماعت غیر مقلدین لا مذہب کے خیرخواہ ہین ان کی ضلالت انپر ظاہر کر کے راہ ہدایت بتاتے ہین اور ان کی حالت پر بحکم اِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا کِرَامًا رحم کر کے غمخواری کے ساتھہ انکے حق مین ہمیشہ ہدایت کی دعا حق تعالی سے مانگتے ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ نفاق و فساد دفع ہو جاوے اور اتفاق اور اخوت اسلامی پیدا ہووے سعی بلیغ حتی الامکان کرتے ہین اور غیر مقلدین اس امر کو اپنے دلون مین خوب سمجھتے ہین [illegible]ب و عار ظاہر مین حق کا اقرار کرنیکو مانع ہوتا ہے اور دنیا کی کمائی ہاتھہ سے جاتی ہے [illegible]و کتاب مدار الحق انتصار الحق تحفۃ العرب والعجم عشرہ مبشرہ تذکرۃ المذاہب تبصرۃ الخفافیش [illegible]ۃ القویہ فتح المبین وغیرہم علمائے محققین مقلدین نے کیسی سعی و محنت سے غیر مقلدین کے شک و شبہ کو دین کے طریق سے دور کیا ہے اور صاف آئینہ کر کے حقیقت اہل سنت و جماعت [ا]عتقاد و عمل کی اور واجب ہونا تقلید کا بتلائے ہین **بیت** گر کسی در راہ من خاری نہد [ہ]ر گل نہم او سزائے خار یا بد من جزائے گل برم

فصل بستم

[ک]یفیت مولوی نذیر حسین دہلوی کے توبہ کرنے کی یہہ شخص سرگروہ لا مذہبون کا دہلی مین پیدا

ہوا شافعی کے دلایل حنفی کے مقابل مین لایا اور حنفی کے دلایل مالکی و حنبلی کے مقابل و مالکی
کے دلایل شافعی کے مقابل لاکر بعض کے قول سے بعض کو الزام دیکر کل ایمہ اربعہ کو خاطی اور
مشرک ٹھہرایا اور انکے مقلدین کو کافر کا خطاب دیا آخر مکہ معظمہ مین جاکر توبہ کی ۔ کتاب ما احسن
الادلۃ القویہ لدفع الحیل الوہابیہ گواہی نشانی ۱۲۲ کی صفحہ ۲۶۲ مین اسطرح پر مرقوم ہے ۔
مختصر بیان توبہ سرگروہ غیر مقلدین مولوی نذیر حسین میاں صاحب وغیرہ ۔ بڑی بشارت ہو کل
اہل اسلام کو اور بہت راحت ہو اہل ایمان کو کہ مولوی نذیر حسین میاں صاحب نے توبہ کی یعنے جنہے
لطایف الحیل سے عمل بالحدیث کے تکیہ پر عبداللہ بن سبا یہودی کی طرح اہل اسلام مین تفرقہ ڈالا
اور تقلید شخصی کا نام ضلالت اور تلہی کا نام ہدایت رکھا اور جمیع مقلدین کرام کو اور کل مجتہدین متبعین
عظام کو بدلیل قولہ تعالیٰ اتخذوا احبارھم الخ وغیر ذلک مشرک لکھا اور بنوانہ تعالیٰ نؤمن ببعض
ونکفر ببعض واتخذوا بین ذلک سبیلا جو آیت و حدیث کو اپنا موافق پایا اسپر عمل کیا اور
کروایا اور جسکو نہ پایا ترک کیا اور کروایا ۔ اور بعض ایمہ کے قول سے بعض کو الزام دیکر کل
ایمہ کو خاطی جانکر حسب خواہش نفسی اور رغبت دلی اپنے کے جدید مذہب تلہی استنباط کرنے کا
طریقہ نکالا اور بمضمون حدیث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیشربن ناس من امتی
الخمر یسمونھا بغیر اسمھا الخ اخرجہ ابن ماجہ اسکا نام محمدی مذہب رکھا ۔ اور ظاہر صحاح
کو مدار شریعت مقرر کیا حالانکہ باطن صاحبان صحاح کو بھی بسبب تقلید ایمہ اربعہ متقدمین کے
اتخذوا احبارھم الخ سے مشرک سمجھ رکھا ہے تاہم بمضمون لا بحب علی بل ببغض معاویہ
شریعت کو ان اقوال پر دار و مدار رکھکر کیا کچھ رنگ جمایا اور اسی سے لوگون کو خوب ہی دھوکا
بیشک یہی ابن سبا کا استاد بنا اس سال یعنے سنہ ۱۳۰۰ مکہ معظمہ مین ان قصوروں کے سبب
شریف مکہ کی خدمت شریف مین محبوس و ماخوذ ہو کر توبہ نامہ لکھدیا جسکے سبب سے حبس سے
خلاصی پایا اور وہ توبہ نامہ مکہ معظمہ کے مطبع میریہ مین چھپکر حاجیون کے ذریعہ سے ہر اطراف
و اکناف مین شایع و ذایع ہوگیا یہان تک متفرق تاریخون مین چند حاجی دوستون نے

ایک دو قطعہ اسکے ہاتھ مین اپنے لیے لے کر شادان و فرحان میری ملاقات کو دوڑے اور دور دور سے ہشاش و بشاش ہو کر یہہ کہا کہ حرمین شریفین سے تمھارے واسطے یہہ بڑا تحفہ لایا ہون مین نے اُسے دیکھکر الحمد للہ کہکر بیشک آپ صاحب بہت ہی بڑا تحفہ لائے کہا ۔ پھر اُن کی زبان سے کل کیفیت و جمیع حقیقت میان صاحب کی بمبئی سے لیکر مدینہ منورہ سے مراجعت کرنے تلک کی دریافت کر لی یعنے بمبئی مین علمائے مقلدین کے مناظرہ سے بھاگ بھاگ کر خونی اسامی کی طرح دلبستہ مقفل ہو کر چھپ رہنا معہذا مقلدین کا گھرون مین آنکر بیٹھ جانا اور اُنکے عقاید ضالہ کو اُنکی کتابون سے استخراج کر کے اُنکے پاس پیش کرنا اور اُن کا اسوقت اُن عقاید کو فقط زبانی بُرا کہنا مگر لکھہ نہ دینا اور اس کشمکش سے ڈپٹی امداد علی صاحب کے توسّط سے رہائی پانا پھر خفیۃً جہاز پر سوار ہونا اور علمائے مذکورین کا برابر پیچھا لینا حتی کہ اُنکے ان عقاید ضالہ کو مکہ معظمہ کے شریف صاحب کی خدمت شریف مین پیش کرنا اور حسب الحکم شریف ممدوح کے ترکی سپاہ آکر اُنکو گرفتار کر لیجانا اور اُنکے مریدونکا تتر بتر ہو کر فرار ہونا اور گرفتاری کے وقت انا حنفی انا حنفی کے اقرار سے رہائی پانا اور اونکا حسب فتوای مفتیان مکہ معظمہ کے حبس مین محبوس رہنا بعد چند روز کے اپنے مطوف صاحب کے ذریعہ سے ہزار ہا روپیہ صرف کر کے حضرت دولتلو سید عثمان نوری پاشا کی خدمت شریف مین جانا اور اُنسے بڑی عجز و نیاز سے یہہ کہنا کہ حضرت جب کافر اپنے کفر سے توبہ کرے تو اوسکی توبہ قبول ہوتی ہے پھر میری توبہ کیون قبول نہین ہوتی تب پاشا کا اُنسے توبہ نامہ لکھوا لینا پھر جناب مولانا رحمۃ اللہ صاحب وغیرہ کی ضمانت پر مدینہ منورہ جانیکا پروانہ ملنا اور وہابیت سے کل عقاید کے انفصال کو اُنکی مراجعت پر موقوف رکھنا اور اُنکا اس خوف سے بلا مراجعت مکہ معظمہ رابع سے جدہ آکر جہاز پر سوار ہو کر بھاگنا وغیر ذلک دریافت کر لیا بعد اسکے جناب مولوی حافظ احمد صاحب مطوف مکہ معظمہ و جناب حسن داؤد صاحب معلم و مطوف مکہ معظمہ و دیگر چند مطوفین وغیرہم نے حرمین شریفین سے میرے یہان تشریف لائے اور ہر ایک نے سارا ماجرا میان صاحب وغیرہ کا مجھ سے اور کل

مدرسین وغیرہ کو کہہ سنایا۔ اسیطرح جوق جوق کل حاجیون نے اپنے اپنے ملکون مین جا جاکر
لوگون کو کہہ سنایا سوائے اسکے اخبار نویسون نے بھی اپنے اپنے اخبارو مین ان خبرونکو چھاپکر
مشتہر کردیا۔ الغرض یہہ خبر ایسی حد تواتر کو پہنچی کہ کثرت حاجیون کے سبب سے یہہ خبر اظہر من الشمس
وابین من الامس ہوگئی جو خلاف احادیث صحاح کے کہ چند راویون نے منفرداً منفرداً بعد ڈھائی
تین سو برس کے صاحبان صحاح تک پہنچائے اس لئے اُن مین بسبب مرورِ دہور و متوسلات
موفور کے بہت کچھ رطب و یابس کی گنجایش ہوئی کما مر ذکرہ۔ اور اس خبر مین بباعث موجود
ہونے ہر مخبرین و مورد و غیر ذلک کے رطب و یابس کی مداخلت نہین ہونے پائی اگرچہ چند سال
بعد یہہ تواتر بھی مثل تواترات امام صاحب کے گم ہوجاینگے حتی کہ اُس زمانے کے لوگ اِس خبر
یقینی کو بھی معاندین کی تحریرات کے مقابلہ مین موضوع و ضعیف ٹھہراوینگے جیسا کہ اس زمانے کے
علمائے غیر مقلدین امام صاحب کی ان احادیث متواترات کو جو انکے وقت مین حقیقتاً اس کی ثابت
تھی اب ان صحاح کے مقابلہ مین جن مین مخالف اقوال بھی مندرج ہین ضعیف و موضوع ٹھہراتے ہین
۔ سچ ہے تغیرات زمان و تبدیلات مکان اور انقلاب دوران اور اختلافات آوان سے کچھ کا کچھ
ہوجاتا ہے لیکن اسکی حقیت اسوقت ایسی ثابت ہوگئی کہ اگر میان صاحب بھی حلفاً انکار کرین تو بھی
انکا انکار دار العدالہ شرع مین مسموع نہ ہوگا گویا امر بدیہی کا انکار کرنا ہے کیا کوئی آسمان کو زمین
یا آگ مین گرمی نہین ہے کہدینے سے یا شپرہ کی آفتاب مین روشنی نہین ہے بولنے سے مان لیا جائیگا
اور آفتاب کا سیاہ ہونا ثابت ہوجائیگا ہرگز نہین **ابیات** گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ نور گیتی فروز چشمہ ہور زشت باشد بچشم موشک کور
جیسا مولوی محمد حسین لاہوری نے ان خبرونکو سنکر کھسیانی بلی بوریا نوچتی ہے اپنے کو نوچ
نانچ کر مضمون موتوا بغیظکم غضب و خشم سے مشتعل ہوکر بے نامی ایک کارڈ راجپوتانہ سے بنام
مہتمم اخبار نور الانوار لکھا جس سے اوسکے اسلام کی خوبی بخوبی معلوم ہوگئی بلکہ اس تحریر نے انکے
ایمان کی خوب خبر لی اور اہل اسلام سے عداوت دلی و نفاق قلبی رکھنے کی خبر دی۔ لیکن ہم

ممدوح نے بھی بہت ہی عمدگی کے ساتھہ دندان شکن جواب دیا جسکو ہمنے ناظرین کی نظر کے لئے بجنسہ نقل کیا

مراسلات نمونۂ عقائد مقلدین ہوائے نفس ۱۵ جنوری سنہ ۱۸۸۴ع کو ایک کارڈ راجپوتانہ سے بنام مہتمم اخبار نور الانوار آیا جسکا کاتب مجہول الاسم والنسب ہی نہایت جبن و نفاق سے اپنے نام کو چھپایا ہی آخر مین اُسکے لکھا ہی کہ راقم ایک بندۂ خدا از راجپوتانہ بارشاد مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب لاہوری ۔ اس خط مین اظہار اپنے عقیدے کا بہ نسبت حرمین محترمین اور اہل حرمین کے کیا ہی جسکی تحریر سے زبان قلم و قلم زبان کا پنتا ہی مگر واسطے انتباہ خاص و عام اہل اسلام کے نقل اسکی درج ذیل ہی و ہو ہذا ۔ مہتمم صاحب اخبار نور الانوار کانپور ۔ بعد سلام مسنون آنکہ مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی حج خانۂ کعبہ معظمہ و مدینہ طیبہ کا کرکے دار الحرب سے دار الاسلام مین تشریف لائے ہین اور جو کچھہ آپنے نسبت جناب بابت ایذا رسانی پلید مکہ جسکو شریف مکہ آپنے قرار دیا تھا آپنے درج اخبار فرمایا تھا وہ جھوٹ محض ثابت ہوا لعنۃ اللہ علی الکاذبین آپ کیون ایسی حرکت بیجا کرکے اپنا نامۂ اعمال و نیز قلب کو سیاہ کرتے ہین موت اور قیامت کا بھی کچھہ خوف ہی خدا و رسول بھی کچھہ چیز ہین غیبت اور کذب دین مین کیسا ہی اپنے دل مین سوچو اور ہمارا ندا رنجاؤ اللہ ہدایت کرے راقم ایک بندۂ خدا از راجپوتانہ بارشاد مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب لاہوری نور الانوار ـــ

اب ہم اس گمنام اور آنکے مرشد محمد حسین صاحب لاہوری سے پوچھتے ہین کہ دار الحرب سے حرمین محترمین مراد ہین کما ہو الظاہر یا کوئی اور شہر ۔ درصورت اوّل یہہ اتباع اور تقلید رئیس الطائفہ عبد الوہاب نجدی کی ہی کہ اُسنے بھی حرمین شریفین کو دار الحرب قرار دیکر انکے اہل پر خروج کیا پس معلوم ہوا کہ تمھارے زعم مین مولوی نذیر حسین صاحب مع اپنے رفقا کے دار الاسلام دہلی نصاریٰ سے دار الحرب حرمین شریفین مین بقصد خروج اونکے اہل پر گئے تھے نہ بخلاص نیت زیارت لاحول ولا قوۃ ۔ الغرض حرمین معظمین کا دار الحرب ہونا کتاب و سنت سے آپنر ثابت کرنا لازم ہی ورنہ حسب تحریر اپنے لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور درصورت شہر کوئی

و جبلپور وغیرہ اور دہلی برابر ہین کہ سب مملوک نصاری اور مسکن جملہ فرقہ مشرکین و یہود و نصاری و
مسلمین و مقلدین و غیر مقلدین وغیرہم ہے اور مسلم عالم شریف مکہ معظمہ کو پلید مکہ لکھنا آپکی خوبی
اسلام کی دلیل ہے اثبات اُسکا بھی تمھارے ذمہ پر واجب ہے ورنہ مفتری کذاب ہوگئے اور
اسی کلمہ لعن کے مورد ہوگئے اور نور الانوار مین جو حال مولوی نذیر حسین صاحب کی توبہ کرنے وغیرہ
کا مندرج ہے وہ بنقل خطوط معتمدین آمدہ مکہ معظمہ اور شہادت حجاج معتبرین متعدد دبسند و حوالہ
مرقوم ہے چونکہ ناقل کے ذمے پر تصحیح نقل ہے فقط جسکو اسمین شک و شبہ ہو وہ مطبع نظامی مین
تشریف لاوین اور بخوبی اپنی دلجمعی کرلین اور بدون اُسکے کسیکو مفتری و کذاب لکھنا خود اس
کلمہ کا مصداق ہونا ہے ۔ حال توبہ کرنے مولوی صاحب مذکور کا اور اقرار کرنے اپنے مذہب حنفی
ہونے کا مطبع میریہ واقع مکہ معظمہ مین چھپ گیا ہے اب چھپ نہین سکتا خاص ایک شہر کی خبر
اسی شہر مین جھوٹ بے اصل چھپے اور اوسپر کوئی مواخذہ نہ کرے خلاف عقل ہے یہہ خبر اس تواتر
کو پہنچی ہے کہ انکار مولوی صاحب کا بھی اسکا معارض نہین ہوسکتا بلکہ تحریر راقم خط مذکور سے بھی
یہہ امر ثابت ہوتا ہے کہ مولوی صاحب موصوف پر مکہ مکرمہ مین مواخذہ دار و گیر ضرور ہوا ہے
ورنہ مکہ معظمہ کو دار الحرب اور شریف مکہ کو پلید مکہ ہرگز نہ لکھتا اسلئے کہ اونکا اور کوئی قصور نہین
بجز اسکے کہ مولوی صاحب ممدوح کے عقاید فاسدہ سے توبہ کرالی یا ایہہ اقرار پھر جوبہ کاتب خط
لکھتا ہے کہ آپنے جو درج اخبار فرمایا وہ جھوٹ محض ثابت ہوا ۔ عجب خبط و کذب ہے بحکم الکذاب
لا حافظ لہ پہلے ایک امر کا اقرار بدلیل اور پھر اسی کا انکار بلادلیل کیسا ذلیل ہوتا ہے ۔ مگر بیحیا
باش ہرچہ خواہی کن ۔ نہ خوف خدا ہے نہ شرم دنیا عجب حال اس فرقہ لامذہب مقلدین ہوائے
نفس کا ہے کہ جب سے حال توبہ کرنیکا اپنے پیرو مرشد کے سنا ہے آتش غضب و خشم سے مشتعل ہوگئے ہین
کہ ہوش و حواس جاتے رہے اور سمجھے کہ اگر اونھون نے توبہ کی تو ہمکو بھی اس عقاید فاسدہ سے توبہ
کرنی پڑیگی یا اپنے پیرو مرشد سے انحراف کرنا ہوگا لہذا بدون تحقیق و بلا سند چند اخبار متنافقہ اور
اور تاویل و تسویل متخالفہ قبل از مرگ واویلا کہنے شروع کئے جسکو دیکھکے ہر عاقل ہنستا ہے

اکثر کا یہہ قول ہی کہ یہہ سب جھوٹ ہی اور افترا ہی ہرگز مولوی صاحب سے مواخذہ نہین ہوا اور نہ اُنھون نے توبہ کی بلکہ شریف مکہ معظمہ نے اُن کی تعظیم و تکریم کی بعض کہتے ہین یہہ توبہ اُن کی بطور تقیہ تھی نہ صدق دل سے بعض کہتے ہین یہہ مواخذہ بطریق ابتلا و امتحان موجب علوشان و افتخار مولوی صاحب ہوا بعض کا مقولہ ہی کہ مولوی صاحب کی توبہ ہمپر حجت نہین جب ہم امام اعظم کا کہنا نہین مانتے تو مولوی صاحب کس شمار مین ہین بعض نے اُسکے سبب سے حرمین شریفین کو دار الحرب اور شریف مکہ کو پلید ٹھہرایا اعاذنا باللہ من ہٰذہ الخرافات والکذبات حالانکہ یہہ تمام اقوال محض قصداً بطور تخمین کے ٹھہراتے ہین کوئی سند و دلیل اسپر بیان نہین کرتے اب ہم کہتے ہین کہ جناب مولوی صاحب ممدوح ان تاویلات سے کسکو پسند و اختیار فرماتے ہین اور کیا اظہار کرتے ہین خدا ہدایت دیوے ۔ تمام ہوئی عبارت اخبار نور الانوار کی ۔ مصنف کتاب مذکور کی طرف سے اعتراض پوچھے جاتے ہین کیون صاحب مدینہ طیبہ کا بھی حج ہوتا ہی کیا ۔ کہ آپنے حج خانۂ کعبہ معظمہ و مدینہ طیبہ کا کرکے ۔ لکھا ہی اگر ہوتا ہی تو اوسکو قرآن اور حدیث سے بیان فرمائیے طرفہ معاملہ تو یہہ ہی کہ آپ لوگون نے زیارت مدینہ طیبہ تک کو بھی روا نہین رکھا ہی بدعت کہتے ہین پھر ثبوت حج کو کیونکر ثابت کرینگے بالفرض اگر اسوقت زیارت کی درستگی کا قائل بھی ہو جائیگا اور مدینہ طیبہ کے قبل لفظ زیارت کو مقدر کرلیجئیگا تو لفظ ۔ کا ۔ کو جو مخالف لفظ زیارت کا ہی کیا کیجئیگا ۔ پھر تو آپنے لکھا ہی دار الحرب سے دار الاسلام مین تشریف لائیے پھر توبہ نامہ لکھدینا کیا تھا ۔ غرض پانچ مقام پر اعتراض سخت کرکے بعد مصنف فرماتے ہین کہ نتیجہ اس تحریر کا یہہ ہی کہ جب سرگروہ غیر مقلدین میانصاحب کا توبہ کرنا ثابت ہوگیا تو کل غیر مقلدین کو بھی توبہ کرنا واجب ہوگیا کہ اپنے امام و پیشوا کا اقتدا واجب ہی ۔ سوائے اُسکے اگر میانصاحب نے ضلالت سے توبہ کی یا ہدایت سے اگر ضلالت سے توبہ کی تو کل اُنکے مریدین کو بھی چاہئے کہ ضلالت سے توبہ کرین اور اگر ہدایت سے توبہ کی تو خسر الدنیا والآخرہ کا مصداق بنے تو سب کو چاہئے کہ ان کی اتباع سے منہہ موڑین اور جو جو کتابین اونکی عدم تقلید

شخصی کے باب میں تالیف وتصنیف ہو کر شایع ہوئیں کل کو جلا دیں بھولکر بھی اسکی حجت مقلدین
کے مقابلہ میں نہ لاویں **نقل توبہ نامہ** بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ
رسولہ الکریم۔ اما بعد فان السید المولوی محمد نذیر حسین الدہلوی والحاج
المولوی سلیمان بن الحاج اسحٰق الجوناگدی من مرشدی فرقۃ الضالۃ الوہابیۃ من غیر
المقلدین وصلا الی مکۃ المکرمۃ فلما ظہر حالہما احضر فی المحکمۃ العلیۃ واستتیبا فتابا
عن العقیدۃ الضالۃ الجدیدۃ والطریقۃ الخبیثۃ الوہابیۃ بین یدی حضرۃ المشیر المفخم
الدستور المکرم والوزیر المعظم والی ولایۃ الحجاز ودولتلو السید عثمان نوری پاشا لازالت
شمس اجلالہ من الاقبال بازغۃ وکتبا بقلمہما ما ترجمتہ ہذا وکذلک کل من کان
عقیدتہ کعقیدتہما من رفقائہما وممن اقام بمکۃ المکرمۃ وذلک فی السادس والعشرین
ذی الحجہ عام ۱۳۰۰ھ ترجمتہ ما کتب المولوی نذیر حسین الدہلوی بسم اللہ الرحمن
الرحیم حامدا ومصلیا اما بعد فان العاجز السید محمد نذیر حسین متبع السنۃ و
الجماعۃ عقیدۃً وفعلاً وانا اعلم ان خلافہما من المذاہب کلہا سوء سواء کان من الرافضۃ
والخارجیۃ والوہابیۃ وانی افتی موافقاً للمذہب الحنفی وانا حنفی المذہب وتبت مما
اخطئت وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی الہ وصحبہ اجمعین۔ الراقم السید محمد نذیر حسین بقلمہ
ترجمۃ ما کتب المولوی الحاج سلیمان الجوناگدی۔ الحاج سلیمان بن الحاج اسحٰق
الحنفی المذہب الآن تبت مما اخطئت واقول ان مذہب الوہابیۃ باطل الف مرۃ وانا
مذہب الحنفی الامام الاعظم وباللہ التوفیق وہو الرفیق۔ صحیح الحاج سلیمان
جوناگدی **نقل تحریر** مولوی نذیر حسین دہلوی بسم اللہ الرحمن الرحیم حامدا ومصلیا اما بعد
عاجز سید نذیر حسین متبع سنت والجماعت عقیدۃً وفعلاً اور اوسکے خلاف جتنے مذاہب ہیں خواہ
رافضی خواہ خارجی خواہ وہابی سب کو برا سمجھتا ہوں اور موافق حنفی کے فتویٰ دیتا ہوں اور
حنفی المذہب ہوں اور توبہ کیا میں جو کچھ کہ خطا کیا میں وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ و

صحبہ اجمعین ۔ الراقم سید محمد نذیر حسین بقلم خود نقل تحریر مولوی حاجی سلیمان جوناگڈہی ۔ حاجی سلیمان ولد حاجی اسحاق حنفی المذہب آنچہ خطا نمودم از و توبہ ست مذہب وہابی باطل ست الف مرہ مذہب حنفی امام اعظم دارم و باللہ التوفیق و ہو نعم الرفیق ۔ صحیح حاجی سلیمان جوناگڈہی

طبع فی المطبعۃ المیریۃ الکائنۃ بمکۃ المحمیۃ

فصل بست ویکم تقلید اور تلفیق کی معنی کی تحقیق ۔ سوال تقلید اور تلفیق کے معنے کیا ہین اور تقلید واجب اور تلفیق باطل ہونیکا سبب کیا ہے الجواب تقلید کے لغطی معنی قلادہ یعنے گردن بند درگردن انداختن اور اصطلاحی معنی کار بعہدہ کسی از روی پیروی نمودن و کار برگردن خود گرفتن اور مجازاً پیروی کسی بے دریافت حقیقت آن کردن و آن ضد تحقیق ست اور اقتدا کے معنے پیروی کرنے کے ہین ۔ مقلِّد لام کو زیر سے وہ شخص جو پیروی کرتا ہے یعنے مقتدی اور مقلَّد لام کو زبر سے جو شخص کہ اوسکی پیروی دوسرے کرتے ہین یعنے امام ۔ اور مقتدی گویا مقلِّد ہے اور مقتدا گویا مقلَّد ہے یعنے پیشوا فقہا کی اصطلاح مین مقلد اسکو کہتے ہین کہ چار ایمہ مجتہدین مین سے ایک کی پیروی دین کے سب کامون مین اعتقادات اور عبادات و معاملات مین ساری عمر کرے اور بوجھا اپنے سب کامون کا اوسکی گردن پر رکھے جو وہ کہے سو بہ کرے اور ایسا اعتقاد رکھے کہ ہمارا امام خدا و رسول کے فرمانے کے موافق سب اعمال و افعال کرتا ہے اور اسی موافق ہمکو عمل کرنے فرماتا ہے اور ماخذ اسکے احکام کا قرآن و حدیث و اجماع و قیاس ہے کیونکہ ایمۂ اربعہ اصول شریعت مین اہل سنت و جماعت ہین اصول عقاید مین متفق و متحد و ایک سان ہین چند فقہی مسایل فروعات مین بسبب اختلاف احادیث مختلف ہوئے ہین اگر ایک مجتہد نے ایک حدیث سے اخذ کیا ہے تو دوسرے مجتہد نے دوسری حدیث کو ماخذ ٹھہرایا ہے غرض کوئی امام مخالف قرآن و حدیث کے نہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت پر رحمت اور آسانی ہووے اسلئے جدے جدے چند اعمال وقتاً فوقتاً از روئے مصلحت بحکم خدا کرتے تھے بعض احکام کو منسوخ بعض کو ناسخ بھی کئے تھے

چنانچہ ابتدائے اسلام میں زیارت قبور سے منع کر دیا تھا تا لوگ بت پرستی میں گرفتار نہوں
جب عقیدہ اسلام کا دل میں مضبوط ہو گیا بعد زیارت قبور کی اجازت دی بلکہ بعضی حدیثوں میں
زیارت قبور کا فائدہ بھی بتلایا جیسا کہ مشارق الانوار میں یہ حدیث نهیتکم عن زیارۃ القبور
موجود ہے اور ثانی ۲۲ تائید الحق میں اور ثانی ۱۲۴ جامع الفتاوی جلد اول میں بتفصیل موجود
ہے اسی طرح اضحیہ کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے کو منع فرمایا تھا بعد چند مدت کے اجازت
دی کہ خشک کر کے جبتک جی چاہے رکھو اسیطرح شراب کے برتنوں میں پیالوں میں پانی پینا بھی
منع کر دیا تھا شاید کہ اسکے دیکھنے سے شراب یاد پڑے بعد مدت کے اب پیالوں میں کھانا
پینا جائز کر دیا اسی طرح نماز تراویح چند رکعات لیکن آٹھ یا بارہ یا بیس دو تین
روز جماعت کے ساتھ پڑھی تھی پھر حجرے سے باہر نہ آئے بنا بر ملامت یہ نماز تراویح
فرض یا واجب ہو جاوے اور انھوں سے نہو سکے تو گنہگار ہوویں الغرض اصحابوں نے
جس وقت جیسا آپ کا عمل دیکھا اور حکم سنا اسی پر آپکے بعد قایم رہے اور ویسا اپنے دوستوں کو
بیان کئے اور سکھا دئے وہی اختلاف احادیث کا جاری ہوا جیسا کہ مشکوٰۃ شریف میں باب
مناقب الصحابۃ میں عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قال سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول سألت ربی عن اختلاف اصحابی من بعدی فاوحی اللہ الی
یا محمد ان اصحابک عندی بمنزلۃ النجوم فی السماء بعضها اقوی من بعض ولکل
نور فمن اخذ بشیء مما هم علیه من اختلافهم فهو عندی علی هدی قال وقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصحابی کالنجوم فبایهم اقتدیتم اهتدیتم یعنی
مجھے فرمایا کہ میں پوچھا اپنے رب کو حال اختلاف میرے صحابوں کا میرے بعد تب وحی آئی
اے محمد تیرے اصحاب میرے نزدیک مثل ستاروں کے ہیں آسمان میں بعض زیادہ روشن
بعضوں سے اور ہر ایک کیلئے روشنی ہے جس نے اختیار کیا انھوں سے کسی چیز کو جس پر وہ ہیں
اختلاف سے مگر وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہے تابعین نے جس صحابی سے جو حدیث سنی

پر عمل کیا تبع تابعین نے جب ایک حدیث دو چار شخصون سے سنی اسپر عمل کیا غرض مجتہدین ایمہ اربعہ نے جو تابعین یا تبع تابعین مین سے تھے بڑی سعی و کوشش سے ناسخ منسوخ راجح مرجوح کی تمیز نکالی اور منافقین خوارج فلاسفہ وغیرہ کی زبان سے جو حدیث سنی اوسکو رد کر دیا چنانچہ امام شعرانی نے چار مجتہدین مقبولین کے سوا جو دہ مجتہدون کے نام لکھے ہین جیسا کہ امام داود امام ابو اللیث سمرقندی امام ابو سفیان ثوری امام سفیان بن عنیبہ امام محمد جریر امام الاعمش امام المجاہد وغیرہم مگر جب ارباب اجماع حل و عقد نے دیکھا کہ یہی چار مذہب مشہور ہوئے ہین تمام مطلب قرآن وحدیث کا بکمال داخل و شامل اون مین آگیا ہے اور اجماع امت بھی انھین چار مذہب پر ہو گیا ہے اور دوسرے مذہب مفقود ہو گئے ہین اجتہاد کا دروازہ آئندہ کو بند کر دیا کہ کمال دین متین و احکام قرآن وحدیث و اجماع و قیاس انھین آگئے اصول و فقہ معہ فروعات مسایل انکے مسلمانون نے ہر ایک ملک کے قبول کر لئے اور خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یظہر الکذب الحدیث کا مورد و مصداق پورا ہوا اور ان مجتہدون کے مذہب کے چلانیوالے اور پالنے والے اُنھون کے شاگردونکو خدا نے علم کی توفیق عطا کی جو روز بروز روشن تر دین محمدیؐ دنیا مین پھیل گیا اور دوسرے مجتہدونکے مذہب سب گم نام ہو گئے اور خوارج و معتزلہ نے انمین فساد و خلاف اور کذب مخلوط کر دیا ہے سواد اعظم یہی مقلدین مذاہب اربعہ سنت وجماعت کہلائے مشرق سے مغرب تک انھین کے مقلدین اور کتب فقہیہ بکثرت ہر زمانے مین موجود ہین قرب زمان رسالت کی برکت ان چارون مذہب مین شامل ہے اور جو مذاہب باطلہ بہتر فرقے وغیرہ بعد نکلے انمین وہ برکات قرب زمان رسول اللہ شامل نہین ہے اب تابعین و تبع تابعین کے زمانے مین اختلاف ہونے کی یہہ وجہہ ہے کہ اُنھون نے جو اصحابون سے علم سیکھا تھا خود اونمین اختلاف موجود تھا جس جس اصحاب کو جو جو علم آنحضرت علیہ السلام سے حاصل ہوا تھا وہی علم تابعین کو تعلیم کیا اور اونمین شفقت اور رحمت اور آسانی امت پر ہونے کے لئے اختلاف موجود تھا

اور تابعین و تبع تابعین کے زمانے کے درمیان آفتاب و ماہتاب و ستارے سب غروب ہو چکے تھے اسلئے اُنھون نے بڑی سعی واجتہاد سے مثل شمع چراغ روشن کر کے لوگونکو راہ بتانا شروع کیا اور فقہ حدیث کی کتابین لکھین اور اس اختلاف سے امت مین رحمت اور کشادگی ظاہر ہو گئی اور اللہ تعالی اور اسکے رسول علیہ السلام کی مرضی تھی کہ اس امت مرحومہ کے واسطے دین کے کامون مین کشادگی و آسانی ہر ملک و بلاد کے ساکنین مین ظاہر ہووے اور ائمہ مجتہدین تمام قرآن و حدیث کے دقایق وغوامض سے واقف و صحابہ کے اجماع و قیاس سے بخوبی ماہر تھے اور اجتہاد کی شرطون کو اور اصطلاحات عرب کو جو قریب زمانہ برکات آمود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اچھی طرح سمجھتے تھے اور یہہ مجتہدین متقی متدین فقیہ و محدث کامل تھے پھر اُنہین سے چار مجتہد کا مذہب اہل سنت وجماعت مین مقبول و مقرر ہو گیا آجتک بڑی شہرت سے تمام علما و اولیا غوث قطب ابدال واوتاد متقین و صالحین انکے مقلدین اہل شریعت و مشایخ طریقت ہر زمانے مین اور ہر ملک مین پیدا ہوتے چلے آئے یہہ چارون مذہب اعتقاد و اصول مین متفق ہین بعض فروعات مین مختلف اسی لئے جس شخص نے ایک کی پیروی کامل طور سے کی اُسنے اتباع رسول اللہ صلعم کی کامل طور سے کی اسمین کچھہ شک نہین ۔ مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی نے لکھا ہے کہ اگر حنفی مذہب والا بعضے احکام مین شافعی کے مذہب پر عمل کرے تو تین وجہ سے ایک وجہ ہو تو درست ہے پہلی وجہ یہہ کہ قرآن و حدیث کی دلیل اسکی نظر مین اس مسئلے مین شافعی کے مذہب کو ترجیح دے تو خود احتیاطاً اسپر عمل کرے مگر اس دلیل کی دریافت و ترجیح کرنے کو بڑا علم چاہئے دوسری وجہ یہہ کہ کسیوقت تنگی مین گرفتار ہو کہ شافعی کے مذہب پر عمل کئے بغیر گزارہ نہو جسطرح اس ملک مین پانی کا مسئلہ کہ اگر کوئے مین کوئی جانور گرے اور مرجاوے یا نجس پڑے تو حنفی مذہب مین اسکا پانی نکالنا ہوتا ہے اور شافعی مذہب مین قلتین جو پانچ مشک کے برابر تخمین کیا جاتا ہے اسکا حکم طہارت کا ہی ہے جیساکہ حنفی کے نزدیک دہ در دہ کا اور کوے کا یہہ شخص مالک نہین ہو سکتا ناچار شافعی کی تقلید کرے اور اُس پانی سے وضو

غسل کر لیوے کھانے پینے مین اسکو پاک سمجھے یا جسطرح سے مسئلہ مفقود کا کہ ایک شخص نے اپنی زوجہ
کو گھر مین رکھکر سفر کیا اور اُسکے مرنے جینے کی خبر مدت تک معلوم نہوئی تو حنفی مذہب مین نود
برس تک اوسکی زوجہ دوسرے سے نکاح نہین کر سکتی اور مالکی مذہب مین چار برس کے بعد لا
مفقود الخبر کی زوجہ دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے ایسی تنگی کے سبب سے اُس عورت کو
مالکی مذہب کی تقلید جائز ہوگی کیونکہ نفقہ اوسکا جو شوہر پر فرض ہے اوسکو مدت تک نہین ملا اور
شوہر کی املاک بھی نہین اور بیت المال بھی نہین تب قاضی حنفی نے شافعی مذہب کا شخص نائب
بنا کر اسے اختیار دے تا وہ اپنے مذہب کے موافق نکاح فسخ کر دیوے اور بعد عدت دُوسرے
سے نکاح ہوجاوے وُہ قاضی حنفی خود شافعی مذہب کے موافق حکم نہین کر سکتا اگر حکم کریگا
اسکا حکم نافذ نہوگا اسیطرح اگر قاضی شافعی ہے اور اپنے مذہب کے مطابق کسی مقدمہ کے
مسئلے مین حنفی کے موافق حکم نکر سکے تو ایک حنفی کو اپنا نائب بنا لیوے ۱۲ تیسری وجہ یہہ کہ ایک
شخص صاحب تقوی ہو اور اسکو احتیاط عزیمت و رخصت مین مذہب کے منظور ہے کسی مسئلہ مین
امام شافعی کے مذہب مین احتیاط پاوے عمل کرے جسطرح زیادہ صدقہ فطر کا دینا یا طاؤس
گوشت نہ کھانا ان تین وجہون مین ایک اور شرط ہے کہ تلفیق نہ ہوجاوے یعنے دونون مذہب
کے ملجانے سے ایسی صورت نہ پیدا ہو جو دونون مذہب مین ناروا ہو تلفیق کی لفظی معنی دو شی
لانا باہم مخلوط کرنا اور اصطلاح فقہا مین ایسا عمل ہو جسطرح فصد لینے سے شافعی مذہب
مین وضو نہین جاتا اور حنفی مذہب مین ایک ذرہ پھوڑی سے خون نکلا اور بہا وضو ٹوٹ جاتا ہے
جیسا کہ حنفی المذہب نے وضو کر کے فصد لیا اور تقلید شافعی کر کے دوبارہ وضو نہ کیا
اور نماز مین اقتدا امام کی کیا اور عقب امام سورۃ الحمد نہ پڑھی یہہ نماز بسبب تلفیق کے
دونون مذہب مین جائز نہین کیونکہ وضو تو حنفی مذہب کے موجب نادرست ہوا اور نماز
شافعی مذہب کے موجب نادرست ہوگئی کیونکہ شافعی مذہب مین امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ
پڑھنا فرض ہے اور حنفی کے نزدیک واجب ۔ اِن تین وجہون کے سوا کوئی اپنا مذہب

ترک کرے وہ مذہب بھی موافق حدیث کے فعل رسول اللہ کا تھا اور سے ترک کرنا معصیت
ہے اور دوسرے مذہب کی تقلید خواہش نفسانی سے بلا سبب کیا ہے سو دین مین ٹلہی ہوئی
اور بالاتفاق بازیچہ یعنے ٹلہی کرنا دین مین حرام اور قابل تعزیر ہے جیسا کہ ہوائے نفس کی
خواہش سے اپنے مذہب کا کوئی حکم بجا لانیکو جی بچاہے اور اس حکم کی رخصت طلب کرنیکو دوسرے
مذہب کی تقلید کرے مثلاً زیور وزر اون پر حنفی مذہب مین زکوۃ لازم ہے اور شافعی مذہب
مین نہین لازم ہوتی اسلئے رخصت زکوۃ نہ دینے کی طلب کرنیکے واسطے حنفی مذہب چھوڑ کر
شافعی مذہب اختیار کرے تو یہہ دین مین کھیل ہوا ایسے تلفیق کے مسایل بہت ہین برہان الاہتدا فی
بیان الاقتدا مین لکھے ہین مثال حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ائتموا ائمتکم ان صلی قائما فصلوا قیاما وان صلے قاعدا فصلوا
قعودا رواہ مسلم یعنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم اپنے امام کی تابعداری کرو اگر
وہ کھڑے رہکر نماز پڑھے تم بھی کھڑے ہوکر نماز پڑھو اگر وہ بیٹھکر نماز پڑھے تم بھی بیٹھکر نماز پڑھو
روایت کیا مسلم نے ۔ امام احمد حنبل نے اس حدیث کو معمول بہ گردانا جیسا کہ امام نووی شافعی رح
نے شرح مسلم مین تصریح کی ہے کہ یہہ نماز چارون امامون کے نزدیک باطل ہے مثلاً کسی شخص کو
رعاف کی بیماری ہے یعنے ناک مین سے خون نکلتا ہے اس سبب سے امام احمد حنبل کے نزدیک وہ
ناقص وضو ہے جب امام بیٹھا ہوا نماز پڑھتا ہے اور مقتدی بیعذر بیٹھکر فرض نماز پڑھے امام کی
اقتدا کرے تو یہہ بے وضو نماز باطل ہے اور امام اعظم و شافعی و مالک کے نزدیک باطل ہے
اسلئے کہ وہ حدیث مسلم کی اونکے نزدیک منسوخ ہے مسئلہ ۲ کوئی شخص وضو کرے کم قلتین سے
کہ اس مین نجاست ہو یا کوئی جانور مرا ہوا ہو سمین اور رنگ و بو مزہ متغیر نہو سو پانی مالکی کے مذہب
مین پاک ہے اور پھر اس شخص نے مسح کیا نصف سر کا یا کم اور نماز پڑھا ایسی نماز چارون ایمہ کے نزدیک
باطل ہے اسواسطے کہ یہہ پانی نجس ہے نزدیک امام اعظم و شافعی و احمد بن حنبل کے پس ان ائمہ
کے نزدیک باطل ہوا اور مسح تمام سر کا فرض تھا نزدیک امام مالک کے وہ ترک ہوا مسئلہ ۳

کسی نے وضو کیا کم قلتین سے کہ اسمین نجس مذکور ہووے اور موالات یعنے پے در پے دھونا اعضا کا وضو ہین ترک کیا پس یہہ نماز نزدیک ایمہ اربعہ کے فاسد ہوئی کیونکہ پانی نجس ہی ایمہ ثلاثہ کے نزدیک اور موالات فرض ہی نزدیک امام مالک کے سو ترک ہوا **مسئلہ** کوئی شخص وضو کرے ساتھہ مسح سر کے ایکدو بال کے بھگانے سے پھر مس ذکر کرے پس یہہ نماز بھی فاسد ہی نزدیک ایمہ اربعہ کے کیونکہ امام شافعی اور امام احمد حنبل کے نزدیک وضو باطل ہی بہ سبب مس ذکر کے اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے وضو باطل ہی بسبب ترک مسح سر کے جو فرض ہی ابو حنیفہ کے نزدیک ربع سر کا اور امام مالک کے نزدیک تمام سر کا **مسئلہ** کسی نے وضو کیا پھر مس ذکر کیا اور رعاف یعنے ناک سے خون جاری ہوا پس یہہ نماز بھی فاسد ہی ایمہ اربعہ کے نزدیک اس لئے کہ رعاف ناقض وضو ہی نزدیک ابو حنیفہ اور امام احمد حنبل کے اور مس ذکر ناقض وضو ہی نزدیک امام شافعی و مالک کے **مسئلہ** کسی نے وضو کیا پھر تقبیل زوجہ کیا اور رعاف جاری ہوا پس یہہ نماز بھی باطل ہی نزدیک ایمہ اربعہ کے کیونکہ رعاف ناقض وضو ہی نزدیک ابو حنیفہ اور احمد حنبل کے اور بوسہ لینا ناقض وضو ہی نزدیک امام شافعی اور امام مالک کے پس کل کے نزدیک ایسے بے وضو کی نماز باطل ہوگئی **مسئلہ** کسی نے وضو کیا پھر مس ذکر کیا اور بعد قی کی پس یہہ نماز بھی فاسد ہی نزدیک ایمہ اربعہ کے کیونکہ مس ذکر ناقض وضو ہی امام مالک اور شافعی کے نزدیک اور قی کرنا ناقض وضو ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک **مسئلہ** کسی نے وضو کیا اور مس ذکر کیا اور مسح کیا سر کا ایک یا دو بال پر پس یہہ نماز بھی باطل ہوئی نزدیک ایمہ اربعہ کے اسواسطے کہ مس ذکر ناقض وضو ہی نزدیک امام شافعی و احمد بن حنبل کے اور اکتفا کرنا مسح سر کا ایک یا دو بال پر باطل ہی نزدیک ابو حنیفہ اور مالک کے **مسئلہ** کسی نے وضو کیا پھر بوسہ لیا زوجہ کا اور مسح کیا ایک بال یا دو بال کا پس یہہ نماز بھی فاسد ہوئی کیونکہ بوسہ لینا ناقض وضو ہی نزدیک امام شافعی اور احمد کے اور مسح سر چوتھائی فرض ہی ابو حنیفہ کے نزدیک اور تمام سر کا مسح سنت ہی امام شافعی و حنفی کے نزدیک اور امام مالک کے نزدیک تمام سر کا مسح فرض ہی

سو ترک ہوا مسئلہ امام شافعی کے نزدیک ایک یا دو بال سر کا مسح فرض ہی اور سارے سر کا
سنت ہی اور ابو حنیفہ کے نزدیک ربع سر کا مسح فرض ہی اور سارے سر کا سنت ہی اور امام
مالک کے نزدیک تمام سر کا مسح فرض ہی اسی لئے شافعی مذہب کا امام تمام سر کا مسح کرتا ہی
جو اسکے مذہب مین سنت ادا ہوئی اسکے پیچھے اقتدا مالکی او حنفی کی بھی جایز اور درست ہو جاتی ہی
اگر فقط ایک یا دو بال پر مسح کرے تو حنفی و مالکی کی اقتدا درست نہوگی لہذا جو شخص اپنے خاص مذہب
کے موافق فرض سنت مستحب مندوب سب وضو نماز مین ادا کر لیوے تو چارون مذہب مین وہ نماز
اور اقتدا صحیح اور درست ہی مسئلہ کسی نے وضو کیا ساتھ ترک نیت کے جو شافعی ہے کے
نزدیک فرض اور حنفی کے نزدیک سنت ہی اور کپڑا منی سے آلودہ ہی پس یہہ نماز بھی ایمہ اربعہ کے
نزدیک باطل ہوگی اسلئے کہ منی نجس ہی نزدیک ایمہ ثلاثہ کے یعنے ابو حنیفہ و مالک و احمد حنبل کے
اور نیت وضو مین فرض ہی نزدیک امام شافعی کے سو ترک ہوئی۔ منی حقیقت مین پاک ہی
کہ وہ تخم ہی انسان کے جسم کا جیسا کہ آب بینی پاک ہی لیکن چونکہ وہ مجری بول سے آتی ہی اسلئے
ایمہ ثلاثہ کے نزدیک نجس ہوگئی فقط مسئلہ وضو کیا ساتھ ترک تسمیہ و ترتیب کے اور کپڑا منی
سے آلودہ ہی یہہ نماز بھی باطل ہوگی کیونکہ ترتیب وضو مین فرض ہی امام شافعی کے نزدیک
اور کپڑا نجس ہی ایمہ ثلاثہ کے نزدیک فقط الغرض ایسی تلفیق کے مسائل بہت صورتون مین پائے
جاتے ہین اس سبب سے چارون مذہب کے احکام ملانے سے عمل باطل ہوتا ہی اور ایک مذہب
کے حکم بجالانے سے عمل صحیح ہوتا ہی کیونکہ چارون مذہب اصول و عقاید مین باہم متفق ہین فقط
فروعات مین اختلاف حدیث کے سبب مختلف ہین اور یہہ اختلاف رحمت ہی کہ خود اصحابون
مین موجود تھا اور تابعین اور تبع تابعین کو جو علم اصحابون سے ملا اسمین بھی وہی اختلاف باقی
رہا اور وہی اختلاف ایمہ اربعہ مجتہدین مین بھی چلا آتا ہی جس ملک مین پانی زیادہ ہی وہان
اکثر حنفی مذہب کا رواج ہوا جہان پانی کم ملتا ہی وہان مالکی مذہب کا رواج ہی یہہ
خدا کی طرف سے رحمت و آسانی امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سمجھنا چاہیئے یہان

ثابت ہوا کہ تقلید شخصی یعنے ایک مذہب کو مضبوط پکڑنا اور اسی پر عمل کرنا واجب ہے اور تلفیق عقلاً و نقلاً باطل ہے

فصل بیست و دوم

در بیان احادیث صحیح و غیر صحیح

مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی عجالۂ نافعہ میں لکھتے ہیں جسکا خلاصہ یہہ ہے ۔ ہرگاہ حدیث از قبیل خبر است و خبر محتمل الصدق والکذب میباشد پس لا بد آمد در تحصیل این علم حدیث از دو چیز یکی ملاحظہ حال رواۃ دویم احتیاط عظیم در فہم معانی آن زیرا کہ اگر در امر اول مساہلہ رود کاذب با صادق ملتبس شود و اگر در امر ثانی احتیاط نباشد مراد با غیر مراد مشتبہ گردد و علی التقدیرین فائدہ کہ ازین علم شریف متوقع است میسر نگردد بلکہ ضد آن فائدہ بحصول انجامد و موجب ضلال و اضلال باشد معاذ اللہ من ذلک پس درین دو امر سخن کردن ضرور افتاد امر اول یعنے ملاحظۂ حال رواۃ مخبرین در صدر اول یعنے از زمانِ تابعین و تبع تابعین تا زمان بخاری و مسلم رنگ دیگر داشت کہ از حال رجال ہر شہر و ہر زمان بحث و تفتیش میکردند در ہر کہ بوی از بیدیانتی و کذب و سوء حفظ می شمیدند حدیث او را قبول نمی کردند و لہذا در احوال رجال دفاتر مبسوط و کتب مضبوط نوشتہ اند یعنے آن زمانہ مجتہدین بود و درین زمان رنگ دیگر دارد حالا کتبی کہ مجرد برای صحاح اند بعد ازان کتابہای کہ قابل اعتبار اند جدا باید دانست بعد ازان کتابہائیکہ واجب الرد و الترک اند علحدہ باید داشت تا در ورطۂ تخلیط واقع نشود و اکثر متاخرین محدثین را این تمیز و ترتیب از دست رفتہ است ناچار در بعضی جا در مسایل خلاف جمہور سلف کردہ اند و باحدیثی کہ در کتب غیر معتبر یافتہ اند تمسک جستہ اند درینجا نقل سند عبارت حضرت والد ماجد قدس سرہ نمائیم تا مراتب کتب احادیث بترتیب واضح گردد ایشان میفرمایند باید دانست کہ کتب احادیث باعتبار صحت و شہرت و قبول بر چند طبقہ میشوند و مراد ما از صحت آنست کہ مصنف التزام کند ایراد احادیث صحیح یا حسنہ و غیر آن در انجا ایراد نہ کند مگر مقرون بہ بیان حال آن از ضعف و غرابت و علت و شذوذ زیرا کہ ایراد ضعیف و غریب و معلول با بیان آن قدح نمی کند و مراد ما از شہرت آن است کہ اہل حدیث طبقہ بعد طبقہ با آن کتاب مشغول شوند بطریق روایت و ضبط مشکل و تخریج

الّا تا هیچ چیز از ان غیر ستثنیٰ نماند و مراد ما از قبول آنست که نقّاد حدیث آن کتاب را اثبات کنند
و بران اعتراض نه کنند و حکم صاحب کتاب را در بیان حال احادیث آن کتاب تصویب و تقریر
کنند و فقها بآن حدیث تمسّک نمایند بی اختلاف و بی انکار ـ چنانچه صحیح ابن حبان مثلاً التزام
صحت دارد لیکن شهرت ندارد و مستدرک حاکم التزام صحت بزعم خود دارد و شهرت هم دارد لیکن
قبول ندارد زیرا که دیگر نقّاد حکم او را بصحت قول مسلم نداشته اند طبقهٔ اولیٰ از کتب حدیث سه
کتاب اند موطا و صحیح بخاری و صحیح مسلم و قاضی عیاض مشارق الانوار را برای شرح این هر سه
کتاب مخصوص نوشته است و این مشارق الانوار غیر مشارق الانوار مولفهٔ رضی الدین لاهوری صنعانی
است که احادیث صحیحین دران بحذف اسناد و قصه جمع نموده بالجمله برای ضبط و شرح این هر سه
کتاب مشارق الانوار قاضی عیاض کافی و شافی است و نسبت درین هر سه کتاب آنست که موطا
گویا اصل و امّ صحیحین است و در کمال شهرت رسیده و صحیح بخاری و صحیح مسلم هر چند در بسط و کثرت
احادیث دو چند موطا باشد لیکن روایت احادیث و تمیز رجال و راه اعتبار و استنباط از موطا
آموخته اند خلّص کلام اینکه احادیث این هر سه کتاب اصح الاحادیث اند اگرچه بعض احادیث این
هر سه کتاب صحیح تر از بعض باشند پس این هر سه کتاب طبقهٔ اولیٰ باشند طبقهٔ ثانیه احادیثی که درین
هر صفت بدرجه صحیحین نرسیده اند و آن حدیث جامع ترمذی و سنن ابو داؤد و سنن نسائی مشهور
و معروف و حال حدیث و علت آن را بقدر امکان بیان نموده اند پس این شش کتاب را صحاح سته
نامند ـ و ابن الاثیر این شش کتاب را در جامع الاصول احادیث جمع کرده است و ابن ماجه را
در صحاح نشمرده بلکه موطا را ششم قرار داده است و الحق معه و لیکن نزد والد ماجد مسند امام احمد نیز
از طبقهٔ ثانیه است و وی اصل است در معرفت صحیح از سقیم و همچنین سنن ابن ماجه را نیز درین طبقه با تشهیر
طبقهٔ ثالثه احادیثیکه در شهرت و قبول در مرتبهٔ طبقهٔ اولیٰ و ثانیه نرسیده اند و درین کتب
بعضها اقوی من بعض چون سنن ابن ماجه و مسند دارمی و مسند ابی یعلی موصلی و تصنیفات عبد الرزاق
و ابو بکر بن ابی شیبه و مسند عبد الله بن حمید و مسند ابو داؤد طیالسی و سنن دار قطنی و صحیح ابن

حبان و مستدرک حاکم و کتب بیہقی و کتب طحاوی و طبرانی طبقہ رابعہ احادیثیکہ نام ونشان آنہا در قرون سابقہ معلوم نبود و متاخرین آنرا روایت کردہ پس حال آنہا از دو شق خالی نیست یا سلف تفحص کردند و انہارا اصلی نیافتہ تامشغول بروایت آنہا میشوند یا فتند و دران قدحی و علتی دیدندکہ باعث شدید بر ترک روایات آنہا گردید علی کل تقدیر این احادیث قابل اعتماد نیستند کہ در اثبات عقیدہ یا عملی بانہا تمسک کردہ شود ۔ و این قسم احادیث راہ بسیاری از محدثین زدہ است بجہۃ کثرت طرق مغرور شدہ حکم بتواتر آنہا نمودہ و در مقام قطع و یقین بدان تمسک جستہ بر خلاف سلف مذہبی برآوردہ اند و این قسم بسیار کتب تالیف شدہ است چنانچہ کتاب الضعفا لابن حبان و تصانیف الحاکم و کتاب الضعفا للعقیلی و کتاب الکامل لابن عدی و تصانیف ابن مردویہ و تصانیف خطیب و تصانیف ابن شاہین و تصانیف ابن جریر فردوس دیلمی و تصانیف ابونعیم و تصانیف جوزقانی و تصانیف ابن عساکر و تصانیف ابوالشیخ و تصانیف ابن نجار و اکثر در حال بنی اسرائیل و قصص انبیائے سابقین و ذکر بلدان و اطعمہ و اشربہ و حیوانات واقع شدہ و نیز در بیان طب و رقیات و عزایم و دعوات و ثواب نوافل این حادثہ رودادہ و ابن الجوزی تفصیل در موضوعات خود نوشتہ است فقط **خاتمہ** باید دانست کہ علامات وضع حدیث و کذب راوی چند چیز است اول آنکہ خلاف تاریخ مشہور روایت کند مثل آنکہ عبداللہ بن خالد در جنگ صفین چنین گفت حالانکہ او قبل ازین تاریخ وفات یافتہ بود ۔ دوم آنکہ راوی رافضی باشد و حدیث در طعن صحابہ روایت کند یا ناصبی باشد حدیث در طعن اہل بیت روایت کند سوم آنکہ چیزی روایت کند کہ بر جمیع مکلفین معرفت آن و عمل برآن فرض باشد و او متفرد بود بروایت چہارم وقت و حال قرینہ باشد بر کذب او چنانچہ غیاث بن میمون را در مجلس مہدی خلیفہ عباسی اتفاق افتاد کہ یک لفظ در حدیث از پیش خود زیادہ الحاق کرد پنجم آنکہ مخالف مقتضی شرع و عقل باشد و قواعد شرعیہ آنرا تکذیب نمایند مثل قضائے عمری وغیرہ ششم آنکہ در حدیث قصہ باشد از امر حسی واقعی اگر بالحقیقت متحقق می بود ہزاران کس آنرا نقل میکردند و از یک راوی دیگر کسی نقل نکند ہمچنین حدیث موضوع باشد ہفتم رکاکت

لفظ و معنی مثلاً لفظی روایت کند که بقواعد عربیه آن زمان درست نباشد یا معنی مناسب شان نبوت
و وقار نبود هشتم افراط در وعید شدید بر گناه صغیره یا افراط در وعده ثواب عظیم در عمل قلیل چنانچه
مَنْ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ فله سبعون الف دار وفی کل دار سبعون الف بیتٍ وفی کل بیتٍ سبعون
الف سریرٍ وعلی کل سریرٍ الف جاریةٍ بلکه احادیث این قسم را خواه در عذاب باشد خواه در ثواب
موضوع باید دانست نهم بر عمل قلیل ثواب حج و عمره ذکر نماید دهم آنکه کسی را از عاملان خیر ثواب انبیا
موعود کند که ثواب سبعین انبیا و امثال ذلک یازدهم خود راوی اقرار کرده باشد بوضع احادیث
چنانچه نوح بن ابی عصمت را واقع شد که یکی از علمای تبع تابعین بوده در فضائل قرآن سوره
بسوره وضع احادیث نمود و ترویج وتشهیر کرد کما ذکرت فی البیضاوی فی آخر سورة یس هرگاه
او را گرفتند و از تصحیح سند آنها سوال کردند اعتراف کرد که باعث بر وضع این چنین احادیث مرا
نیت بخیر است چون دیدم که از قرآن مردم اعراض کردند و بعلوم دیگر مثل تواریخ و سیر و فقه ابوحنیفه
اشتغال می ورزند پس برای ترغیب مردم این احادیث را وضع کردم تا میل بعلوم قرآن نمایند
و باعتقاد ثواب و بتلاوت و درس آن مشغول شوند و این عذر گناه بدتر از گناه است زیرا که احادیث
بسیار صحیحه در فضایل قرآن وارد شده برای ترغیب کافی است همچنین وضاعین بسیار گذشته اند
و اغراض آنها نیز متنوع و متکثر بوده اند فرقه زنادقه که ابطال شرایع و تمسخر با مور شرعیه منظور
داشته اند چهارده هزار حدیث از وضع زنادقه بشمار رسید. و اهل بدع و هوا که برای نصرت مذهب
خود و طعن در مذهب مخالف این عمل را بسیار مرتکب شدند و روافض و نواصب و کرامیه درین
عمل بر همه فرق پیش دستی کرده اند و خوارج و معتزله و زیدیه و اسماعیلیه آنقدر مرتکب این امر شنیع
نشده - فرقه دیگر که مایه از علم حدیث نداشتند و محدثین را موقر و معظم دیدند خواستند که خود
را هم درین فن داخل نمایند این صنعت قبیحه اختیار کردند مثل ابوالبختری و وهب بن وهب القاضی و
سلیمان و عمرو النخعی و حسین بن علوان و اسحاق بن نجیح و غالباً این فرقه بوعظ و تذکر مشغول
بودند فرقه دیگر اهل زهد و تقوی و عبادت و دیانت که در منام یا در معامله چیزی از زبان

رسول یا ائمہ اطہار شنیدند و بجہہ جزم و یقین بر خواب و بر معاملہ خود آنرا ملہم روایت کردند مردم گمان نمودند کہ این حدیث واقعی ہست کہ از راہ ظاہر بآنہا رسیدہ ابو عبدالرحمن سلمی و دیگر صوفیا نرا کہ از مذاق حدیث آشنا نبودند باین علت تہمت کردہ اند و روایت آنہا از حیز اعتبار بر آوردہ فرقۂ دیگر مصاحبین امرا و ملوک کہ برای استمالت خاطر آنہا وضع حدیث نمودند و دین خود را بدنیا فروختند۔ فرقہ دیگر بی قصد و تعمد وضع حدیث کردہ اند و صورتش آنست کہ ایشان کلامی شنیدند از صاحب تجربہ یا صوفی یا حکیمی از حکمای سابقین و آنرا نسبت بہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کردند بنا بر ظن آنکہ این قسم کلام پر از حکمت جز از پیغمبر نخواہد بود و این فرقہ راحدی و نہایتی نیست و اکثر عوام باین مبتلا بودہ اند انتہی بعض متاخرین نے اپنی حدیثون کی کتابون مین راجح لکھدیا اُن حدیثونکو جو مجتہدین سابقین کے نزدیک معمول بہ نہین ہین اور مرجوح لکھدیا ان حدیثون کو کہ جو ائمہ اربعہ کے نزدیک معمول بہ ہین چنانچہ شوکانی و ابن تیمیہ وغیرہما نے کہا اور مطعون کیا ساتھ کذب اور نسیان کے اُن راویون کو جنکی حدیثین اکثر مجتہدین نے خصوصًا امام ابو حنیفہ نے مقبول رکھین ہین نذیر دہلوی اور محمد حسین لاہوری اُن بد مذہب شوکانی و ابن تیمیہ کی کتابون سے دلایل جو پانچوین اور چھٹی صدی مین پیدا ہوئے تھے کتاب معیار الحق و ظفر المبین و دراسات وغیرہ مین لکھکر اہل سنت وجماعت کے علما کو مغالطے مین ڈالتے ہین لیکن یہہ نہین جانتے کہ آج علمائے دین عرب و عجم مصر و شام ہند و سندھ مین مقلدین مذہب اربعہ موجود ہین چنانچہ تمام امت مرحومہ مین ایک نصف حنفی اور ایک ربع شافعی اور ایک ربع مین مالکی و حنبلی موجود ہین حق و باطل کو بخوبی پہچانتے ہین خصوصًا حرمین شریفین مین چارون امامون کے مصلے قایم اور چارون مذہب کے مفتی سلامت ہین نشانی ۱۱۶ — ۱۱۷ — ۱۲۰ — ۱۲۲ دیکھو۔ مولانا شاہ عبد الحق محدث دہلوی شرح سفر السعادہ مین لکھتے ہین چنانچہ کتاب برہان الاہتدا سے منقول ہے۔ قرارداد علما و مصلحت دین ایشان در آخر زمان تعیین و تخصیص مذہب ہست و ضبط و ربط کار دین و دنیا ہمدرین صورت بود از اول مخیر ہست ہر کدام را اختیار کند صورت دارد لیکن بعد از اختیار یکی بجانب دیگری رفتن بی توہم سوء ظن

وتفرق وتشتت در اعمال واحوال نخواہد بود قرار داد علما برین ست وھو المختار وفیہ الخیر
چونکہ خانہ دین را این چہار راہ ست وہر کہ راہی ازین راہ ہا ودری ازین درہا اختیار نمود
براہ دیگر رفتن عبث وبیادہ باشد وکارخانہ عمل از ضبط بیرون افکندن واز راہ مصلحت بیرون
افتادن ست واگر قصد طریق ورع واحتیاط دارد ہم از مذہب واحد مختار روایتی کہ دلیلش
احسن واقوی وفائدہ اش اعم واتم واحتیاط در آن اکثر واوفر بود اختیار کند وبراہ رخصت
ومساہلہ وحیلہ اندوزی نرود واین طریقہ متاخرین ست وشک نیست کہ این طریق محکم تر
ومضبوط تر ست انتہی وقال الحموی فی شرح الاشباہ فی کتاب التعزیر وفی الفتح قالوا
ان المنتقل من مذہب الی مذہب اثم ویستوجب التعزیر انتہی یعنے کہا فقہانے کہ
تحقیق انتقال کرنیوالا ایک مذہب سے طرف دوسرے مذہب کے گناہگار ہے اور مستحق تعزیر
کا ہے قال الاسنوی فی شرح منہاج الاصول للقاضی البیضاوی فی اخر کتابہ قال امام
الحرمین فی البرہان اجمع المحققون علی ان العوام لیس لھم ان یعملوا بمذاہب الصحابۃ
بل علیھم ان یتبعوا مذاہب الائمۃ الذین سبّروا وبوّبوا الابواب وذکروا اوضاع
المسایل واوضحوا طرق النظر وھذّبوا المسایل وبیّنوھا وجمّعوھا وذکر ابن الصلاح
ایضًا ما حصلہ انہ متعین تقلید الائمۃ الاربعۃ دون غیرھم لان مذاہب الائمۃ
الاربعۃ قد انتشر وعلم تقلید مُطلقھا وتخصیص عمومھا وشروط فروعھا بخلاف
غیرھم انتہی کہا امام اسنوی نے شرح منہاج الاصول کے آخر مین جو قاضی بیضاوی نے لکھا
کہا امام الحرمین نے اپنی کتاب مین کہ نام اوسکا برہان ہے کہ اجماع کیا ہے مجتہدون نے اوپر
اس امر کے کہ تحقیق عوام الناس کو نہین جائز کہ عمل کرین مذہب صحابہ پر بلکہ واجب اور لازم ہے
اونپر کہ مقلد ہون مذاہب ایمہ اربعہ مین سے ایک کے کہ جنھون نے مقرر کیا قواعد اور اصول مسائل
دین کے اور باب باب کئے مسائل اور ذکر کئے اصطلاحات مسائل کو اور خوب بیان کر دیا
اور جمع کر دیا ان سب مسائل کو ایک جا کتب فقہ مین اور ذکر کیا ابن صلاح نے یہی تقلید معین

ہے ایمہ اربعہ کی نہ غیر کی اسواسطے کہ تحقیق مذہب ایمہ اربعہ کا پھیل گیا ہے جہان مین اور معلوم ہوگیی
تقلید مطلق مسائل انکے کی اور تخصیص عموم مسائل انکے کی اور شروط فروع اونکی بخلاف غیر ان ایمہ
اربعہ کے قال الشیخ ابن الھمام فی اخر تحریر الاصول تکملۃ نقل الامام اجماع المحققین
علی منع العوام من تقلید اعیان الصحابۃ بل علیھم تقلید من بعدھم الذین سبّروا ووضعوا
ودوّنوا وعلی ھذا ما ذکرہ البعض المتاخرین من منع تقلید غیر الائمۃ الاربعۃ لانضباط
مذاھبھم وتقیید مسائلھم وتخصیص عمومھا ولم یدر مثلہ فی غیرھم الآن لانقراض
اتباعھم وھو الصحیح انتہی۔ کہا شیخ ابن الہمام آخر تحریر الاصول کے تکملہ مین نقل کیا امام الحرمین نے
کہ اجماع کیا محققین نے اوپر منع کرنے عوام کے تقلید صحابہ سے بلکہ لازم اور واجب ہے اونپر تقلید پچھلے
ایمہ کی کہ جنھون نے مقرر کیا قواعد اور اصول مسائل دین کے اور وضع کیے مسائل اپنے اپنے موضع اور
اور موقع پر اور جمع کیا مسائل نکال کر ایک جا اور اسی پر مبنی ہے جو کہ ذکر کیا بعض متاخرین نے منع
کرنا تقلید کا سوائے تقلید ایمہ اربعہ کے واسطے منضبط ہوجانے مذاہب اربعہ کے اور واسطے مقید
ہوجانے مسائل انکے کہ وہ مطلق تھے اور واسطے مخصوص ہوجانے مسائل انکے کے کہ وہ عامہ تھے
اور نہین پایا گیا مثل اوسکے بیچ مذہب اوروں کے اب تک واسطے منقطع اور مفقود ہوجانے مقلدین انکے
کے یعنے نہین صحیح تقلید کرنی کسی کی سوائے تقلید ایمہ اربعہ کے واسطے اجماع مذکور کے پس قول اونکا ہو الصحیح
صریح ہے اسمین کہ غیر ایمہ اربعہ کے کسیکی تقلید کرنی جائز نہین کہ وہ غلط ہے اور مخالف اجماع کے ہے
۔ توضیح مین لکھا ہے کہ شرایط الراوی اربعۃ العقل والضبط والعدالۃ والاسلام جب راوی حدیث کو
ان چار شرطون مین سے ایک بھی اگر مفقود ہے تو اوسکی روایت معتبر نہین ہوتی

فصل بست وسیوم [۲۳] قرون ثلاثہ کا بیان۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خیر[۱]
القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثم یظھر الکذب الحدیث علما نے لکھا
ہے کہ پہلا قرن جسمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفا راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین تھے سنہ ۴۰ ہجریہ
تک تھا۔ دوسرا قرن ثم الذین یلونھم جسمین صحابہ وتابعین تھے سنہ ۱۲۰ ہجریہ تک رہا تھا تیسرا

قرن ثم الذین یلونھم جسمین تابعین اور تبع تابعین تھے سو سنہ ۲۲۰ ہجریہ تک رہا تھا ثم یظھر الکذب
بعد یہان سے جھوٹھ ظاہر ہونا دین مین شروع ہوا بعد دوسری صدی کے آخر او تیسری صدی کے
ابتدا مین ثم یظھر الکذب بڑھ گیا نہایت فتنے معتزلہ وخوارج ورافض کے و قرامطہ وکرامیہ
وزیدیہ واسماعیلیہ وسلیمانیہ وداؤدیہ کے پیدا ہوئے ہزارون موضوع حدیث بنی چنانچہ امام
بخاری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہین قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یاتی علیکم زمان
الا الذی بعدہ اشر منہ حتی تلقوا ربکم رواہ البخاری یعنے نہین آویگا تم پر کوئی زمانہ
مگر یہہ کہ جو اسکے بعد ہوگا اس سے بدتر ہوگا یہان تک کہ تمھاری وفات ہوگی یعنے جو زمانہ رسول اللہ
کے زمانے سے دور تر ہوتا جاتا ہے بدتر ہوتا جاتا ہے ولادت ابوحنیفہ کی ایک قول سے سنہ ۶۱
ہجریہ مین ہوئی دوسرے قول سے سنہ ۰ ہجریہ مین اور تیسرے قول سے سنہ ۸۰ ہجریہ مین اور وفات
بالاتفاق سنہ ۱۵۰ ہجریہ مین ہوئی ہے چنانچہ لکھتے ہین **قطعہ تاریخ** بوحنیفہ کو امام اعظم ست
علم و فضلش بود مشہور زمان مولدش ہفتاد و عمر ہشتاد بود درصد و پنجاہ رفتہ از جہان
سہو کاتب سے مولدش ہشتاد و عمر ہفتاد بود ہوگیا ہے فقط انہ قد ولد فی سبعین وعاش
ثمانین وتوفی سنہ ۱۵۰ اور بعض نے لکھا ولد فی ثمانین وعاش سبعین وتوفی سنہ ۱۵۰ اگر
ستر مین پیدا ہوئے تو اسّی برس کی عمر تھی اور اگر اسّی مین پیدا ہوئے تو ستر برس کی عمر تھی اور اگر
اکسٹھ مین پیدا ہوئے تو نوے برس کی عمر ہوئی اس مین مورخین کو مغالطہ ہوا کہ عمر ثمانین کی تھی
تو اسکو سنہ ولادت کا گنا تو متوسط روایت ولد فی سبعین وعاش ثمانین قریب القیاس ہے بحکم
خیر الامور اوسطھا درمیان کی روایت ستر کی مقبول ہے الغرض خیر القرون مین پیدا ہوئے کہ جس
زمانے مین ہزارون صحابہ کوفے و بصرے مین موجود اور جا بجا ہر شہر مین پائے جاتے تھے اور
پرورش آپ کی بھی صحابہ کی صحبت بابرکت مین ہوئی چنانچہ مصنف دلۃ القویہ وتبصرۃ الحقائق
والے صاحب نے تابعین مین ہونا آپ کا اور آپکے تلامذہ کا ثابت کردیا ہے اور کتاب الاصابہ
فی معرفۃ الصحابہ تصنیف ابن حجر عسقلانی الشافعی کہ جسمین اکثر صحابہ کی وفات کی تاریخ لکھی ہے

اور دوسری کتاب تقریب التہذیب امام نووی الشافعی کی ہے اونکے بھی حوالے سے اثبات کو پہنچا یا ہے کہ بیشک امام اعظم رح تابعین مین سے ہین اور سترہ اصحاب سے زیادہ کی ملاقات کر کے اُن سے علم دین رسول اللہ ؐ اخذ کیا ہے چنانچہ ابن حجر عسقلانی الشافعی مصنف اصابہ اور مصنف تقریب التہذیب لکھتے ہین اور مصنف ادلۃ القویہ انکی دلیل بیان فرماتے ہین جنکا خلاصہ یہہ ہے کہ طبقہ اوّل کے صحابہ رضی اللہ عنہم جو سنہ ساٹھہ و ستر کے درمیان انتقال پائے اُن مین سے بعضون کے نام یہہ ہین اسماء بن حارثہ ۔ زید بن ارقم ۔ بریدہ بن الخصیب ۔ عبدالرحمن بن الحاطب عبداللہ بن عباس جنکا انتقال ۶۸ھ مین ہوا شان مین اُنکی اللّٰھم فقھہ فی الدّین آیا ہے طبقہ دویم کے صحابہ جو ستر و اسی کے درمیان گذرے اونمین سے براء بن عازب جو آنحضرت علیہ السّلام کے ساتھہ دس پندرہ لڑائیونمین شریک تھے ۔ زید بن خالد الجہنی جنکی بہت روایات صحیحین مین ہین ۷۸ھ مین گذرے ۔ شرع بن ہانی جنکی عمر ۱۲۰ برس کی تھی ۷۸ھ مین انتقال ہوا ۔ جابر بن عبداللہ ۔ حضرت عبداللہ بن زبیر خلیفہ ۔ اسماء بنت ابوبکر صدیق رضہ زوجہ زبیر بن العوام جو عشرہ مبشرہ مین داخل اور وہ مادر عبداللہ بن زبیر کی تھین جو سو برس کی عمر مین ۷۳ھ مین گذرے طبقہ سیوم کے صحابہ جو اسی اور نود ہجری کے درمیان گذرے ۔ اسود بن ہلال الکوفی ۔ بشر بن عقوبۃ الجہنی جن کی شان مین رسول اللہ ؐ نے فرمایا اُسکت اما ترضی ان اکون انا ابوک و عائشۃ اُمک جو ۸۵ھ مین گذرے ۔ سائب بن یزید جنکی روایتین صحیحین مین بہت ہین ۹۴ھ مین گذرے ۔ عبداللہ بن شداد جنکی مان سلمی بنت عمیش جنکو حضرت جعفر نے نکاح کیا تھا پھر حضرت ابوبکر رضہ پھر حضرت علی رضہ نے نکاح کیا تھا رضی اللہ عنہم اجمعین ۔ عبداللہ بن حارث ۸۶ھ مین گذرے ۔ واثلہ بن الاسقع بڑے عابد و زاہد صحابہؓ سے ہین اکثر صحابہ آپ سے ہر امر دینی مین مصلحت لیتے تھے اور آپ کی مصلحت نہایت عمدہ طور سے کارگر ہوتی ۸۳ھ بلاد شام مین وفات پائی ۔ عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب ۔ عبیداللہ بن عباس بن عبدالمطلب ابن عم رسول اللہ ؐ ۸۷ھ مین گذرے ۔ عمر بن ابی سلمہ جنکی مان ام سلمہ ام المومنین ہین اور یہہ عمر ربیب النبی صلعم موجود ہین کہ رسول اللہ ؐ کے گھر مین پرورش

پانچ سنہ ۹۳ مین گذرے طبقہ چہارم کے صحابہ جو نوے اور سو کے درمیان اور بالاتر سو سے گذرے - از انجملہ انس بن مالک خادم رسول اللہ علیہ السلام سنہ ۹۳ مین گذرے اُسوقت انکی عمر ۱۰۷ سال کی تھی اور امام نووی شافعی نے کتاب التہذیب اسماء الرجال مین صاف لکھا ہے کہ ابو حنیفہ نے انس بن مالک رضؓ اور عبد اللہ بن ادفی رضؓ اور سہیل بن سعد و ابو الطفیل رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے اور ملاقات کی ہے - زید بن وہب الجہنی نزیل کوفہ سنہ ۹۶ مین گذرے - سعید بن ایاس شیبانی سنہ ۹۶ مین گذرے اُسوقت عمر اونکی ۱۲۱ سال کی تھی - سہیل بن سعد الانصاری سنہ ۹۱ مین گذرے ایکسو برس کی عمر تھی - شریح بن الحارث بن قیس سنہ ۸۰ مین گذرے عمر ۱۲۰ برس کی - عبد اللہ بن الحارث سنہ ۹۹ مین گذرے - عبد الرحمن حسان بن ثابت المنذر کانت امہ اخت ماریۃ القبطیۃ یعنے حضرت ابراہیم ابن رسول اللہ صلعم کے خالہ زاد بھائی تھے سنہ ۱۰۴ مین گذرے عبد الرحمن بن ثابت نزیل کوفہ سنہ ۹۵ اور بقول معین سنہ ہجریہ مین بعمر ۱۳۰ سال کے گذرے - عبد الرحمن بن سابط سنہ ۱۱۸ مین گذرے - عبد الرحمن بن عمر سلمی سنہ ۱۱۰ مین گذرے - عدی بن عدی العمیرہ الکندی سنہ ۱۲۰ مین گذرے اسعد بن سہل ابو الامامہ انصاری سنہ ۹۳ مین بعمر ایکسو برس کے گذرے - عبد اللہ بن الحارث سنہ ۹۹ مین گذرے - عبد الرحمن بن یزید الانصاری جو نبی علیہ السلام کے وقت مین پیدا ہوئے تھے سنہ ۹۳ مین گذرے عبد اللہ بن رافع مولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم جو کاتب حضرت علیؓ کے سنہ ۱۰۰ مین انتقال کئے عکرمہ بن عبد اللہ مولی ابن عباس رضؓ سنہ ۱۰۵ مین گذرے - ہرماس بن زیاد الباہلی سنہ ۱۰۰ مین گذرے عبد اللہ بن ساعدہ اونکو عبد اللہ بن ابی اوفی بھی کہتے ہین سنہ ۱۰۰ ہجریہ مین گذرے زینب بنت کعب زوجہ ابو سعید خدری سنہ ۱۰۰ مین گذرے - موسی بن طلحہ المدنی الانصاری نزیل کوفہ جو رسول اللہ کے وقت مین پیدا ہوئے تھے سنہ ۱۰۳ مین گذرے - عمیرہ مولی ام الفضل سنہ ۱۰۴ مین گذرے - ابو الطفیل بن عبد الرحمن الہاشمی سنہ ۱۲۹ مین گذرے ان کی عمر دراز تھی - مصنف ادلۃ القویہ صفحہ ۴۴ کے الفاظ مین لکھتے ہین اسی موموجب یہہ کتاب آپ لوگون کو میسر ہو تب بڑی خوشی سے ایک مجلس کرو اور اسمین مقلدین وغیر مقلدین لا مذہب جو امام کے تابعین ہونیسے

منکر

منکر ہین اور کہتے ہین کہ آپنے صحابہ کو نہین دیکھا اور اُنسے علم نہین سیکھا ان سبھونکو دعوت کرکے بلاؤ بنظر ایمان کے ان بزرگون کی طرف نظر کرو اور دیکھو اور دکھلاؤ پھر امام صاحب کی تابعیت کی کیا بات ہے بلکہ صاحبین وغیرھما کی تابعیت کو بھی ثابت کرنے کی حجت بخوبی حاصل کرو پھر اُن صحابیون مین نظر کرو اور اچھی طرح سے پہچانو کہ یہہ کون کون بزرگ ہین پھر غور کرو کہ جب ایسے بزرگ مثل حضرت انس بن مالک رض خادم رسول صلعم اور مثل حضرت عبد اللہ بن پوتا تھے عبد المطلب کے اور مثل حضرت عبد الرحمن خالہ زاد بھائی حضرت ابراہیم ابن رسول اللہ صلعم کے جنکا امام صاحب کے زمانے تک باحیات موجود رہنا ثابت ہوا۔ تو ہزارون صحابہ کا وجود امام صاحب کیوقت مین موجود رہنا عقلاً و نقلاً ثابت ہے غیر مقلدین جو تہمت اور بہتان کی باتین بناتے ہین اوسپر ہرگز اعتبار مت کرو اور خسر الدنیا والآخرہ سے نجات پاؤ۔ ان کل بزرگون مین نظر کرکے ہمارے تذکرۃ المذاہب کے صفحہ ۲۷۸ - ۲۸۶ - ۳۲۱ - صفحہ کو ملاحظہ کرو پھر صفحہ ۵۱۰ مین نظر کرکے کمالیت یقین حاصل کرو تاکہ ہمیشہ مناظرہ مین دندان شکن جواب بد مذہبونکو دیکر غالب ہو لا مذہب غیر مقلدین کے بہکانے سے مت بہکو اور اپنے مذہب کی تقلید مت چھوڑو واللہ ولی التوفیق وخیر الرفیق کتاب ۱۶ دار الحق مین لکھا ہے قال الحافظ الذہبی الشافعی وھو من اکابر اھل الحدیث صاحب الجرح والتعدیل فی اسماء الرجال المسمی بالکاشف الذہبی رض انس بن مالک رض رأہ ابو حنیفۃ وھو صغیر انتہی قال الحافظ ابن حجر العسقلانی فی نخبۃ الفکر وفی الاصابۃ ان اباحنیفۃ رای بعض الاصحاب ومنھم انس بن مالک رضی اللہ عنہ انتہی قال الامام النووی وھو من ائمۃ الشافعیہ وسادات الحدیث فی تھذیب الاسماء قال ابو اسحاق کان فی زمن ابو حنیفۃ من الصحابۃ انس بن مالک وعبد اللہ بن ابی اوفی وسھل بن سعد وابو الطفیل یہان سے ثابت ہوا کہ جنے اصحاب کو دیکھا وہ بیشک تابعین رض مین داخل ہے جب انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا انتقال ۹۳ھ مین ہوا وسوقت ابو حنیفہ ۲۳ برس کے تھے اور دوسرے قول سے ۱۳ برس کے تھے اونکے بعد عبد اللہ بن ابی اوفی ۸۶ھ ہجریہ

ہین گذرے تو اسوقت ہین امام اعظم ابوحنیفہ کی عمر شریف ۳۰ برس یا ۳۲ برس کی تھی تو معلوم ہوا
کہ اس عرصہ ہین کئی بار حرمین شریفین کو تشریف لیگئے اور سیکڑون اصحاب کو دیکھا اور اونھین سے
فائدۂ علوم حاصل کیا اور حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اور حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ
کی صحبت سے مشرف ہوئے اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی خدمت عالی ہین تو دو برس
تک رہے اور بہت فوائد باطنی حاصل کئے چنانچہ قول مشہور ہے لَوْلَا السَّنَتَانِ لَهَلَكَ النُّعْمَانُ
چنانچہ تذکرۃ الاولیا ہین مفصل بیان ہے کہ نعمت علوم ظاہری و باطنی وراثت انبیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے حضرت علی مرتضی رض کو اونسے حضرت امام حسین شہید کربلا کو اونسے امام زین العابدین رض کو
اونسے امام محمد باقر کو اونسے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم کو پہنچی ہے جسکا بیان سلاسل خلفائیہ وجدیہ
سادات قادریہ الحسنی الحسینی ہین مرقوم ہے اور دوسری جانب سے نعمت علوم ظاہری و باطنی وراثت
انبیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابوبکر صدیق رض کو اونسے سلمان فارسی رض کو اونسے قاسم بن محمد بن
ابی بکر کو اونسے امام جعفر صادق کو پہنچی ہے جسکا بیان سلاسل خلفائیہ بزرگان نقشبندیہ کے مشایخین کی
تصنیفات ہین بہ تفصیل موجود ہے رضی اللہ عنہم اجمعین در کتاب فتاوی برہنہ از تصنیف مفتی محمد
نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ در سنہ ۹۹۷ تصنیف شدہ ہست واکثر روایات از کتاب تنزصیف و مراۃ الجنان
و طبقات ذہبی وغیرہم دارد و برہنہ کہنے کا سبب یہہ ہے کہ کتاب مذکور برہنہ شمشیر ہے کسیکی رعایت
نہین رکھتا جو سچ ہے صاف کہدیتا ہے در مطبع محمدی لاہور مطبوع شدہ سنہ ۱۲۸۹ در جلد دویم آن صفحہ ۱۳۹
نوشتہ ہست کہ امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی در عہد صحابہ رضی اللہ عنہم بعد از فوت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بشصت سال و کسری متولد شدہ و آن مطابق سنہ ۸۰ ہجریہ پیدا شد و چہار دہ نفر
را از اصحاب عظام دریافت چون انس بن مالک و عبد اللہ ابن ابی اوفی و عبد اللہ ابن حزم و جابر بن عبد اللہ
و واثلہ بن الاسقع و عایشہ بن عجزہ وغیرہم و از ایشان روایت حدیث بروجہ اتصال کردہ و از
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آمدہ کہ پیغمبر فرمود علیہ السلام آن فی امتی وفی روایۃ یکون فی امتی رجل
اسمہ نعمان وکنیتہ ابو حنیفۃ ھو سراج امتی قالہ ثلاثا۔ وفی المواھب المذاھب

عن عبداللہ بن عمر العاص رضی اللہ عنہ عن النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلّم سیکون فی امّتی رجلٌ یقال لہ النعمان وھو سراج امّتی یبقی اللہ علی یدیہ شریعتی و سُنّتی فمن لقیہ منکم فلیبشرہ بالزلفی لہ یعنے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میری امت مین ایک شخص پیدا ہوگا نام اوسکا نعمان اور کنیت اوسکی ابوحنیفہ وہ چراغ ہی میری امت کا ایسا تین مرتبہ کہا۔ اور کتاب المواہب المذاہب مین عبداللہ بن عمر العاص سے روایت ہی کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ قریب ہی کہ میری امت مین ایک شخص پیدا ہوگا اوسکو نعمان کہینگے اور وہ چراغ ہی میری امت کا اللہ تعالی اوسکے ہاتھ پر میری شریعت اور سنت کو باقی رکھیگا پس جو کوئی تم مین سے اوسکو ملاقات کرے اوسکو خوشخبری دینا ساتھ نجات کے یہان سے بھی ثابت ہوتا ہی کہ آنحضرتؐ نے پیشین گوئی اپنے اصحاب کو فرمایا کہ جو کوئی تم مین سے اوسکو ملاقات کرے تو امام ابوحنیفہؒ کی کمال تعریف و افضلیت ثابت ہوئی چنانچہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے اونکو وصیت کیا تھا کہ تمھاری ملاقات محمد باقر ابن زین العابدین ابن حسین بن علی المرتضی رضی اللہ عنہم سے ہووےگی وہ میرا فرزند بحر العلوم ہی اوسکو میرا سلام کہنا اور کچھ شی امانت بھی عنایت کئے تھے جب امام محمد باقر کعبۃ اللہ مین تشریف لائے نور باطنی سے جابرؓ کو پہچانا اور اپنے جد امجد کی امانت رکھی ہوئی طلب کی جابرؓ نہایت خوش ہوئے رسول اللہؐ کا سلام پہنچایا اور ادائے امانت سے فارغ ہوئے مثل اسکے کئی روایات شواہد النبوۃ و نفحات الانس مین موجود ہین ایسی بہت روایتین کتب سیر و تواریخ فقہ مین موجود ہین اور چند روایات جامع الفتاوی جلد اول صفحہ ۴۰-۴۱ مین مرقوم ہین اور کتاب مدار الحق فی رد معیار الحق مصنفہ مولوی محمد شاہ دہلوی و انتصار الحق فی رد معیار الحق مصنفہ مولوی ارشاد حسین ساکن بریلی ضرور دیکھنا چاہئے۔ بعض علمائے محدثین نے ان حدیثون کو ضعیف یا موضوع کہا ہی اس سبب سے کہ انکو سند مشروطہ خود پہنچی نہین یا پہنچی تھین مگر با تعدیل و ثقاہت راویون کے نہین پہنچی تو مضایقہ نہین عدم علم شی سے عدم وجود شی لازم نہین آتا۔ محال عقلی و نقلی ہی کہ ایک شخص تمام حدیثون کو جو لاکھون

بے شمار ہین حاوی ہو جاوے جس چیز کا صحیح علم تمکو ہمکو نہین حاصل ہُوا تو کیا وہ چیز دنیا مین نہین ہے بہت سی چیزین اور علوم ہین کہ ہمکو اور تمکو معلوم نہین ہمارے تمھارے نجاننے سے وہ چیز بالکل مفقود یا وہ علوم بالکل نابود و معدوم ہین ایسا نہین ہو سکتا۔ فتاوی مذکور ہین کتاب المسعودیہ سے روایت لکھی ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام معراج سے تشریف لائے انس بن مالکؓ کو جو خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے بلائے اور ایک خرما ایک طرف سے اپنے دندان مبارک سے توڑا اور انس بن مالکؓ کو دیا اور کہا کہ ایک لڑکا بنام نعمان بن ثابت بلاد فارس کا کوفہ سے تمھارے پاس موسم حج مین اپنے باپ کے ساتھ آویگا اوسکو یہہ امانت دینا بعد حضرت رسولؐ کی وفات کے ہر سال انس بن مالکؓ موسم حج مین کعبۃ اللہ کے دروازے پر حدیث بیان کیا کرتے اور نعمان بن ثابت کی ملاقات کی انتظاری امانت رسانی کے واسطے کرتے تھے جب ابو حنیفہ کو اونکے والد کے ہمراہ حج کے جانے کا اتفاق ہوا دیکھا کہ حدیث سننے والون کا کعبۃ اللہ کے دروازے پر ھجوم ہو رہا ہے ابو حنیفہ نے اپنے والد سے کہا کہ مجھے بلند کرکے اس ہجوم کے اندر یہہ اصحابی کے سامنے کردو جو مین اُن سے حدیث سنون باپ نے ویسا ہی کیا جب انس بن مالک نے پوچھا نام آپ کا کہا نعمان بن ثابت بلاد فارس کا متوطن کوفہ ہے اوسی وقت پہچانا محبت سے چھاتی کو لگایا اور وہ خرما رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دندان گزیدہ آپکو کھلایا اور فرمایا کہ آج مین ادائے امانت سے فارغ ہوا تب حق تعالیٰ نے نعمت علوم ظاہری و باطنی اس خرما کی برکت سے آپ کو بخشی اور زہد و تقویٰ حفظ مقامات شریعت معرفت و مراتب طریقت و حقیقت برکت سے رسول مقبولؐ کے حاصل ہوئے چنانچہ اکثر مشایخ طریقت اپنے خاص مرید و شاگرد کو خرما یا پانی شربت وغیرہ اپنے لب سے لگا کر تبرکاً عنایت کرتے ہین اور برکات اسکے ظاہراً و باطناً نظر آتے ہین اور یہہ امر کتابون سے ثابت ہے سوائے زندیق و بدعقیدہ کے کوئی اسکا انکار نہین کرسکتا ہے اللھم اوصل الینا من برکات الصالحین والاولیاء السالکین فی الدین والدنیا والاخرۃ بجرمۃ نبینا وحبیبنا محمد صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ واتباعہ اجمعین الی یوم الدین

فصل بست و چہارم

نسب نامہ رسول جو مطبع مصطفائی مین سنہ ۱۲۶۳ ہجریہ مین علمائے زمان کی صحت کے ساتھہ مطبوع ہوا ہی اُسمین لکھا ہی ابو حنیفہ نعمان بن ثابت بن نعمان بن مرزبان بن قیس بن یزدجرد بن شہریار بن پرویز بن خسرو بن ہرمز بن نوشیروان عادل بن قباد بن فیروز بن یزدگرد بن بہرام گور بن شاپور بن ہرمزد بن نراسی بن بہرام بن اردشیر بابک بن مہراس بن ساسان بن بہمن بن اسفندیار بن گشتاسپ بن لہراسپ بن بہمن بن کیقباد بن داراب بن طہماسپ سلاطین عجم اھ یہہ مدار الحق صفحہ ۶۹ مین مرقوم ہی قال الملا علی قاری ویکفینا من سلاطین العالم ابراهیم بن ادهم المتمد لامامنا ابی حنیفہ فی العلم والعمل واعراضہ عن الدنیا واقبالہ علی العقبیٰ والحضور مع المولیٰ مع ان السلاطین فی کل زمان ومکان ثابتون علی مذهب النعمان کسلاطین الروم حفظهم الله تعالیٰ عن حوادث الدوران وسلاطین ما وراء النهر والخراسان وسلاطین الهند والسندھ والخلفاء بنی العباس وسلجوقیان ولعل حکمۃ ذٰلک ان اباحنیفہ من ذریۃ کسری الملقب بنوشیروان انتہیٰ وقال الشامی قد اتبعہ علی مذهبہ کثیر من الاولیاء الکرام کابراهیم ادهم وشقیق البلخی ومعروف الکرخی وابی یزید البسطامی وفضیل بن عیاض وداؤد الطائی وابی حامد اللفاف وخلف بن ایوب وعبد الله بن المبارک ووکیع بن الجراح وابی بکر الوراق وغیرهم مما لا یحصیٰ ۔ ذکر الضمیری اخذ الفقہ عن ابی حنیفۃ فضیل بن عیاض وروی عنہ الشافعی وروی عنہ الحمیدی وعنہ البخاری والمسلم انتہیٰ ۔ وقال النووی فی التہذیب وابن حجر المکی فی القلاید العقیان عن ابراهیم بن عکرمۃ قال ما رأیت اورع ولا افقہ من ابی حنیفۃ انتہیٰ یہان سے معلوم ہوا کہ امام اعظم کی بزرگی تمام ائمہ اہل اسلام پر بحکم السابقون السابقون علماً وعملاً وعبادتاً ومعرفتاً ثابت ہو گئی اور تمام ائمہ دین نے آپکی ثنا وصفت بیان کئے ہین اور سب بعد اُنکے شاگرد ونکے شاگرد ہین ہزارون اولیاء علماء فقہاء محدثین علم فقہ مین آپکے عیال ہین امت رسول اللہؐ مین تمام اہل سنت وجماعت آپکے مشکور وممنون

ہین آج تیرہ سو برس گذرے ہین کہ مثلا کسی نے ایک عام حنفی مسلمان کو ایک حدیث لا دیا جو اس کے مذہب کے خلاف ہے اور کہا کہ تقلید چھوڑ دے اور اس حدیث پر عمل کر اوس غریب عامی نے اپنا مذہب چھوڑ دیا اور حدیث بتانیوالے کا کہنا سچ مانکر اوسپر عمل کیا مگر جو حکم اسی بابت کا موافق حدیث کے اُسکے مذہب مین معمول بہ تہا اوس حدیث کو ترک کیا گنہگار ہوا اور وہ شخص جسنے اوسکو تقلید مذہب سے پھرا یا اور جو حدیث کہ اُسکے مذہب مین معمول بہ تھی اس حدیث کو ترک کروا یا دوہرا گنہگار ہوا اب اوس عامی مسلمان کو کل دوسرا شخص تیسری حدیث بتلاویگا اور کہیگا یہہ فوق صحیح ہے اوسپر عمل کر پھر اُس غریب کو وہ دوسری حدیث بھی ترک کرنی پڑیگا اور اس تیسری حدیث پر عمل کرنا ہوا تو وہ دو حصے گنہگار رہوا اور اُسکو بہکانیوالے چار حصے اور دین مین تلعب ظاہر ہوتی اور تلعب بالاتفاق حرام ہے — ہم نے نامہ کتاب مین ایک فہرست مقلدین علمائے ربانی و اولیائے حقانی کی لکھی ہے اور ہر صدی مین ایمہ مجتہدین کے بعد جو اُنکے مرید و شاگرد گذرے اونکے نام اور سنہ وفات ظاہر کردئے ہین ہر ایک بزرگ کی سیکڑون کتابین فقہ حدیث تفسیر و سب علوم مین تصنیف ہین اور ہر ایک کے سیکڑون ہزارون شاگرد و خلیفہ ہین اور انھون سے سیکڑون ہزارون نے علوم دین و ایمان اخذ کیا اور اخذ کرتے چلے آتے ہین کہ تمام روئے زمین پر اہل سنت و جماعت انہین چار مذہبون مین اجتماع رکھتے ہین جو کوئی ان چار مذہب سے خارج سو اہل سنت و جماعت سے خارج ہے مثل اور بہتر فرقون کے وہ بھی ایک فرقہ معتزلہ کی شاخ ہے ہم غیر مقلدین لا مذہب کو خیر خواہی اور ہمدردگی راہ سے کہتے ہین کہ ذرہ اپنے دلمین غور کرو اور اس کتاب کو اول سے آخر تک پڑھو اور سمجھو اگر سمجھ مین نہ آوے تو کسی عالم اہل سنت و جماعت سے پوچھو اور فیصلہ جو انصاف کی راہ سے ہو اسکو مانو والا حاکم مسلمین علمائے حرمین شریفین زادھما اللہ شرفا و تعظیما کے فتوے و محاکمہ و فیصلہ پر راضی ہو جاؤ ضد و عار ترک کرو تمام جہان کے رہنے والون کو نہ دکھو دین و ایمان کی خرابی زیادہ مت کہاؤ تم لوگ تیرھوین صدی کے آخری مین ان بزرگ استادونکی بعض تصانیف پڑھکر اپنے اُستادون پر تہمت شرک و بدعت لگا کر ناشکری اور کفران نعمت کرتے ہو کچھ بھی خوف خدا ہے صاف

معلوم ہوا کہ تمام مذہب غیر مقلدین وہابیہ باطل پر ہین اور اہل سنت وجماعت مقلدین ایمہ اربعہ حق پر ہین وَباللّٰہ التوفیق وھو خیر الرفیق غیر مقلدین مذہب وہابیہ حقیقت مین مقلد ہین چار امام معتزلہ کے اوّل داؤد ظاہری جسکو علمائے زمان نے ضال و مضل کا خطاب دیا تھا سنہ ۲۷۰ ہجریہ مین گذرا دوسرا ابن حزم اندلس مین پیدا ہوا اوسکی کتابین اکثر جلائی گئین سنہ ۴۵۶ مین مقتول ہوا تیسرا ابن تیمیہ جو مصر مین سنہ ۷۰۵ مین مقید ہوا تھا ابن القیم تلمیذ ابن تیمیہ جسنے مدینہ شریف کی زیارت کو شرک کہا تھا سنہ ۷۲۶ مین گرفتار ہوا تھا ان سبکو علمائے زمان نے ضال و مضل کا خطاب دیا ہے اور اہل سنت وجماعت سے خارج کیا ہے اُنکی تصانیف دیکھکر عبد الوہاب نجدی نے نیا مذہب سنہ ۱۲۳ مین نکالا ہے اور وہی بلا ہند مین پھیلی ہے خدا اپنا پناہ مین رکھے

فصل بست و پنجم صدی سیزدہم کے علمائے اہل سنت وجماعت مقلدین مجتہدین مردان خدا کا لشکر اور قدیم وجدید صاحبان تصانیف کے نام جو شرح دستخط مین ہین اول فتوای حیدر آباد دکن مرقومہ مولانا محمد حیدر ابن مولانا محمد مبین لکھنوی کا جو قاضی القضاۃ سلطنت نظام حیدر آباد کے تھے سنہ ۱۲۵ ہجریہ مین لکھا گیا یہہ فتوی تقویۃ الایمان کے رد مین مبسوط ہے اور علمائے لکھنؤ و دہلی کے فتوے بھی صراط المستقیم کی بابت اسمین مندرج ہین — شرح دستخط صدر الصدور احمد یار خان منتسب نظام الملک آصف جاہ سنہ ۱۲۳۹ مُہر — سید اعظم الحسینی ابن مولوی سید حسن صاحب — خادم الطلبا حاجی سید حسن علی — سید امان علی — نور الاصفیا الحسینی — حافظ منور — سید محمد — غلام دستگیر — سید [illegible] الدین — حکیم غلام حسین خان — خادم العلما ظہور علی لکھنوی — خادم الطلبا محمد ابراہیم

دویم فتوای بیان مین اثبات صلوٰۃ سنۃ التراویح بیس رکعات اور تین رکعات صلوٰۃ الوتر بدلایل احادیث وکتب فقہیہ مرقومہ حافظ عبد الرحمٰن حیدر آبادی — شرح دستخط محمود بن عبد القادر الشافعی — نقل مہر خاکپائے دیوانہ احمی میر محمد حسنی الحسینی نقشبندی سنہ ۱۲۳۳ — خادم شرع رسول الامین مفتی مصلح الدین — خادم شرع رسول المدنی قاضی میر محمد حسن علی الحسینی سنہ ۱۲۳۹ — خادم شرع رسول عربی مفتی شیخ غلام علی سنہ ۱۲۴۷ — غلام احمد خوب میان — علی بابر بیک ابن سید عبد الرحمٰن

رب وفق بالخیر ابراہیم بن احمد بن زبیر غلام محمد

سیوم فتوائے علمائے مدراس مطبوعہ سنہ ۱۲۵۱ نشان ۱۷ - ۲۱ دربیان رد تقویۃ الایمان و مباحثہ مولوی محمد علی رامپوری شرح دستخط مہر سراج الامرا اعظم جاہ سنہ ۱۲۲۲ مہر - نقل مہر خادم شرع شریف رسول اللہ قاضی سید عبد اللہ سنہ ۱۲۲۱ - افضل العلما محمد ارتضا علیخان بہادر قاضی القضاۃ ممالک محروسہ متعلقہ حکومت مدراس سنہ ۱۲۴۴ مفتی شریعت غرا شمس العلما ... الدولہ مولوی محمد صبغۃ اللہ عظیم نواز خان بہادر سنہ ۱۲۳۹ سید محی الدین قادری عرف محی الدین بادشاہ خادم العلما محمد عطاء اللہ محمد عرفان اللہ عبد القادر میران محی الدین شاہ قادری سنہ ۱۲۴۴ محمد عبد الودود النقوی سنہ ۱۲۲۹ محمد شہاب الدین سنہ ۱۲۳۰ محمد حسن علی ۱۲۴۹ محمد علی کلیمی ۱۲۱۹ محمد سعید اسلمی ۱۲۴۲

محمد یعقوب ۱۲۱۶ سید شاہ اسماعیل القادری ۱۲۳۴ قادر حسین خان بہادر ۱۲۴۲ امیر نواز جنگ ۱۲۴۶ سید شاہ فضل اللہ قادری حکیم عبد القادر ۱۲۳۹ سید عبد القادر قادری ۱۲۳۹ محمد یوسف علیخان ۱۲۲۵ سید مرتضی ۱۲۳۲ جمال الدین بن احمد عفی اللہ عنہ (نبیرہ ملک العلما مولانا عبد العلی رح) فقیر ابو المعالی سید احمد قادری عرف غلام علی عبد الوہاب عبد الحمید شرف الملک بہادر ۱۲۴۰ مولوی جلال الدین حسین خان ۱۲۳۰

نشانی ۷۴ چہارم فتوائے علمائے حرمین شریفین و بمبئی مطبوعہ سنہ ۱۲۶۷ در اظہار الحق و محضر نامہ رد منجی المؤمنین وغیرہ

شرح دستخط سید محمد حبیب پاشاہ شیخ الخطباء والائمہ عبد اللہ بن محمد صالح مرداد الحنفی الفقیر الی اللہ احمد بن محمد الدمیاطی مفتی الشافعیہ بمکۃ المجید الواثق برب الکریم حسین ابن ابراہیم مفتی المالکیہ الفقیر الی رب العباد محمد بن یحیی الحنبلی مفتی الحنابلہ بمکۃ الواثق برب المتعال صدیق ابن عبد الرحمن کمال الحنفی المدرس ببلد اللہ الحرام الشیخ الحسن مدرس فی الحرم الشریف المہاجر الکاشانی النقشبندی الواثق بحبل اللہ الغنی عبد الرحمن بن ابوبکر عبد الغنی المدرس بحرم الشریف عبد ربہ المجید ابراہیم بن محمد سعید جمال ابن عبد اللہ شیخ عمر المکی علی بن عبد اللہ نائب الحرم الشریف طاہر بن المنصر السید محمد حسین الحنفی المدرس حرم شریف علی بن محمد من علماء الحنفی سعید بن حسین من علماء الشافعیہ لعقد قاطبنا ...

النقل المصدر باصله فوجدناه مطابقا له فكتبنا اسمائنا شاہدین علی صحة ہذا النقل و مطابقتہ للاصل و کفی بالله شہیدا حرر فی السابع والعشرین من شہر شعبان ۱۲۶۰ قابلت ہذا باصله و انا خادم الطلبة القاضی شہاب الدین المہری عفی الله عنه　　ھذا النقل مطابق للاصل کتبه خادم الطلبا شیخ علی بٹیل قاضی الصدر علاقۂ بمبئی عفی الله عنه　　ھذا النقل مطابق لاصله کتبه خادم الطلاب مولوی محمد اکبر کشمیری عفی عنه　　الحمد لله عز شانه النقل مطابق للاصل من غیر شک قاله بفمه و کتبه بقلمه محمد صالح بن سلیمان مردا عفی الله عنهما والمسلمین آمین امام مسجد زکریا میمن

الحمد لله عز شانه وجدناه مقابلاً و مطابقاً للاصل کتبه غلام محی الدین الهندوستانی

بسم الله والحمد لله والصلوٰة والسلام علی رسول الله وعلی آله و اصحابه اجمعین ممن قابل النقل المصدر باصله و وجده مطابقاً له خویدم الطلاب محمد یونس الحافظ عفی عنه و عن والدیه الوہاب آمین یا رب الارباب　　الحمد لله والصلوٰة والسلام علی رسوله محمد و آله و اصحابه اجمعین اما بعد فقد قابلت ہذا النقل مع اصله فوجدته مطابقاً له کتبه خادم الطلبة العبد الراجی الی رحمة الله الغنی محمد علی الحافظ عفی الله عنه و عن والدیه آمین　　الحمد لله الذی اظہر الحق و ابطل الباطل والصلوٰة والسلام علی رسوله محمد و آله و صحبه اجمعین ہذا النقل مطابق الاصل کتبه خادم الطلاب عبد القادر حبیتیکر عفی الله عنه و عن والدیه　　ہذا النقل مطابق الاصل کتبه خادم العلما ابراہیم البغدادی القادری　　ہذا النقل طبق اصله المنقول منه کتبه الحقیر عبد اللطیف بن ابراہیم عبد الرزاق　　حامداً و مصلیاً و مسلماً ہذا النقل مطابق لاصله کتبه خادم الطلاب سید عبد الفتاح الحسینی القادری المدعو سید اشرف علی گلشن آبادی عفی الله عنه و عن والدیه آمین

انکے سوائے چند دستخط سید طاہر علی احمد نگری کے استفتاء ۳ پر اور محضر نامے پر اکثر مشایخ و رئیسان بمبئی کی شرح دستخط ہیں اور جامع الفتاوی کی جلد اوّل مین مطبوع ہوئے ہین

حافظ عثمان　قاضی عبد الله آرائی　سید احمد کشمیری　سید عبد الله　قاضی قاسم مہری　قاضی سلطان مہری　شیخ عبد القادر بن نظام الدین کالو کھے　غلام محمد ابن القاضی حیدر

محمد علی حافظ　　قاضی حسین کوفی

گواہی نشانی ۵ کتاب تنبیہ الضالین وہدایۃ الصالحین مطبوعہ دہلی سنہ ۱۲۶۲ جسمین مولانا اسحق
جانشین شاہ عبد العزیز دہلوی اور شاہ احمد سعید مجددی سجادہ نشین خانقاہ شاہ غلام علی
نقشبندی وغیرہما تمام علمائے دہلی کے دستخط ہین　محمد صدر الدین　مولوی اکرام الدین
مولوی عبد الخالق　مولوی محمد حیات لاہوری　مولوی حسین علی　مفتی سید رحمت علیخان
مولوی شیر محمد　مولوی مملوک علی　مولوی سید محمد　مولوی محمد علی رامپوری خلیفہ سید احمد
زین العابدین خلیفہ سید احمد　محبوب علی خلیفہ سید احمد　مولوی کریم اللہ　مولوی مخصوص
اللہ　مولوی موسیٰ ابن مولانا رفیع الدین　مولوی حبیب اللہ　مولوی حاجی قاسم

ملتقط اور انتخاب اوسکا یہہ ہے کہ جب بعض کم علم جاہلون نے سید احمد صاحب کی شہادت کی
خبر سنی اپنی نامردی اور جاہلون مین عزت بڑھانے کو اور دین کے پردے مین دنیا کمانے کو
اور ایک گروہ اپنا علحدہ مقرر کرلینے کو اس دین محمدی مین رخنہ ڈالنا شروع کیا کچھہ کچھہ نئی
بات اور جھوٹے مسئلے کلام الٰہی اور کلام رسول کو دھوکے کی ٹٹی بناکر ظاہر کئے جسکے سبب قدیم
چال مین جو علمائے دیندار اور فضلائے نیک کردار نے موافق احکام خدا اور رسول کے ٹھہرادئے تھے
اسمین خلل پڑگیا دلون مین شک اور تردد واقع ہوا جیسا انکار کرنا چار مذہب سے جو بارہ سو
برس سے تمام جہان عرب عجم مین پھیل رہا ہے اور ہزارون عالم فاضل صاحب شریعت صاحب
طریقت اور صدہا اولیاء اللہ اس طریقہ پر چلکر مقرب بارگاہ الٰہی ہوگئے اور منکر ہونا فقہ اور اجماع
امت سے اور تفسیر قرآن شریف سے اور حقارت کرنی علمائے دیندار اور اولیائے باوقار کی یہان
تک کہ کوئی شیطان کہتا ہے کہ حنفی تو پاخانے کو کہتے ہین اور جیسے امام ابو حنیفہ تھے ویسے ہم
بھی ہین سوائے اسکے ہزارون طرح کی شوخیان کرتے ہین اور ایمان کھوتے ہین۔ پھر ساتھہ ان
شوخیون اور بےادبیون اور بداعتقادی کے یہہ مردود حنفی بھی تقیہ کی راہ سے کہلاتے ہین بانی
مبانی اس طریقہ نو احداث کا عبد الحق بنارسی ہے اور حضرت سید احمد نے ایسی ناشایستہ حرکات

کے باعث اپنی جماعت سے اوسکو نکال دیا تھا اور علمائے حرمین معظمین نے اوسکے قتل کا فتوا لکھا تھا مگر کسیطرح بھاگ کر وہان سے بچ نکلا پھر اسکے شاگرد خاص کلکتہ عظیم آباد وغیرہ شہرونکو گئے خودکو خلیفہ امیر المومنین سید احمد صاحب کا مشہور کر کے لوگونکو گمراہ بنائے جب علمائے دین اور حضرت کے سچے خلیفون کو یہہ بات ظاہر ہوئی کہ اس فساد کے باعث باپ بیٹے کا بھائی بھائی کا مخالف ہنگیا اور یہہ نیا طریقہ خدا ورسول کے حکم سے خلاف ہی سید احمد صاحب خود حنفی مذہب رکھتے تھے جب انکو مخالفت کئے رسالے اُنکے رد مین بنائے چنانچہ مولوی کرامت علی جونپوری خلیفہ خاص سید احمد صاحب نے کتاب قوۃ الایمان و احقاق الحق وغیرہ بنائے چھپوائے آخر کو حرمین شریفین کے علما کی خدمت مین ظاہر کئے چنانچہ ۱۲۵۶ھ مین مفتی حسن علی بنارسی نے بار اوّل حرمین شریفین سے فتوا لائے اور چھپوائے بعد جناب شیخ احمد اللہ بنارسی بار دویم ۱۲۸۵ھ خاص مکہ و مدینہ منورہ کے علما کا فتوا لائے اور معہ ترجمہ ہندی چھپوائے سو کتاب مذکور مین مندرج ہی شرح دستخط شیخ عبد الرحمن سراج مفتی الحنفی مدرس اوّل مکہ معظمہ سید عبد اللہ مفتی مکہ سید عثمان مدرس مکہ شیخ مصطفی ابن عبد اللہ شیخ الائمہ حنفیہ شیخ عبد القادر مرشد ابراہیم پاشا محمد عابد سندھی مدرس اوّل مدینہ مشرفہ سید محمد مدرس مدینہ مشرفہ محی الدین نقشبندی مدرس مدینہ عبد اللہ بن انصار اللہ سید علی بخاری صالح ابن احمد محمد ابو السعادات امام مسجد نبوی علی صاحبہا الف التحیہ والصلوٰۃ الغرض چارون طرف سے علمائے مقلدین نے انھون کے ردیے لکھے تب لا مذہب لوگ تقیہ کرنے لگے اور خود کو حنفی مذہب کہنے لگے مگر انکی علامت جھوٹھ کہنا خلاف وعدہ کرنا اہل حق کے سامنے اپنے اعتقاد سے منکر ہو جانا اور فریب دینا جھوٹی قسم کھانا مقلدین کو اپنے نئے مذہب مین آنے کی اور تقلید ترک کرنے کی ترغیب دینا جھوٹے مسائل تفسیر و حدیث سے بر خلاف بیان کرنا روافض و خوارج و معتزلہ منافقین کے مانند ہین چنانچہ مولانا شاہ عبد العزیز نے کتاب تحفۂ اثنا عشریہ کے ۳۰ – ۵۰ – ۹ – ۴۹ کیدون مین بیان کیا ہی اب علمائے سلف و خلف پر طعن کرنا شروع کیا ہی چند حدیثین و آیتین مع تحت اللفظی معنی کے یاد کر لئے ہین بیچارے

مسلمانون مین بیان کرکے اونکو گمراہ بناتے ہین اور جاہلون مین اپنے کو مولانا اور محدث
محی السنۃ قامع البدعہ کے خطاب سے شہرت دیتے ہین اور اجتہاد کا دعوی کرتے ہین علم نحو
صرف اصول تفسیر فقہ فرایض وغیرہ تمام علوم کی کتابون کو بدعت کہتے ہین اور پڑھتے نہین
فقط ہندی ترجمہ قرآن وحدیث کا قدرے پڑھتے ہین اور بعیت توبہ کو بھی بدعت جانتے ہین
مگر چھوڑ نہین سکتے کیونکہ اوسپر روزی آنکی ٹھہری ہے۔ حقیقت مین یہہ لوگ آخری زمانے کے
نائب دجال ہین باطل کو حق کہتے ہین اور حق کو باطل ان کی صحبت سے ان کی رفاقت سے
نہایت پرہیز کرنا اہل سنت وجماعت کو لازم ہے۔ اسی کتاب کے صفحہ ۲۰ مین لکھا ہے کہ
ایک کج فہم نالایق جدید الضلالہ عبد الحق محمدی نام خلیفہ سید احمد صاحب کا چند حدیثین امام
شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کے موافق اور امام احمد حنبل کے مطابق نکالکر ہندی ترجمہ کے
ساتھ چھپوایا ہے اسمین بے تامل لکھدیا ہے کہ دو مثل سایہ کے بعد عصر کے نماز پڑھنا منافقون کا
فعل ہے۔ مراد اسکی اس عبارت سے سارے فقہا حنفی المذہب ہین جنھون نے تاکید کی ہے نماز
عصر کی تاخیر مین۔ خدایا وہ منافق منافق کے معنے نہین سمجھتا ہے اور کیا بکتا ہے سواد اعظم اور
مومنین صالحین کو نفاق کی نسبت دیتا ہے جس جس مسلمان نے اس ترجمے کو دیکھا اوسپر نفرین کیا
اور جانا کہ وہ شخص گمراہ ہے اور دوسرونکو گمراہ کرنیوالا ہے اکثر لوگ حنفی بنارس وعظیم آباد
وغیرہ اس طرف کی تقلید ایمہ مجتہدین کو ترک کرکے اوس منافق مضل کی تقلید اختیار کی ہے اور
علانیہ کہتے ہین کہ ہم غیر مقلدین لا مذہب ہین سود خوری قسم دہ دہ جمع صلوۃ ظہر وعصر اور
مغرب وعشا سفر وحضر مین ہمارے یہان جایز ہے جو رغبت طبع ہے کھالے کچھ مضائقہ نہین
وَلَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا خدا نے ہم لوگونکے واسطے سب اشیا پیدا کیا ہے متعہ کو بھی جایز کہتے ہین
نعوذ باللہ منہا کتاب تحفۃ العرب والعجم مین نشانی ۱۱۵ باب چہارم کئی فتوے حرمین شریفین کے
سنہ ۱۲۸۵ ہجریہ مین مولوی قطب الدین دہلوی نے وہان سے لیکر آئے اور چھپوائے چنانچہ فصل
بیست وپنجم کتاب ہذا مین مندرج ہے استفتا کا ترجمہ خلاصہ مع جواب مفتیان حرمین شریفین

موجود ہیں شرح دستخط علمائے مکہ معظمہ شیخ عبدالرحمن بن عبداللہ سراج مفتی الحنفی بالمکہ معظمہ شیخ احمد بن زینی دحلان مفتی الشافعی المکہ شیخ حسین بن ابراہیم المالکی بالمکہ شیخ محمد بن عبداللہ مفتی الحنبلی بالمکہ شیخ محمد الکبتی الحنفی مدرس بالمسجد الحرام عبدالرحمن بن عثمان جمال مدرس حرم شریف عبدالرحمن بن حامد مدرس حرم شریف شیخ احمد بن عبدالرحمن النحراوی شیخ مصطفیٰ بن محمد الشافعی شیخ عمر برکات الشافعی البقاعی عبدالرحمن بن محمد مراد میرداد الحنفی مدرس المہاجر باللہ مولوی رحمۃ اللہ الہندی ثم المکی : مواہیر علمائے مدینہ کی یہ ہیں شرح دستخط محمد مصطفیٰ الیاس مفتی المدینہ المنورہ سابقاً سید محمد جلال الدین القاضی بالمدینۃ المنورہ علی ساکنہا افضل الصلوٰۃ والتحیۃ شیخ عبدالجبار النقشبندی الحنبلی المدنی سید جعفر بن سید اسماعیل الحسنی البرزنجی مفتی الشافعی بالمدینۃ المنورہ الاسکوبی شیخ حسن بن حسین مدرس بالمسجد الشریف النبویؐ ابراہیم بن محمد الخیار الحنفی سید یوسف مدرس مدرسہ المحمودیہ سید محمد علی بن سید طاہر مدرس بالمسجد الشریف عبدالجلیل بن عبدالسلام مدرس مدینہ طیبہ سید عبداللہ بن سید احمد مدرس مدینہ طیبہ مواہیر علمائے دہلی مولوی محمد قطب الدین مصنف توقیر الحق و تنویر الحق مولوی محمد عبدالوہاب مولوی خواجہ ضیاء الدین مولوی محمد یوسف مولوی محمد مسعود مولوی سید محبوب علی جعفری مولوی محمد کریم اللہ مولوی محمد ہاشم مولوی محمد شاہ مصنف مدار الحق مولوی محمد علی محمد حسین حسین شاہ محمد لطف اللہ محمد عبدالحق محمد عبداللہ مولوی الٰہی بخش مولوی محمد تراب علی مولوی محمد نور الحسن محمد وجیہ مولوی احمد علی مواہیر علمائے پنجاب وغیرہ مولوی قادر بخش مولوی عبدالرحمن ملتانی مولوی غلام نبی مولوی قادر بخش مولوی فتح محمد ملا خدا بخش ملتانی مولوی احمد الدین مولوی سلطان محمود مولوی عبداللہ مولوی محمد حسن نور محمد ملتانی فتح محمد فقیر عبداللہ فقیر خدا بخش احمد یار خان حافظ ذکاء اللہ لاہوری قاضی عظیم الدین لاہوری مفتی تاج الدین لاہوری ۔ امام الدین لاہوری متولی مسجد بادشاہی قاضی احمد اللہ رحیم بخش

حسن شاہ بٹالوی سید شہاب الدین بٹالوی حافظ محمد حسن کشمیری حافظ عزیز اللہ کشمیری
دوست محمد کابلی عبد الغفار قندہاری عطا محمد غلام حسن وغیرہم ۴۸ ہیں یہہ سب لشکر
مردانِ خدا مومنین مقلدین کا ہے جو ہم عصر ہمارے ہیں ؎

گواہی نشانی ۱۴۰ کتاب فتح المبین فی کشف مکاید غیر مقلدین معہ ضمیمہ تنبیہ الوہابین تصنیف مولانا
محمد منصور علی بن مولانا محمد حسن مرادآبادی سلمہ اللہ تعالی علی رؤس المسلمین باہتمام مولوی یعقوب در
مطبع نجم العلوم واقع لکھنؤ سنہ ۱۳۰۱ میں مطبوع ہوئی ہے اول سے آخر تک رد کتاب ظفر المبین
فی رد مغالطات مقلدین مطبوعہ لاہور سنہ ۱۲۹۷ تصنیف ہری چند لالہ دیوان چند کھتری ساکن علی پور
ضلع گوجرانوالہ علاقہ پنجاب نومسلم کتب فروش بنام محی الدین مشہور ہوا ہے فتح المبین کے خاتمہ
میں مواہیر علمائے دہلی و کانپور کا اجماع ہوگیا ہے قاضی شیخ احمد حاکم محکمہ شرع محمد عادل
مولوی محمد علی مولوی محمد عبد اللہ الحسینی مولوی محمد عبد الحق مدرس مسجد فتحپوری مولوی منصور علی
احمد امام مسجد حوض مولوی محمد عمر ابن کریم اللہ مولوی محمد شاہ فقیر محمد حسین قاضی احمد نصیر الدین
مفتی محمد نذیر محمد اسماعیل محمد عبد الرحمن مولوی عبد الحکیم مولوی یعقوب ابن کریم اللہ احمد حسین
محمد یوسف محمد اسحاق محمد امیر الدین محمد ظہور الاسلام فخر الحسن حافظ فتح محمد مولوی فضل اللہ
ابو الجیش محمد مہدی حافظ عبد الحق محمد عبد الکریم محمد غریب فتح الدین عبد العزیز سید محمد اسماعیل
محمد محسن علی عبد الرحمن احمد علی محمد عبد النبی محمد عبد الرؤف محمد عبد الغفور محمد قاسم مولوی
الٰہی بخش مولانا مولوی ابو الحسنات عبد الحی لکھنوی

مواہیر علمائے لودھیانہ دیوبند عبد الرحمن پانی پتی عبد العلی عبد الرحمن حبیب الرحمن
محمد یعقوب رشید احمد محمود حسن محمد محمود احسن الدین محمد اکبر علی محمد عبد السلام

مواہیر اندور چھاونی خادم شرع رسول اللہ قاضی محمد ہدایۃ اللہ سید حسن علی عبد الحمید
حافظ محمد حسین خان احمد جان ولایتی سید محمد یعقوب پنجابی محمد عیسیٰ محمد علاؤ الدین
قاضی محمد اکرم محمد عبد الرحمن محمد فضل الرحمن قاضی امین محمد عبد الرحیم فقیر عبد اللہ

مواہیر دار الاسلام رامپور مولوی ارشاد حسین مصنف انتصار الحق محمد عبد العلی سیف الدین محمد گوہر علی سید عبد الحق سید محمد حسن حنفی محمد کریم اللہ سعید الرحمن مجددی احمد سعید ولی النبی مولوی محمد اعجاز حسین محی الدین محمد عبد الجلیل بن محمد عبد الحق سید محمد ضیاء الحق محمد فضل الرحمن محمد عبد القادر محمد عبد الکریم

مواہیر علماء دار العلم لکھنؤ مولوی ابو الحسنات محمد عبد الحی ابو الحیا عبد الحلیم مولوی محمد نعیم مولوی عبد العزیز محمد ابراہیم نظام الدین احمد ابو الغنا محمد عبد المجید حافظ محمد عبد الحلیم محمد انور علی محمد عباس علی فتح محمد نائب حافظ فتح محمد فاروقی محمد شمس الدین محمد حامد علی مولوی خدا بخش

مواہیر علمائے کانپور محمد عبد الغفار محمد یعقوب محمد عبد اللہ حسینی مولوی الٰہی بخش محمد علی

مواہیر علمائے بریلی و بدایون مولانا محمد عبد القادر ابن مولانا فضل رسول محمد حسن الحنفی علی احمد محمود اللہ شاہ اعجاز احمد عنایت احمد محمد امیر احمد عبد الغفار ابو المظفر محمد امیر اللہ عبد المصطفیٰ احمد رضا الحنفی رشید احمد گنگوہی محمد محمود محمد یعقوب رحیم بخش محمد رحم الٰہی منگلوری خلیل الرحمن ابو المکارم محمد قاسم مراد آبادی عبد الغنی خادم حسین محمد خلیل اللہ محمد حسن ابو الذکاء سراج الدین محمد سلامت اللہ محمد عبد القادر محمد حسن محمد امداد حسین حامد حسین محمد عنایت اللہ ابو النعمان اعجاز حسین مجددی مولوی محمد شاہ ابو محمد عبد الحق دہلوی محمد عبد الکریم علماء دہلی بھیت و لاہور مولوی وصی احمد مولوی عبد اللطیف خلیفہ حمید الدین قاضی لاہور فقیر نور محمد برہان الدین عبد العلی علمائے کلکتہ و ہوگلی محمد علی اکرم محمد عبد القادر مدرس اول مدرسہ محسنیہ ہوگلی کالج خادم شریعت عبید اللہ قاضی مدراس محمد اکرم محمد عبد الکریم شہاب الدین محمد ابو حامد سلطان محمود الحنفی سید علی رضا وغیرہم ایک سو پچاس سے زیادہ ہیں

گواہی ۱۱۲ کتاب مدار الحق مصنفہ مولانا محمد شاہ دہلوی مطبوعہ ۱۲۸۵ھ حسین نذیر حسین کی

معیار الحق کا عمدہ جواب مسکت دیا ہے اور مصنف کی محنت و عرق ریزی کی نشانی ہے
اُسکے آخر مین علمائے دہلی و پنجاب و افغانستان و حرمین شریفین کے مواہیر و دستخط ۶۵ ہین
و آخر مین عقیدہ مولوی نذیر حسین دہلوی کا مصنف معیار الحق نے لکھا ہے جو داؤد ظاہری
خارجیہ کے عقیدے سے شمول رکھتا ہے جس مین حزم معتزلہ کی نہایت ثنا و صفت بیان کیا اور ابن
تیمیہ وابن القیم کے اقوال مردودہ کو دلیل گردانا ہے اور ایمہ اربعہ مجتہدین خصوصاً امام اعظم
کی توہین و حقارت کی ہے اُسکے جواب مین مصنف لکھتے ہین کہ امام اعظم ابو حنیفہ رح کی بزرگی
و عظمت مین اتنا کہنا بس ہے کہ خدا نے اونکو تابعین مین گردانا خیر القرون زمانہ صحابہ کے درمیان
پیدا ہوئے اونہین پرورش پائے اونھون سے علوم سیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بشارات
احادیث کے مصداق ہوئے حضرت امام شافعی و مالکی و حنبلی نے اُنھون کی ثنا و صفت بیان
کئے اُنھون کی تصنیفات سے اور اُنھونکے شاگردون کی تصنیفات سے استفادہ حاصل کئے اور
اُنکے استاد الاساتذہ ہونے کا اقرار کئے اسطرح اکثر تابعین و تبع تابعین نے آپکے مسایل فقہیہ
کو قبول کیا آپکے ورع و تقوی و عبادات و ریاضات کا بخوبی اعتراف کرکے اپنی تصنیفات مین
گواہی اونکی عظمت پر لکھدی ایسے بڑے عالم دین مصطفےٰ امام الایمہ کی حقارت کرنیوالا کا فر ہوتا ہے
ایسا ثابت کر دیا ہے

فصل بیست و ششم ۲۶ در بیان گواہی کتاب

تذکرۃ المذاہب و تبصرۃ الحقایق لعبرۃ الخلایق مطبوعہ سنہ ۱۲۹۹ نشانی ۱۲۱ - ۱۲۲ مصنفۂ مولانا
رئیس الفقہاء المحدثین مولوی عبد القادر دامت برکاتہ مدرس ہوگلی کالیج کے خاتمہ مین جو دستخط
ایکسو سے زیادہ علمائے حرمین شریفین و ہندوستان کے ہین اُن کا بیان شرح دستخط
اولاد حسین مدرس مدرسۂ محسنیہ محمد راشد مدرس عبد الحکیم عبد العلی سید وغیرہ لئیق الدین
مولوی عبد الرحیم مظہر علی الحنفی قاضی جان علی تصدق حسین مدرس مدرسہ ڈھاکہ مولوی
عبید اللہ امام مسجد جامع محمد انوار اللہ اسلام آبادی محمد احسان اللہ محمد آبادی محمد عنایت حسین
نصیر الدین امام مسجد تجرہ احمد الدین البخاری محمد علی سید ابو المظفر ہوگلی عبد الحسیب بدایونی

قاضی عبدالوہاب اسلام آبادی قاضی یار محمد محمد رضا بدخشانی فضل احمد مولوی گل محمد سید جعفر محمد یعقوب مدرس مدرسہ جاٹ گام صدرالدین احمد ابو اسحاق محمد عبدالرزاق

فتوائے علمائے حرمین شریفین در ردّ ظفر المبین مرتسمہ حرم شریف

احمد دحلان مفتی شافعیہ شیخ ابوبکر حجی مفتی مالکیہ احمد بن شیخ امین الحنفی محمد بن محمد صالح مدرس الحنفی شیخ الخطباء شیخ عبدالقادر خوقیر الحنفی سید محمد ابوالبرکات البقاعی حسن داؤد المطوف بالحرم الشریف عبدالرحمن بن مصطفےٰ ازمرلی الحنفی محمد معتوق المدنی محمد بن یوسف الزبیدی فقیر غلام حیدر فضل محمود محمد بن غلام رسول فضل المجید القادری مولوی محمد قایم الدین المفتی غریب اللہ اسلام آبادی مولوی خدا نواز مولوی محمد راشد عبدالرحمن سراج الحنفی مفتی المکۃ المکرمہ مولانا محمد رحمۃ اللہ ابوبکر حجی بسیونی حمید بن محمد بن علی

عبارت فتوائے مفتیان مدینۃ المنورہ در ردّ کتاب ظفر المبین

السّوال بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم وبہ نستعین حامداً اللہ تعالیٰ ومصلیاً علیٰ نبیّہ وآلہ واصحابہ اجمعین ۔ اما بعد فما قولکم دام فضلکم فی رجل یقول ان اکثر مسائل کتب الفقہ خلاف القران والحدیث وان الائمۃ الاربعۃ رحمہم اللہ تعالیٰ لیسوا علی الحق لاسیّما الامام اباحنیفۃ النعمان اقوالہ مخالفۃ للقران والحدیث وانہ ما تلقی فی جمیع عمرہ الاسبعۃ عشر حدیثاً ویزعم انہ مخالفٌ للقران والحدیث وشنّع علیہ شنیعاً فاحشاً وصنّف فی ذلک کتاباً وسمّاہ الظفر المبین فی ردّ مغالطۃ المقلدین وطبعہ وافشاہ وذکر فیہ بعض المسایل المذکورہ فی کتب الحنفیہ وسطر ایضاً فی رقم مائۃ من الکتاب المسطورہ قائلاً ان ھذہ المخالفۃ للقران والحدیث وقال من قلّد اباحنیفۃ تقلیداً شخصیاً فھو مرتکبٌ بالحرام او مشرکٌ بقولہ تعالیٰ اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَھُمْ وَرُھْبَانَھُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ وقال کل ذلک مخالفٌ للقران والاحادیث الفلانیہ واعرض عن الاحادیث التی استدلّ بھا الامام الاعظم رحمۃ اللہ علیہ وارضاہ و

هذا لاجل ان یسد الناس العمل بالفقه بقوله مسایل الفقه مردودة خصوصًا مسایل الامام الاعظم ویتنفر کل من عمل بها من عوام الناس ویدعواهم ویرغبهم فی العمل بالحدیث مطلقا سواء کان ناسخًا او منسوخا ضعیفا او موضوعًا حتی ترک الناس العمل بالکتب المعتبرة کالهدایه والنقایه والبحر والملتقی والهندیه والکنز وشروحه والدر وحواشیه ویخرج کل من عمل بهذه الکتب الجلیلة المعظمة عن الاسلام ویلقبهم بالمشرکین نعوذ بالله تعالیٰ منه فما حکم هذا الرجل المصنف لهذه الکتب ومن یعمل افتونا ماجورین ۔ الجواب رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۔ حکم هذا الرجل المتصف بالصفات المذکورة انه ضالٌّ ومضلٌّ ساعٍ فی الارض بالفساد وقد زین له سوء عمله فهو واتباعه من حزب الشیطان الا ان حزب الشیطان هم الخاسرون ویحسبون انهم علی شیءٍ الا انهم هم الکاذبون وقوله من قلد ابا حنیفة کان مشرکًا دلیل علی انه خارجٌ عن جماعة المسلمین وقد ورد فی الحدیث الشریف اتبعوا السواد الاعظم فمن شذ شذ فی النار ۔ ومایقوله فی حق الهدایه التی هی هدایة الی الاحکام الاسلام وفیما عطف علیها من المعتبرات التی تشرح صدور لاولی الاعلام فهذه هفوة منه تشیر بزندقته نعوذ بالله تعالیٰ منها وقد تقرر ان اهانة العلم والعلماء کفر خصوصًا التکلم بالفاحشة فی حق الائمة الاربعة رحمهم الله تعالیٰ وقد انعقد الاجماع خلفًا عن سلف علی وجوب تقلید واحد منهم لان المجتهد مفقود بعد المائة الرابعة کما فی اذکار النووی حیث انه لم یوجد بعد هذا التاریخ من استکمل شروط الاجتهاد ومن ادعاه فدون ذلک خرط القتاد لاسیما اقدمهم الامام ابوحنیفة النعمان لازالت منهلة علی ضریحه الاقدس سحب الرحمة والرضوان کیف وقد ادرک جمعًا من الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم وممن جزم بذلک الحافظ الذهبی والحافظ العسقلانی

وغیرهما وشهد له النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالخیریة لانه من التابعین بلا شبهة ولا بین ففی الحدیث الشریفة مرفوعًا خیر امتی القرن الذی بعثت فیه ثم الذی یلونهم الی آخره انتهی ـ من جامع الحافظ السیوطی وروی الشیخان عن ابی هریرة رضی اللہ عنه والذی نفسی بیده لو کان الدین معلقًا بالثریا لتناوله رجل من فارس قال الحافظ السیوطی هذا الحدیث الذی اورده الشیخان اصل صحیح یعتمد علیه فی الاشارة لابی حنیفة وهو متفق علیه صحته وفی حاشیة الزاملسی قال ما جزم شیخنا یعنی الحافظ السیوطی من ان ابا حنیفة هو المراد من الحدیث ظاهر لا شك فیه لانه لم یبلغ من ابناء فارس فی العلم مبلغه احد انتهی له وقد تبعه کثیر من ائمة الدین وکل منهم اقر بفضله واثنی علیه علی رؤس الاشهاد بین المسلمین فقد روی عن خلف بن ایوب انه قال صار العلم من اللہ تعالی الی محمد صلی اللہ علیه وسلم ثم الی الصحابة رضی اللہ عنهم ثم صار الی التابعین ثم صار الی ابی حنیفة فمن شاء فلیرض ومن شاء فلیسخط انتهی له فیجب علی کل من اراد ان لا یخرج من جماعة المسلمین ان ینبهه عن هذا الرجل الطاعن فی ائمة الدین ویجب زجره الی الدرجة التی بها ینتهی عن هذا العمل الفضیح والکلام فی هذا المقام یطول فیما حررناه کفایة عند ذوی الدین وارباب العقول واللہ یقول الحق وهو یهدی السبیل ـ نمقه الفقیر محمد امین بالی الحنفی مفتی المدینة المنورة عفی عنه (محمد امین بالی) مفتی الحنفی فی المدینة (عبد الرحمن اربعرلی عفی عنه) امام الحنفیة فی مسجد خیر البریة (حسن اسکوبی) المدرس بالحرم الشریف

فتوائے مفتیان مکۃ المشرفہ ـــ الجواب الحمد للہ وحده من ممد الکون استمد التوفیق والعون الحکم فی هذا الرجل انه ضال ومضل اقواله المسطوره بدع وضلاله لا یقولها الا المبتدع خارج عن طریقة علماء الشریعة وخصوصًا نهیه عن اتباع الکتب المدونه فی المذاهب الاربعة فان تلك المذاهب مستمدة من الکتب

والسنة فهي عبارة عن شريعة رسول الله صلى الله عليه وسلم الذى من خرج عنها كان محكوما بكفره فيلزم على قول هذا الضال ان السواد الاعظم من امة محمد صلى الله عليه وسلم اجتمعوا على الضلالة وان مات الوف منهم من العلماء العظام والاولياء الكرام وغير المحصورين من الصلحاء الفخام الذين اتفقت كلمة اهل السنة والجماعة على جلالتهم وعظم درجتهم وصلاحهم وورعهم وصلابتهم فى امر الدين كانوا مبتدعين ضالين وماتوا على البدعة والضلالة حاشا ثم حاشا ان يكونوا كذلك وقال النبى صلى الله عليه وسلم ان الله لا يجمع امتى او قال امة محمد على الضلالة ويد الله على الجماعة ومن شذ شذ فى النار رواه الترمذى وقال اتبعوا السواد الاعظم فانه من شذ شذ فى النار - فيجب على ولاة الامور ضاعف الله لهم الاجور ردع هذا الضال المضل بالتشديد النكال ولو بالقتل - نسئل الله التوفيق والهداية لاقوم طريق والله سبحانه وتعالى اعلم - امر برقمه خادم الشريعة والمنهاج عبد الرحمن بن عبد الله سراج الحنفى مفتى مكة المكرمة كان الله لهما حامدا ومصليا ومسلما (مہر: عبد الرحمن سراج) لا شك ان ذلك الرجل ضال ومضل - رحمة الله (مہر: محمد رحمة الله) حامدا ومصليا ومسلما اصاب من اجاب والله سبحانه وتعالى اعلم بالصواب حرره محمد عبد الحق عفى عنه (مہر: محمد عبد الحق)

ترجمہ سوال بسم الله الرحمن الرحيم وبه نستعين حامدا لله تعالى ومصليا على نبيه واله اجمعين اما بعد کیا فرماتے ہین حضرات علما ہمیشہ رکھے اللہ تعالیٰ فضل تمہارا یہ ایک شخص کے جو ایسا کہتا ہے کہ اکثر مسایل کتب فقہ کے خلاف قرآن وحدیث کے ہین اور ایمہ اربعہ یعنے چارون امام رحمت کرے خدا انھون کو حق پر نہین تھے خصوصاً امام ابوحنیفہ نعمان اقوال انکے قرآن وحدیث کے خلاف ہین اور انھون نے ساری عمر مین نہین روایت کی مگر فقط سترہ حدیث اور گمان رکھتا ہے کہ یہہ مخالف قرآن وحدیث کے تھے اور انکی بدگوئی فاحش طرح کی ہے اور ایک کتاب بنام الظفر المبین فی رد مغالطة المقلدین تصنیف کیا ہے اس کو

چھاپا اور اشتہار دیا اور اوسمین بعض مسایل کتب حنفیہ کے مذکور کئے اور اس کتاب مسطورہ
مین سو قسم کے مسئلے لکھے کہ یہہ مخالف قرآن و حدیث فلان کے ہین اور ایسا کہا کہ جو کوئی تقلید شخصی
ابوحنیفہ کی کرتا ہے وہ مرتکب حرام کا اور مشرک ہے اور دلیل لاتا ہے قوله تعالیٰ اِتَّخَذُوْا
اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ (یعنے پکڑے اونھون نے اپنے علما اور عباد کو
رب کرکے خدا کے سوائے (یہہ آیت یہود و نصاریٰ کی شان مین ہے کہ عزیر پیغمبرؑ اور مسیح پیغمبرؑ کو
ابن اللہ کہکر شریک الوہیت کیا تھا) اور وہ شخص کہتا ہے کہ یہہ مذہب کی تقلید قرآن کے
مخالف اور فلان حدیث کے مخالف ہے اور چھوڑ دیتا ہے اور ضعیف کہتا ہے اُن حدیثون کو
کہ جسپر امام رحمۃ اللہ علیہ نے دلیل مسئلہ فقہیہ کی قایم کی ہے اور ایسا کہنا اوسکا اسواسطے ہے تاکہ
لوگ فقہ پر عمل کرنا چھوڑ دین اور وہ فقہ کے مسایل کو ظاہر امردود کہتا ہے اور عوام لوگونکو
خصوصًا ابوحنیفہ کی فقہ و مذہب پر عمل کرنے سے نفرت دلاتا ہے اور مطلقًا عمل بالحدیث کی
طرف رغبت دلاکر دعوت کرتا ہے پھر وُہ حدیث خواہ ناسخ ہو یا منسوخ خواہ ضعیف خواہ
موضوع یہان تک کہ لوگون نے ترک کیا عمل کرنا کتب معتبرہ فقہیہ پر مثل ہدایہ نقایہ بحرالرایق
منتقی فتاویٰ عالمگیری کنزالدقایق اور اوسکی شروحات اور دُرالمختار اور اوسکے حواشی
الگ کردئے اور ایسا کہتا ہے کہ جو کوئی ان کتب منجملہ فقہ پر عمل کریگا اسلام سے خارج ہو جائیگا
بلکہ مقلدین مذاہب کو مشرکین کہنے لگا ہے نعوذ باللہ تعالیٰ منہ تب ایسے شخص کا کیا حکم ہے جسنے
ایسی کتاب تصنیف کی ہے اور جو کوئی ایسی کتاب پر عمل کرے اسکا کیا حکم ہے بیان کرو اللہ تعالےٰ
آپ کو اجر دیوے ؏ الجواب مفتیان مدینہ منورہ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ
هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ؏ ایسا شخص جو ان صفات
کا متصف ہوا ہے ضال و مضل ہے یعنے خود گمراہ ہے اور دوسرونکو گمراہ کرنیوالا ہے فساد کی
کوشش زمین پر کرتا ہے اُسکے بدعمل اُسکی نظر مین اچھے نظر آتے ہین وہ شیطان کا مُقلّد
اور تابعدار بنا ہے خبردار ہو شیطان کے گروہ کی تابعداری کرنیوالے خسارت مین پڑینگے

یعنے جہنم مین گر ینگے ۔ وہ لوگ گمان کرتے ہین کہ ہم کچھ چیز رکھتے ہین بھلائی کی خبردار ہو تحقیق وہ سب لوگ جھوٹے ہین قولہ اور وہ جو کہتا ہے کہ جسنے تقلید کیا ابوحنیفہ کی لی سو مشرک ہے یہہ کہنا اُسکا دلیل ہے کہ وہ خود کہنے والا جماعت مسلمین سے خارج ہوگیا۔ اور تحقیق حدیث شریف مین وارد ہے اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ یعنے تابعداری کرو تم بڑی جماعت کی پس جو کوئی اُنسے الگ ہوا الگ ڈالا جاویگا دوزخ مین الخ اور وہ جو کہتا ہے کتاب فقہ ہدایہ کی بابت وہ کتاب ہدایت ہے اسلام کی راہ بتانیوالی ہے اور دوسری فقہ کی کتابین جسکے پڑھنے سے عالمون کے سینے روشن ہوتے ہین ایسی کتابون کو نہ ماننا بیہودگی ہے اور نہ ماننے والا ان کتب فقہیہ کا زندیق ہے نعوذ باللہ منہا اور یہہ مقرر شرع شریف کا حکم ہے کہ جس شخص نے علم کو اور عالم کو اہانت دیا وہ کافر ہے خصوص فاحش بدگوئی کا کلام ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالی کی شان مین بیشک کفر ہے ۔ اور اجماع منعقد ہوگیا ہے علمائے خلف سے سلف تک اُس بات پر کہ ان چارون امام مین سے ایک کی تقلید کرنا واجب ہے کیونکہ مجتہد کا ہونا چوتھی صدی کے بعد مفقود ہوگیا ہے چنانچہ اذکار النووی الشافعی مین بیان کیا ہے کہ کوئی مجتہد اس تاریخ کے بعد دنیا مین نہین پایا گیا کہ جس مین شروط اجتہاد کے کامل پائے جاوین اور جب مجتہد کا دعوی کرکے دوسرونکو اپنی طرف بلاتا ہے گویا درخت خاردار کو ہاتھونسے توڑتا ہے (وے اُس سے بدتر جاہل کندہ ناتراشیدہ ہین جو امام اعظم رأس المجتہدین کی تقلید ترک کرکے ایسے نالایق کی اس زمانے مین تقلید قبول کرین) نعوذ باللہ منہا خصوصًا سب ائمہ سے مقدم امام الاعظم ابوحنیفۃ النعمان ہین اونکی قبر شریف پر ہمیشہ ابر رحمت و رضوان حق برستا رہے انھون نے تو ایک جماعت اصحاب کو دیکھا ہے چنانچہ الحافظ الذہبی نے اور الحافظ العسقلانی الشافعی نے اور سوائے اونکے بہت محدثین نے صاف لکھدیا ہے کہ وہ تابعین مین سے ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے اور خیریت سے پیشین گوئی کی ہے اُسکا بیان مین کرتا ہون کہ مرفوع حدیث شریف مین آیا ہے خَیْرُ اُمَّتِی الْقَرْنُ الَّذِی بُعِثْتُ فِیْہِمْ ثُمَّ

الذین یلونھم الی اخرہ یعنے خیریت میری امت کی اسی قرن مین ہی جس مین کہ مین پیدا ہوا بعد جو قرن کہ اسکے ساتھ لگا ہوا ہی آخر حدیث حافظ سیوطی کی جامع کبیر مین شیخین کی روایت ہی ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے والذی نفسی بیدہٖ لو کان الدین معلقاً بالثریا لتناولہ رجل من فارس یعنے قسم ہی خدا کی کہ میری جان اسکے قبضے مین ہی اگر ہووے دین معلق بلند ثریا کے مقام پر البتہ ایک شخص ملک فارس کا اوسکو حاصل کرلیگا حافظ سیوطی کہتے ہین کہ اس حدیث کو شیخین نے یعنے بخاری اور مسلم نے روایت کی ہی اصل صحیح قابل اعتماد ہی کہ مصداق اسکا ابوحنیفہ کی طرف اشارہ ہی اور اس بات کی صحت پر اتفاق ہی اور محشی شرالسی نے کہا ہی کہ ہمارے شیخ حافظ سیوطی نے جو کہا کہ اس حدیث سے مراد ابوحنیفہ کی ہی سو بے شک یہہ امر ظاہر ہی کہ بلاد فارس مین کوئی شخص ابوحنیفہ کے برابر علوم دین کے درجہ پر نہین پہنچا ہی انتہی اور بڑے بڑے دین کے امامون نے اُن کی تابعداری اور تقلید کی اور ان کی افضلیت کا اقرار کیا اور مسلمانون کے درمیان عام وخاص مجلسون مین اُن کی ثنا صفت بیان کی ہی فقد روی عن خلف بن ایوب انہ قال صار العلم من اللہ تعالیٰ الی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ثم صار الی الصحابۃ ثم صار الی التابعین ثم صار الی ابیحنیفۃ فمن شاء فلیرض ومن شاء فلیسخط لا چنانچہ خلف بن ایوب رح نے فرمایا ہی علم تمام اللہ تعالیٰ کی طرف سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا انھونسے اصحابون کو ملا انھون سے تابعین کو ملا اور انھونسے امام الاعظم ابوحنیفہ کو ملا جو کوئی چاہے راضی ہووے اور جو کوئی چاہے ناراضی ہووے انتہی پس واجب ہی سبھون پر جو کوئی ایسا چاہتا ہی کہ جماعت مسلمین سے خارج نہو نا اوسکو لازم ہی کہ اس طعنہ زن ائمۃ الدین کے بدکہنے والے شخص سے دور رہے اور اس سے بیزار ہووے اور یہان تک اسپر توبیخ کرے کہ وہ اس فضیحت بھرے ہوئے کام سے باز آوے اور اس مقام مین کلام دراز ہوتا ہی جو لکھا اتنا دانشمند عقلمند کو بس ہی خدا کا کلام حق ہی اور وہ نیک راہ کی ہدایت دینے والا

و الا ہی ـ شرح دستخط فقیر محمد بالی الحنفی ـ مفتی المدینۃ المنورہ عفی عنہ عبد الرحمن ارملی مسجد نبویہ کا امام اسکوبی حسن حرم شریف کے مدرس

ترجمہ جواب مفتیان مکہ معظمہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِنْ مُمِدِّ الْكَوْنِ اَسْتَمِدُّ التَّوْفِيْقَ وَالْعَوْنَ اس شخص کے باب میں یہی حکم ہے کہ وہ ضال و مضل ہے اور اسکے اقوال مذکورہ بدعت و ضلالت ایسی باتین کوئی مسلمان نہین کرتا مگر وہ جو مبتدع ہے اور طریقہ علمائے شریعت سے خارج ہے ـ خصوصا چار مذہب کی کتابین علم فقہ مین بنائی گئین ہین انکی تقلید و عمل کرنیسے منع کرنا گویا کتاب سنت سے منع کرنا ہے کہ شریعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقہ ہے جو اس سے خارج ہوا اور منکر بنا وہ کافر ہے کیونکہ وہ کہتا ہے کہ تحقیق سواد اعظم امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ضلالت پر اجتماع ہوا ہے ان مین ہزارون علمائے عظام اور اولیائے کرام گذرے اور بیشمار صالحین مومنین متفق ہین اہل سنت و جماعت کے انکی بزرگی عالی درجہ صلاحیت و تقویٰ پر کہ وہ بڑے دیندار تھے اور اس گمراہ کے کہنے سے لازم آتا ہے کہ وے سب مبتدعین و ضالین مین سے تھے اور بدعت و ضلالت پر گذرے ہین ہرگز نہین ہرگز نہین کہ وے سب بزرگوار ایسے ہون اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ اُمَّتِيْ اَوْ قَالَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلٰى ضَلَالَةٍ وَيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ رواہ الترمذی وقال اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّهٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ لہ حاکمان امور مسلمین پر واجب ہے خدا انکو اجر بسیار دیوے کہ ایسے ضال و مضل کو سخت سزا دیوین اگرچہ تعزیرا قتل کرین تو سزاوار ہے ـ ہم خدا سے توفیق اور ہدایت مانگتے ہین کہ سیدھے رستے پر قایم رکھے واللہ سبحانہ بہتر جانتا ہے ـ حکم کیا لکھنے کو شرح دستخط خادم الشریعۃ و المنہاج عبد الرحمن بن عبد اللہ سراج الحنفی مفتی مکہ معظمہ کان اللہ لہما حامدا و مصلیا و مسلما ـ شرح دستخط بیشک وہ شخص ضال و مضل ہے ـ محمد رحمۃ اللہ ـ شرح دستخط جواب موجب صواب ہے محمد عبد الحق عفی عنہ لہ تقریظ مولوی ولی احمد یار خان رئیس چھچھ ہزارہ امام الدین مہتمم مطبع اکبر

آباد میڈیکل پریس مولوی محمد عبد اللہ مدرس اول واعظ مسجد اکبر آباد مولوی سید حیدر علی مولوی محمد لطف اللہ مولوی محمد مسعود دہلوی عبد الغفور محمد شاہ غلام رسول مولوی عبد الحکیم مولوی عبد الحق گواہی احسن الادلۃ القویہ لدفع الجیل الوہابیہ کے خاتمہ مین بہت تقریظات و دستخط ہین چنانچہ نشانی ۱۲۳ مطبوعہ سنہ ۱۳۰۱ھ مولوی کیقباد احمد اسلام آبادی سید سبیح اللہ شیخ ابو المسعود عبد الودود مدرس مدرسہ چاٹگام مولوی محمد یعقوب محمد فیض اللہ اسلام آبادی مولوی عبد العزیز مولوی عبد السبحان محمد راشد عبد العلی مولوی غلام سلمانی عباسی مدرس مدرسہ محسنیہ دلیل الرحمن الحنفی مولوی محمد بشیر اللہ ابو الطاہر لاور حسین عبد الشکور مولوی ہدایۃ اللہ محمد حسین امام الدین مولوی کریم بخش مولا بخش حسین احمد مولوی لطف ساکن علی گڈھ ولی احمد شاہ خدا الوار الحسینی محمد عبد اللہ اکبر آبادی سید احمد علی خواجہ عابد حسین خورشید حسین عبد الباری معین الدین عبد الفتاح حسن داؤد لطف احمد محمد عبد الرؤف

فصل بست و ہفتم

اسمائے بعض علما و اولیای مقلدین ایمہ اربعہ و صاحبان تصانیف معتبر خصوصًا امام ابو حنیفہ کے زمانے سے یعنی ۸۰ ہجریہ سے تا آخر سنہ ۱۳۰۴ تک ہر ایک صدی مین کیسے عالی درجہ دوستان خدا و رسول علما فضلا اولیا قطب غوث مقبول ابدال اوتاد نجبا نقبا صالحین مومنین ہزارون لاکھون گذرے ہر ایک کی تصنیفات کتب علم حدیث تفسیر فقہ فرایض تصوف عقاید سلوک سیر و تاریخ وغیرہ علوم اکہ شروحات و حواشی ہزارون موجود ہین ہر ایک کے سیکڑون ہزارون مرید و شاگرد ہین ایک سے ایک فیضیاب ہوتے ہین علم ظاہری و باطنی سیکھتے سکھاتے آجتک امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین قایم ہین سبھونکا مدار تقلید پر ہے اور تقلید ہمکو ان بزرگون کی واجب ہے جو کوئی ان کی کتب تصانیف پڑھکر پھر انکو مشرک بدعتی کہے اسکے جیسا ناشکری کافر نعمت کون ہوگا یہان ایک فہرست اسامی علما و فقہا محدثین و مفسرین و اولیا اللہ و صالحین مؤمنین کی ہر صدی کی کتابون سے منتخب کرکے خاتمہ کتاب مین لکھتے ہین یہہ سب لشکر مردان خدا شاہد عادل مقلدین مجتہدین راہ

ہوئی ہین غیر مقلدین مین کون عالم بزرگ مصنف کتب ہین کونسی صدی مین کتنے غیر مقلدین تھے
فقط دو چار جاہل منافق مفسد فی الدین دشمن انبیا و اولیا دنیا کمانے کو ابھی اشر القرون مین
پیدا ہوئے اور تیرھوین صدی مین امت رسول اللہ کے اندر بحکم اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ مثنوی شریف
مین فرماتے ہین **بیت** علم و مال و گوہر و تیغ بران فتنہ آمد در کف بد گوہران تیغ دادن
در کف زنگی مست بہ کہ آید علم ناکس را بدست فتنہ ڈال رہے ہین جس عالم سے سیکھے یا اسکی
کتاب پڑھکر علم حاصل کئے اوسی سے منکر ہوئے یہہ علم فتنہ خدا کی قرب و معرفت سے دور کرنیوالا اور
امت رسول اللہ سے خارج کرنیوالا ہے آج تمام علمائے محدثین فقہا و اولیائے کاملین اجماع و
اتفاق سے کہتے ہین کہ عرب و عجم و ہند و سندھ بلخ بخارا روم شام کے تمام اہل اسلام سنت وجماعۃ
ظاہرا و باطنا علانیہ بولتے ہین فیصلہ کردیتے ہین کہ مقلدین ایمہ اربعہ حق پر ہین اور غیر مقلدین لا
مذہب وہابیہ باطل پر ہین اور یہہ امر عدالت شرعیہ اور محکمۂ اسلامیہ مین تحقیق کے ساتھ اونکی کتابون
سے ثابت ہوگیا ہے اور حق و باطل کی تمیز کتاب و سنت و اجماع و قیاس سے ظاہر ہے حاکم مسلمین
و مفتیان حرمین شریفین نے جو حکم نافذ کردیا اور فیصل نامہ لکھا وہی صحیح و صریح ہے آمنا وصدقنا
اب غیر مقلدین کا دعویٰ باطل ہوا کہ وہ بالکل ضال و مضل ہین اور حدیث و قرآن کے مخالف
عمل کرتے ہین اگر عامل بالحدیث ہوتے تو اتبعوا السواد الاعظم کی حدیث پر عمل نہ کرکے کسلئے
شذ شذ فی النار ہوتے اور مقلدین اہل سنت وجماعت تابع سواد اعظم حق پر ہین جو مقلدین
ایمۂ اربعہ مین سے ہین سو ہی فرقۂ ناجیہ مین داخل اور لامذہب غیر مقلدین فرقۂ خوارج و معتزلہ کی
شاخ مین شامل ہین خدا تعالیٰ توبہ نصیب کرے هذا اخرما وعدناه والحمد لله رب
العالمين وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد وعلى اله واصحابه اجمعين

اطلاع ناظرین کتاب ہذا کو معلوم ہووے کہ بعض مصنف و رسایل کے نام مکرر لکھے
گئے ہین اور حقیقت مین وہ رسایل تو علحدہ ہین مگر مصنفون نے اپنا نام چھپا کر غیر کے نام
سے مشہور کردیا ہے مقلدین کو مغالطہ مین ڈالنے کے واسطے جن اعتراضون کے جواب شافی

قبل ازین سالہا گذرے علمائے اہل سنت وجماعت نے لکھدیا ہے انھین اعتراضون کو دوسرے لباس مین غیر مقلدین لا مذہب آج اپنے رسایل شتّی مین مرقوم کرتے ہین تا دھوکا ناظرین کو ہووے نگر یہ کچھ جدید اعتراضات نہین ہین مولانا شاہ عبد العزیز کے تحفۂ اثنا عشریہ اور تصانیف مولانا شاہ ولی اللہ و شیخ عبد الحق دہلوی کی دیکھنے سے صاف ظاہر ہوجاتا ہے الغرض انکیس پچیس کتابون کی گواہی علمائے ہم عصر کی تصانیف سے بیان ہوئی اور قریب ایک سو کتاب ہنگام ارقام دیکھنے مین آئی ہین سب باہم متفق المعنے ہین لا مذہب وہابیہ کے بطلان پر اگر خدا چاہے تو جلد ثالث مین منتخب مضامین ان کتابون کا معہ فہرست علما و اولیائے مقلدین ہر صدی کے خاتمہ کتاب مین آئندہ شامل و داخل کیا جائے گا وباللہ التوفیق وھو خیر الرفیق

باب چہارم بیان صلوٰۃ الجمعہ و العیدین و الکسوف و الخسوف و النازلہ

ظاہر ہے کہ اس آخری زمانہ مین علوم دین اور علمائے اہل یقین قلیل ہوگئے اگر کہین کوئی ہین تو اُن کی قدر نہین علم ہو تو علما کی قدر سمجھی جائے اہل مجلس اٹھے جاتے ہین جلسہ درہم برہم ہو چلا شمع اسلام سنبھالا لے رہی ہے باد مخالف کے جھوکے ازحد چل رہے ہین ایسے نازک وقت مین علمائے اہل سنت وجماعت کے اتفاق سے تمام ہندوستان مین لا مذہب غیر مقلد وہابیون کا بطلان ثابت ہوگیا جہان غیر مقلدین نے سر اٹھایا کوئی نئی حدیث نکالکر دین محمدی مین رخنہ ڈالنا چاہا ان بحکم لِکُلِّ فِرْعَوْنٍ مُوسٰی مقلدین ایمہ اربعہ سے کسی نہ کسی نے اُسکے رد مین ایک رسالہ لکھدیا چنانچہ لا مذہب غیر مقلدین صرف ونحو اصول و فقہ تفسیر قرآن و شروحات حدیث پڑھنے نہین سکو بدعت کہتے ہین فقط ترجمہ قرآن شریف کا ہندی مین اور ترجمہ حدیث شریف جیسا انکے پیشوا اضال ومضل نے بنادیا پڑھکر عامل بالحدیث کا دم مارتے ہین ناسخ منسوخ راجح مرجوح پہچانتے نہین کیونکہ کتب احادیث مین اکثر رطب ویابس کی گنجایش ہے چنانچہ عجالۂ نافعہ مین مصنف شاہ عبد العزیز دہلوی نے کہا کہ بہت محدثین نے دھوکا کھایا قوی کو ضعیف اور ضعیف کو قوی

کردیا ہی پھر اس زمانے کے لامذہب غیر مقلدین ایسی حدیثین دیکھکر مسایل فقہیہ کو غلط کہنے لگتے ہین اور فقہائے مجتہدین کے مسایل جو قرب زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے خاص اصحابون کے قول و فعل سے اخذ کئے ہوئے ہین ان کے اصول و دلایل کو نہ سمجھنے کے سبب ضعیف ٹھہراکر گمراہ بنگئے ہین اگر اصول فقہ و عقاید پڑھتے تو ایسے گمراہ نہوتے افسوس ہی بیچارے سیدہا راستہ چھوڑکر گویا جنگل مین بھٹکتے پھرتے ہین اور غیر مذہب مقلدین کو گمراہ بناتے ہین فقہ کے مسایل مین بدعت کی تہمت لگاتے ہین کتاب نور الشمعہ لابداء الضال عن حکم الدعاء والنداء بالصلوٰۃ سنتہ قبل الجمعہ عمدۃ العلماء مولوی عبید اللہ مدرس مدرسہ محمدیہ متعلقہ مسجد جامع بمبئی مطبوعہ سنہ ۱۲۹۶ مطبع حیدری ثانی ۱۰۹ مین لکھا ہی کہ ایک شخص نے عدم جواز دعا عند جلسۃ الخطیب بین الخطبتین اور ندا معتاد الصلوٰۃ سنتہ قبل الجمعہ وغیرہما کے باب مین مسئلہ مرقوم کیا ہی خواہ مخواہ حدیث مَارَاٰہُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنٌ فَهُوَ عِنْدَ اللّٰہِ حَسَنٌ کی مخالفت کرتا ہی مولف نور الشمعہ نے جواب دندان شکن اُسکے حرف بحرف کا ردیہ لکھا ہی اور دلایل معقول و منقول سے ثابت کرکے ماحصل مسایل کا آخر مین بطریق سوال و جواب کے مرقوم فرمایا ہی **سوال** تثویب کے معنے کیا ہین اور یہہ جایز ہی یا نہین **جواب** تثویب کے معنے اعلام بعد اعلام کے ہین یعنے ایکبار خبر دیکر پھر خبر دینا **قال فی الهدایہ معناها العود الی الاعلام بعد الاعلام علی حسب ما تعارفوه** اور یہہ جایز بلکہ مستحسن ہی تمام نمازون مین سوائے مغرب کے بسبب تنگی وقت کے **قال فی الهدایہ والمتاخرون استحسنوه فی الصلوٰۃ کلها لظهور التوانی فی الامور الدینیہ** **سوال** مثل الصلوٰۃ قبل الجمعۃ کے ساتھ ندا کرنا جمعہ کے دن مسجدون مین جایز ہی یا نہین **جواب** جایز بلکہ مستحسن ہی وجوہ استحسان رسالہ عربیہ مسمی باهتداء فی ما اعتید من النداء مین بہ تحقیق تمام بیان ہوچکین یہان پہ واسطے اثبات جواز کے نقل قول شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کافی ہی فرمایا انھون نے بیچ ترجمہ مشکوٰۃ شریف کے پس بہتر آنست کہ سنت ہم باذان اولی اداکند و اگر بقصد اعلام الصلوٰۃ الصلوٰۃ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کہین کافی ہے سوال وقت بیٹھنے خطیب کے درمیان دو خطبون کے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا جایز ہے یا نہین جواب جایز ہے اور وجوہ جوازکو اس رسالہ مین ہم بتفصیل بیان کر چکے ہین یہان فقط نقل سند مستند ملا فتح محمد پر اکتفا کرتے ہین کہا انھون نے بیچ مفتاح الصلوۃ کے باید دانست چون در وقت سکوت امام یعنے قبل از شروع تسبیح و ذکر و قرات بروایت صحیحہ جایز شد۔ درمیان دو خطبہ کہ امام نشیند دعا بطریق اولی جایز خواہد بود علی الخصوص در احادیث صحیحہ آمدہ کہ ساعۃ الاستجابۃ ما بین ان یجلس الامام فی الخطبۃ الی ان یقضی الصلوٰۃ کما صح فی صحیح المسلم وجزم بہ الامام النووی فی شرح المسلم وقال ھو الصواب پس باید کہ در وقت جلوس کہ در ظاہر الروایۃ مقدار سہ آیت وارد ست کما فی التجنیس وغیرہ ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار برعایت معنی بخواند کہ عمل بر ظاہر الروایۃ و احادیث صحیحہ واقع گردد و اگر دست برداشتہ بخواند موافقت طریقۂ دعا کہ در احادیث ست واقع گردد و عمل بزرگان نیز آنست انتہی سوال وقت ذکر اور دعای سلطان کے امام کا ایک سیڑھی منبر پر سے اترنا اور پھر چڑھنا جایز ہے یا نہین جواب اگرچہ بعض کے نزدیک یہہ بدعت ہے مگر بعض نے جایز لکھا ہے ملا حسین کاشفی مولف تفسیر حسینی اپنی ترغیب الصلوٰۃ مین کہتے ہین؛ در آن پایۂ منبر کہ حمد و ثنا و درود گفتہ و ذکر خلفائے کرام کردہ بہ نشیب آید و ذکر و دعائے سلطان چون تمام کند باز بالا رفتہ خطبہ باقیہ تمام کند۔ انتہی سوال کلیہ کل بدعۃ ضلالۃ اپنے عموم ظاہر پر ہے یا اسمین کچھ تخصیص ہے اور بدعت مطلقا حرام ہے یا اسمین کچھ تنازع اور تقسیم ہے اور بعض حرام ہین اور بعض نہین جواب کلیہ مذکور مین تخصیص ہے اعنی کل بدعۃ سیئۃ ضلالۃ اور دلیل تخصیص کی بیت کی روا صحیحہ مرویہ مسلم اور امام احمد حنبل اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ من سن سنۃ حسنۃ الخ اور بدعت سیئہ وہ ہے جو دین نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین بعد صدر اول کے پیدا ہو بدون اذن شارع کے قولاً و فعلاً یا صریحاً یا اشارۃً اور صدر اول عــ دیا معنی مشہور ہین یعنے زمانہ صحابہ رضی اللہ عنہم یا غیر مشہور یعنے قرون ثلاثہ مشہور بالخیریت شرح طریقۂ محمدیہ مین لکھا ہے

بعد انقراض زمان الصحابة وكذا زمان التابعين وتابعيهم رضي الله عنهم وهم الصدر الاول كما قدمنا
انتہی اور بدعت مطلقاً حرام نہین ہے بلکہ توزیع و تقسیم ہے نقل کیا علامہ شامی نے بلکہ برکلی وغیرہ نے البدعة قد تكون
واجبة كنصب الأدلة للرد على الفرق الضالة وتعلم النحو لفهم الكتاب والسنة ومندوبة كاحداث
نحو رباط ومدرسة وكل احسان لم يكن في الصدر الاول ومكروهة كزخرفة المساجد
ومباحة كالتوسع بلذيذ المآكل والمشارب والثياب انتهى یعنے بدعت پانچ قسم پر ایک
واجب جیسے گمراہ فرقون کے رد کرنے کے واسطے دلیلین قایم کرنا اور علم نحو سیکھنا جسپر موقوف ہے قران
اور حدیثون کا سمجھنا اور دوسری مندوب جیسے مسافرخانے اور مدرسے بنانا اور تمام خیر جو صدر
اول مین نہ تھے اور تیسری مکروہ جیسے مسجد ونکو زخرفات سے آراستہ کرنا اور چوتھی مباح جیسے
کھانے پینے اور پہننے کی چیزون مین توسع کرنا اور طرح طرح کے کھانے کھانا اور کپڑے پہننا اور پانچوین
حرام ہے اور وہ بدعت سیئہ ہے جسکا ذکر ہو چکا اور تحقیق بدعت تفصیل تمام اور بسط تام کے ساتھ
شرح طریقہ محمدیہ مین ہے اور خلاصہ اسکا رسالہ عربیہ مسمی بہ اہتدا لے مین لکھا گیا ہے من شاء فليرجع
الى ماشاء والله اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب ۔ شرح دستخط نعم الرد
وبئس المردود فشكر الله مساعي مولانا الراد يوم الجزاء والشهود كتبه احقر عباد الله عبد الحميد
بن ابراہیم باعلکظہ حماه الله عن كل شر وحفظه خطيب مسجد جامع بمبئی شرح دستخط الكلام
صحة الرد وبطلان المردود كيف وقد نطقت به الدلائل وشهدت الشهود حرره عبد المفتقر الى مولاه عبيد الله
عفى الله عنه وجاه وحماه بجاه خاتم الانبياء (عبد عبید الله) شرح دستخط الرد مقبول والمردود مردود
كتبه عبد القادر بن محمود باعلکظہ عفى الله عنه (بن محمود عبد القادر) مولوی عبد القدوس ساکن بنگلور نے بھی
شرح فتوا مین درباب جمعہ بعضے مسایل کی تشریح لکھی ہے نشانی ۱۰ دیکھو — گواہی نشانی
۷۸ — ۹۷ کتاب طریق الفلاح لاہل الصلاح وتحفة الاحناف مصنفہ مولوی عبد الشکور المتخلص
مرحبا فیض آبادی مطبع رضوی دہلی سنہ ۱۲۹۷ نقل دیباچہ کافہ انام و عامہ خاص و عام پہ
واضح ولایح ہو کہ اندنون فرقہ جدید لا مذہبیہ سے میانجی صاحب سورج گڈھی (یعنے مولوی نذیر حسین دہلوی)

اور انکے چند خدام فساد القیام نے جماعت کثیر و جم غفیر صحابہ رضؓ و مجتہدین رحؒ و محدثین و مفسرین و فقہا کے خلاف مین ایک فتوا اس مضمون کا چھاپا کہ کل اہل اسلام جمیع خاص و عام کو لا بد و ضرور ہی کہ نماز عیدین ادا کرنیکے لئے اپنی اپنی بہو بیٹی ماں بہن جورو وغیرہ سب عورتون کو خواہ جوان ہون خواہ بڑھیا ہمراہ اپنے عیدگاہ مین لیجایا کرین اور نہ لیجانا بالکل شریعت غرّا کو بدل ڈالنا ہی اور آیت ومن یشاقق الرّسول من بعد ما تبین له الهدیٰ اور فبدّل الّذین ظلموا منہم قولا غیر الّذی قیل لهم کا مصداق بنناہی اور اغوائے شیطان کی اطاعت و مانند شیطان کے ملعون ہونے کی علامت ہی وکذا وکذا لکھکر اور اوسکو میر محمد معظم کے اہتمام سے مطبع فاروقی دہلی مین چھپواکر جابجا شایع کیا ہی گوان منفرون نے یہان سبیل المؤمنین کو ہاتھ سے کھو یا ہی پر بڑا ہی فساد بو یا ہی۔ مگر ان ایک بات ہی کہ یارونکی انکھین ٹھنڈی کرنیکے واسطے اچھا ڈھنگ نکالا ہی خوب رنگ جمایا ہی معلوم نہین یہہ کس مہجور کے نالۂ جانکاہ کا اثر ہی اور کس قمری سرو قد یار کی نخل آہ کا ثمر ہی حق تو یہہ ہی کہ قاضی عشق و مفتی حسن سے بھی اس فتوے پر دستخط کرانا ضرور تھا کاشانۂ سائل سے ان دونون حضرات کا دولتخانہ دور تھا اور عجب نہین کہ لا مذہبون کے سرون مین اب یہہ سودائے خام سما یا ہوا ونکو یہہ خیال آیا ہو کہ بفحوائے الناسُ علیٰ دین مُلوکہم یہہ سب بھی مانند نصاریٰ کے اپنی اپنی عورتون کو ساتھ لیکر عیادنگاہون مین جایا کرین دوسرون کی عورتون کو خود دیکھین اور اپنی عورتون کو دوسرونکو دکھایا کرین لا مذہب آیت حجاب کو مانتے نہین المرام براہ خیر خواہی برادران مؤمنین و اخوان مسلمین فقیر حقیر سراپا تقصیر ذنوب اثما محمد عبدالشکور مرحبا حنفی غفر اللہ ذنوبہ متوطن بلدۂ ٹانڈہ ضلع فیض آباد نے چند سطور ہذا اسکی تردید مین لکھین اور طریق الفلاح لاہل الصّلاح اُسکا نام رکھا اور بہ نیت احقاق حق و ابطال باطل عورتون کو عیدگاہ مین لیجانے کی عدم جواز مین یہہ فتویٰ مدلل بقرآن و حدیث وکتب معتبرہ تفسیر و فقہ تحریر کیا ہی۔ اسطرح تحفۃ الاحناف مین بھی چند مسائل سوال و جواب کے طور پر لکھے ہین جنکا خلاصہ منتخب یہان

داخل ہوتا ہے سوال نماز عیدین پڑھنے کے واسطے جیسے مرد عیدگاہ میں جاتے ہیں زنان
پردہ نشین کو بھی میدان عیدگاہ میں نماز عیدین پڑھنے کے واسطے لیجانا چاہئے یا نہیں
اور جناب آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ باسعادت میں عورتیں عیدگاہ میں نماز پڑھنے کیواسطے
جاتی تھیں اب کیوں منع ہوا جواب نماز عیدین صرف مردوں پر واجب ہے عورتوں پر واجب نہیں ہے
فی الھدایہ ویجب صلوٰۃ العیدین علی کل من تجب علیہ صلوٰۃ الجمعۃ — ولا تجب الجمعۃ
علی مسافر ولا امرأۃ ولا مریض اھ ترجمہ عید کی نماز واجب ہے اُس پر کہ جس پر جمعہ کی نماز واجب ہے
اور جمعہ کی نماز واجب نہیں اوپر مسافر اور عورت اور مریض کے وفی فتاوی قاضی خان لا تجب
الخروج الی صلوٰۃ العید الا علی من یجب علیہ الجمعۃ — وفی القدوری ولا یجب الجمعۃ
علی مسافر ولا امرأۃ — وفی درالمختار یجب صلوٰتہما (ای صلوٰۃ العیدین) علی من
علیہ الجمعۃ وفیہ ایضا و شرطا افتراضہا تختص بہا اقامۃ بمصر مذکورۃ محققۃ اھ اور جوان
عورتوں کو کسی وقت کی نماز ہو جماعت میں حاضر ہونا مکروہ تحریمی ہے الا ہمارے حضرت امام اعظم سے
کے نزدیک بوڑھیا عورتیں عیدین و عشا و فجر کے وقت جماعت میں حاضر ہو سکتیں ہیں اور عند المتاخرین
چونکہ زمانہ نہایت پر فتنہ و فساد ہے بوڑھیا عورتوں کو بھی کسیوقت کی نماز میں مسجد میں حاضر ہونا
جایز نہیں اور فی زماننا یہی قول مفتی بہ ہے — فی ردالمحتار ویکرہ حضورہن الجماعۃ
ولو جمعۃ و عید و وعظ مطلقا ولو عجوزا لیلا علی المذہب المفتی بہ لفساد الزمان
وفی الہندیہ ویکرہ لہن حضور الجماعۃ الا العجوز فی الفجر والمغرب والعشاء والفتوی الیوم
علی الکراہۃ فی کل الصلوٰۃ لظہور الفساد کذا فی الکافی وہو المختار کذا فی التبیین —
وفی جامع الرموز ویحضور الشابۃ ای کرہ حضورہا عندہا کل جماعۃ ای فی کل فرد منہا
نہاریۃ او لیلیۃ الی قولہ واما فی زماننا فیکرہ حضورہا کل جماعۃ وہو المختار کذا فی
الاختیار وغیرہ اور صحیح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عورتیں عیدگاہ میں جاتی
تھیں مگر حضرت عمرؓ کے وقت سے عورتوں کو جماعت میں حاضر ہونے کی ممانعت ہوئی کافی

فی جامع الرموز نا قلا عن المحیط قالت عائشۃ رضی اللہ عنہا النساء حین شکون الیہا عن عمر رض لنہیہن عن الخروج الی المساجد لو علم النبی صلی اللہ ما علم عمر رض ما اذن لکن الخروج ؂ اور حدیث شریف مین آیا ہے اقتدوا بالذین بعدی ابوبکر و عمر رض پس جو شخص عورتوں کو جماعت مین حاضر ہونے کا حکم دے یا اپنی عورتونکو عیدگاہ مین لیجاوے بیشک وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا اور تمام فقہا و محدثین کا مخالف ہے کیونکہ آیات حجاب کے نازل ہونے کے سبب پہلی حدیثین منسوخ ہوگئین سوال دلہن کے گھر مین دولہا اور براتیون کو کھانا کھانا جیسا کہ مروج ہے فی زماننا پس وہ حرام ہے یا مکروہ یا مباح جواب دلہن کے گھر دولہا اور براتیون کو کھانا کھانا مباح و جائز ہے کما فی مسایل اربعین ــ وآنچہ مروج است کہ بعد نکاح والیان عروس بمردمان برات طعام میدہند آنہم بطریق ضیافت جائز است بشرط خلو از منکرات ولہو ومن ادعی خلاف ھذا فعلیہ البیان سوال تقلید شخصے ایمہ اربعہ سے کسی ایک امام کا مقلد ہونا واجب ہے یا نہین اور اگر واجب ہے تو دلیل وجوب کیا ہے جواب تقلید شخصی واجب ہے اور اسکے وجوب کی دلیلین تو بہت ہین مگر اس جگہہ ہم فقط رسالہ تحفۃ العرب والعجم کی دلیل پر اکتفا کرتے ہین اور یہہ وہ رسالہ ہے کہ جسکی صحت وحقیت پر چورستی علمائے جلیل القدر والاشان کی مہرین و دستخط ہین ازان جملہ تیرہ صاحب علمائے مکہ معظمہ سے ہین اور دس صاحب علمائے مدینہ منورہ سے اور بیس صاحب علمائے ہندوستان سے ہین اور انتیس صاحب علمائے پنجاب اور بارہ صاحب علمائے کابل وقندہار سے ہین وھذہ عبارتہ صفحہ ۳۳ ان تعیین المذھب الواحد من الائمۃ الاربعۃ واجب لاجل انتظام الدین بالکتاب والسنۃ والاجماع والقیاس فاما الکتاب فقال اللہ تعالیٰ ففھمنا سلیمان الایہ تدل علی اصابۃ سلیمان دون داود علیہما السلام فالایۃ تدل علی ان المجتہد قد یخطی وقد یصیب واما السنۃ فاخرج عن ابی ھریرۃ وغیرہ رض قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حکم الحاکم فاجتہد فاصاب فلہ اجران

وا ذا حکم فاجتهد فاخطاء فله اجر متفق علیه فالحدیث المتفق علیہ صریح فی ان
المجتهد قد یخطی وقد یصیب واما الاجماع فقال الامام النووی فی شرح مسلم فی کتاب
الاقضیة تحت ذلک الحدیث قال العلماء اجمع المسلمون علی ان ذلک الحدیث فی حاکم
عالم اهل الحکم فان اصاب فله اجران اجر باجتهاده واجر باصابته وان اخطاء فله اجر
باجتهاده انتهی فذلک الاجماع علی ان المجتهد قد یخطی وقد یصیب وعلیه الائمة
الاربعة کما ذکرت فی قول السدید فی وجوب التقلید واما القیاس فقال العلامة
التفتازانی فی شرح عقاید القیاس مظهر لا مثبت فان الثابت بالقیاس ثابت
بالنص ایضا معنی وقد اجمعوا علی ان الحق فیما ثبت بالنص واحد لا غیر انتهی یعنی
ان الحق بالصواب اذا کان فیما ثبت بالنص واحد فمقتضی القیاس ان یکون الحق
والصواب فیما ثبت بالقیاس ایضا واحد لاتحاد العلة وهو ثبوتها بالنص ولو معنی لان
المجتهد عند اهل السنة والجماعة مظهر کالسنة لا مثبت لان الحاکم هو الله تعالی وحده
بالاجماع فقد ثبت بالقیاس ان المجتهد قد یخطی وقد یصیب واما العقل فقال العلامة
تفتازانی فی شرح العقاید فلو کان کل مجتهد مصیبا لزم اتصاف العقل بالحرمة و
الاباحة والصحة والفساد والوجوب وعدم الوجوب انتهی یعنی لو کان کل مجتهد
مصیبا لزم اجتماع النقیضین فی العمل والاعتقاد وبیانه انه اذا اجتهد المجتهدان
فقال احدهما ان ذلک الفعل حلال وقال الاخر بحرمته - او قال احدهما ان ذلک الفعل
واجب وقال الاخر بوجوب ترکه - او قال احدهما ان ذلک عمل صحیح وقال الاخر
بفساده فلو کان کل مجتهد مصیب لزم اجتماع النقیضین فی العمل والاعتقاد وهو
باطل باتفاق العقلاء کافة فثبت بالکتاب والسنة والاجماع والقیاس والعقل ان
المجتهد قد یخطی وقد یصیب ولا شک فی ان کثیر الاصابة هو الراجح من غیره فاذا
کان الامر کذلک فقد وجب علی المقلد اتباع المجتهد الراجح لئلا یقع فی اتباع کثیر

الخطاء عمدا او قصدا فقد حصل مما ذكران المقلد وجب عليه اتباع المجتهد الكامل من غيره بالكتاب والسنة والاجماع والقياس والعقل كما صرح به القهستاني في شرح مختصر الوقايه قبيل كتاب الاشربه حيث قال واعلم ان من جعل الحق متعددا كالمعتزله اثبت للعامي الخيار في الاخذ من كل مذهب ما يهواه ومن جعل الحق واحدا كالعلماء الزم العامي اماما واحدا كما في الكشف فلو اخذ من كل مذهب مباحه صار فاسقا تاما كما في شرح الطحاوي انتهى ترجمہ بیشک چارون مین اماموں مین سے ایک مذہب کی تعئین واسطے انتظام دین کے قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس سے عقل کے ساتھ واجب ہے ۔ قرآن تو یہہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پس ہم نے وہ بات سلیمان کو سمجھا دی ۔ یہہ آیت دلالت کرتی ہے کہ سلیمان علیہ السلام صواب پر تھے داؤد علیہ السلام صواب پر نہ تھے پس یہہ آیۃ دلالت کرتی ہے کہ مجتہد سے کبھی خطا ہوتی ہے اور کبھی صواب طہ اور حدیث شریف تو یہہ ہے ابو ہریرہ رضؓ وغیرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حاکم حکم کرے اور اجتہاد کرے اور صواب پر جاوے تو اوسکے لئے دوہرا صواب ہے اور جب حکم کرے اور اجتہاد کرے اور خطا ہوجاوے تو اوسکو ایک اجر ہے متفق علیہ پس متفق علیہ سے اس مدعا پر نص صریح ہے کہ مجتہد کبھی خطا کرتا ہے اور کبھی ثواب ۔ اور اجماع یہہ ہے کہ امام نووی شرح مسلم کی کتاب الاقضیہ مین اس حدیث کے تحت مین کہتے ہین کہ علما کہتے ہین کہ تمام مسلمانون کا اسپر اجماع ہے کہ یہہ حدیث ایسی حاکم عالم کے حق مین ہے کہ حکم کا اہل ہو پس اگر وہ صواب پر ہے دوہرا اجر ہے ایک اجر ہے اسکے اجتہاد کا اور ایک اجر ہے اسکی اصابت کا اور اگر خطا کرے تو اوسکو ایک اجر ہے اجتہاد کا تمام ہوا ۔ پس اسپر اجماع ہے کہ مجتہد سے کبھی خطا ہوجاتی ہے اور کبھی صواب ہوتا ہے اور یہی پر چارون امام ہین چنانچہ مین نے قول السدید فی وجوب التقلید مین ذکر کیا ہے اور قیاس یہہ ہے کہ علامہ تفتازانی شرح عقاید مین کہتے ہین کہ قیاس ظاہر کردیتا ہے حق ثابت نہین کرتا کیونکہ جو مسئلہ قیاس سے ثابت ہوتا ہے وہ درمعنی نص سے بھی ثابت ہے اور اسپر اجماع ہے کہ حق بات جو نص سے ثابت

ہوتی ہے وہ ایک ہی ہوتی ہے زیادہ نہیں ۔ مراد یہہ ہے کہ بے شبہہ حق اور صواب چونکہ نص سے ایک ہی ثابت ہوتا ہے پس انجام قیاس کا یہہ ہے کہ حق اور صواب قیاس سے بھی ایک ہی ثابت ہو کیونکہ علت متحد ہے یعنے اُسکا نص سے ثابت ہونا اگرچہ معنوی ہو اسلئے کہ مجتہد کا قیاس فریق اہل سنت وجماعت کے نزدیک مظہر ہوتا ہے جیسے سنت مثبت نہیں ہوتا اسلئے کہ بالاجماع حاکم صرف اللہ تعالی ہی ہے پس تحقیق قیاس سے یہہ ثابت ہوا کہ مجتہد کبھی خطا کرتا ہے اور کبھی صواب ؛ اور عقلی یہہ ہے کہ علامہ تفتازانی شرح عقاید میں کہتے ہیں کہ ہر ایک مجتہد مصیب ہوتا تو لازم آتا کہ ایک ہی فعل حرام بھی ہوتا اور مباح بھی ہوتا ۔ یا صحیح بھی ہوتا اور فاسد بھی ہوتا یا واجب بھی ہوتا اور غیر واجب بھی ہوتا ؛ مراد یہہ ہے کہ اگر ہر ایک مجتہد مصیب ہوتا تو عمل اور اعتقاد میں اجماع نقیضین کا لازم آتا اس کی تفصیل یہہ ہے کہ دو مجتہد اگر اجتہاد کریں پس ایک تو کہے کہ یہہ فعل حرام ہے اور دوسرا کہے کہ یہہ حلال ہے ۔ یا ایک مجتہد کہے کہ یہہ فعل واجب ہے اور دوسرا کہے کہ اسکا ترک کرنا واجب ہے یا ایک کہے یہہ عمل صحیح ہے اور دوسرا کہے یہہ عمل فاسد ہے پس ہر ایک مجتہد مصیب ہو تو عمل اور اعتقاد میں اجماع نقیضین کا لازم آویگا اور اجماع نقیضین کا تمام عقلا کے اتفاق سے باطل ہے ۔ اب کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس اور عقل سے ثابت ہوا کہ مجتہد کبھی خطا کرتا ہے اور کبھی صواب ہوتا ہے اور اس میں شک نہیں کہ جس مجتہد کی اصابت زیادہ ہو وہ بہ نسبت غیر کے افضل و راجح ہے جب امر ثابت ہوا تو بیشک مقلد پر اتباع مجتہد افضل کا واجب ہوتا کہ عمداً و قصداً مجتہد کثیر الخطا کے اتباع میں نہ پڑ جاوے ۔ اب تقریر سے یہہ حاصل ہوا کہ مقلد پر اتباع افضل المجتہدین کا کتاب وسنت و اجماع و قیاس و عقل کے روسے واجب ہے چنانچہ اوسکو علامہ قہستانی نے شرح مختصر وقایہ میں کچھ پہلے کتاب اشربہ سے صاف کہا ہے اسطرح پر سمجھ لے کہ جس نے حق کو متعدد کہا ہے جیسے معتزلہ تو اوس نے عامی سکے لئے یہہ اختیار ثابت کیا ہے کہ ہر ایک مذہب میں سے جو اوسکی ہوس کے موافق ہووے کیا کرے اور جس نے حق کو ایک ٹھہرایا ہے جیسے ہمارے

علمائے سنت و جماعت تو اسنے عامی کے لئے ایک امام لازم کیا ہے جیسا کہ کشف مین لکھا ہے
پھر اگر ہر ایک مذہب مین سے مباح مباح لیا کرے تو وہ بڑا فاسق ہے چنانچہ شرح طحاوی
مین مرقوم ہے انتہی **مسئلہ نماز کسوف** یعنے سورج گہن کتاب مالا بد مین قاضی ثناءاللہ
لکھتے ہین کہ جب آفتاب کا کسوف لگے اور وہ اکثر اٹھائیسوین تاریخ کو ہوتا ہے سنت ہے دو
رکعت نماز امام جمعہ نے جماعت کے ساتھ پڑھنا اور قراءت طویل و آہستہ پڑھنا اور صاحبین
کے نزدیک جہر سے پڑھنا جیسے عیدین کے دوگانے مین پڑھتے ہین لیکن امام
ابوحنیفہ اور امام مالک کے نزدیک خطبہ نہین پڑھنا اور امام شافعی
کے نزدیک خطبہ پڑھنا آیا ہے بعد نماز کے ذکر و دعا مین مشغول رہنا
جبتک کہ آفتاب روشن ہووے اگر جماعت کا اتفاق نہوا تو تنہا دوگانہ ادا کرے **مسئلہ نماز
خسوف** یعنے چاند گہن جب ہووے اور وہ ہمیشہ چودھوین شب کو ہوتا ہے تنہا تنہا ہر ایک
شخص نے دوگانہ پڑھنا اسطرح شدت باد و زلزلہ و ظلمات و خوف نازلہ کے لئے بھی نماز و
دعا کرنا مسنون ہے **مسئلہ نماز استسقا** یعنے طلب باران کیواسطے سنت ہے کہ امام جماعت کے
واسطے عیدگاہ مین یا شہر کے باہر جا کر جہر کے ساتھ ادا کرے اور خطبہ پڑھے اور استغفار کہے
اور یہہ دعا استسقا کی پڑھے اور اپنی چادر کو سر پر سے اتار کر الٹا کر پھر سر پر ڈالے چنانچہ
عالمگیری فتاوی مین لکھا ہے اسکا ترجمہ یہہ ہے وازمستحبات ست کہ مردمان قبل از برآمدن بسوی
مصلی از جملہ معاصی توبہ کنند و خیرات کنند و سہ روز متوالی روزہ دارند و روز چہارم با
روزہ پیادہ با جامہای شستہ یا کہنہ یا پیوندزدہ بغیر تکلف متواضع و سرفروکردہ و متخاشع با
حسن ظن بخدای تعالی و تیقن اجابت بسوی مصلے برآیند تا سہ روز ۔ وضعفا و شیوخ و بزرگان
دین خصوصاً سادات صلحا و علمای اتقیا را ہمراہ برند ببرکات شان باران طلب کنند از جناب
باریتعالی و امام نیز خود ہمراہ باشد و اگر مردمان را حکم برآمدن کند وخود نرود نیز جایزست اما
کفار ہمراہ نباید باشند و گفتہ اند کہ اطفال شیرخوار را از مادران و بچگان شیرخوار مواشی را نیز

از مادر ایشان جدا کنند ۔ واز شروط استسقا آنست کہ در شدت ضرورت باشد کہ یک
کفایست ابر برآسمان نباشد وسرد ماز آب نہر و چاہ کافی نبود برای نوشیدن خود شان
و مواشی ایشان واگر کافی بود استسقا جایز نیست دعای استسقا اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا
مُغِيْثًا مَرِيْئًا مَرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ رَائِثٍ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَ
وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ ط رباعی

یارب سبب حیات حیوان بفرست ازخوان کرم نعمت الوان بفرست
از بہر لب تشنۂ طفلان نبات از دایۂ ابر شیر باران بفرست

ترجمہ ای خدا تعالی بنوشان مارا ابر فریادرس خوشگوار سیر کنندہ نفع دہندہ غیر ضرر کنندہ شتاب شو
درنگ و توقف کنندہ ای خدا تعالی سیراب کن بندگان خود را و چارپایان خود را و نازل کن
رحمت خود را و زندہ کن شہر مردہ خود را ایضاً ارزانی کن دوران

رسالہ نافعہ فی بیان مسئلہ قنوت النازلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ اما بعد مخفی نرہے کہ ان دنون بین حضرت امیر المومنین و امام المسلمین
السلطان ابن السلطان سلطان عبد الحمید خان غازی خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ کے اور روسیہ
کے درمیان جنگ عظیم جاری ہی اور اس نازلے کے دفع کیلئے اہل سنت وجماعت کو فرض نمازون
مین پڑہنا دعای قنوت کا ضرور تھا اس لئے شہر بمبی کی مجلس اخوان الصفا کے صاحبون نے یہہ
مسئلہ چند علمائے ذو الاحترام حنفیہ اور شافعیہ کی تصحیح سے تیار کروا کے مذہبین مرقومین کے مقلدون
کے عمل کے واسطے مطبوع کروایا تا مسئلہ ہذا کے ملاحظہ کے بعد جو صاحب اپنے اپنے مذہب کی
رعایت سے فرض نمازون مین دعائے قنوت پڑہنے چاہین انکے لئے حرج نہ رہے اور بعض
مقلدان مذہب حنفی و شافعی دعائے قنوت پڑہنے کے باب مین جو کچھ شبہہ و تردد رکھتے ہون لا
وہ زائل اور مندفع ہو جاوے امید کہ حق سبحانہ وتعالی بطفیل رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

وبرکت دعائے قنوت حضرت امیر المومنین و امام المسلمین حامی دین متین السلطان ابن السلطان عبد الحمید خان خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ کو غالب ومنصورا ور روسی روسیہ کو مخذول ومقہور کرے آمین یارب العالمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین **سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین وفقہائے شرع متین زیادہ کرے اللہ تعالیٰ عزت انکی کہ وقت نزول نازلہ کے فرض خمسہ میں دعائے قنوت واسطے دفع نازلہ کے پڑھنا جائز ہے یا نہیں اور محل اس دعائے قنوت کے پڑھنے کا کونسا ہے بعد رکوع یا قبل رکوع اور سراً پڑھنا یا جہراً اور امام اور مقتدی اور منفرد سب نے پڑھنا یا فقط امام نے اور ہاتھ اٹھاکر پڑھنا یا بغیر ہاتھ اٹھائے ہوئے اور کونسی دعائے قنوت پڑھنا اور بعد دعاء قنوت کے درود پڑھنا چاہئیے یا نہ اور نازلے کے معنے کیا ہیں اور جنگ روس روسیاہ کا سلطان نصرہ اللہ کے ساتھ جو بالفعل واقع ہے نازلے میں سے ہے یا نہیں ان سبکا جواب باصواب موافق مذہب امام ابوحنیفہ اور امام شافعی رحمہما اللہ کے بتفصیل تمام بیان فرمانا چاہئیے **جواب** اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اما بعد دعائے قنوت واسطے دفع نازلے کے فرائض خمسہ میں سے نماز جہری میں امام ابوحنیفہ کے مذہب میں جائز ہے اگرچہ صبح کی فرض نماز میں بالاتفاق تمام علمائے حنفیہ کے نزدیک جائز ہے اور مغرب وعشا وجمعہ کو یے سب نمازیں جہری ہیں ان میں چند علمائے معتبر نے کچھ کلام کیا ہے اور بہت سے علمائے معتبر نے مثل صاحب بحر الرائق اور درمختار اور نقایہ اور غایۃ البیان وغیرہم نے بلا کلام جائز رکھا ہے اور بعض علمانے پانچوں وقت کی فرض نمازوں میں مطلقا سری ہو یا جہری دعائے قنوت پڑھنے کی اجازت دی ہے چنانچہ شامی میں لکھا ہے وھو صریح فی ان قنوت النازلۃ عندنا مختص بصلوۃ الفجر دون غیرھا من الصلوۃ الجھریۃ والسریۃ ۱۲ اور درمختار میں لکھا ہے ولا یقنت لغیرہ الا النازلۃ فیقنت الامام فی الجھریۃ وقیل فی الکل اور شامی میں لکھا ہے قولہ فیقنت الامام فی الجھریۃ یوافقہ مافی البحر والشرنبلالیۃ عن شرح النقایۃ عن الغایۃ وان نزل بالمسلمین نازلۃ قنت

الامام فی صلوۃ الجھر وھو قول الثوری واحمد اھ وکذا ما فی شرح الشیخ اسماعیل عن البنایۃ اذا وقعت نازلۃ قنت الامام فی صلوۃ الجھریۃ انتہی اور محل اسکے پڑھنیکا رکعت اخیرہ ہے بعد رکوع کے علی الصریح الاظہر اور سرا اور جہرا دونوں طرح پڑھنا جائز ہے مگر جہر قنوت کم ہو جہر قرأت سے کما فی الشامی عن المنیۃ من اختار الجھر اختار دون جھر القرأۃ اور امام پڑھے اور منفرد نہ پڑھے اور مقتدی امام کی متابعت کرے یعنے امام اگر جہرا پڑھتا ہو تو مقتدی آمین سرا کہے اور اگر سرا پڑھتا ہو تو یہ بھی سرا پڑھے جیسا کہ شامی میں ہے وظاھر تقییدھم بالامام انہ لا یقنت المنفرد والذی یظھر لی ان المقتدی یتابع امامہ الا اذا جھر فیؤمن وانہ یقنت بعد الرکوع لا قبلہ ثم رایت الشرنبلالی مزاقی الفلاح صرح بانہ بعدہ واستظھر الحموی انہ قبلہ والاظھر ما قلناہ اور ہاتھ اٹھاکر جسطرح وقت دعا کے اٹھاتے ہیں پڑھنا اولی ہے اسواسطے کہ امام ابی یوسف نے قنوت وتر میں دعا مانگنے والے کے ہاتھ کا اٹھانا جائز رکھا ہے باوجودیکہ قبل رکوع کے پڑھی جاتی ہے اور بعد رکوع کے اثبات نہیں ہے ارسال ہے اور ارسال خلاف آداب دعا کے ہے تو پھر ہاتھ اٹھانا اولی ہے قال الشامی عن ابی یوسف انہ یرفعھما الی صدرہ وبطونھما الی السماء ۱۲ اھ والظاھر انہ یبقیھما کذلک الی تمام الدعاء علی ھذہ الروایۃ فتامل اور دوسری یہہ کہ قنوت نازلہ میں روایت شافعیہ کو حنفیہ نے باختلاف مذکور جائز رکھا ہے اور وہ ہاتھ اٹھاکر پڑھنا نقل کرتے ہیں اور ادعیہ ماثورہ کے سوا دعاء قنوت میں توقیت اور تعین نہیں ہے مگر جس قنوت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نازلے کے وقت پڑھا ہے اس کا پڑھنا بہتر ہے اسواسطے ہم اسکو اخیر میں اس فتوے کے معہ زیادت مناسب وقت کے لکھدیتے ہیں اور علامہ شامی نے ابن عمرؓ سے نقل کیا ہے کہ وہ دعائے مشہور میں بعد عذابک الجد بالکفار ملحق کے پڑھا کرتے تھے اللھم اغفر للمؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات والف بین قلوبھم واصلح ذات بینھم وانصرھم علی عدوک اللھم العن کفرۃ الکتاب الذین یکذبون

رسلك ويقاتلون اوليائك اللهم خالف بين كلمتهم وزلزل اقدامهم وانزل عليهم باسك الذي لا يرد عن القوم المجرمين اور بعد دعائے قنوت کے درود پڑھنا چاہئے درمختار میں لکھا ہے ويسن الدعاء المشهور ويصلي على النبي صلى الله عليه وسلم وبه يفتى ۱۲ اور نازلے کے معنے مطلق سختی کے ہیں جو سختی زمانے کی ہو مثل وبا وغیرہ کے اوسکو نازلہ کہتے ہیں شامی میں لکھا ہے قال في الصحاح النازلة الشديدة من شدائد الدهر ولا شك ان الطاعون من اشد النوازل اشباه انتهى اور روس روسیاہ کا بہ چندین فوج وسپاہ ہمارے سلطان شاہنشاہ غازی حامی دین متین نصره الله على كل من عاداه کے مقابلے میں آنا نازلہ سے ہے بلکہ اشد نوازل اور اعظم مصائب میں سے ہے کما لا یخفی ۱۲ اور شافعی مذہب میں سوالات مسئولہ کا یہہ جواب ہے کہ انکے یہاں ہاتھ اٹھاکر پانچوں وقتوں کے فرضوں میں مطلقا بالاتفاق دعائے قنوت [illegible] مسنون ہے اور امام جہرا پڑھے اور مقتدی آمین جہرا کہے اگر قنوت امام کی [illegible] آہستہ قنوت پڑھے اور منفرد بھی آہستہ پڑھے اور دعائے قنوت میں ہر نازلے [illegible] دعا مانگنا مستحسن ہے وتسن قنوت بصبح ووتر نصف اخير من رمضان [illegible] مكتوبة لنازلة رافعا يديه بنحو اللهم اهدنا فيمن هديت الى اخره [illegible] به ندبا الامام ولو في سرية لا ماموم لم يسمعه ومنفردا فيسران به مطلقا و[illegible] ماموم سمع اماموم لم يسمعه او سمع صوتا لم يفهمه فيقنت سرا ۱۲ فتح [illegible] ملخصا ويشرع القنوت اي يسن فالذي يتجه انه ياتي بقنوت الصبح ثم يختم [illegible] ل رفع تلك النازلة ۱۲ تحفة ملخصا لكن الذي يظهر كما قال ابن حجر انه يا[illegible] في كل نازلة بما يناسبها وهو حسن ۱۲ حاشيه شرح ابن قاسم للباجوري

حاصل یہہ ہے کہ حنفیہ صبح کی فرض نماز میں بطریق مذکور وقت نزول ناز[illegible] ہمیشہ دعا قنوت [illegible] اتفاق روایات کتب معتبرہ جائز ہے کہ پڑھیں اور ظہر وعصر کے فرض میں نہ پڑھیں اور

مغرب اور عشا اور جمعہ میں بنا بر قول اکثر علمائے معتبرین کے اگر پڑھیں تو مضائقہ نہیں اور امام
اگر شافعی مذہب ہو تو اوسکے پیچھے وقت دعائے قنوت پڑھنے کے آمین آہستہ کہیں مگر ظہر و
عصر میں کہ خاموش کھڑے رہیں اور شافعیہ پانچوں وقتوں میں بہ ترتیب مذکور بلا خلاف
دعائے قنوت پڑھا کریں جیسا کہ اوپر ظاہر ہو چکا واللہ اعلم بالصواب ۔ قد کتب ہذا
الجواب بعون الملک الوہاب خادم الطلبہ احوج عباد اللہ الجلیل قاضی اسمٰعیل بن قاضی غلام علی
مہری عفی اللہ عنہما وجعلہما من القانتین آمین   اور جس دعائے قنوت کا ہم نے وعدہ
کیا تھا وہ یہ ہے   اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنَا فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنَا
فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنَا شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا
يُقْضٰى عَلَيْكَ [illegible] اِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَ
تَعَالَيْتَ فَلَكَ [illegible] عَلٰى مَا قَضَيْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ انْصُرْ سُلْطَانَ
الْمُسْلِمِيْنَ وَا [illegible] الْكَفَرَةَ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

اصاب من اجاب [illegible] العبد المفتقر الی مولاہ عبید اللہ الحنفی حماہ اللہ عن شر کل غبی وغوی   ما اجاب
بہ المجیب فہو فیہ [illegible] کتبہ الفقیر ہدایت اللہ الفاروقی الحنفی کان اللہ لہ واصلح عملہ   ما قالہ المجیب
فہو صحیح کتبہ خاد[illegible] الشریف قاضی شریف عبد اللطیف ابن مخدوم لونڈے عفی عنہما وعن سائر
المسلمین آمین [illegible]اب فیما اجاب کتبہ خادم الشرع القاضی اسماعیل الجمالی الشافعی عفی اللہ تعالی
وعن والدیہ وعن [illegible]اذیہ وعن جمیع المومنین آمین   المجیب مصیب ولہ فی الاجر نصیب کتبہ خادم السادات
والعلما مفتی سید عبد الفتاح الحنفی والمدعو بسید اشرف علی الحسینی القادری عفی عنہ   صح الجواب حررہ
الفقیر الی اللہ العلی [illegible] محمد سعید الحنفی عفی اللہ عنہ   ما اجاب المجیب فہو فیہ مصیب کتبہ الاحقر عبد الحمید
بن الشیخ ابراہیم [illegible] الشافعی عفی اللہ عنہ وعن والدیہ وعن سائر المسلمین آمین   الامر کما ذکر کتبہ
العبد المسکین السید عماد الدین الرفاعی الشافعی عفی عنہ وعن والدیہ وعن جمیع المسلمین آمین   المجیب
مصیب فیما اجاب [illegible] واللہ الموفق بالحق والصواب کتبہ الراجی عفو ربہ الصمد مرزا محمد عفی عنہما خادم [illegible]

ہذا الجواب مطابق للسوال لاریب فیہ کتبہ عبد القادر حبیب بکر عفی اللہ عنہ وعن جمیع المسلمین آمین آمین

اشتہار

مہر محکمہ اجلاس خاص
فرید کوٹ فرزند سعادت نشان
حضرت قیصر ہند ہزہائی نیس راجہ بکرم
سنگھ بہادر والی ریاست
فرید کوٹ سمت ۱۹۳۵

مطبع حنفی دہلی واقع کوچہ رایان مین طبع ہوا
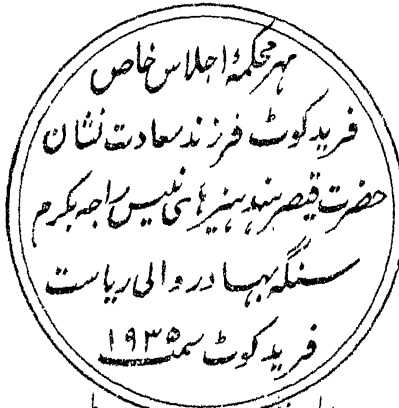
اشتہار فیصلہ کارروائی انجمن منعقدہ ریاست فرید کوٹ باجلاس فرزند سعادت نشان حضرت قیصر ہند راجہ بکرم سنگھ برارنبس بہادر والی ریاست فرید کوٹ ۔ واقعہ ۔ ۱۱ فروری ۱۸۸۳ عیسوی — ہر خاص و عام پر واضح ہو کہ سبب منعقد انجمن مناظرہ دارالریاست فرید کوٹ کا یہہ ہوا کہ مولوی سید احمد حموی اور مولوی سید محمد سلیم صاحب مدنی مین ایک فتوے کی نسبت جو مولوی سید احمد نے اس مضمون کا جاری کیا تھا کہ نماز جنازہ مسلمان بے نماز اور مقروض اور غال اور خودکش کی درست نہین ہی بلکہ بے نماز پر کفر کا فتوے دیا چنانچہ اوسپر قاضیان کوٹ کپورہ نے عملدرآمد جاری کیا حتی کہ دو ایک مسلمان کے جنازے پر انھون نے نماز بھی نہ پڑھی اس فتوے کو مولوی محمد سلیم صاحب مدنی نے ہماری حضور مین حاضر ہوکر خلاف شرع محمدی بیان کیا واسطے صحت فتوی مذکور کے مولوی سید احمد کو طلب کیا گیا۔ حاضر ہوکر ہر دو مولویون نے اپنے اپنے قول کی تائید کی اور باہم انکے یہہ قرار پایا کہ واسطے صداقت و عدم صداقت فتوی مذکور کے علماء کو بطور وکیل کے اپنی اپنی جانب سے حاضر لاوینگے بلکہ ایک اقرار نامہ ۔ ۲ جنوری ۱۸۸۳ کے حاضر لانیکا برضامندی خود تحریر کرکے پیش کر دیا

اسپر اجازت [illegible] قبل تاریخ مقررہ یکم جنوری ۱۸۸۳ء فریقین بہ
مفصلہ ذیل [illegible] ہمراہ ایک سو سے زیادہ طلباء و درویش تھے حاضر آئے اور کل اخراجات
متعلقہ مولوی [illegible] سرکار کی ریاست متکفل ہوئی اہل سنت وجماعت مقلدین
مفتی ولی [illegible] محمد حسن صاحب فاضل جالندہری مولوی سید محمد سلیم صاحب
مولوی عبد [illegible] صاحب لودہیانہ مولوی عبد اللہ صاحب لودہیانہ مولوی نظام علی والا
مولوی محمد [illegible] صاحب نور والا مولوی عبد اللہ صاحب جکڑالوال مولوی شاہ دین صاحب
چک نعلانی ضلع [illegible] مولوی محمد حسین خان صاحب چہاچہ مولوی عبد الرحمن خانصاحب
ضلع حصار [illegible] محمد اسحق صاحب نہٹڈہ مولوی اسماعیل صاحب ضلع فیروزپور نارڑہ
تحصیل زیرہ [illegible] جمال الدین صاحب کمپ فیروزپور مولوی غلام رسول صاحب کمشر
مولوی عبد اللہ [illegible] صاحب لدہیانہ غیر مقلدین یعنی موحدین
مولوی [illegible] صاحب لکھوکے مولوی عبد القادر صاحب لکھوکے مولوی عبد الرزاق
صاحب لکھوکے مولوی نور احمد صاحب لکھوکے مولوی سید احمد صاحب ملک شام مولوی
محمد صاحب [illegible] ضلع گجرات مولوی قمر الدین صاحب اوڈہ والہ مولوی عبد العزیز
صاحب ساکن [illegible] زیرہ مولوی محمد حسین صاحب موگہ مولوی نظام الدین صاحب
اوڈرمڑ [illegible] الدین صاحب تحصیل زیرہ مولوی جمال الدین صاحب سرجانوالہ
تحصیل زیرہ [illegible] اللہ صاحب دہان سو مولوی غلام نبی صاحب کمپ فیروزپور
مولوی محمد [illegible] لاہوری مولوی دوست محمد خانصاحب لکھوکے مولوی امام الدین
صاحب فیروزپور [illegible] قریب ایک ماہ کے مباحثہ شروع رہا جسکی مفصل کارروائی کا
ایک رسالہ موسوم [illegible] الحق مرتب کیا گیا اور بنظر مناسب کسیقدر خلاصہ اسکا مفید عام
سمجھ کر درج اشتہار ہذا ہوا ۔ اور بعد اختتام بحث فریقین کے مولویوں کو درجہ بدرجہ
خلعت رخصتانہ دیکر [illegible] جنوری ۱۸۸۳ء کو رخصت کیا گیا اول درجہ کا خلعت مفتی ولی محمد

الحبہوئے تھے مگر اوسنے اللہ کیو

کی نماز پڑھی عن ابن عائذ قال خر

فلما وضع قال عمر بن الخطاب لا تص

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الناس

م یا رسول اللہ حرس لیلۃ فی سبیل اللہ وصـ

حثی علیہ التراب وقال اصحابک یظنون انک من اہل النار

ہل الجنۃ وقال یا عمر انک لا تسئل عن اعمال الناس لکن تسئل

۳۲ ترجمہ روایت ہی بیٹے عائذ سے کہا تشریف لائے رسول اللہ

کے پس جب رکھا گیا اسکا جنازہ عرض کیا عمر بیٹے خطاب نے نماز

بتحقیق وہ آدمی گنہگار ہی پس دیکھا حضرت نے طرف لوگون کے

م مین سے کسینے اوپر کام اسلام کے پس عرض کیا ایک آدمی نے ہان

سنے ایک رات خدا کیواسطے پس پڑھی اوسپر رسول اللہ صلعم نے

مایا ساتھی تیرے گمان کرتے ہین کہ تحقیق تو دوزخی ہی اور مین

نتی ہی اور فرمایا ای عمر بیشک تو نہین پوچھا جائیگا لوگون کے

فطرت سے یعنے اسلام کی دلی حالت سے مسئلہ تقلید کی بنسبت

تک ہی اور غیر مقلدین نے اپنے ثبوت دعوی کے واسطے یہہ آیۃ بیان

سول فان تولوا فان اللہ لا یحب الکفرین ترجمہ تابعداری

ور رسول کی پس اگر پیٹھ پھیروگے تم پس بیشک اللہ نہین دوست

صاحب فاضل جالندہری نے اسکے جواب مین کہا بیشک تابعداری

جو اطاعت سے خارج ہووہ کافر ہی خدانے یہہ بھی فرمایا ہی

ل واولی الامر منکم ترجمہ تابعداری کرو اللہ کی اور رسول

یا ۔ ای اہل اسلام جو اس موقع پر
درج ہے ظاہر کیا جاتا ہے مقلدین
لندھری کہ جنکو علمائے نے خطاب ملکہ
ین کی طرف سے مولوی محی الدین صاحب
وضوعہ مقبولہ فریقین مندرجہ رسالہ مفتا
باحثہ شروع ہوا ۔ اوّل جنازہ مسلمان نے
یم تقلید ایک مذہب کی مذاہب اربعہ سے واجب ہے یا نہیں
ہے یا نہیں چہارم آمین بالجہر سنت ہے یا نہیں پنجم سورۂ فاتحہ امام
ہے یا نہیں مسئلہ اوّل کی نسبت بعد مباحثہ چند یوم اور ملاحظہ کرنا
مفتی فاضل جالندھری فریقین نے اسطرح پر اتفاق کیا کہ ایسے شخص نے
ہنے کچھ عرصہ کے واسطے یا تمام عمر نماز ادا نہ کی ہو اور اپنے فعل سے نا
و پیغمبر صاحب پر ایمان رکھتا ہو اور صدق دل سے کلمہ گو ہو جائز
پر یقین نہیں رکھتا اور احکام شریعت سے منکر و سرکش ہے اور نماز
ترک نماز پر افسوس نہیں کرتا وہ منافق اور برائے نام مسلمان ہے ا
اور اسکا جنازہ بھی جائز نہیں ۔ تحریر ہو کر العبد و مواہیر جات
محمد صاحب فاضل جالندھری عرف احمد حسن ۔ مولوی عبداللہ
محمد شاہ دین ۔ مولوی محمد موسیٰ ۔ مولوی عبدالقادر ۔ مولو
مولوی عبدالرحمٰن ۔ اہل سنت مقلدین ۔ مولوی محی الدین
مولوی عبدالرزاق ۔ مولوی قمرالدین ۔ مولوی محمد مستقیم
مولوی سید احمد حسن صاحب جموی ۔ مولوی اسمٰعیل ۔ مولوی
ثابت ہو چکیں ۔ بلکہ حدیث مرقومہ ذیل ہیں گروہ اہل سنت

ماری اور اولی الامر کی کہ جس سے مراد صاحب علم اور اجتہاد ہی جیسا کہ کتاب
ی صفحہ م مطبوعہ طبع نظامی مین درج ہے اور اسے حاکم مراد ہونا منافی نہین کیونکہ
ہر دو معنی ممکن ہین بہر صورت اب تابعداری تیسری کی کہ جو صاحب اجتہاد اماماں دین
ن سے ہو بحکم خدا فرض ہوئی اور آپ اقرار کر چکے ہین کہ حق دائر ہے درمیان چارون مذہبون
اور ہر ایک حق ہے بحسب اپنے ظن کے اسکی تابعداری بحکم خدا فرض ہوئی اور پھر اسی مسئلہ
ہین یعنے اتباع ایک مذہب کا ضروری ہے یہہ آیت بھی مفتی صاحب نے بیان کی یَوْمَ
نَدْعُوا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ ترجمہ جس روز کہ پکارینگے ہم ہر آدمی کو ساتھ امام انکے کے۔
لفظ کل کے جمع کے مضاف کرنے سے ثابت ہوا کہ ہر گروہ کے واسطے ایک امام کا ہونا
ہی ہے ۔۔۔ آیات اور احادیث اس بارہ مین محفل مناظرہ مین بیان کین جو رسالہ
درج ہین بعد سماعت تحریر و تقریر فریقین کے ۔۔۔ شخصی کی نسبت معلوم ہوا کہ غیر مقلدین
شخصی کے قایل نہین ہین تقلید عام کو واجب جا ۔۔۔ مقلدین ایک امام کی پیروی کرنیکو
ضروری سمجھتے ہین اور کتاب موسوم بہ تحفۃ العرب ۔۔۔ مہر علماء حرمین شریفین مذاہب
۔۔۔ علماء یمن و شام ثبت ہین اور جمہور ۔۔۔ مقلد اور زید کو مقلد قرار دیکر مع
ہر دو گروہ مرتب کر کے پیش کیا گیا تھا اُسسے صاف ۔۔۔ ہے کہ ہر ایک اہل اسلام کو ائمہ اربعہ
سے جنکو حق سمجھین بحسب گمان اپنے ایک امام کی پیروی ۔۔۔ ہے پس علماء حال کو کہان طاقت
کہ رتبہ مجتہد کو حاصل کرین اور نیا مذہب جاری کرین ۔۔۔ رفع یدین و آمین بالجہر و قرأت
خلف امام متعلق مسئلہ تقلید کے سمجھنے چاہئے جو شخص ۔۔۔ مقلد ہو ہر ایک مسئلہ مین اسکی
اطاعت کرے سوا اسکے ہر چہار مذہب کے علماء فرقہ غیر مقلدین کے طریق کو ناواجب تصور کر کے
مذہب کا لگاتے ہین تو اب ہم اونکے طریق کو کس طرح سے ۔۔۔ ہماری رائے بھی انکے ساتھ متفق
ہے جو علمایان زمانہ مندرجہ صدر نے مسئلہ تقلید کی نسبت ظاہر کی۔ گو یہہ فرقہ بھی دین محمدی
سے باہر نہین مگر بقول شخصے بہت پٹ ۔۔۔ جس سے لوٹے کان جب چارون مذہب کے